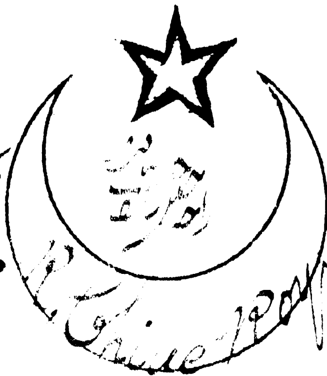
TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

نو کتب خانہ ... رحمان حیدرآباد

برای اطلاع ناظرین	تعداد کتب موجودہ جلد	نمبر
(۱) کوئی صاحب ایک کتاب کو پندرہ (۱۵) یوم کے عرصہ سے زیادہ رکھنیکے مجاز نہونگے اگر بالفرض مدت معینہ سے عرصہ تجاوز کرجائے تو مکرر اون صاحب کے ملاحظہ کیلئے کتاب نہ بھیجی جائیگی۔ (۲) کتاب کی حفاظت کی ذمہ دار بھی معائن کتاب ہی سمجھے جائینگے۔ اگر کتاب بے احتیاطی سے خراب یا چاک ہوگی تو اوسکے وجہہ نقصان کے بھی ذمہ داری اونہیں پر ہوگی فقط		

جلد چہارم — حسن — نمبر ۶



اعینونی اذا اعینت امرا — فان اللہ یوتی کل قوم
وان اخطات فالوتی صلاحا — صعوداً فی الارض حماً

Checked 1969.

بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

مضامین

حیدرآباد دکن

مطبع حسن میں چھپا

مسٹر ڈاروِن کے حالات زندگی

۱ ڈاکٹر ارسمس ڈاروِن (دادا) — ۲ رابرٹ (باپ) — ۳ چارلس (بیٹا)

لفظ ڈاروِن ازم سے ہم اسوقت بوجہ اوس اصول کے جو آزاد خیال لوگونکے طبقہ مین بہت زیادہ مشہور اور شایع ہی بخوبی واقف ہین جس سے اوس قضیہ کا اظہار ہوتا ہے جسے بہت سے عالمون نے سرگرمی سے قبول کیا ہے ⁘

سوال متنازعہ سے ہمکو کوئی بحث نہین ہی کیونکہ ہم معتقدان الہام کو پورا یقین ہی کہ علم خود اقسام و ماہیت اشیا اور واجب الوجود خدا کے مسبب الاسباب ہونے اور مقاصد کی اصلیت اور سچائی کو ثابت و مستحکم کرے گا اور یہ بیرونی غلط فہمیان جو علم کے ناقص رہجانے اور خیالات کی بے پروائی سے کہین کہین پیدا ہو گئی ہین آپ سے آپ جاتی رہین گی۔

اس سے صرف ہمارا یہ مقصود ہی کہ عوام کو اس مشہور خاندان کی تین ۳ پشتونکے حالات زندگی سے آگاہ کرین اور اوس سوشیل و مذہبی [illegible] کی تحقیقات کرین جسمین سے یہ مشہور تر و تازہ اصول اوگ پڑے ہین +

اپنی اس غرض کی تکمیل مین ہمکو ان تین ۳ لیڈیون کا شکر گذار ہونا چاہئے جنھون نے مندرجہ عنوان بزرگون کے حالات زندگی جمع کئے تھے یعنے مس میورڈ - مِس سیمئل پینیٹ اور مس میٹارد - ہمکو اس مختصر سوانح عمری سے بھی کسیقدر مدد ملی جسے خود مسٹر چارلس ڈارون نے اپنے جدّ بزرگوار ارسمس ڈارون کی نسبت لکھا تھا +

ارسمس ڈارون ۱۲ - دسمبر ۱۷۳۱ء کو مقام السٹن واقع ناٹنگھم شیر مین جو نیو یارک کے قریب ہی پیدا ہوا - بیان کیا جاتا ہی وہ ایک ایسے گھرانے مین پیدا ہوا جو مرض وجع مفاصل مین مبتلا تھا - اس خاندان کے لوگ چارلس اوّل کی جانب سے جنگ مین شریک تھے - چارلس دوم بھی ان لوگون پر مہربان تھا -

ارسمس کے باپ نے ایک عجیب مُقفّا دعا ایجاد کی تھی جسے وہ خدا سے پناہ مانگنے کیلئے استعمال کیا کرتا تھا اوس دعا کے تین فقرون کا ترجمہ ذیل مین درج ہے -

(۱) ایک صبح سے جو روشن ہی +

(۲) ایک لڑکے سے جو شراب پیتا ہے

(۳) ایک جورو سے جو لاطینی بولتی ہے -

اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ ایک پرہیزگار شخص تھا اور یہ بھی کہ اوسکی جورو یعنے ارسمس کے مان انگلش نہ تھی -

ارسمس اپنے لڑکپن مین نظم سے بہت زیادہ شوق رکھتا تھا۔ اور میکانکس (یعنے کلون اور پیچ و نکے علم) سے بھی اوسکو رغبت تھی۔ یہ دونون شوق اوسکی عمر کے ساتھہ اونسمین بڑہتے گئے اور مرتے وقت تک اوسکے ساتھہ رہے۔

جب وہ دس برس کا ہوا تو چیسٹر فیلڈ کے گرامر سکول مین زیر نگرانی ریورنڈ برو ز تعلیم کے لئے داخل ہوا۔ اور یہان نو برس تک رہا جو اسکولی زندگی کا بہت بڑا زمانہ ہے۔

ان ایام مین لاطینی اور یونانی ادب پر وہ بخوبی حاوی ہوگیا تھا ایسا کہ گویا اسطرح کی دور وحین اوسمین حلول کرگئین۔

اوسنے اپنی عمدہ اور لگاتار محنت کے باعث کیمبرج کے سینٹ جان کالج مین سولہ پونڈ سالانہ کا اسکالرشپ حاصل کیا۔ اور ایڈنبرگ مین طبی تعلیم حاصل کی۔ اسکے بعد اوسنے ناٹنگھم مین پیشہ طبابت جاری کرنے کی کوشش کی مگر تین ہی مہینہ بعد (نومبر ۱۷۵۶ء مین) اوسکو لیچ فیلڈ جانا پڑا جہان اوسنے مہلک اور معرکہ کے مریضون کا معالجہ کامیابی سے کیا اور اوسکے پیشے کو بہت کچھہ فروغ ہوا۔ اوسنے لیچ فیلڈ کے ایک معزز شخص کی لڑکی سے شادی کی جسکا نام میلری ہوورڈ تھا اور اوسوقت اوسکی عمر ۱۷ برس کی تھی۔ بہ اعتبار حسن صورت اور حسن سیرت کے خوش قسمتی سے ارسمس کو

ایک بہت عمدہ اور مقبول شریک زندگی ہاتھ آئی - اس عورت سے اوسکے تین لڑکے ہوئے - پہلا چارلس جو ایک ہونہار نوجوان تھا اور عین شباب مین بعمر بست سالگی انتقال کرگیا - دوسرا اراسمس جو ایک تنہائی پسند شخص تھا اور چالیس برس کی عمر مین جنون کے دورے سے خودکشی کرکے مرگیا - تیسرا رابرٹ وئیرنگ ڈارون جسکا ذکر اسکے بعد ہوگا - اور جو مسٹر چارلس ڈارون کا باپ ہے - ان لڑکون کی ماں میری ہوارڈ ایک سخت مرض مین مدت تک مبتلا رہکر سنہ ۱۷۷۰ء مین مرگئی -

سنہ ۱۷۸۱ء مین ڈاکٹر اراسمس ڈارون نے اپنی دوسری شادی کرنل پول کی بیوہ سے کی جو ایک خوبصورت - ہوشیار - اور ماہر فن عورت تھی - اور ۶۰۰ پونڈ سالانہ کی ذاتی آمدنی رکھتی تھی - اسکے بعد وہ ڈربی مین آیا - اور برسون طبابت کرتا رہا اور بہت سخت عالمانہ محنت کے بعد سنہ ۱۸۰۲ء مین ۷۰ برس کی عمر مین یکایک اس دنیا کو خالی کرگیا -

ڈاکٹر اراسمس ڈارون قد و قامت مین کسیقدر نکلتا ہوا تھا - صورت وجیہ اور جسم لحیم تھا - چیچک کے داغ جسم پر زیادہ تھے - موٹاپے اور قدرتی طور پر اوسکا نصف سر کاندھون مین چھپا ہوا تھا - جو چوٹی دار بالون سے ڈھکا ہوا تھا - دانتون کے جاتے رہنے نے اوسکے موجودہ سن سے زیادہ بوڑھا کر دیا تھا - گھٹنون مین چوٹ آجانے سے گاڑی سے اوترنے پر لنگ کھاکر چلتا تھا

اوسکی زبان باوجودیکہ لکنت کرتی تھی مگر جو باتین وہ کہتا تھا غور اور عزت کے قابل تھین ۔

ایک مرتبہ ایک نوجوان شخص نے اوس سے سخت لفظون مین دریافت کیا کہ آیا یہ ہکلانا تمکو خراب نہین معلوم ہوتا ۔

اوسنے جواب دیا ۔ کہ ہین صاحب ! مجھے اس عیب کیوجہ سے باتون کے کہنے اور سننے مین غور کر لینے کا موقع ملتا ہے اور بیہودہ سوالات کرنیسے مین باز رہجاتا ہون ۔

اہم و دشوار معاملات کو بہ آسانی بیان کرنے پر وہ قادر تھا اور قلم کے ذریعہ سے ادا ے مطالب مین اوسے کمال حاصل تھا ۔

ڈاکٹر ادسمس بطور معمول کے اوس طریقے کا پابند تھا جس اصول کے پیرو آجکل اپنے کو ٹی ٹوٹلر کے نام سے موسوم کرتے ہین ۔ مسکرات سے اوسے حد درجہ کی نفرت تھی ۔ جب تک وہ جیتا رہا اوسکے اکثر دوستون کی بزم سے شراب کا نام نابود ہو گیا تھا ۔ اوسکے موثر نصایح نے قریب قریب کل شہر ڈربی کو تارک شراب بنا دیا تھا ۔ یہ امر پرہیزگارون کی جماعت کے وجود کے چالیس برس قبل کا ہے اوسنے سفارش کی کہ

" اناج کے شراب بنانے کے تباہ کن کاروبار اور "

" اسطور پر انسانی غذا کے ترکیبی زہر بنانے اور "

"جماعت کا درجہ گھٹانے ۔ دونون طور سے یعنے "
"غذا کم کرنے اور آدمیونکی زندگی کو بیماریون سے "
"پامال کرنیکی سخت ممانعت کی جائے ۔ "

اوسکی تندرستی مرتے دم تک یکسان رہی اور کبھی بیمار نہ پڑا اسکا سبب اوسنے یہ بیان کیا کہ ایک پرہیزگار کی زندگی کا ہر حالت مین یہی نتیجہ ہے ۔ باوجود ان تمام باتونکے وہ "خوب کہانے" کے مسئلہ کا بشدت پیرو رہا ۔ اوسکا قول ہے کہ کھاؤ یا غذا ہوجاؤ ۔ وہ اکثر نصیحت کے طور پر کہا کرتا کہ ۔ کھاؤ ! کہاؤ !! کہاؤ !!! ۔ جہان تک تم سے ہوسکے ۔

اوسکے تمام دوستونکو یہ معلوم تہا کہ مخرعرقیات سے اوسکو نفرت اور وحشت تہی ۔ نیز یہ کہ اوسکو عمدہ اور لذیذ کہا لونکے زیادہ اور اکثر کہانے مین بہت سی فوایدکا اعتبار تہا ۔

ایک مرتبہ وہ اپنے ایک دوست کی میز پر ۳ گھنٹہ تک بیٹہا رہگیا جسپر میوے اور مکھن خیا گیا تہا ۔ اور اپنی حکایتون اور چٹکلون سے سب کو بہلاتا رہا ۔ تیاری کی گھنٹی (کہانے پر جانے کے لئے کپڑے بدلنے کی) کی آواز سنکر بہت خوش ہوتا اور یہ امید کرتا کہ اب کہانے کی اطلاع دیجائے گی ۔ اپنی گاڑی مین (جو خاص اوسکی ایجاد تہی جسکی چہت مین روشندان تہا ۔ اور بیٹھنے والے کے سامنے ایک صندوق ۔ چہری ۔ چمچہ ۔ کانٹا ۔ اور

سامان نوشت کا تہا - اور جو صرف ایک آدمی کو لیجا سکتی تہی اسی باعث سے
اوسے سلکی یا گوشہ عزلت کہتی تھی) وہ ایک طرف کتابون کا انبار اور
دوسری طرف ایک گھڑی - کہانے - میوے - اور مکھن رکھتا تھا - اور پیچھے
گھوڑے کے دانہ اور گھاس کا گٹھا باندھا جاتا تہا - دور کے کسی مقام مین
جب اوسے کسی مریض کے دیکھنے کے لیے جانا ہوتا تہا جیسا کہ اوسکو ہمیشہ اتفاق
پڑتا تہا - تو وہ اوسیطرح تیار ہوکر جاتا - جانور اور آدمی دونون کے لیے
وہ فیاضی سے زاید از ضرورت سامان خورد و نوش مہیا کر لیتا تہا - اوسکی طبابت
بڑے زورون پر تہی اور ہر وقت اوسکی گاڑی چلتی ہی رہتی تہی - ایک
مرتبہ ایک شخص نے بطور مذاق کے ہی ایک خط اس پتہ سے روانہ کیا -

بخدمت

ڈاکٹر ارسمس ڈارون

سڑک پر

ڈاکٹر ارسمس ڈارون - ایک صبح خیز - جفاکش - محنتی - آدمی تہا - اوسکی
محنت اور جودت طبع دونون یکسان اور مساوی ہین - اپنے پیشہ کی
ابتدائی حالت مین اوسنے علم تشریح اعضا وان پر بے شمار لکچر دیے ہین

جیسا کہ اوسکے ایک عجیب اشتہار سے ظاہر ہوگا جو درج ذیل ہے -

۲۴ - اکتوبر سنہ ۶۲ ۱۸ ع

اوس بدکار مجرم کی نعش جسکو دوشنبہ کے روز ۲۰ - اکتوبر کو مقام فیلڈ لفیا مین پہانسی دیے جانے کا حکم ہوا ہے - بعد پہانسی پانے کے ڈاکٹر ڈالشمس ڈارون سکے مکان پر جائیگی - اور ڈاکٹر منگل کے دن ۴ بجے شام سے علم تشریح انسانی کے لکچر کا سلسلہ شروع کرے گا - اور جب تک وہ نعش محفوظ رہ سکے مشتہر اوس لکچر کے سلسلہ کو جاری رکھیگا - مشتہر اون لوگون کی ملاقات سے خوش ہوگا جنکو طبابت - سرجری - یا رگ زنی سے تعلق ہو - نیز اونکا بہی شکر گذار رہیگا جنکو علم کی آرزو وہان تک لے آوے -

سنہ ۱۷۹۳ع مین ہی جب اوسکے بیٹے نے یہ ضد کی کہ وہ اپنے پیشہ کے کاروبار سے دست کش ہو تو اوسنے جواب دیا کہ یہ ایک خطرناک اور نازک تجربہ ہے اور عام طور سے اسکا نتیجہ مجنون یا شرابی ہوتا ہے - ایک شخص کو کچھ کرنا چاہیے - اور ایک شخص کوئی مفید و کارآمد شے لئے یا اپنے دوستون کے لیے یا نوع انسان کی بہتری کے لیے کرسکتا ہے جیسا کہ وہ آپ کو تاش کھیلنے یا اسیطرح کی اور بے مصرف کام مین مصروف کرسکتا ہے - اوس وقت مشہور آدمیون سے اور اوس سے بہت زیادہ خط و کتابت رہا کرتی تہی اور فیلڈلفیا مین اوسکا مکان دماغی تجربات اور عقل و ذہن کا مرکز سمجھا جاتا تہا

مسٹر اجورتھ جو ماریہ اجورتھ کے باپ تھے جوشیا ویج وڈ اڈورڈ
کا مشہور کاسہ گر - مسٹر ڈے - سینڈ فورڈ و مرٹن کا مصنف جیمس واٹ
بولٹن - کرک - اسمال - اور نیز دوسرے مشہور اشخاص جو اوس زمانہ کے سر برآوردہ
تھے تا دم آخر اوسکے دوست رہے -

لیکن وہ مشہور ڈاکٹر جانسن سے جو اکثر لچ فیلڈ مین آیا کرتا تھا متفق نہ ہو سکا
شاید اون دونون مشہور شخصون مین باہم ایسی جداگانہ رائے تہی جو آپسمین ملنے
نہ دیتی تہی گو جانسن - ڈاکٹر ڈارون کے اصول و عادات کو تسلیم کر لیتا -

مذہبی دنیا مین وہ منکر خدا معلوم ہوتا ہے - خدائی - اور الہام کا وہ
معتقد نہین ہے - اپنے باپ کے مرنے پر جبکہ وہ چہوٹا تہا یون لکھتا ہے کہ

یہان وجودون کا ایک وجود قایم ہے جسنے مختلف
مخلوقات کو پیدا کیا جو ایک فلسفانہ (ریاضی) کا بیان
یا تشریح ہے - اور یہ کہ وہ اشیاء موجودات پر ایک
خاص قوت سے اثر ڈالتا ہے جو صریح طور سے ظاہر
نہین ہے -

اوسنے یہ اکثر کہا ہے کہ -

انسان ایک کہانیوالا - پینے والا - اور سونے والا جانور ہے
وہ وہ ہے جو عالم اسباب مین رکہا گیا ہے اور وہی (عالم)

ہے جو تنہا انسان کے تمام حیوانی خواہشات کو پورا کرتا ہے
علاوہ تمام باتون کے اوسمین ادراک کی قوت ہے جو در اصل
اس دنیا کے اسباب کو تلاش کرتی اور اپنے استعمال
مین لاتی ہے۔ دوسری تمام باتین کچھہ نہین ہین۔ کاوش
اور اعتقاد صرف خیالات کی اشتغال اور بندش ہین۔

یہ مس ہیمئل بیننگ کی تحریر ہے۔ لیکن وہ اسکے اس بیان سے اوسکی
تعریف کرتی ہے۔ کہ۔

بہت سے لوگ مذاقاً کہنے کیلیے اون باتون کو روا رکھتی ہین جبکے واقعی
عملدرآمد کی دراصل وہ اجازت نہ دینگے۔

وہ کہتی ہے کہ۔

ڈاکٹر ڈارون کی گفتگو تمام ترہنسی سے تہی جسے مذاق
کہتے ہین۔ لیکن اوسکے تیر ہمیشہ اون پاک حقیقت کے
نشانون پر چلتے تھے۔ جس سے اوسکو (عورت کو) خاص
تسکین تہی۔

ڈاکٹر ڈارون نے اپنی چچیری بہن کو جو بیمار تہی کہا کہ۔

میری پیاری بہن تم مین صرف ایک شکایت پائی جاتی ہے
ہے یہ وہ شکایت ہے جسمین عورتین اکثر مبتلا ہین اور

یہ تمام تکا پتون سے بڑھکر زبون ہے یعنی کانشنس یا ضمیر کا
رکھنا۔ بہت جلداس سے خلاصی حاصل کرو۔
اوسنے کہاکہ۔
ڈاکٹر تم عزیز پرسلے کو ضرور مذہبی کتابین پڑہنے کی
اجازت دوگے۔
اسپر اوسنے جواب دیا کہ۔
پیاری اوسمین سے ایک ایک کو اگ مین جہونک دو
مین اون مین سے ایک کی بہی اجازت نہین دے سکتا
سوائے چارلس امیلمس کے جو مجھکو ہنسا سکتی ہے۔
اوسکی جماعت مین سے یہ امید ایک شخص نے ظاہر کی کہ ایک روز وہ ضرور
مذہب عیسائی قبول کریگا اوسپر اوسنے کہاکہ۔
قبل اسکے کہ مین عیسائی مذہب اختیار کرون تم عیسائیونکو
متفق ہوجانا لازم ہے۔ گذشتہ صبحکو مجھے دو پارسل
ملے ایک مین ڈاکٹر پریسٹلی کی ایک کتاب تہی
جسمین ثابت کیاگیا ہے کہ مادہ کوئی چیز نہین ہے
دوسرے مین برکلی کی ایک تصنیف تہی جسمین اونہونلے

یہ ثابت کیا ہے کہ کوئی مادہ یا جسم ہے ہی نہین ہے - پہر مین تم لوگون مین کس بات کا اعتبار کرون -

کالسایج نے ڈاکٹر ڈاردن کو یون ملقب کیا ہے -

(ماسوائے عیسائی کے اور سب کچھ)

تاہم اس امر کا ثبوت کہ اوسکو کانشنس کا اعتبار تہا ہم اوسکے عمدہ اشعار سے دیکھ سکتے ہین جو غلامی پر لکھے گئے تھے -

اوسنے ایک عمدہ غزل لکھی ہے جسکا عنوان یہ ہے -

١ اے بیوقوف دہریہ کیا غیر مستقل ناچنا -
جزو لایتجزا کا جو بے قاعدہ پھینکا گیا ہے -

٢ بنا سکتا ہے ؟ ایسی عجیب - ایسی عاقلانہ -
ایسی ایک باترتیب دنیا -

اخلاق کے بارے مین وہ کہتا ہے -

یہ پاک اصول بانی مذہب عیسائی کا کہ کرو جیسا تم چاہتے ہو تمہارے ساتھ کیا جاوے - اور اپنے پڑوسیون کو ایسا پیار کرو جیسا آپ کو - ہمارے تمام فرائض سعادتمندی - فیاضی - اور اخلاق

پر محیط ہے۔

پھر بھی اوسکا پوتا جو صرحی ایک بہت مفید و معین بات یہان بیان کرتا ہے خود ہی معترف ہے کہ ڈاکٹر ارسمس ڈاروِن کو الہام کا اعتقاد نہین تہا نہ اوسنے توحید کی زیادہ قدر کی کیونکہ وہ کہتا تہا۔ کہ

توحید ایک پر کا بچھونا ہے جسمین گرتے ہوئے عیسائی لئے جاتے ہین۔

ڈاکٹر ارسمس ڈاروِن کی ضمیرمین ذہانت۔ ہمدروی۔ اور فیاضی۔ تعجب خیز باتین تہین۔ اوسکا خیال تہا کہ تمام سعادت مندی اور نکوکاری فیاضی پر ختم ہے۔ ایک مرتبہ اوسنے اپنے لڑکے کو لکہا کہ۔

جب کوئی شخص میری تحقیر کرتا ہے تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہرگز اوسکو اشتعال دلانے والا یا دلشکن جواب نہ دیا جاوے کیونکہ وہ شخص جو تم سے اون باتون کو کہتا ہے جو دوسرے تمہاری نسبت کہتے ہین وہی اون باتونکو اوسسے کہتا ہے جنکے خلاف تم کہتے ہو

وہ ہمیشہ ڈاکٹر اسمال کے ساتھ چاہ پیار کرتا جنکی نسبت اوسے معلوم تہا کہ وہ میری برائی کیا کرتے ہین۔ عام جلسون یا جماعتون مین تھوڑی سی

توجہ اون لوگون پر کرنا جو کسیکو برا سمجھتے ہون نہایت عمدہ طریقہ اسبات کا ہے کہ بالا فراد نہین اتحاد ہوجائے - جب تک یہ فیلڈ مین رہے اونہے کلر جی مین سے فیس نہین لی اور غریبون کا علاج بہت توجہ سے کیا -

نیوکیسل کی گھوڑ دوڑ مین اوسے ایک مریض کو دیکھنا تہا مگر وہ ہوٹل مین سوگیا - رات کو جب دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو ایک شخص نے اوسکے پلنگ کے پاس آکر کہا کہ -

مین نے سنا کہ آپ یہان ہین لیکن دن مین اگر کہنے کی جراءت نہ کرسکتا - مین آپکی اون مہربانیون کو نہین بہولا ہون جو میری ماں کی سخت علالت مین آپکی جانب سے ظاہر ہوئین - چونکہ مین پہلے کسیطور پر ادائے شکر گذاری کے قابل نہ تہا - اب آپ سے کہتا ہون کہ آج کی دوڑ مین فلان گھوڑے پر بڑی دریا دلی بازی لگائی - نہ کہ اس گھوڑے موسومہ فیورٹ پر جسپر مین چڑہونگا - کیونکہ مین ابہی سے کہے دیتا ہون کہ خلاف قیاس یہ نہ جیتیگا

اسکے دوسرے دن صبح اخبارون مین دیکہا کہ فیورٹ بازی نہین جیتا جسپر سب کو تعجب تہا -

جب لارڈ چسٹر فیلڈ اپنے لڑکے کی تعلیم کے لیے آمادہ ہوا تو ڈاکٹر ارسمس ڈارون نے دو لڑکیوں مس پارکرس کی تعلیم و تربیت کی ہدایت کی۔ اور ستے ان کو عمدہ تعلیم و تربیت کے بعد آشبورن سے ایک اسکول مین داخل کیا اور ان کی رہنمائی کے لیے ایک رسالہ لکھکر شایع کیا۔ جسکا نام "بورڈنگ اسکول مین زنانہ تعلیم کا طور و طریقہ" تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ۔

عورتون کی تعلیم جسمانی تندرستی اور تیزی وجودت طبع وخوش مزاجی پر منحصر ہے۔ نیز یہ کہ اول الذکر کے ساتھہ مرغوب الطبع حرکات ہون اور آخر الذکر کے ساتھہ پسندیدہ باندان۔

وہ بیان کرتا ہے کہ خوبی تقریر دو باتون پر منحصر ہے ایک اچھی طرح سننا دوسرے اچھی طرح ادا کرنا۔

۱۷۸۱ء مین اوستے لچ فیلڈ مین ۸ ایکڑ کے قریب زمین خریدی جسپر اوستے باغ نباتات لگایا۔ مس سورڈ اوسکی سوانح عمری لکھنے والے اسموقع پر چند اشعار لکھے تھے اوستے اشعار پسند کیا کہ کہا کہ مین ایسے موزون الشیوع کاغذ مین چھپنے کے لئے بہون گا لیکن انکو کسی بڑی تصنیف کا عنوان ہونا چاہیے اسلیے تم اشعار لکھو مین اوپر نوٹ (شرح) لکھونگا۔ تصنیف "باغ نباتات" (دی بوٹانک گارڈن) کی یہ ابتدائی جو دو

جلدون مین ہے اور ۱۸۰۳ء مین شایع ہوکر مشہور اور پسند ہوئی۔
اوسنے مس سورڈ کی نظم کو "جنٹلمین میگزین" مین بھیجا اور پہلے اوسکے
نام سے بعد اوسکے اپنی نظم کے ابتدا مین شامل کرکے اوس محترم بی بی کی
تعظیم کے خیال سے اوسنے نظم اور شرح دونون کو خود لکھا۔

ایک وقت مین یہ تصنیف بہت مقبول ہوئی اور اس سے اوسکو
بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ لیکن کیننگ کی مشہور پیروڈی نے جسکا نام
"دی لوز آف دی ٹرائنگلس" تھا (یعنے مثلثون کی محبت) تہا یکایک اسکی
شہرت کو ڈہانک لیا۔

اوسکی دوسری محنت کا نتیجہ عجیب و مفید واقعات اور نادر خصوصیات
کی ترکیب تھا۔ جسکا نام "زونومیا" ہے اور ۱۷۹۴ء مین شایع ہوئی۔ اور
فرانس کے مشہور نیچرلسٹ لیمارک کی تحریرون سے بہت زیادہ پہلے کی تصنیف
ہے۔ یہ ایک تصنیف ہے جسمین اوسکی نظر کا بابت اصلیت اور انکشاف
تراکیب اقسام کا بیان ہے۔ اوسنے کہا ہے کہ۔

مجھے ایک رشتہ جسمین اجزائے نباتی و حیوانی
موجود ہون اور جسمین حسی قوت موجود ہو۔ مین اوس سے
ایک درخت۔ کتا۔ گھوڑا۔ انسان بناؤنگا۔

رابرٹ - ویرنگ - ڈارون

ڈاکٹر ارسمس ڈارون کی پہلی بی بی سے تیسرا لڑکا ۳۰ مئی ۱۷۶۶ء کو لچ فیلڈ مین پیدا ہوا جسکا نام اس سطر کے اوپر لکھا ہوا ہے -

یہ ماں کو اوسوقت مین کھو بیٹھا جبکہ صرف ۴ سال کا تہا - اسکا باپ لڑکپن مین اسکے ساتہہ سختی اور ظلم سے پیش آیا کرتا اور ہمیشہ نا انصاف رہا - جسکا خیال کبھی فراموش نہین کیا گیا -

جوشیا ویج وڈ کے خطوط سے ایک مین ہم اسکا ذکر پاتے ہین جو جنوری ۱۷۷۵ء مین لکھا گیا کہ -

> مین ڈاکٹر ڈارون کے دو لڑکون کو رکھتا ہون جو میرے ساتہہ چند روز قیام کرنے کو آئے ہین - اور پھر اوسکے بھائی چارلس کے مرنے پر ہم اوسکو چھوٹے ڈاکٹر کے لقب سے ملقب پاتے ہین یہ دو لڑکے پانی اور اسفنج کیطرح علم کو اپنے مین جذب کرتے ہین اور مجھکو پوری تسکین ہے -

اسیطرح یہ چھوٹا ڈاکٹر اٹروزیا مین بلایا گیا کہ چھوٹے جان ویج وڈ والیٹر کے خانگی درس کیمیا مین شریک ہو اسکے بعد ہم اوسکو ایڈنبرگ مین طالب علم سنتے ہین - جہان اوسنے عزت کے ساتہہ درجے حاصل کئے اور اعلے درجہ کی لیاقت سے لاطینی کے ضروری مضامین لکھے - یہان اوسنے اپنا زیادہ وقت مشہور

ڈاکٹر بلیک کے ساتھ صرف کیا جسکی حد درجہ سادگی عادت اور شفقت اور دلی مہربانی کے اوسنے اکثر تذکرے کیے ہین آخر مین وہ پیرس گیا جہان اوسنے اور مشہور بنجمن فرنکلن سے دوستانہ برتاو پیدا کیا جو اوسوقت اپنے اوج شہرت پر تہا۔ اسکے بعد وہ جرمنی مین گیا جہان اوسکا زیادہ وقت لیڈن یونیورسٹی مین صرف ہوا۔ جہان کہ بڑے عالم اور مشہور طبیب ڈاکٹر فریڈ نے اوس سے دوستی پیدا کی اور دوامی دوستی اونکے درمیان قایم رہی۔

۱۷۶۵ع مین رابرٹ دوامی طور سے پیشہ طبابت کے لیے قدیم اور خوبصورت شہر شیلو وذبری مین آباد ہوا ارسمس اوسکو ۱۲ برس کے سن مین شٹر وذبری لایا تہا۔ اور ۲۰ پونڈ دیکر یہ کہا کہ اگر تمکو زیادہ کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دو مین بھیجونگا۔

اوسکے چچا نے ۲۰ پونڈ بھیجے۔ یہی نقدی امداد تہی جو اوسکو میسر ہوئی مس میوڈ بیان کرتے ہین۔ کہ۔

اپنے باپ کے زیادہ حصہ علم و ذکاوت کے ساتھ
اوسکے مان کی دلی مہربانی بہی اوس مین موجود

اوسکی آنا فانا حصول قابلیت اور بلا انتظار نشان وشوکت نے ارسمس کو اپنے بیٹے چارلس کے مرنے

کا معاوضہ کر دیا -

پہلے ہی سال مین اوسکے پیشے نے اوسے دو گھوڑے اور ایک نوکر رکھنے کی استطاعت پیدا کر دی - اجرائے پیشہ سے ۶ مہینہ کے اندر ہی اندر ۴۰ ۵۰ - مریض زیر علاج تھے اور ایک تعجب کی بات ہے کہ اوسکے حریف پیشہ ور اوس مقام مین زیادہ تھے یعنے تین حکیم - چھہ جراح - اور متعدد دوا فروش -

اوسکے باپ نے یہ خواہش کرکے کہ وہ - ایف - آر - ایس (فیلو آف دی رایل سوسیٹی) ہوجائے - بڑے جو شایلوج وڈ سے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ یہ اوسکی ٹوپی کا پر ہوگا (یعنے سرمایہ افتخار ہوگا) اور فلسفیانہ تحقیقات مین مستعد کرے گا -

بڑے جو شیایا وج وڈ کی آنکھون مین کسی قسم کی ایک بیرونی شے آنسوب آجانے کے باعث دا برٹ ڈاڈن نے ایک مضمون "نور بصر" پر لکھا جو اوسوقت مین حاذقانہ ایجاد سمجھا گیا -

یہ مضمون رایل سوسائیٹیون کی کار روائیون مین چھپا -

سنہ ۱۷۸۸ع مین وہ دوستون کی مدد سے فیلو منتخب ہوا

سنہ ۱۷۹ء مین اوسنے "دی اپیل بقوت دماغی" بابت مس ہولسٹن وڈ لکھکر
شایع کیا۔ یہ مضمون ڈاکٹر ویڈنگ ساکن برمنگہم کے جواب مین تہا
جو یہان اسکے مغلوب کرنے کو روانہ کیا گیا تہا۔ نوجوان ڈاکٹر کا معالجہ
جسے اوسکے افسر یا سرپرست نے خلاف کہا درست سمجہا گیا۔ گو مخالفت نہایت سخت
تہی اور مخالف ایک مشہور شخص تہا تاہم اوسکو کامیابی ہوئی اور اوسنے اپنی
تحریر کو اپنی مخالف کی نمایش و فخر اور شکر ختم کیا۔
اوسکو بڑی کامیابی اور شہرت ہوئی۔ کیونکہ کچہہ روز تک اوسے اس پیشے سے
نفرت رہی اور کہتا تہا کہ اگر دوسرے طور سے مجہے سو پونڈ سالانہ ملنے کی بابت
تعین ہو تو مین کبہی ڈاکٹری نہ کرونگا۔ لیکن پہر وہ خوبی اور کامیابی کے
ساتھہ اپنے پیشے مین مشغول رہا۔ اور اوس شہر کے ویلش کنارے پر
چند قطعات آراضی خرید کئے اور ایک کشادہ اور عمدہ خاندان کے مصرف
کا ایک گہر بنایا جسکا نام اوسنے اوسکی اونچائی کے سبب سے جو دریا
سیورن سے قریب سو فیٹ کی تہی "دی مونٹ" (یعنی کوہ)
رکہا یہ فرانکول کے قریب تہا جو شروزبری مین نہایت تباہ حال
حصہ ہے لیکن موقع نہایت عمدہ اور منظر دلآویز تہا۔ یہان اوسنے
اپنے بقیہ ایام زندگی بسر کئے
اپریل سنہ ۱۷۹۶ء مین مس جنسن سے شادی کی جو جوشیا ویجوڈ

مشہور انگریزی کاسہ گر ساکن اٹڈ ودیا کی سب ہی بڑی لڑکی تہی ۔ یہ دونون لڑکین ہی سے ایک دوسرے سے واقف تھے اور ان دونون کے باپ مین باہم بہائی چارہ تہا ۔ یہ عورت اوسکے ساتہ ٢٥ ہزار کی پونڈ کی دولت لائی ۔ مگر بڑی دولت اوسکی تحمل ۔ ہمدرد طبیعت تہی یہ اپنے شوہر کے کامون مین ستعدی سے سرگرم رہی ۔ اور چونکہ اوسکو بہی اپنے باپ کیطرح علم نباتات و معدنیات کا بہت زیادہ شوق تہا لہذا ان کا باغ نہایت نفیس پودون اور درختون کے لیے مشہور تہا یہ میان بی بی چڑیون اور جانورون کی خدمت و پرورش کیا کرتے ۔

اوس شہر مین نیز بیرونجات مین دی مونٹ (کوٹھی) کے کبوترون کی عمدگی اقسام اور پلواہن مشہور تہا ۔ جب وہ مکان پر رہتا تو اوسکا سناولب باغ اور سبزہ مکان ۔ اور کتب خانہ اوسکی بے انتہا خوشی کا سرمایہ تہا ۔ اور ان مین مصروف رہنا اوسکا نہایت عمدہ شغل تہا ۔ لٹریری خیال مین جو کچہ معرکہ اور چوٹ کی باتین ہوتین وہ سب رورک دی مونٹ پر پہونچتین ۔

ڈاکٹر داروٹ کو تاریخ یاد رکھنے کی عجیب قدرت تہی اور شراب تمباکو

کے بہت سے رئیسون کی تاریخ تولد۔ شادی۔ اور وفات وہ ہر وقت
بتلا سکتا تہا۔ وہ ایک بلند حوصلہ۔ اور عمدہ تقریر کرنے والا تہا۔ اوسکے
گولڈن رول (سُنہرے قواعد) مین سے جنپر وہ عملدرآمد رکھتا۔ یہ ایک
تہا کہ کبھی اوسکے دوست نہ بنو جسکی تم پورے طور سے تعظیم
نہین کر سکتے۔

ذاتی خصلتون مین ہمدردی کی صفت اوسمین سب سے زیادہ ممتاز تہی
یہ عادات کو خوب پہچانتا تہا۔ اور آدمی کو ایک نظر دیکھکر اوسکے اطوار
معلوم کرلیتا۔ وہ غریبونکو بلا فیس دیکھتا اور دوسرے طور پر اونکی مدد
بہی کرتا۔ پہل۔ اور ساگ۔ سبزی۔ بہیجتا۔ اور بیماری مین ضرورت کے
وقت شراب بہی۔

کبھی کبھی پریشان حال تاجرون کو کسیقدر قرضہ دیتا اور اونکو
کام دیکر اونکی مدد کرتا۔ اور دوسرونسے اونکی سفارش کردیا کرتا۔

بہت ضعیف ہوکر اوسکی شریک زیست مس رابرٹ ڈارون
۲۵ برس کی عمر مین دی مونٹ پر ۱۷ جولائی ۱۸۶۶ء کو مری
اوسکی لاش چہوٹے خوبصورت مانٹ فرڈ کے گرجا کے چانسل
مین دفن ہے۔ اوسکے مرنے کے بعد اوسکی لڑکیان اپنے باپ
کی خادمہ ہوئین اور اوسکی ہر شفقت مین شریک رہین۔

سنہ ۱۹۰۲ء مین اوسنے اپنی لڑکیون کی مدد سے بچون کا پہلا اسکول نتہس وڈ بری - مین قایم کیا جسمین تین سو پونڈ صرف ہوا - اسمین ایک خاص طور کا بنا ہوا اسکول کا مکان تہا جو ویلیش برج کے نزدیک ناصاف ضلع مین تہا اور جسمین نہایت عمدہ آلات بغرض تعلیم موجود تھے پورے پچاس برس تک اوسکا تجربہ قابل حیرت تہا -

اپنے باپ کیطرح وہ بھی ہمیشہ سڑک پر رہتا تہا اوسکی چھوٹی سی زرد رنگ کی گاڑی (جسمین اوسکی گنجایش کے بعد ایک انچہ جگہ بھی باقی نہ رہتی تہی) اور دو چمکدار گھوڑے اور ایک اوسکا مستعد کوچبین ہر جگہ نظر پڑتے تھے - گاڑی گھوڑے کوچبین اور اوسکا وجیہ و شاندار چہرہ ملک کے ایک بڑے حصہ مین - مرد - عورت - اور لڑکونکو معلوم تہا - اسی وضع سے وہ دریا - شہر عبادت گاہ - اسکول - اور مریضون کے وہان دکہلائی دیتا تہا -

گاڑی مین اسطرح جمکر بیٹھتا تہا گویا پتھر پر منقوش ہو - اپنے باپ کے خلاف وہ گاڑی مین پڑہتا نہ تہا بلکہ خاموش رہتا - لیکن ویسا ہی متحمل - موقر - اور غور کرنے والا بشرہ رکہتا تہا - جس سے اعتبار اور تعظیم دلون مین پیدا ہوتی تہی -

ڈاکٹر ارسمس ڈارون ایک عظیم سانحہ مین ڈالا گیا تہا لیکن اوسکا

ٹہا دابٹ ایک عظیم ترین "قالب" مین - قد چہ فٹ سے زیادہ اور جثہ قد کے مناسب - اوسکی جسامت عمر کے ساتہہ ساتہہ بڑہتی گئی - باپ کیطرح یہ بہی بڑے کہاؤ تہے - سلم لبا اسطور سے صاف کرجاتے تہے حسبطرح کوئی ٹہیر -

آخر عمر مین یہ اوس سے تشکل تہا کہ تنگ زینہ اور ربوسیدہ مخدوش جہتون پر چڑہ سکے - چونکہ یہ دونون باتین شہر ملشر وزبری مین کثرت سے تہین لہذا پہلے ایک معتبر لوکر تحقیقات کرنے جاتا تہا -

لڑکون سے محبت ڈاکٹر دابرٹ ڈارون مین ایک عجیب بات تہی - وہ چہوٹے بچونکو محبت آمیز بلند اور موثر آواز سے بلاتا اور کرسی یا ہیز پر اونکو بٹہاتا تا - اور اونکے کاسئہ سر کو اپنے کشادہ ہاتہون سے پیمایش کیا کرتا - اور اونکی وضع وفطرت کا اندازہ کرکے اون کی آیندہ زندگی کی بابت پشین گوئی کیا کرتا -

اسی مختصر سوانح عمری کے جمع کرنے والے کو (نہ کہ لکھنے والے کو) اچہی طرح یاد ہے کہ جب مین بچہ تہا تو میرا باپ مجہے ڈاکٹر دابرٹ ڈارون کے پاس میری بابت رائے دریافت کرنے کو لے گیا تو مہربان ڈاکٹر کا یہ نسخہ تہا -

جسقدر پوڈنگ - پیی - سیب - ناشپاتی

تم کہاسکو کہاؤ۔ اور ایک انڈے کی زردی
وسفیدی ہر صبح کو مگر ساتھہ ہی اوسکے اوسکا
چہلکا بہی کھایا کرو۔

اگرچہ یہ آخری شرط بدمزہ تہی تاہم عرصے تک اس نسخہ کی متابعت کیگئی۔ اور جب زردی وغیرہ ختم ہوجاتی تب چہلکے پر ہاتہہ صاف ہوتا۔ یہ ہڈیون مین چونہ پہونچانے کا ایک انوکھا طریقہ تہا۔ نیز ڈاکٹر کے اس خاندانی مقولہ کے مطابق کہ ۔

کفایت شعاری اور فائدہ ہی

بعد اس تجویز کے جب میرے باپ نے ڈاکٹر کو معمولی فیس ایک گنی دی تو ڈاکٹر رابرٹ ڈارون نے داہنے ہاتہہ سے لی اور خوشنما تبسم کے ساتھ بائین ہاتھہ پر رکھکر کہا کہ ۔

میرے دوست مین تمہارا شکرگذار ہون

اپنی میز کے لیئے وہ اکثر خوبصورت ظروف اپنے ہمر ویج وڈ کے کارخانہ سے خریدا کرتا تھا۔

اور منہ سے کام لینے کی وہ اسقدر ضرورت سمجہتا تھا کہ قبل اسکے کہ اوسکے حلق سے کوئی لقمہ نیچے اوترے اوسکی رکابیون کے حاشیہ پر عبارت لکہی ہوئی تہی کہ ۔

کجلو ۔ چیباؤ ۔ نگلو ۔

اوسنے بچونکو غذا دینے کے لیے ایک دودہ دان بہی ایجاد کیا جس کا کاروبار ایڈوردیا مین ہوا اور وہ بہت کامیابی کے ساتھہ فروخت ہوئے ۔
باعتبار مذہب یہ ظاہر ہے کہ وہ مثل اپنے باپ کے منکر خدا تہا ۔ اتفاق سے اصلی عیسائی زندگی اوس احاطہ مین نہ تہی جسمین اوسکی بود و باش تہی ۔ پہر بہی اوسکی مذہبی خیال نے اوسکے پیشے مین کوئی روک نہین پیدا کی کیونکہ اوسکا مطب عام طور پر مقبول و مشہور و کامیاب رہا ۔
خانگی عادات مین جودت طبع کے ساتہہ اوسکے سر برآوردہ فیاض دلی و مستقل ہمدردی ۔ ہمیشہ دیکھی گئی جسکے باعث ہر درجہ کے آدمیون مین محبت اور تعظیم کے ساتھہ اوسکا استقبال کیا جاتا ۔
ہر روز اوسکے گرد و پیش مختلف کامون کا ہجوم رہتا تہا اور جب شام ہوتی تو دن بہر کی معروفیت کی ماندگی اوسے مغلوب کر لیتی تہی ۔ اوس کا بیٹا کہتا ہے کہ ایک دن مین نے اوس سے کہا کہ ۔

تم دن بہر کے کام کے بعد کیسے تہکے اور افسردہ
معلوم ہوتے ہو تو اوسنے جواب دیا کہ اسے
مینے اپنے باپ سے میراث مین پایا ہے ۔

آخر کار جب اوسکے ایام زندگی ختم ہو گئے جو وسیع اور سخت تھے تو اوسکی

بارعب صورت شہر وزبری کی سڑکون سے معدوم ہوگئی اور اوسکی لاش
خاموش آرام کی جگہ مونٹ فرڈ مین اوسکے عزیز سیودن کی بغل مین
رکھی گئی -

١٥ - نومبر ١٨٤٦ء مین وہ ٨٢ برس کا ہوکر مرا اوسکی موت کی صبح کو
اوس ہائیرک پر جو اوسکے مکان کو جاتی تہی نہایت ادنے درجہ کے غریب
اور جہونپڑے مین رہنے والون نے ہی اپنے دریچے اظہار ماتم کے لئے
سیاہ رنگے تھے -
اور وہ لڑکے جو ہر صبح کو اوسکے مکان سے کبھی خالی ہاتہہ نہ پہرتے تھے
اپنے اپنے دروازون پر اوسکے غم مین روتے ہوئے کھڑے تھے -

چارلس ڈاروِن

اب ہم مسٹر چارلس ڈارون کے حالات زندگی سے قریب ہین
جو ڈاکٹر رابرٹ ویرنگ ڈارون کا بیٹا اور ڈاکٹر اِرسمس ڈارون
کا پوتا ہے -

١٢ فروری ١٨٠٩ء کو یہ شہر وزبری مین پیدا ہوا - اور
ڈاکٹر ٹیسلو (جو بعد ازان لچ فیلڈ کا بشپ ہوا تھا) کے نگرانی مین

شہر شروزبری کے پبلک گرامر سکول مین برسون تعلیم پاتا رہا اور سولہ برس کی عمر مین ایڈنبورگ بھیجا گیا جہان دو برس تک یونیورسٹی مین پڑہتا تہا - وہان اسکی خاص توجہ آبی جانورون کیطرف تہی -

سنہ ۱۸۲۸ء مین وہ کیمبرج کے کرائسٹ کالج مین داخل ہوا - اور سنہ ۱۸۳۱ء مین - بی - اے - کی ڈگری حاصل کی - اور سنہ ۱۸۳۷ء مین ماسٹر آف آرٹس (ایم - اے) ہوا اوسکے ابتدائی تعلیم کے زمانہ مین بہی میراثی رغبت نیچرل سائنس کیطرف پائی گئی -

ریورنڈ ھنسلو کیمبرج کے بوٹانی پروفیسر نے اوسکی سفارش کپتان فٹزرائے اور لارڈس ایڈمرلٹی (امیرالبحر) سے سنہ ۱۸۳۱ء مین کی جبکہ شاہی جہاز موسومہ بیگل کی دوسری گشت مین دوسری جنوبی سمندر کی تحقیقات کے لئے ایک نیچرلسٹ کی ضرورت تہی - مسٹر چارلس ڈارون نے اس تجویز پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا - اور اوسکو وہ جگہ دیگئی اوسنے بلا تنخواہ کام کیا - اور کسیقدر اپنا ذاتی سرمایہ بہی اس تحقیقات مین صرف کیا اس شرط پر کہ حیوانی اور جیولاجیکل ذخیرہ جمع کرنے پر اوسکو پورا اختیار حاصل رہے -

ہم سے یہ بات کہی گئی ہے کہ اس عظیم سفر بحری مین دوران سر اور متلی پر وہ (جو جہازی سفر مین ہوا کرتی ہے) غالب نہ آسکا -

کئی مرتبہ اوسکی سخت تکلیف مین مبتلا ہوا - لیکن باوجود ان موانع کے اوسنے اپنی تحقیقات کو سرگرمی سے جاری رکھا - اس دورے مین جنوبی امریکہ کے ساحل کا بڑا حصہ - اور جزائر بحر الکاہل - اسٹریلیا - نیوزیلینڈ - جزائر مارشیس - کا معائنہ اور تحقیقات کی گئی - قبل اسکے کہ وہ واپس ہو سنہ ۱۸۳۴ء مین - ایف - آر - ایس (فیلو آف دی رایل سوسیٹی) منتخب ہوا

۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ء کو وہ انگلستان مین پہونچا - اور اوسوقت سے اوسکی کل زندگی جہان تک کہ اوسکی تندرستی اجازت دے سکے علمی تحقیقاتون مین صرف ہوئی - سنہ ۱۸۳۹ء مین "دی بیگل جہاز کے بحری سفر نامہ" کا بیان تین جلدون مین شایع ہوا - اسکی تیسری جلد مین نیچرل ہسٹری اور جیالوجی کے انکشافات کا بیان مسٹر ڈاروِن کی اعانت سے مرتب ہوا -

دوسری طبع اس جلد کی علیحدہ سنہ ۱۸۴۵ء مین شایع ہوئی "ایک نیچرلسٹ کے بحری سفر" کے نام سے موسوم ہوئی - یہ نہایت ہی دلچسپ اور اعلے درجہ کی قابلیت سے لکھی ہوئی تصنیف ہے -

سنہ ۱۸۳۹ء چارلس ڈاروِن نے مس ایما وِج وڈ اپنے ماموں کی لڑکی جوشیا وِج وڈ - (مشہور کاسہ گر) کی پوتی سے شادی کی اسی تقریب سے چارلس کو ایک خاندان وسیع میسر ہوا -

سنہ ۱۸۴۲ء تک وہ لنڈن مین رہا اوسکے بعد وہ اپنے شہر کے مکان

واقع "ڈاون" مین چلا گیا جو بیگنہم کے قریب کنٹ مین ہے - یہان اوسکی خاموش - بیکار - بے واقعہ - زندگی تہی - جہان یہ صبر کے ساتھہ اپنی تحقیقاتون مین مشغول اور اپنی سرگرمیون مین منہمک تہا -

باوجودیکہ اوسکی صحت نازک حالت مین تہی لیکن کسی عالم کو یہ شہرت نصیب نہین ہوئی جیسا کہ ہمارے چارلس کو چند مشہور تصانیف کے باعث جو اوسکے قلم سے وقتاً فوقتاً نکلتی رہین -

یہ ایک طویل القامت چکنے سر کا خوبصورت گھنی ڈاڑہی اور مہربان نگاہون والا آدمی تہا - لیکن اپنے باپ کیطرح قوی الجثہ نہین تہا -

سنہ ۱۸۴۲ء مین اوسنے ایک کتاب "وضع و تقسیم سلسلہ مرجان" پر شایع کیا -

اور سنہ ۱۸۴۴ء مین اوسکے قلم سے ایک کتاب "جیالوجی کی تحقیقات کوہ آتش فشان مین" کے نام سے نکلی -

سنہ ۱۸۴۶ء مین اوسنے ایک کتاب لکہی جسکا نام "جیالوجیکل تحقیقات جنوبی امریکہ مین" تہا -

بعد بے شمار علمی مضامین کے سنہ ۱۸۵۱ - ۵۳ء مین اوسکی دو جلدین "دی فیملی سیری پیدیا" پر نکلین - اور اوس کے بعد بہت جلد اوسی قسم کی دو جلدین اقسام منقوشات الارض و البحر" پر شایع ہوئین سنہ ۱۸۵۸ء مین رایل سوسٹی

نے شاہی تمغہ دیا۔ اور ۱۸۵۹ء مین اوسے جیولاجیکل سوسیٹی سے
اولاوسٹن میڈل حاصل کیا۔
مسٹر مارکس اپنی اوس تصنیف مین بہت زیادہ کامیاب ہوئے جسے
مسٹر مرے نے شایع کیا۔ جسکا نام ہے "اصلیت اقسام بذریعہ انتخاب
فطرت" (یا) "حفاظت پیاری اقوام کی زندگی کے لئے کشاکش مین"
اسکے دیباچہ مین وہ کہتا ہے کہ۔ پانچ برس کی محنت کے بعد مین نے
آپ کو اس مضمون کے بجائے خود قایم کرنے یا نام رکھنے کی اجازت دی
ہے کہ اقسام اشیاء کی اصلیت بھید ون کا بھید ہے۔ اور اسپر چند مختصر سرخیان
قایم کین۔ ۱۸۴۴ء مین مین نے نتایج حاصلہ کا ایک خلاصہ اضافہ کیا
جو مجھکو بطور اغلب ممکن معلوم ہوا۔ اور اوس زمانہ سے اب تک مین اسی
اصول کا سرگرمی سے پیرو رہا ہون۔ میرا کام اب ختم ہونے کے قریب
ہے لیکن چونکہ مجھکو اسکے تمام کرنے مین دو یا تین برس لگین گے
اور میری تندرستی اپنی حالت سے بہت دور ہے اس سبب سے مین
مجبور ہوا کہ اس خلاصہ کو شایع کر دون"۔
اس تصنیف نے نہ صرف علمی دنیا مین جوش و تحریک پیدا کی
بلکہ مذہبی میدان مین بھی ایک ہلچل ڈالدیا۔ یہ کتاب بار بار شایع کی

اور بہت سے یورپین زبانون مین اسکا ترجمہ ہوا -
نیچرل سلکشن (فطرتی انتخاب) ایک اصطلاح یا ضرب المثل ہو گیا -
بندر اور گورلا (یہ بھی ایک قسم کا بندر ہے جو اپنے کل اقسام سے زیادہ تنو مند اور قوی ہوتا ہے اور افریقہ کے جنگلون مین پایا جاتا ہے) کا ترقی کرکے انسان ہو جانے سنے تہ اور ظریف اخبارات کا زمانہ دراز تک ورق گھیرا - ہر طرح کے میگزین (مخزن) اور ریویو (تقریظ) مین عرصے تک اس مسئلہ پر چرچا رہا کیا - اس مسئلہ کے حامیون نے اس قابل قبول اصول کے انکار کو تحقیر کے ساتھہ دیکھا کہ یہ جہالت اور تعصب کے آثار ہین جن لوگون نے اسکو بااصول مذہب نامنظور کیا اونہون نے اسکے قبول کرنے والون پر منکر خدا کا الزام لگایا - چند مشہور عالمون کی تحقیقات نے اونکو اس امر کے قبول کرنے سے باز رکھا کیونکہ مسٹر دارون کے قائم کردہ مادہ بحث کی تائید واقعات سے نہین ہوئی -
بالخصوص مسٹر ڈبلو کا دوتھرا یف - آر - ایس - محافظ ذخیرہ نباتات برٹش میوزیم وصدر انجمن جماعت ماہرین علم الارض نے بہت سی برسون کی تحقیقات کے نتیجے کو شایع کیا اور یہ رائے قایم کی کہ کل تبدیلیں جو اشجار و شجر سے اخذ کئے گئے ہین - مسٹر ڈاردن کے مادہ بحث خلیلک الیوالیو کے خلاف ہین -

مسٹر ڈارون کی مشہور تصنیف (اصلیت اقسام) کے بعد متعدد کتابیں اسکی تائید میں لکھی گئیں جیسے -
کتاب موسومہ "آرچڈ کا زرخیز کرنا" جو ۱۸۶۲ء میں شایع ہوئی -
کتاب "نزول انسان و انتخاب بہ اعتبار قوم" جو ۱۸۷۱ء میں شایع ہوئی -
اس آخر کی کتاب سے کافی طور پر بلحاظ اخلاق و باعتبار مذہب اوس اصول کی تائید ہوتی ہے - انسان کے اخلاقی عادات - دماغی قوت - اور جسمانی صورت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ اسکی فطرتی ترقی اسکے بندر کے قسم کے اجداد سے ہوئی ہے -
یہان مسٹر ڈارون کی یہ غرض ہے کہ مین ثابت کر دکھاؤن کہ انسان یقیناً کسی بندر کے ایسے جانور سے پیدا ہوا ہے اور یہ نہ صرف باعتبار اوسکے جسم کے بلکہ - طبیعت - تمیز - اور حوصلہ مندی کے لحاظ سے -
اوس سلسلہ اشکال مین جو فطرتاً ایک بندر کے سے جانور سے آدمی کی موجودہ صورت ہونے مین ہوئی ایک معین حد ٹھہرانا کہ اوّل اوّل کب لفظ انسان اوسکے لئے استعمال کرنا مناسب ہوگا ناممکن بات معلوم ہوتی ہے - لیکن صرف تعین حد کا معاملہ کچھ ضروری نہین ہے وہ قوت ممیزہ جسے اخلاق کہتے ہین ابتدا مین جماعت کی عقل حیوانی

سے پیدا ہوئی۔ ممکن ہے کہ اوسے سابق مین بندر کے سے اعداد سنے حاصل کی ہو۔

بے شمار و ضخیم تصانیف جو مسٹر چارلس ڈارون کے اصول کیوجہ سے موجود ہوئین حیرت انگیز ہین۔ اور کسیقدر دوسرے طور پر علمی مباحثات اور تفریح طبع کے عمدہ سامان ہین۔ ان کتابون کی فہرست سے برٹش میوزیم کے کتب خانہ کی فہرست کے چالیس صفحے بھرے ہوئے ہین اور اوسمین ایک سو پچاس مختلف مصنفون کی کتابین شامل ہین۔ یہان پر چند کا نام لکھنے سے اونکے انداز خیال کا پتہ چل جاتا ہے۔

نمبر (۱) "ڈارون ازم کیا ہے" — مصنفہ ڈاکٹر ہوج

نمبر (۲) "استیصال ڈارون ازم" — مصنفہ لنگ

نمبر (۳) "ہومو۔ بنام ڈارون" — مصنفہ۔ ڈبلو۔ پی۔ لائین

نمبر (۴) "خلاف ڈارون ازم" مصنفہ۔ کک کن

نمبر (۵) "ڈارون ازم کتاب مین لائی گئی"

نمبر (۶) "موسیٰ نہ کہ ڈارون" مصنفہ۔ بی۔ جی۔ جانس

نمبر (۷) "ڈارون ازم کی تسکلات" مصنفہ رلویرنڈ۔ ایف۔ او۔ مورس

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

غرضکہ اسیطرح سے وہ اوسوقت کی تصانیف مین بدنام ہوگیا تہا۔ مگر ساتہہ ہی

اور اسکے بے شمار علمی جماعتوں کے نشانات عزت (بیج) و تکریم سے ادسپر بوجہ ہو گیا تھا۔
پرشیا گورنمنٹ سے اوسکو پور لی می رایٹ کے نایٹ آف دی آرڈر کی عزت حاصل ہوئی۔
اور ۱۸۹۲ء میں وہ دانیا کی اکاڈمی کا کارسپانڈنگ ممبر مقرر ہوا
فروری ۱۸۷۵ء میں لیڈان کی یونیورسٹی نے اوسکو۔ یم۔ ڈی کی آنریری ڈگری دی۔
اور ما۔ نومبر ۱۸۸۲ء کو کیمبرج یونیورسٹی نے اوسکو۔ ال۔ ال ڈی کی اعزازی ڈگری دی۔
اگست ۱۸۷۸ء میں وہ علوم کی فرنچ اکاڈمی کا کارسپانڈنگ ممبر مقرر ہوا۔

یہ بھی ایک کہنے کے قابل بات ہے کہ مذہب کے بارے میں مسٹر چارلس ڈارون کہتا ہے کہ۔

میں قادر مطلق خدا کی ہستی کا
کامل قدر اعتبار رکھتا ہوں۔

لیکن وہ یہ بھی کہتا ہے کہ

دنیا کے فیاض خالق کا خیال انسان کے
دل میں نہیں پیدا ہوتا جب تک کہ وہ
مدتہا علی التواتر تعلیم سے مالامال نکیا
جاوے۔

تاہم یہ سوال - کہ آیا کوئی خدا ہے یا نہیں وہ ہمکو بتاتا ہے کہ اس سوال کے نوعیت سے ہی صاف ظاہر ہے - اور نے یہ بھی کہا ہے کہ دنیا کی نہایت تیز طبع اور لایق لوگون نے جو یہان موجود رہے اسکا جواب اثبات مین دیا ہے۔

خود تصنیف اصلیت اقسا مر اس بیان سے ختم ہوتی ہے کہ
اس زندگی کے ظہور مین جسمین مختلف
اقوام ہین ایک جلال ہے جسے خالق نے
ابتدا مین چند شکلون یا ایک شکل مین
پھونک دیا ہے۔

راقم
محمد عبد الکریم خان - آزاد

جذبات انسانی

خدا تعالے نے نباتی اور حیوانی قوتون کے لئے ایک خاص حد مقرر کر دی ہے وہ اپنی معمولی ساخت اور چند اعمال فطری کے دائرہ سے آگے قدم نہین بڑھا سکتین - لیکن انسانی زندگی کے کمال اور نقصا نمین عجیب تفاوت کیا ہے - عقل انسانی کو ان تفاوتون کی نیرنگیان دیکھ دیکھکر سراپا حیرت ہونا پڑتا ہے نفس انسانی کو مختلف مرحلون کے تگاپو مین عجیب الجھن رہتی ہے -

عقل انسانی ابراہیم کیطرح انسان کے ذاتی جذبات کو پہلے تفحص کرتی ہے کبھی اوسکو بلند جو مین چاند سا نورانی چہرہ نظر پڑجاتا ہے اوسکی عظمت دلپر چہا جاتی ہے وہ ان ولولون مین بیقرار ہوکر پکارتا ہے هذا ربی اور جب آہستہ آہستہ اسکا نور ماند ہوتا جاتا ہے اور یک لخت آفتاب کا نورانی جرم افق شرقی کے گوشے سے طلوع کرتا ہے اسکی آنکھونکو اوسکا نور خیرہ کر دیتا ہے - اسکی جلالت اوسکے تحریکات کو

کو اپنی طرف جذب کر لیتی ہے اور سراسیگی کے لہجہ مین نعرہ زن ہوتا ہے کہ حسذا ربّی اسطرح وہ زوال پذیر جذبات کو ترک کرتا ہوا اصلی مقصود تک پہونچ جاتا ہے - ایسی ہی حیرتین انسانی جذبات کی بدیع المثال منظر کے مطالعہ سے پیش آتے ہین انسان مین فطرةً بعض جذبات ایسے ہین جنکا دائرہ بہت مختصر ہے اونکی تحریک جزئی ہوتی ہے اونکے آثار صرف طبیعت تک محدود رہتے ہین - پھر اون جذبات مین استداد پیدا ہوتا جاتا ہے تب وہ طبیعت کے دائرہ سے نکل کر نفسانی تحریکات سے متولد ہوتے ہین اسکے بعد وہ جذبات اور آگے قدم بڑھاتے ہین - اور خاندانی قومی ملکی - الہی جذبات ہو جاتے ہین - ان جذبات مین جتنا استداد ہوتا جاتا ہے اوتنی ہی اوسکی سطح بلند ہوتی جاتی ہے -

یہ جذبات قدرتی اصول کے موافق شہری لوگون مین کمتر نامکمل رہتے ہیں وہ عموماً آرام و امن کے سرسبز سایہ مین زندگی بسر کرتے ہین اپنی حفاظت کے لئے کسی جسمانی ریاضت کی اونکو ضرورت نہین پڑتی بادشاہی سیاست اونکی پاسبانی کرنے کی کفیل ہوتی ہے اسلئے قدرتی جرات اور جذبات کے استعمال سے ملکہ حاصل کرنے کا اونکو موقع نہین ملتا شہر پناہین اور پولس اون خطرات سے جو اونکی زندگی سے وابستہ ہوتے ہین اور لشکر و دروازے کے خطرات سے محفوظ رکھتے ہین لہذا اونکے پیرامن زندگی بچون اور عورتون کے مثل

ہوجاتے ہین رفتہ رفتہ یہ فارغ البالی سے متجاوز ہوکر طبیعت کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے بخلاف انکے بادیہ نشین قومین خطرات کے رنج کے سامنے دوبدو زندگی بسر کرتی ہین نہ انکے آرام گاہونکے گرد کوئی پناہ ہوتی ہے جسکی آڑ مین وہ سیر ہوکر امن کی خاموشی مین راتین کاٹ سکین اکثر اوقات وہ چلتی ہوئی سواریون پر اپنی نیند کا ملال رفع کر لیتی ہین اونکو اپنی حفاظت کے لیے مدافعت کے وقت صرف اپنے دائین ہاتھ کے تہیار پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے زندگی کا خطرہ تہیارون کو کسیوقت اونکے پہلو اور خوابگاہون سے جدا نہین کرتا خطرات ہمیشہ مجبور کرتے ہین کہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ راستون کی دیدبانی کرین اکثر وہ تنہا ہوکر اپنی جرات کے بھروسے پر اور اپنی بے باک سہاورت کے اعتماد پر لق و دق بیابانون کو طے کرجاتے ہین شدہ شدہ یہ شجاعت کا ملکہ اون مین راسخ ہوجاتا ہے اور اون کی طبیعت مین حرارت دلیری کا دیوتا اوتار لیتا ہے ایسی قومون کے بہت سے ایسے خواص ہین جو انکے جذبات کو ہمیشہ بڑھاتے رہتے ہین اور عجیب عملی تعلیم سے ایسے لوگ اپنے ملکات کو پختہ کرتے رہتے ہین چند بطور مثال کے مذکور ہوتے ہین -

(۱) اون مین آبادی کے اندازے کے موافق خاندانون کے بہت سے مجموعون کی ترتیب ہوتی رہتی ہے اون مین قدرتی رہنموئی نہ ہونے سے بمقتضاے طبعی جذبہ کے مغلوب معہ مقبوضات کے غالب کا شکار ہوجاتی ہین اسلیے

ہر ایک حصہ اپنی زندگی کے ضروری متمتعات کی پائیداری کے لئے جمعیت کی ایک خاص نصاب انکو قرار دیتا ہے - یہ مجموعہ دو طبقون سے مرتب ہوتا ہے اول افسر جنکی رائے دور اندیشی - دلیری - پر سب کو وثوق ہو - دوسرے اوس خاندان کے نوجوان بہادر جو قریب نسل کے اجزا سے ترتیب دئے گئے ہون -

(۲) دوسری خاصیت ان قومون مین یہ ہوتی ہے کہ اون جذبات قومی کی روح پڑکر ایک خاص مزاج حاصل ہوتا ہے - یہ قومی پیوند اون مین ایسا محکم ہوتا ہے کہ گویا ایک شخص کے سب اعضا مین ایک جنبش سے فورا سب کو جنبش ہوجاتی ہے اسطرح ان قومون کی آبادی بہت سے مزاجونکے سلسلون سے مسلسل ہوجاتی ہے -

(۳) تیسری خاصیت ان قومون مین یہ ہوتی ہے کہ آپسمین یہ ہمیشہ لڑا کرتی ہین کوئی مذہبی یا عقلی مکمل قانون ایسا نہین ہوتا جو اونکی طبعی جنبشون مین خاموشی پیدا کرسکے اسلئے اون کی زندگی کے صفحے مہیب داستانون سے لبریز ہوتے ہین اور جیسے کہ اونکے قومی مزاجین باہمی اتحاد اور الفت کا ایک محکم پیوند ہوتا ہے ایسی ہی دوسری قومون سے (جنسے اون کے مقاصد مین مزاحمت ہوتی ہے) نہایت سخت نفرت کے ساتھ اون کے قومی مزاجمین راسخ ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ نفرت کا مزاج دیرینہ ہوجاتا ہے

اسلئے ہمیشہ اوس ملک کے مختلف حصون مین فتنونکی تند ہوا چلتی رہتی ہے
اور صبحکا وقت اسکے لئے نہایت مناسب ہوتا ہے۔
(۴) خاصیت ان قومون مین یہ ہوتی ہے کہ اون مین مدوجزر ہوتا رہتا ہے
کبھی کوئی خاندان غالب ہوجاتا ہے اوسیقدر اوسمین جذبات قومی کا اشتداد
ہوتا رہتا ہے اور وہ ضعیف کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے اسطرح اوسمین
تدریجاً وسعت ہوتی جاتی ہے اسکے بعد اوسکی وسعت کا دائرہ یا ان
متفرق خاندانون سے آگے متجاوز نہین ہوتا یا یہ مجموعی طاقت کسی بڑی
سلطنت قاہرہ سے ٹکرا جاتی ہے اوسوقت اگر اوسکے اوپلئے دولت
مین مدافعت کی طاقت نہین ہوتی تو وہ سلطنت قاہرہ کیطرف منتقل ہوجاتی
ہے ورنہ اوسکی نظر بن کر اپنی طاقت کا ستون اوسکے مقابلے مین بلند
کرتی ہے یا وہ سلطنت قاہرہ اپنی طاقت بڑہانے کو اوسکو اپنا رکن
کرلیتی ہے۔
(۵) خاصیت ان خاندانون کی یہ ہوتی ہے کہ انکی فطرت بخته معدنیات
کیطرح نہایت محکم ہوتی ہے اور اگرچہ قدرت ہر ایک فطرت کے پاس
ایک مجموعہ اخلاقی ہدایتون کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اگر اوسمین مکمل
رہبری نہ ہو تو وہ بغیر اسکے کہ طبیعت کے دار القضا سے اوسپر منظوری کے
دستخط ہون قابل نفاذ نہین ہوا کرتی۔ اسلئے ان قومونکے اخلاقی

اور مذہبی دستور العمل یا محض طبعی ہوتے ہین یا اگر مسلم ہدایتون سے بہی ماخوذ ہوتے ہین تاہم اون مین طبعیت کے احکام مخلوط ہوکر قدرت کے قانون سے متجاوز ہوجاتے ہین بہرحال کیسے ہی ہون لیکن اون کے اندر راسخ ایسے ہوتے ہین کہ وہ اپنی زندگی کو اون کے لئے طلسم کر دیتے ہین وہ اپنی زندگی کی حالت مین اونکو مردہ نہین دیکھہ سکتی یہ اصول اون طبعی جذبات کو ایک اور مضبوط بندش سے جکڑ دیتی ہین اور قوت حافظہ اون احکام کو ہمیشہ محو ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔

ان جذبات کے زوال کے مختلف اسباب ہوتے ہین۔

(۱) جب ایسی قوموں مین دولت کی بنا پڑتی ہے تو اقتدار کے زمانہ مین یہ دولت اپنے فتوحات اور اس کے خوشنود کرنے والے اسباب سے بہرہ مند ہونیکے خواہان ہوتی ہے طبعیت کے جذبات اوسکو اپنا اسیر کر لیتی ہین کوئی مخالفانہ صدا اوسکے کان مین نہین پڑتی اونیا ر دولت اوسکی نعمتون مین شریک ہوتے ہین اونکی طرف سے اعانت دینے مین سرگرمی ہوتی ہے ایسے وقت مین دولت پر ایک خواب گران طاری ہوتا ہے اور وہ شاہی عمارات فاخرہ لباس زندگی کے عمدہ تکلفات کا خواب دیکھتے ہی یہ شوق اوسمین راسخ ہوجاتے ہین اور آیندہ نسلین بہی انہین آثار کا جنکے پیچھے بالوس کے سلاح پوش لشکر گہات

مین ہوتے ہین آہستہ ادا کرتے ہین رفتہ رفتہ اقبالمندی اپنی برکتون کو
اونکے قوا سے جدا کرلیتی ہے اور اس پیری کے عہد مین اولوالعزمی کے
اوصاف کیا معنی وہ خود ہی صفحہ وجود سے حرف غلط کیطرح محو ہوجاتے ہین
(۲) اوسکے زوال کا باعث یہ ہو کہ اوسکو کوئی غیر منصب طاقت اپنی اطاعت
سے مقہور کرتی قدرتی اثر سے جسکے کہ یہ ضروری ہے کہ فاتح کی طبیعت مین
نشاط حیوانی ونفسانی قوی مین شگفتگی اور بالیدگی ہمیشہ مضاعف ہوتی جاتی
ہے اسیلئے ان قوی کے آثار شل تولید وغیرہ فاتح کی طاقت کے
اندازے کے موافق زیادہ ہوتی رہتی ہے اپنی ہی حریت کے نہ ہونے
سے مفتوح مین آہستہ آہستہ اضمحلال پیدا ہو اکرتا ہے حتے کہ عزم اور
اقدام کے آثار کسی مکمل تحریک کے بعد بھی اون مین یکایک جنبش نہین کرتی

پچھلی دنیا کے واقعات سے مستنبط ہوتا ہے کہ انسانی جذبات
کے اعلے اصول کی تحریک جبھی ہوئی ہے کہ جب اونکو ایسے جذبات
صحرا نشینی کے بہم پہونچے ہنود کی قدیمی تعلیم مین لازمی قرار دیا گیا تھا
کہ ایک ثلث زندگی کا صحرا النوردی مین بسر کیا جاوے۔

اسرائیلیونکے مقدس مذہب نے جو کہ مدت تک نہایت عمیق اور وسیع
سرچشمہ فطرت انسانی کی تربیت کا رہا ہے جذبات کو تلاش کیا

وہ فرعون کے دربار مین گیا لیکن سخت متمرد پاکر اوسکو معہ حشم کے آتش
غصہ کی زنجیر مین دریائے نیل کے ساحل تک کھینچ لایا اور اونکی سرکشی کے
شعلہ زن آگ کو اوس مواج دریا کی لہرون سے بجھا دیا مذہب نے یہ
ایک قدرت کا ہولناک نمونہ دکھا کر اسرائیلونکی بسالت اور جذبات
کے نیل سے اوترتے ہوئی آزمائش کی کہ خدا نے تمہاری بھلائی کیلیے
ملک شام کی معمور بستیون کو پسند کیا ہے اور مقدر کیا ہے کہ اریحا کی سرکشی
کرنے والی عمالقہ تمہارے تیر زن کا شکار ہون اسرائیلی اوگلا تو قرنون
تک مطیع رہ چکے تھے دوسرے تمدن کی محفوظانہ زندگی نے اون کے
قوے مین افسردگی پیدا کر دی تہی اونکے ارادون مین وہ حریت اور
جذبات کہان تھے کہ عمالقہ کی جبروتیت سے ٹکرا جانے کا باوجود ایسی
قوی تحریک کے بہی اون مین خیال پیدا ہوتا۔ صاف کہدیا کہ وہ نہایت
زورمند ہین جب تک کہ خدا اپنے معجز نما اثر سے اونکو وہان سے نہ نکالدے
ہم اوسمین قدم نہین رکھین گے اسلئے خدا نے اونکو چالیس برس تک
شام و مصر کے درمیانی بیابان مین محبوس کیا یہ اتنی مدت جو اخلاقی
زندگی کی سخت تبدیلی کا پورا پیمانہ تہی صحرا نشینی کے جوہر اور آزادانہ
جذبات کے اثرون کی ازسرنو زندہ کرنے کے لئے کافی تہی اسطرف
صحرا نشینی نے متفرق جتھون کو ایک جا کر کے ایک پر زور مزاج

اتحاد کا قایم کیا اور سطرف نبوت قاہرہ نے جذبات آلہیہ کے ذریعے سے
اور موسوی صداقت کے مبارک سنہ سے مخالفت اور باہمی بغاوت کے
نہانی اثرون کو ہونکی طبیعتون سے متخرج کر دیا اور مجموعی جنبشون کا رخ جذبات
آلہیہ کیطرف پھیر دیا اسطرح توریت کے مقدس قانونون کی برکتین ایک دراز
زندگی تک کنعانیون کے اون قدیمی اثرون کے زندہ رہنے کی باعث
ہوئین جب طبیعتون مین جہل یا دہشت کی تاریکیان پھیلکر اوس مذہب
کے نورانی چہرے پر نقاب ہو جاتی تہین اور حقیقی جذبات کمزور ہو جاتے
تھے تو تجدید نبوت پھر اصلی جذبات کیطرف اونکو کشان کشان لاتی تہی
اخیر مین اوس نبوت کے مبارک فرزند نے جو دنیا مین بیت المقدس کی
تعمیر کا بانی سمجہا جاتا ہے اپنی نبوت کے زندہ اثرون اور سلطنت کی
وفادار طاقتون سے اون جذبات کے مزاجین دوبارہ شگفتگی پیدا کی
اور مذہبی اور اسرائیلی طاقت کا نمودار نشان تعمیر کیا لیکن جب رفتہ
رفتہ توریت مخلوط ہو کر اپنی صداقت کی شہادت سے پھر ملتبس ہو گئی اور
اور اسطرف معافی ساز شریعت اعمال کی اوٹ مین آگئے تو توریت کا
مسلسل نسیان فطرت کے اصلی جذبات کی تربیت مین کوتاہی کرنے لگا
دوسرے اس عہد مین کنعان ـ فلسطین ـ بنی عیص ـ بنی مدین ـ بنی لوط

روم - یونان - عمالقہ - ایکرنشن جو الجزیرہ نینوا نک جسکے مقابل موصل آباد ہے بے اندازہ متفرق طاقتین ٹرہتی گیئن اسکا انجام یہ ہوا کہ سلطنت کا تاج اسرائیلیون کے سر سے اوتر گیا اور اونکو فارسیون نے پا بزنجیر بابل مین مقید کر دیا اوسکے بعد یونانیون نے اور یونانیون کے بعد رومیون نے اونکی بقیہ قوت کا پیمانہ بالکل خالی کر دیا اوسکے بعد اوس ابدی جلال کے مبارک فرزند نے ظہور کیا جس کا آغاز بیت اللحم سے ہوا وہ شریعت اعمال مین زندہ جذبات کے القا کرنے کو پیدا ہوا تہا اوسکا ہر اثر صداقت اور زندگی کی روح سے لبریز تہا اوسکے اثر دون نے دلکی چہپا لونکے اندر سرایت کرنی شروع کی اور از سر نو اون اصلی جذبات کو ابہارا محبت انسانی اور عبادت یزدانی کا دعظ ایسے پر تاثیر لفظون مین کہا جس سے اندرونی جذبات فوارہ کیطرح جوش زن ہو گئے اوسنے آسمانی وحی کو دلکے صفحون پر لکہا نہ کاغذ کے صفحون پر اوسنے اس وعظ کا مخاطب کسی بیابانی قوم کو جب بنایا اور انجیل کی تعلیمات کے لئے اون طبیعتون کی ضرورت تہی جو بیابان کے آغوش مین زندہ بسر کرین اسلئے اوسنے رہبانیت کی تعلیم دی اور اسطرح انسانی جذبات کے لئے بدوی المشرب ہونا عملی طور پر ظاہر کیا لیکن جب علیسویت کے راز کلیساؤن کے ہاتہون مین پڑکر انسانی خیالات مین منتقل ہو گئے اور تثلیث کفارہ نے تمام کلیساؤن کا رخ اپنی طرف پہیر لیا تو اوس کی

تکمیل تمدنی شہری خیالات کے دماغ سے کمزور ہوگئی تب اخیر کتاب آسمانی کے نزول کا عہد آیا اسکے لیے خدا نے اسمٰعیل کی ذرّیت کو منتخب کیا جنکا وطن قدرت نے اون بیابانون مین بنایا تہا جنکا سطح بحر روم - قلزم - عمان کے سطح سے ملا ہوا تہا اونکی قدیمی طاقتون کا نام عاد - ثمود - عمالقہ - حمیر تبّاع - جرہم تہا - اونکے حملات مغرب - فارس و ہند - چین کے فتوحات مین بہت زیادہ مشہور تھے - خدا نے اونکو اسلام کے لیے ایسا ہی خاص کیا جیساکہ بدن انسان کو نفس ناطقہ کے لیے اور ابر کو سیرابی کے لیے - اونکے فوارمین قدرت نے صحرا نشینی کے وہ موروثی جوہر ودیعت کر دیے تھے جنکو اسرائیلیونکے پیغمبرنے چالیس برس کی تربیت سے اون مین پیدا کیے تھے دراز قرنون تک اونکے قومیے جوہر ونکو اونکی نسلون مین پختہ کرتا رہا اونکی نشو و نما کے ساتھ جذبات مین بالیدگی ہوتی تہی اونکے قبایل مین سے ملوک حمیر و کہلان جنکے خاندان لخم - جذام - غسان - طی - قزاعہ - آباد - تہے اس انتخاب سے اسواسطے علیحدہ رہے کہ دولت کی خوشنودیون نے اونکے قوی جذبات کو مضمحل کر دیا تہا البتہ اون مین سے مضر کی نسل جنمین سے - قریش - کنانہ ثقیف بنی ہذیل - بنی اسد وغیرہ - تھے اسی انتخاب کی عزت سے سربلند کیے گئے اونکے جذبات کا اندازہ اوسی اقدام سے ہوسکتا ہے جو تیس ہزار کی مجموعی طاقت سے تمام دنیا کی متمدن طاقتون کے درمرکزون کے تنزل

کرنے مین ظاہر ہوا اونہون نے یک لخت قادسیہ مین ایک لاکھ بیس ہزار
اور یرموک مین چار لاکھ کو شکست دی ۔ یہ اقدام قوم کا تھہ کا سانہ تہا کہ
جسکو فرانس سی جنبش ہوئی اور رومتہ الکبرے پہونچتے پہونچتے اوسکا خاتمہ
ہو گیا اور نہ کیا نیون کا ساجسکو اسفند یار اپنی ماتحتی مین دس ہزار یونانیون
سے پس پا کر واکر اون ناکامیابی کے راستون سے لوٹا لایا جن پر وہ چند روز
پہلے خوشنودیون کے ارگن بجاتے ہوے جارہے تھے ۔

وہ تاریخی قلم جن سے زمانہ کے تمام پیچ و پیچ گردشون کا اندازہ کیا جاتا
ہے اور نہایت عمیق تلاش سے ہر ایک واقعہ کی بنیاد معلوم کی جاتی ہے
اس مفتخر قوم عرب کے چند روزہ تاریخی واقعات کے فیصلہ کرنے مین رک جاتی
ہین ۔ تمام واقعات عالم سے اونکے حالات ملائے جاتے ہین ۔ لیکین
اس مجموعہ کی ترتیب کی مثال کہین نہین ملتی ۔ اگرچہ اون حالات مین بعض
کرشمے ایسے بہی ہین کہ جنکی بنیاد عالم طبیعت کے اصولون سے جدا ہے لیکین
تاہم عمیق نظر کو اوس ترقی کے اکثر طبعی اسباب معلوم ہونے مین کامیابی بہی
کسیقدر ہوسکتی ہے ۔

ان اسباب مین بڑا حصہ اون فطری جذبات کا ہے جو صحرا نشینی کی
آزادانہ زندگی اور سخت سے سخت صعوبتین جھیلنے سے اون مین راسخ ہوگئے
تھے ۔ اون کی خاندانی زندگی نے اونکے لئے ایک ایسا اسکول بنا دیا تھا

کہ جمیعت باہمی نزاع اور کامل الفت کے جذبات سے ہمیشہ اونکی تربیت ہوتی رہتی تھی۔ افتتاح اون جذبات کا بنات عم کی شیفتگی سے ہوتا تھا۔ نوخاستہ طبیعتوں مین ایسے بہت کم ہوتے تھے جو اس پُرزور تار سے خالی ہون پھر وہ تمام خاندانی مجموعہ مین نہایت مستحکم بندش سے قایم رہتی تھی۔

جیسے کہ قدرتی قانون ایک بدن مین تمامی رئیسہ وغیرہ کے باہمی ایک محکم اختلاط پیدا کردیتی ہین۔ تمامی بدنی قوا قوۃ حیوانی کے زیر فرمان رہتے ہین جب قوۃ حیوانی کو زیادہ صدمہ پہونچتا ہے فوراً سب طاقتین اوسکی حمایت کے لئے برانگیختہ ہوجاتی ہین۔ ایسے ہی جب کسی اور حصہ بدن پر کوئی آفت آتی ہے تو قوۃ حیوانی معہ تمام اور بدنی طاقتون کے اوس آفت کے استیصال مین سرگرم ہوجاتی ہے اسیطرح بقا سے حیات تک اون کا یہ باہمی معاہدہ جو قدرت کا ایک بے بہا عطیہ ہے دایمی اثرون سے موکد رہتا ہے۔

اسیطرح ہی قدرتی نمونون کے انداز پر عرب کے قبایل مین بھی باہمی جمعیت مالی۔ جانی۔ بدنی۔ اونمین بے دریغ فیاضی کے اصولون سے نافذ ہوتی تھی جسکے اثر رئیس اور ماتحتون مین منقسم تھے۔

اسی خاندانی زندگی کے قومی الفتون نے انتقام کی بے ہدک حمیت

ان مین پیدا کر دی تہی جب وہ ان میدانون کیطرف اقدام کرتی تہی جو انتقام کے لیئے قرار دیئے جاتے تھے تو کوئی کشش اور آرزو اونکے لیئے عنان گیر نہین ہوتی تہی - سیقل شدہ تلوار ان کے محاصرے کے وقت جب اونکی ہم خوابہ کی دلکش ولوسلے اسپنے آپ کو اونکے سامنے پیش کرتے تہے تو وہ بجائے اسکے کہ اونکے ارادون مین اضمحلال پیدا کرتے اونکو اخیر الوداع کرکے قومی جذبات مین منتقل کر دیتے تھے - ان سمندر رفتار جذبات کو وہ قطعہ زمین اور بہی مہمیز کر دیتا تہا جو اونکے کسی سردار یا کسی خاندانی نوجوان کے خون سے رنگین پایا جاتا تہا اور وہ عبرت کدہ لحد جو اپنی غمگین درخواست سے طبیعتون مین انتقام کا جوش پیدا کر دیتا تہا ان سب سے زیادہ اون کا جز تہا جو طبیعت سے انتقام کی تند موجین اوٹہاتا تہا نسل کے گھٹجانے پر اون جذبات مین کسیقدر خاموشی پیدا ہو جاتی تہی لیکن زمانہ بہت جلد اوسکا نعم البدل پیدا کرکے از سر نو ان اثرونکو برپا کر دیتا تہا - اسیطرح نسلاً بعد نسلٍ یہ ولولے اونمین منتقل ہوتے رہتے تھے

ان جذبات اور حمیت قومی مین زیادہ تر گران بہا حصہ اون جذبات کا تہا جو ناموس اور شرافت خاندانی کی حفاظت سے پیدا ہوتی تہی - اسکے شاہد اونکے حالات مین اکثر ملینگے -

نعمان ابن منذر نے کسریٰ کی درخواست کو جو بعض مخدرات

محل سے متعلق تھی۔ ایسے لفظون سے متشرو کر دیا جسکو کر دی غیرت غصبا کم اسکی اور ذی وقار کی جنگ پر اوس غصہ کا منفعلانہ اختتام ہوا۔

وایل کی نسل جب عرصہ دراز کی باہمی نزاعون سے اپنے چیدہ جگر گوشون کو برباد کر چکی اور اسنے شیبانیون کی طبیعتون مین کسیقدر اعتدال پیدا کر دیا تو حارث ابن عباد نے اپنے ناموہ فرزند بجیر کو مہلہل کی منتقم تلوار کے سامنے اسغرض سے پیش کر دیا کہ مہلہل اوسکے قتل کر ڈالنے سے اپنے غصہ کو فرو کر لے حارث کے دلمین اس قیمتی قربانی نے کوئی افسوسناک اثر پیدا نہین کیا لیکن مہلہل کے اون لفظون نے جو بجیر کے قتل کے وقت اوسنے کہے تھے " کہ آج کلیب کے کفش پا کے تسمہ کا انتقام ہوا ہے۔ حارث کے دلمین اس بلا کی بیتابی پیدا کر دی کہ جب تک ان لفظون کے کہنے والے کو اوسنے گرفتار نہین کر لیا اوس بیتابی مین خاموشی نہین پیدا ہوئی۔

اونکے ناموس کا پایہ عمرو بن کلثوم کے واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے جب بادشاہ منذر بن ماء السماء نے عمر کے ماں ہند کو اسغرض سے بلایا کہ اپنے دربار پر ظاہر کر دے کہ کسی عزیز النفس کے ناں کا یہ رتبہ نہین ہے کہ وہ بادشاہ کی محترمہ ماں کی خدمت سے اعراض کر سکے۔ دعوت سے فارغ ہونیکے بعد خدام حرم علاحدہ کر دئے گئے تھے اوسوقت منذر کی ماں نے ہند سے سبو سے شراب اوٹھانے کی درخواست کی اور اوسکے غیور طبیعت نے نہایت بے پروائی سے اس درخواست کو سنا

جب دوبارہ اوس درخواست کی تکرار کی گئی تو خاندانی غیرت نے اوسکی طبیعت مین ایک جنبش پیدا کی اور فوراً اوسنے شاہی مجمع کے شرکت کرنیوالون کو جنہین اوسکا شہور بیٹا عمرو بن کلثوم ہی تہا مطلع کیا کہ ہائے تغلبی غیرت - یہ نعرہ عمرو کے دلمین سراپا اثر ہوکر اوتر گئی اور اوسکی طبیعت نے اپنے غصے کو چہرہ اور ہاتہہ کیطرف پہینکا - سراپردہ کے قریب تلوار شاہی اویزان تھی اوسی تلوار سے عمرو نے منذر کے پارہ پارہ کردیے -

یہی ناموس کی پرغیرت طاقت تہی کہ کسی اجنبی طاقت کا اون پر دباؤ نہین پڑسکتا تہا - جیسے یہ جذبات قومی تھے ویسے ہی تحملی کے ساتہہ کسی امر اہم کے وقت اونکا ضبط کرنا بہی اونپر آسان تہا قیس ابن عاصم منقری لکچر دیتے تہا کہ اوسکے عزیز کا لاشہ معہ اوسکے قاتل کے جو قیس کا بھتیجا تہا سامنے پیش کیا گیا لیکن جبتک اوسنے اپنے لکچر کو ختم نہ کرلیا اوس واقعہ کیطرف بالکل توجہ نہ کی - حارث ابن عباد نے جب اپنے عزیز دشمن مہلہل کو گرفتار کرلیا تو صرف ایک زبانی معاہدے کے سبب سے فوراً اوسکو رہا کردیا - کعبہ کے حریم مین وہ خاندانی قاتلون کے دوش بدوش کھڑے رہتے تھے کوئی حرکت اونکی خاموشی کو نہین توڑ سکتی تہی -

اس خاندانی زندگی نے اون کے قوا کو نہایت وزرشے بنادیا تہا اصبغ سے بڑے اعلے جوہرون کی اون مین تولید کردی تہی

گھوڑون کے زین اونکے قلعے تھے ۔ صبر اونکا زادہ راہ تہا زمین اونکے لیئے مہد تہی آسمان اونکا ایک کشادہ سائبان ۔

زیرکی اور فراست کے میدان مین وہ یکہ تاز تھے شب کے وقت ایک شخص سو رہا تہا اور اوس کے قریب دودہ کا بہرا ہوا ایک ظرف رکہا تہا ۔ بیداری خواب مین سرگران تھا کہ ایک مار سیاہ آیا اور اوسنے اوس شخص کے سر کیطرف رخ کیا اوس نے اوسی استغراق میں اپنے سر کو ہٹا لیا ۔ تب وہ اوسکے ہاتہ کیطرف بڑہا اسنے اپنے ہاتہ کو بہی اوسکی طرف سے جدا کر لیا ۔ ایسے ہی جب وہ اوسکے پاؤن کیطرف بڑہا تو اوسنے پاؤن کو بہی علیحدہ کر لیا ۔ آخرکار وہ سانپ نیچے اوترا اور ظرف مین منہ ڈالکر کسیقدر دودہ پی کر چلا گیا ۔ جب یہ شخص اپنی خواب سے متنبہ ہوا اور دیکہا کہ اوسی ظرف مین سے دودہ پیئے دفعتاً اوسکی بو سے تاڑ گیا کہ اسمین سے سانپ نے دودہ پیا ہے اور چپ دراست سانپ کو دیکہنے لگا۔

اسی فراست کا اثر تہا کہ تاریخی دماغ ۔ اور ممین قیافہ ۔ عیافہ سراغ معلوم کرنے کے دقایق بکثرت پائے ہین ۔

ان امور کی تکمیل مین تربیت کو بہی بڑا دخل ہے ۔ ساسانی شہنشاہ بہی اونکی تربیت کے قایل تھے چنانچہ بہرام گور نے ابتدائی عہد سے بلوغ تک نعمان ابن منذر کی زیر نظر تربیت پائی تہی جسکا اثر یہ ہوا

کہ خیالی اور جسمانی تو اسکے لحاظ سے ساسانیون مین یہ ایک مقتدر فاتح شہنشاہ تھے۔

اور تربیت بغیر کمال تولید کے ہو نہین سکتی اس راز کیطرف مقدس رسالت نے رہبری کامل فرمائی ہے **الناس کالمعادن خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام** اور کمال تولید کے مطابق بہت سی طبعی راز ہین جن کے بیان کا اب موقع نہین ہے لیکن بڑا سبب اس کا عورتون کی طبیعت مین دلیری اور قوت مزاجی ہے۔

کیا کوئی عورت یمامہ کے اوس دوربین زرقا سے زیادہ ہو سکتی ہے جو ۵ میل کے فاصلے سے دیکھہ لیا کرتی ہے۔

اونکی عورات کی قوۃ مزاجی کے لیے یہ نمونہ کافی ہے کہ خرقاء نے ۱۲۰ برس کی عمر مین نحیف شاعر سے درخواست کی کہ میری نسبت غزلیہ شعر لکھے شاعر نے اس درخواست پر اولاً تعجب کیا لیکن اوس نے جب اپنا نقاب اوٹھا دیا تو اوسکی کمال رعنائی نے جو اوسکے چہرہ پر اثر کیا اوسکو وہ بغیر اداسکے نہ رہ سکا۔ اونکی عورتون کے نظم بالکل زندہ دلی سے بھری ہوئی ہے۔ یہی اسباب باہمی تعشق کے تھے جس کا نتیجہ لازمی یہ تہا کہ اولاد دل ودماغ کے لحاظ سے ایک اعلے حالت مین ہو۔

مرد جب اپنے عزیز کے خون بہا لینے سے کسی مصلحت کے سبب سے

پہلوتہی کرتے تھے تو عورتیں اپنی دلیرانہ حمیت اور بے مثال غیرت سے خاندانوں کو جنگ پر آمادہ کر دیتی تھیں اور بعض وقت فوجوں کی طبیعت کو جانبازی پر مشتعل کرتی تھیں فقط

راقم

خلیل احمد اسرائیلی

صنعت وحرفت

سلسلہ کے لئے نمبر گذشتہ ملاحظہ ہو

سینے کے سانچے

اگرچہ سو برس سے زیادہ زمانہ گذرا تھا کہ سینے کے سانچے بنائے گئے تھے اور اونکے حقوق محفوظ کئے گئے تھے تاہم مسمے الیاس ہو باشندہ شہر میسی چوسٹس واقع امریکہ نے سنہ ۱۸۴۶ء میں سینے کی کل ایجاد کی۔ مسمے ہتو کے سانچے میں سوئی کے سرے پر سوراخ رہتا ہے اور سیون میں دو کو رونکو ملانے کے لئے ایک سینٹھا رہتا ہے اوسوقت سے سنہ ۱۸۶۷ء تک تقریباً ہزار قسم کے سانچے وقتاً فوقتاً ایجاد ہوا کئے۔ زمانہ حال میں سینے کے سانچے حسب ذیل چار قسم کے بنتے ہیں۔

(۱) شٹل یا لوک ایسٹیچ مشین۔ جو خانگی استعمال کے لئے موزون ہوتی ہے۔

(۲) وہی مشین مگر وسعت و ترقی یافتہ دستکاری وکار وبار تجارتی کے لئے۔

(۳) مشین دوہری زنجیر دار سلائی کی۔

(۴) مشین اکہری زنجیر دار سلائی کی۔

اسوقت پہلی اور دوسری قسم کے سانچے۔ سنگر۔ ہو۔ ویڈ۔ ڈینن اور وہیلر کے نام سے مشہور ہیں۔ تیسرا سانچہ حسب نمونہ قدیم گروو اور بیکر کے ہے۔ اور چوتھی قسم کا سانچہ ذیل کوکس اور گبس کا بنایا ہوا ہے چند برسون سے خصوصاً اسبات پر زیادہ خیال کیا جاتا ہے کہ سینے کے سانچون مین حتے الامکان کم آواز ہو اور اوسکی قوت و استحکام مین ترقی ہو۔

ایک رشتی یعنے اکہری کام کی مشین مین سوئی دونون طرف سے نوکدار رہتی ہے اور وہ ایک سرے سے کپڑے مین گھستی ہے۔ وہاگا آگے پیچھے ہوکر برابر سیا جاتا ہے۔ یہ سانچہ لوٹ بنانے مین بہی مستعمل ہوتا ہے زنجیر دار سلائی مین ترچھی پھرکی کی وجہ سے ایک سلائی پر دوسری ترچھی سلائی خود بخود ہوجایا کرتی ہے جس سے زنجیرہ بن جاتا ہے۔ اسطرح سینے کا کام نہایت آسانی سے ہوجاتا ہے اور انسانی عقل کے مقابلہ مین جسمانی طاقت بیکار ہوجاتی ہے۔

گھڑیان

تخمیناً بارہوین صدی مین صنعت گھڑی سازی ایجاد ہوئی۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً گھڑی سازی مین ترقی ہوتی گئی مگر اصول مین تغیر و تبدل نہین ہوا مثلاً گھڑی کے اندر کے متعدد چکر جو ایک دوسرے کے ذریعے سے پھرتے

اور بالآخر کانٹون کو اوس سطح پر چلاتے ہیں جو وقت بتلانے کے لئے گھڑی کے ہندسے لکھے ہوئے رہتے ہیں گھڑی میں تار سے لٹکا یا ہوا بھاری وزن آہستہ آہستہ نیچے اوترتا جاتا ہے اور اس اثنا میں چکر پھرتا جاتا ہے جیبی گھڑیاں شروع میں سترھویں صدی میں ایجاد ہوئیں - ابتدائی گھڑیاں وزن کے زور سے چلتی تھیں بعد میں فولادی کمان کی طاقت سے چکرونکو پھرانے کی تدبیر نکالی گئی - کمان جو کنجی دینے سے لپٹ جاتی ہے کھلتے وقت تمام پہیوں کو حرکت دیتی ہے - جیبی گھڑیاں سب سے پہلے شہر واشنگٹن واقع ممالک متحدہ امریکہ میں ۱۸۵۳ء میں بنائی گئیں - ان کے اندرونی پرزے پیتل اور فولاد کے رہتے ہیں کثرت سے بنتے ہیں اور برابر کام دیتے ہیں اور ایک دن میں ہزار ہا چکر صرف ایک آدمی مشین کے ذریعے سے بنا سکتا ہے

چھاپہ خانہ

سب سے پہلے جو چھاپنے کا سانچہ نکلا اسمیں صرف پیچدار پینچ یا ڈنڈے سے تختی کو ٹائپ پر دباتے تھے اور کاغذ اوسکے درمیان رہتا تھا اسلئے حرف اُٹھ آتے تھے - چھاپنے کی دخانی

کل سب سے پہلے اخبار لندن ٹائمس کیلئے ۱۸۱۴ء مین تیار ہوئی - اس
کل مین مثل حال کے سانچونکے ایک مدور بیلن رہتا ہے جو کاغذونکو
چھاپنے کیلئے اون تختون پر لپٹایا جاتا ہے جنپر ٹائپ رہتے ہین - اس
صنعت کے ایجاد ہونے کے بعد اوسمین بہت کچھ ترقی ہوئی یہان تک کہ
ایک گھنٹہ مین گیارہ سو سے بیس ہزار تک کاپیان چھپنے لگین اور اکثر
حال کے اخبارات اسی قسم کی کلون پر چھپتے ہین - بیلندار کل مین
چھاپنے کا اصول ۱۷۹۰ء مین معلوم ہوا تھا اور اوسوقت سے اوسکی
برابر ترقی ہوتی گئی - امریکہ مین مسٹر رچرڈ - ایم - ہو - نے اوسمین
بہت کچھ ترقی کی - اور اس صنعت مین یہ تدبیر نکالی کہ ایک بڑے بڑے
بیلن پر سانچون مین ٹائپ یعنے حروف جماے جاتے ہین اور اوسپر
کاغذ رکھکر دوسرے خارجی اور چھوٹے بیلنون سے دبائے جاتے ہین
جن خانون مین ٹیپ رہتے ہین اونکو ٹرنکس کہتے ہین اور وہ بیلن
کے ہر دو جانب قطعہ دائرہ بن جاتے ہین - متفرق ٹیپ کی عوض
اِسٹیریو ٹائپ یعنے پورا صفحہ ڈالکر چھاپتے ہین اور بھی آسانی
ہوگئی ہے - مسٹر ہاگ اور والٹر کی تحقیقات سے ویب پرفکٹنگ پریس
(ایک قسم کا مطبع) نکلا جسمین چار میل بلکہ اوس سے زیادہ طویل
کاغذ کو مسلسل چھاپ سکتے ہین - نرم کاغذون پر ٹائپ سکے حروف

چھپ کر پھر اسٹی ری او طا ہپ ہو جانے کی صنعت امریکہ مین ۱۸۶۷ء
مین نکلی - جو پریس ہاتہہ سے چلائے جاتے ہین اونکی ترقی بہی خوب
ہو رہی ہے ایسے پریس کی وہان زیادہ ضرورت رہتی ہے جہان
قلیل تعداد مطبوعات کے لینی ہوتی ہے یا جہان عمدہ اور نفاست سے
چھوٹے چہوٹے کام نکالے جاتے ہین یا جہان وخانی کل دستیاب نہین
ہو سکتی - چنانچہ ملاقات کے کارڈ - نفیس تصویرین - سنہری اور برنجی
کام اور رنگین مطبوعات دستی چھاپہ خانون مین ہوتے ہین -

جہاز سازی

ابتداءً جہاز بنانے کی صنعت حضرت نوح علیہ السلام سے نکلی
اور درستگی پاتی ہوئی اس درجہ تک پہونچی کہ حال مین فولادی اور آہنی
جنگی جہاز معہ آب بند کمرون کے جنمین پانی کا گذر محال ہوتا ہے بننے
لگے -

جب تک کہ امریکہ مین گورنمنٹ قایم نہین ہوئی تہی اوس وقت تک جہاز
کو خوبصورت بنانے یا اوسکی رفتار کو تیز کرنے کیطرف کسی نے توجہ
نہ کی تہی - مگر بعد مین اوسکو زود رفتار کرنے اور قلیل ترین مزاحمت
اور روک دور کرنے کے لئے خاص طریقے انتخاب کرنے کیطرف تجارتی

اقوام نے توجہ بلیغ کی ابتدائے جہاز کا نمونہ اسطرح بناتے ہین کہ یکے بعد دیگرے تختہ ہائے درختان صنوبر و سرو علی الترتیب جماتے ہین ان تختون کی درازی ایک گز یا کچھہ اوس سے زیادہ کی ہوتی ہے اور جس نمونے کا اصلی جہاز بالآخر بنانا منظور ہوتا ہے اوس نمونے کا یہ ڈہا نچہ تیار کیا جاتا ہے ایسے ڈہانچون سے جہاز کے متعلق تین باتین معلوم ہوتی ہین اول اوسکا مسلم پہلو دویم اوسکا جزوی حصہ لمبائی مین - اور سوم جہاز کے دو سادی حصے - اونکے بڑے نمونون سے کاریگرونکو موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے حسب خاطر طول و عرض کی کڑیان حسب شکل و نمونہ کی مناسب سمجھین انتخاب کرین اور جمائین - جہاز بنانے کے کارخانون مین پانی کے سطح کے قریب لکڑی کے کندون پر جہاز کا پیندہ رکھا رہتا ہے اور اوسکے بعد دنبال جہاز اور لبدہ اور اوسکے اور متعلقات سلسلہ سے رکھے رہتے ہین اوسکے بعد وہ شہتیرین جو بمنزلہ اور لبکل پسلی کے ہوتے ہین ان اجزا منفروہ کو جوڑنے سے جہاز کی شکل بنتی ہے - تختہ اور شہتیرین گرم کرکے ٹیڑہے کیے جاتے ہین - مضبوط شہتیر عموماً درخت بلوط کے ہوتے ہین - بلوط کے تختے جو بیرونی حصے مین نصب کیے جاتے ہین وہ چار سے دس انچہ تک موٹے ہوتے ہین - صحن جہاز زرد رنگ صنوبر کے تختون کا اور سکان بلوط اور درخت موسومہ اُلم کا بنتا ہے - دو تختون

کے جوڑ میں پرانی سن ڈالکر جہاز کے شگاف وغیرہ بند کرتے ہیں پھر اونکو رال سے لیپتے ہیں اور تہ میں چار فٹ لمبی اور چودہ انچ چوڑی تانبے کی چادر لگاتے ہیں - لکڑی کے جہازوں میں بھی بعض جگہ جوڑ اور شہتیر اور ستون لوہے کے ہوتے ہیں -

ایک جہاز خالص لوہے کا بہ مقابلہ چوبی جہاز کے جو اوسی قد و قامت کا بنایا جاسے وزن میں بہت ہلکا ہوگا کیونکہ آہنی جہاز کے لئے ہر ایک تختہ نقشے کے مطابق بناتے ہیں اور پیچ بندی کے لیے سوراخ بھی سانچہ سے کیے جاتے ہیں - پیندا لوہے کا رہتا ہے اور لوہے کے سیدھے شہتیروں میں تختوں سے پیچ بندی پہلے ہی رہتی ہے جو ایک دوسرے پر تہ پر تہ کئے ہوتے ہیں اسطرح ہر ایک کمرہ جہاز بطور خود ایک علیحدہ کشتی ہو جاتا ہے جس سے جہاز کی استحکامیت بڑھ جاتی ہے -

الات موسیقی

مختلف قسم کے آلات موسیقی کی مختلف صدائیں صرف چار طریقوں سے نکلتی ہیں اول حرکت تموج - دوم ضرب - سوم ہوا پہونکنا اور انگلیوں سے حسب موقع سوراخ کو کہولنا و بانا - چارم ایک دوسری کمان سے جنبش دینا - مثلاً ستار

پیانو - بانسلی - اورسارنگی وغیرہ -

ارگن ایک قدیم باجا ہے جو مشہور شخص مسمے ہین کی ایجاد پر مبنی ہے اسمین مختلف لمبائی کی نلیون کو ایک دوسرے سے جوڑکر منہ سے بجاتے ہین اور اسمین ہر ایک نلی موسیقی کی قدرتی آواز نکالنے کے لیے ایک حد معین کی جسامت مین رکہی گئی ہے ان اصول کو مدنظر رکھکر ہر شخص آسانی سے سمجھہ سکتا ہے کہ بانی نے مختلف درجہ کی حسب ضرورت و مذاق کیونکر کلین چلتی ہین - کیبنٹ ارگن امریکہ کی ایجاد ہے سنہ ۱۸۸۸ء مین تخمیناً تیس ہزار ارگن اور اتنی ہی تعداد کے پیانو فورٹ امریکہ مین بنے اور بکے اور گذشتہ دس برسون مین ان باجون مین بہت کچھہ ترقی ہوئی - پیانو فورٹ کا عام اصول یہ ہے کہ اوسکے سامنے کے حصہ مین ایک مجموعہ کنجیون کا رہتا ہے جس سے اوسکے اندرونی کھونٹیان وابستہ رہتی ہین - ان کھونٹیون مین تار مسلسل رہتا ہے - با جابجانے والا ان کھونٹیون کو ضرب دیتا ہے جس سے تارون مین تموج پیدا ہوتا ہے

سنہ ۱۷۷۵ء مین سب سے پہلے امریکہ کے ایک مشہور شہر فلاڈلفیا مین پیانو فورٹ نبایا گیا اٹھارہوین صدی کے آخر تک اوس شہر نے باجون کی صنعت مین اعلے درجہ کی شہرت حاصل کی اوس وقت کہ جب امریکہ کے پیانو کو بیچدار پیچون سے جوڑتے تھے غیر ممالک کے پیانو صرف سریش سے وصل کیے جاتے تھے - سنہ ۱۷۴۳ء تک پیانو کی ایجاد نہ ہوئی تھی - اور انیجر کی کھونٹیون کو

ایک سیدھا تار لگا کر اوپر کی طرف کھینچتے تھے اور تار کے دوسرے سرے پر [illegible] لگا ہوا
کھونٹی کے دوسرے کنارے پر بندھا رہتا تھا - بعد میں اس میں آہستہ آہستہ درستگی ہوتی
رہی یہان تک کہ اب کمال کو پہونچ گئی - پہلے زمانے مین پیانو فورٹ کی [illegible]
مین تارون کی رہتی تھین مگر اب تانت کی ڈوریان بہت موٹی ہوتی ہین
جسمین مستقل رہتی ہے - ڈوریان یعنی تارون کی سطریں - مضبوطی اور کشش
نیچے سے اوپر تک رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی ہے جس سے آواز مین نمایان فرق
رہتا ہے - مثلاً پیانو مین تار نیچے سے اوپر تک طول مین لگائے جاتے
ہین اور بڑے درجہ پیانو مین تار عرض مین ہوتے ہین - بڑے پیانو فورٹ
مین ہر ایک درمیانی اور بالائی آوازون کے واسطے تین تین تار اور نیچے
آواز کے لئے صرف دو تار رہتے ہین - غیر ممالک کی بہ نسبت زیادہ اور ان
اور زیادہ کثرت سے ہر قسم کے اعلیٰ درجے کے باجے ملک جرمن مین بنتے ہین
گو کہ انگلنڈ اور فرانس مین چند میکر یعنی باجہ ساز شہرت یافتہ ہین تاہم دنیا
مین امریکہ کے باجے سب سے زیادہ عمدہ ہین - اعلیٰ گرجا کے ارگن بنانے مین
اہل جرمن سب پر سبقت لے گئے ہین

تیاری کتب

جلد سازی روز بروز اسقدر وسیع ہو گئی ہے کہ اوسکے لئے بعض موقعوں پر

بڑے کارخانے قایم کئے گئے ہین جہان ہر قسم کا کام عمل رہتا ہے ۔ بڑے چھاپہ خانون مین اکثر اوقات نہ صرف کتابون کی جلدین تیار ہوتی ہے بلکہ ٹائپ ہی بنائے جاتے ہین ۔ ٹائپ کے بنانے مین سیسہ اور سرمے کے سوا بڑا حصہ ٹن کا محلول رہتا ہے ٹائپ تانبہ کے سانچون مین بنتے ہین اولاً ایک سخت دہات پر جملہ حروف مختلف اقسام کے کندہ کر لئے جاتے ہین جب اور ٹائپ اوس تیار شدہ حروف کی مانند بنانے ہوتے تو اجزائے مذکورہ بالا کے مجموعہ کو تانبہ کے سانچون مین ڈہال لیا اور اوس سخت دہات سے جیر حروف پہلے سے کندہ رہتا ہے مرتسم کردیا ٹائپ خانون مین باعتبار حروف ہجی رکھے جاتے ہین جماتے وقت اونکو پہلے دو لکڑیون کے درمیان مین جسکو کمپوزنگ اسٹک کہتے ہین رکھتے ہین وہان سے سطر سطر گیلی مین جماتے ہین ۔ گیلی سے مضمون مین جسکے چارون طرف لوہا لگا رہتا ہے اور پریس مین چھاپنے کے لیے تیار رہتے ہین ۔

اگر کتاب کو الکٹرو ٹائپ مین لانا منظور ہوتا ہو تو ٹائپ جماکر چھاپنے کے کمرے مین لانے کے پہلے ڈہالنے کے لئے لیجاتے ہین

الکٹرو ٹائپ کرنے کا یہ آسان طریقہ ہے کہ جو صفحہ منفرد ٹائپ کا جمایا جاتا ہے اوسکو بالاجماع قوت برقی کے ذریعے سے ڈہال لیتے ہین

جس سے خفیف نقش (حروف) تانبے کے تختہ پر نمایان ہو جاتا ہے۔
اکثر وٹا ٹپ ہو جانے کے بعد پھر ٹائپ کو متفرق کر دیتے ہین اور نسل سابق
اُنسے دوسرے کام لئے جاتے ہین۔
چھاپنے کے کمرے سے مطبوعہ کاغذات خشک کرنے کے کمرے مین پہونچائے
جاتے ہین جہان ۱۰۰ درجہ سے ۱۲۰ درجہ تک گرمی رہتی ہے بعدہ ہائیڈرالک
پریس سے دباتے ہین کل کے ذریعے سے صفحہ وار لپیٹے جاتے اور بعد
کاٹنے ۔ دابنے ۔ اور سینے کے حسب ضرورت و مذاق کپڑے یا جزوی
یا کلی چمڑے کی جلد باندھی جاتی ہے۔

سگار اور تنباکو

سگار بنانے کی ترکیب آسان ہے۔ تنباکو کے ایک پتہ کو سہ گوشہ بناکر
ایک تختہ پر رکھتے ہین۔ پھر بہت سے پتون کے ٹکڑون کو اوس سہ گوشہ
کے بیچمین رکھکر ہاتھون سے لپیٹتے ہین۔ سگار کی نوک قینچی سے کرتے
ہین۔ اور پھر گوند اور ہیکوری سے چپکا دیتے ہین اُسکے بعد سگار ناپ کرکے

یہ گرمی آلہ تھرمامیٹر کے ذریعہ سے دریافت کی جاتی ہے اگر گرمی کم ہو تو آگ سے گرمی
پہونچاکر حجرے کو گرم کیا جاتا ہے۔

کشادہ سرے کے حصے کو مربع شکل مین کاٹتے ہین - یورپین ملکون مین سگار سازی مین اکثر عورتون سے کام لیا جاتا ہے - صرف شہر بریمن واقع جرمنی مین اس کارخانے مین پانچہزار سے زیادہ لوگ کام کرتے ہین اور ہر سال تیس کروڑ سے زیادہ سگار غیر ممالک مین ارسال ہوتے ہین - ۱۸۷۹ء مین ممالک متحدہ واقع امریکہ مین زاید از ۶ لاکھ ایکڑ زمین مین تمباکو کی کاشت ہوئی تھی جسکی پیداوار ۷۴½ کرور رطل تماکو قیمتی پانچ کرور شلنگ یعنے زاید از چار کرور روپیون کی ہوئی ۱۸۸۶ء تک سو برس مین گورنمنٹ ممالک متحدہ امریکہ کو ۴۰ کرور ڈالر (ایک ڈالر - سوا دو روپیہ سکہ قیصری) صرف محصول تماکو سے وصول ہوا ۱۸۸۰ء مین شہر نیویارک واقع امریکہ مین ۶۵ کرور سگار اور ۴۵ کرور سگارٹ (چھوٹے سگار) بنائے گئے - کہانے اور پینے کے لئے تماکو کو دانہ دار باریک یا لمبی کاٹتے ہین - ملک ورجینیا واقع شمالی امریکہ کی تماکو کو لوگ زیادہ پسند کرتے ہین جنگ لوئی زیانہ واقع شمالی امریکہ خاص قسم کی تماکو کے لئے جسکو پیرک کہتے ہین بہت مشہور ہے اس قسم کا تماکو کہین نہین پیدا ہوتا - شہر کنٹکی واقع یونائیٹیڈ سٹیٹس کا تباکو عموماً سیاہ رنگ کا ہوتا ہے - مگر شمالی کیرولینا اور ورجینیا کا تماکو چمکدار زرد رنگ اور نہایت خوشبودار رہتا ہے سگار بناتے وقت ایک رنگین عرق کا بھی استعمال ہوتا ہے

جس سے چٹے کا رنگ بدلجاتا ہے اور اسمین خوشبو پیدا ہوتی ہر تمنا کو استعمال انگلستان
مین فی آدمی ½ ۱ رطل اور ممالک متحدہ امریکہ مین ۵ رطل ہے

شیرینی بنانیکے کارخانے

گنے کی شکر اور مصری بنانے کی ترکیب بہت قدیم زمانہ سے مروج ہے اور یہ صنعت تخمینًا آٹھوین صدی مین ایشیا سے یورپ مین لائی گئی - امریکہ کے ظاہر ہونے کے بعد بہت جلد شکر سازی کا کارخانہ شہر سینٹ ڈومنگو واقع ویسٹ انڈیز مین بنایا گیا ممالک متحدہ امریکہ مین صدہا شہر آباد ہین اور ان کارخانونکے متعلق ہین - صرف شہر نیویارک مین پچیس یا تیس کارخانے قایم ہین - اس قسم کے مربہ اور مٹھائی وغیرہ بنانے مین اکثر اشیائے ذیل مستعمل ہوتے ہین -

شکر - شہد - قند سیاہ - ملائی - صمغ عربی - شکری - ناریل مٹر - کھوپرے کا سفوف - رب السوس - جبولی - تخم سن - فستہ - دارچینی - لونگ - اور جزیرہ آئس لینڈ کی کائی وغیرہ -

اسکے علاوہ لذت کے لیے - سیاہ مرچ - مشک - پیپرمنٹ - راسبیری - گلاب کے پھول - تخم زعفران وغیرہ وغیرہ بہت سے

خوشبودار اجزا ترکیب کرتے ہین اور نیز اس قسم کی شیرنی مین رنگ پیدا کرنے کے لئے ولایتی قرمزدنیل - اورزعفران ملاتے ہین -
قند بنانے کی خاص ترکیب یہ ہے کہ شکر کے سخت شیرہ کو ابال کر اس ترکیب سے جماتے ہین کہ اوسکی چکدار قلمین بن جاتی ہین اوسکے بعد رنگ چڑہاتے ہین اور پھر اوسکی متعدد شکلین بناکر خشک کرتے ہین - اس کام مین سانچہ اور ہاتھہ دونون کی ضرورت رہتی ہے

چھری وغیرہ بنانے کے اوزار

کچھہ عرصہ سے عمدہ قسم کی کٹلری (یعنے کاٹنے کے اوزار) جو مہذب ملکون کے حوائج کے لئے ضروری ہوتی ہے - انگلستان مین بنتی ہے - موجودہ صدی کی شروع مین اس صنعت کا کارخانہ ممالک متحدہ امریکہ مین نکلا - اور چھری وغیرہ کے پہلو نگو گڑہنے کے لئے چھوٹے ہتھوڑون کی ایجاد (جو امریکہ کی اصلاح سمجھی جاتی ہے) ہونے سے کام مین بہت سہولت ہوگئی - اوسکے بعد ان ہتھیار کی دہارون کو تیز کرنے کی کل ایجاد ہوئی جسکے باعث اس قسم کے اوزار و ہتھیار ارزان ہوگئے - ایک چھری اپنی ساخت مین از ابتدا تا انتہا مختلف کام کیوجہ سے ۱۲- منزلین طے کرتی ہے - اور یہ سب کام سانچون مین کیئے جاتے ہین - اس صنعت نے کسقدر جلد تک ترقی کی اوسکا تخمینہ کرنیکے

کے لئے صرف ایک کارخانہ مین ایک برس کے عرصے مین جسقدر خام مصالح کا
مصرف ہوا اوسے ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔
معدنی کویلا (۵۶۰۰۰ من) لکڑی کا کوئلہ (۲۰۰۰ من) ۴۰۰۰۰ رطل
گرائینڈ سٹون ۔ ۴۴۰۰۰ رطل ۔ ایری۔ ۳۰۰۰۰ رطل موم۔
اور دستون کے لیے ۳۶۰۰۰ رطل ہاتھی دانت ۔ ۱۱۲۰۰۰ رطل آبنوس
۵۷۰۰۰ رطل رَوز وُوڈ (یہ ایک قسم کا درخت ہے جو آلپس کے پہاڑون واقع
سُوزرلنڈ مین پیدا ہوتا ہے) ۳۰۵۰۰۰ رطل ناریل کی لکڑی اور ہر روز
روشن فولاد اور پھل دوستون پر ملمع کرنے کے لئے چاندی کثرت سے
مستعمل ہوتی ہے فقط (باقی آئندہ)

راقم

حسن

ہم ذیل مین اجرتی اشتہار بجنسہ درج کرتے ہین ۔ محمد یوسف منیجر

تدبیر نوجوانی

پیر کو کرتا ہے یہ روغن جوان

یہ روغن قوت باہ کے لئے حکم اکسیر کا رکھتا ہے جس سے پیران ہفتاد سالہ تک کو یکسان نفع ہوا ہے اوسکے استعمال مین نہ کسی قسم کی پرہیز کی ضرورت ہے نہ آبلہ وغیرہ کا کچھ خطرہ رگ و پٹھہ کو حیرت بخش استحکام بخشتا ہے اور ہر قسم کے امراض نامردی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہون بجز خلقی اور مادر زاد ہونیکے اپنی معجزنما تاثیر سے دفع کرتا ہے اور صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے فائدہ کامل ہوتا ہے ترکیب کا کاغذ ہمراہ تیل کے ملتا ہے قیمت فی شیشی صمہ محصول ۴ر اور ایک شیشی مین ایک تولہ روغن رہتا ہے ۔

دوائی عجیب یعنی کشتہ زمرد

زمرد کا کشتہ جو باجزائی مناسب تیار کیا گیا ہے چار حصہ چاول کے برابر خوراک ہوتی ہے قیمت فی خوراک عہ ر پانچ روز یا گیارہ روز کی خوراک مین بفضلہ فائدہ کلی ہوتا ہے **خواص آن یعنے** براسے قوات باہ اور تمام امراض متعلقہ اوسکے خواہ وہ کسی قسم کے ہون اور سوزاک کہنہ ہو یا جدید واقع جریان ۔ مقوی دماغ و اعضاے رئیسہ و ارواح و ضیق النفس و سرفہ کہنہ خواہ خشک ہو یا تر اور لاغری بدن و دفع وبائی ہیضہ مین تو حکم اکسیر کا رکھتا ہے یعنی کیسی ہی مریض کی حالت ردی ہو کر خراب ہو گئی ہو بفضلہ صحت ہو گی ۔ **اکسیر حیات** یعنی عرق نجاہ ۔ امراض جسم و دماغ و صفائی خون و انواع درد و اقسام تپ جڑیا چوتھیا ۔ تپ دق ۔ استسقا ۔ طحال آتشک سوزاک جریان سفید داغ ۔ ناسور ۔ بواسیر خونی و بادی اور مثل اگولدی اور چنبل وغیرہ سے جو خشکی لاغری اور ضعف جگر وغیرہ لاحق ہوتے ہین سبکو بغیر پرہیز دفع کرتا ہے ایک بوتل ایکماہ کو کافی ہے قیمت فی بوتل صمہ محصول عہ **عجیب چیز** محلس [illegible]

وتحلیل درد وسمہ کے لئے عجیب چیز ہے۔ پہلے ہی روز مین ایک دو بار کے استعمال سے درد دھڑ بان خون دفع ہوتا ہے اور تین ہفتہ مین لفضلہ درد مسہ بالکل دفع ہو جاتے ہین اور پھر کبھی عود نہین کرتے وزن دوا ایک تولہ قیمت ۸ محصول ۸/ ۔ جہان نما۔ اس عرق کے لگانیسے آنکھونکی روشنی تیز ہوتی ہے پھولی درد دھند سرخی چشم جملہ بیماریونکو دفع کرتا ہے قیمت ۸ محصول ۴/ وزن عرق ۲ ماشہ۔ خضاب نایاب۔ بے مثل رنگ ڈھنگ کا ہے نادر خضاب ہے۔ گویا کہ آمد آمد فصل شباب ہے جیسے کہ عوام مین خضاب سے دقتین واقع ہوتی ہین ہر شخص پر ظاہر ہین یعنی چوتھے آٹھوین روز مہندی لگاکر باندھنے اور بعد تین گھنٹہ کے پھر وسمہ لگاکر باندھنا اسمین قریب چھ گھنٹہ کے وقت ضایع ہوتا ہے اور بال سیاہ ہونیکے سوا اور کوئی فائدہ نہین اور نقصان بہت ظاہر ہے کہ مہندی اور وسمہ کا پانی جب دماغ مین جذب ہوگا تو اوس سے سوای نقصان کے اور کوئی فائدہ نہین جیساکہ ایام سرما مین مثل سردی وغیرہ کے جسقدر کہیے بجا ہے ناظرین سے امید ہے کہ قیمت بھیجکر طلب کرین۔ اسمین کوئی مبالغہ نہین۔ تھوڑی سی تعریف اوسکے اجزا کی ظاہر کرتا ہون۔ واقع بالجوزہ۔ خارشت سر۔ ضعف دماغ علاوہ برین خوشبو مین بینظیر مثل کیوڑہ۔ باعث درازی مو۔ مفرح دماغ۔ بالون مین سختی نہین دیتا ہے بلکہ ملایم رکھتا ہے۔ سیاہی مین بالونکو مثل اصل بالونکے کرتا ہے دوسرے مونر بطور روغن چنبیلی لگانا ہوتا ہے کسی چیز سے باندھنے کی ضرورت نہین۔ دوسرے تیسرے روز لگا دیے تو بال مثل اصل بالونکے سیاہ ہونگے کوئی تمیز نہ کرسکے گا کہ یہ خضاب ہے ایک بوتل مین تین روپیے بھر یعنی ڈیڑھ پاؤ ہوتا ہے قیمت فی بوتل عہ/ علاوہ محصول نصف شیشی عہ/ چہارم شیشی عمر/ اس سے کم غیر ممکن ہے میرے شفاخانہ مین ہر قسم کا علاج ہوتا ہے۔ اطلاع ضرور واضح ہو کہ بہت سے سندی خطوط یعنی سرٹیفکٹ جو صاحبان یورپین بہادران نے میرے عمدہ علاج کے ثبوت مین عطا فرمائی ہین اور نیز ہندوستانی خطوط صحت۔ قریب ہزار بارہ ہوکے موجود ہین جو شاید اور کارخانون مین نہ ہونگے جا ہے طلب فرماکر ملاحظہ ہون

میرے ادویہ سے ہزاروں نے صحت پائی ہے اور بغیر سفارش بہت ملکوں کے سارٹفکیٹ ملی ہین آدہ انہ ٹکٹ بھیجکر طلب کرین کیونکہ بعض حکیموں نے اپنی شہر کے رئیسونکی خوشامد کرکے سارٹیفکٹ بنای ہین۔ بس میرے سرٹفکیٹ منگا کر ملاحظہ فرمائین تاکہ دہوکا نہ ہو۔ ایک طویل فہرست ادویہ کی جو اخبار مین طبع کی گنجایش نہیں رکھتی اور جس سے لطف زندگی تادم مرگ انسان قایم رہتا قابل ملاحظہ ہے جو صاحب چاہین کارخانہ سے طلب کرین کیفیت ادویہ کی فہرست سے ظاہر ہوگی۔ المشتہر حکیم ابوالحسن نمبر ۲ شفاخانہ شہر بنارس محلہ دالمنڈی متصل نئی چوکی۔

مجرب وآزمودہ شرطیہ دوائین

امراض ذیل کی ادویہ شفاخانہ زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور مین جو ۱۸۸۳ع سے جاری ہے ملتی ہین۔ مفصل فہرست سارٹفکٹ ٹکٹ ایکہ آنہ سے مل سکتی ہی **طلاء** جو استعمال بچہ پن کے نقص رگونکی رطوبت وبگاڑ کو دور کرتا ہے فی تولہ للعہ ر ضعف اعضاے رئیسہ ومعدہ۔ تاریکی چشم۔ دردسر وغیرہ جو کثرت مسکرات واقسام قوت سے کمی اشتہا وضعف جگر وسستی لاحق ہو دور کرتا ہے فی بوتل للعہ ر **سوزاک** نیا ہو یا پرانا علی العموم ۲۸ گھنٹہ مین اپنا اثر کرکے ریم وغیرہ کو دور کرتا ہے فی بوتل عمہ ر **میر اسیل خوشبودار**۔ بالونکو سیاہ رکھتا ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ ریزش۔ دردسر۔ ضعف دماغ وبصر کو مٹاتا ہے فی شیشی سے روپیہ۔ **حب النتاک**۔ بلا منہ آئے سفید دستکو دور کرتا ہے پھر پہوٹتا نہین دوہفتہ للعہ ر **کحل الجواہر** سرمہ مقوی بصر حافظ بینائی دافع نزول ودہند وجالا خارش و پانی جانا ۳ ماشہ سے۔ **عجیب الاثر سنون**۔ دانت کا ہلنا کیڑے کا لگنا بدبو میل خون جانا مسوڑونکی خرابی ۱ تولہ عمعان۔ **حب بواسیر** بادی خونی مسونکی نیسین قبض کو مفید دو ہفتہ عمہ ر **حب ذیابطیس**۔ بار بار آنا پیشاب کا پیاس وکمزوری ولاغری کو دفع

فی تولہ لعہ **حب قایم مقام** ۔ افیون وچانڈو وبلا ضرور سہرح نشہ چھوٹ جاتا ہے فی تولہ صمہ، **خضاب زینت شباب** چند منٹ مین نیا رنگ نیا ڈہنگ نہ باندھنے کی ضرورت ۔ قیمت تین روپے

روغن اعجاز ۔ ناسور بھگندر ۔ تالو کا سوراخ خنازیر ۔ بد ۔ کیڑے زخمونکے ۔ کالی کہانسی ۔ سفے ایام حمل ۔ خسرہ ۔ چیچک کو دفع کرتا ہے ۲ تولہ ۔ عہ ۔ رسالہ دافع طاعون و سوزاک ۔ رسالہ ہیضہ ۔ رسالہ بواسیر ۔ مضرات مسکرات ۔ رسالہ حافظ صحت عہ ۔ ۱ عہ ۱۰ ۹ المشتہر ۔ زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور ۔

نامی ومعتبر کارخانہ عطر لکھنو

عرصہ دراز سے یہہ کارخانہ ساتھہ نیکنامی وعمدگی مال وصفائی معاملات کی شہرت پذیر ہے ونیز اسناد وسرٹیفکٹ وتمغہ درجہ اول کی حاصل کی ہوی ہے اسکے مال عمدہ ہونیکی دلیل یہی ہے کہ ایک مرتبہ لطف فرماکر امتحان کیجیے زیادہ لکہنے کی ضرورت نہین ہے بذریعہ ویلوپیبل یا نقد قیمت آنے پر تعمیل ہوسکتی ہے علاوہ ان عطرونکے اور بہی ہین جنکی فہرست علحدہ ہے طلب فرماکر ملاحظہ کرلین

فہرست عطر درج ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ عمہ للعہ سے عہ عسہ ۱۲	عطر موتیا فی تولہ سے عہ عسہ ۱۲	عطر کیوڑہ فی تولہ سے عہ عسہ ۱۲	عطر گلاب فی تولہ عہ صہ عہ عسہ ۱۲	عطر چنبیلی سرخ فی تولہ للعہ	عطر اگر فی تولہ سے
عطر مٹی فی تولہ عسہ ۱۲	عطر مدن مان فی تولہ سے	عطر جوہی فی تولہ عہ عسہ ۱۲	عطر سوہاگ فی تولہ عہ عسہ ۱۲	عطر مجموعہ فی تولہ عہ عسہ ۱۲	عطر ورس فی تولہ عہ عسہ
عطر شہنا فی تولہ عسہ	عطر حنا فی تو عہ عسہ	عطر خس فی تولہ سے عہ	عطر مولسری فی تولہ عہ عسہ	عطر اگر آبادی فی تولہ للعہ	عطر فتنہ فی تولہ للعہ سے عہ
عطر چنبیلی فی تولہ سے عہ عسہ	عطر روح خس فی تولہ سے				

الٰہی بخش وامام الدین لکھنو منصور نگر

جلد چہارم

حسن

نمبر ۷



اعینونی اذا احسنت ما فان اللہ یوفی کل قوم
وان اخطأت فاتونی صلاحا سعونی الارض اصلاحا وفلاحا

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء

مضامین

حیدرآباد دکن

مطبع حسن مین چھپا

رسیدزر

جن قدردانون نے رسالہ حسن کی امداد لعطاۓ زرچندہ فرمائی اونکے نام نامی بعبد شکر گذ حسب ذیل ہین - امید ہے کہ جن حضرات نے اب تک کسی وجہ سے لعطاۓ چندہ رسالہ ممنون وشکر گذار نہین فرمایا وہ بخیال ضروریات روزمرہ مطبع جلد سرفراز فرمائینگے۔ گذشتہ وپیوستہ کی رقمین بہت سے نامی گرامی حضرات کے ذمہ ہنوز باقی ہین-

عالیجناب نواب برق جنگ بہادر	لولعہ
عالیجناب نواب تہور جنگ اشرف الدولہ بہادر	صلعہ
عالیجناب نواب نیر افسر جنگ بہادر	للعہ
عالیجناب نواب تیغ نواز جنگ بہادر	للعہ
عالیجناب راجہ شیوراج بہادر دھرم ونت	للعہ
عالیجناب نواب فخر الملک بہادر	ھلعہ
عالیجناب آقا مرزا محمد خان صاحب	للعہ
عالیجناب لفٹنٹ کرنل سردار عطار اسد خان بہادر	للعہ
عالیجناب نواب سلام اللہ خانصاحب بہادر جاگیردار	للعہ
عالیجناب نواب غلام زین العابدینصاحب	للعہ
عالیجناب ڈاکٹر محمد عباس صاحب	للعہ للعہ
عالیجناب مولوی سید محمود صاحب ایڈیٹر کانگ	لعہ
عالیجناب مولوی احمد صاحب مدنی معتمد	سے
عالیجناب منشی محمد مبارک حسن صاحب	عار

(باقی بعد ملاحظہ)

سلطان بایزید یلدرم اور تیمور بادشاہ گورگانی

اور

مسلمانوں کی موجودہ پولیٹیکل حالت کی نسبت ایک خیال ۔

مسلمانوں کی سلطنت کو جس قدر آن کی خانہ جنگیوں نے صدمہ پہونچایا ہے کسی بیرونی طاقت نے اوسکا عشر عشیر بھی نہین پھونچایا - اون کی بڑہتی ہوئی طاقت کے زمانے مین کسی غیر اسلامی سلطنت کو اونکے مقابلہ کی طاقت ہرگز ہرگز نہین تھی اور کوئی طاقت اون کو نقصان پہونچا نہین سکتی تھی جب تک اون کے اقبال اور بخت نے یاوری کی وہ غیر سلطنتون کے فتح کرنے کی طرف متوجہ رہے - اور جب بدقسمتی کے دن آئے تو اپنے ہی گھر مین اون کو تلاش کر لیا - لوہا لوہے کو کاٹ دیتا ہے اور جب دو شیر آپس مین لڑتے ہین تو غریب بکری صحیح وسلامت اپنے گھر پہونچ جاتی ہے بارہا ایسا ہوا ہے کہ یورپ کی متعدد عیسائی طاقتین متحد ہوکر ایک مسلمان بادشاہ کے مقابلے مین آئین مگر اسپر بھی نیچا دیکھنا پڑا - لیکن یہ اتفاق بہت کم ہوا ہے یا نہین ہوا کہ دو مسلمان بادشاہ ہی کسی غیر سلطنت کے مقابلے کے واسطے

ایک دوسرے کا دست و بازو بن گئے ہون۔ بلکہ برخلاف اسکے تمام بڑی اسلامی سلطنتین آپس ہی مین ایک دوسرے کیے رقیب ہوکر مٹ گئین یا کم زور ہوگئین ۔خصوصاً مسلمان بادشاہون نے اپنے آپ کو اس اخوت کی نعمت سے جو حکماً دی گئی تہی مستثنی سمجہا تہا ۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ سلطنت کا مذہب ہی دوسرا تھا۔

کنتم اعداء فالف بین قلوبکم واصبحتم بنعمتہ اخوانا

اسلام سے اوسکو بہت کم تعلق تہا اس بدبخت سلطنتی مذہب نے خلفاے راشدین کے زمانہ خلافت کا خاتمہ بھی اطمینان سے نہ ہونے دیا تہا۔ لکہنے والونکو ہوشیار رہنا چاہئیے کہ کیون کرہ بادشاہون کے افعال کو اسلام مین ملاکر دو غیر جنس چیزون کے پیوستہ کردینے کی غلطی مین پڑتے ہین۔

یورپ ہمکو ایک نپولین دکھلاتا ہے۔اس عظمت اور شان و شوکت سے کہ آنکھون کے سامنے چکا چوندا جاتی ہے۔لیکن اسلام نے اتنے نپولین پیدا کئے تھے کہ اگر اونکی ڈائری لکھہ کے دکھائی جاتی تو یورپ کے نپولین کیے سُننے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہتی۔

فلک یک جلوۂ خورشید دارد با ہمہ شوکت
ہزاران این چنین دارد گر یابی کہ من دارم

مسلمانون کی قوت بازو کا خود نپولین کو معترف ہونا پڑا تہا۔ مصر مین اگر

اوسکے سر مین سب سے بلند خیال یہ تہا کہ اوسکے عظیم الشان ارادہ کے پورا ہونے (دنیا کے فتح کرلے) کی اس سے زیادہ قابل اعتماد کوئی تدبیر نہین ہے کہ ملوکیون اور مسلمانون کی دوسری بہادر قومون سے ایک جرار فوج تیار کرے اور خشکی کے راستہ وسط ایشیا سے گذر کر ہندوستان پر حملہ کرے اس قوم کی حیرت انگیز بہادری نے اسکے دلکو مسخر کرلیا تہا سچے دل سے یا مصلحت سے یہ کون بتا سکتا ہے اوسنے کلمہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑہ لیا تہا - اگر اوسکی قسمت اوسکو چند روز اور مصر مین مہلت دیتی تو وہ بجاے نپولین شاہنشاہ فرانس کہلانے کے ایک خلیفہ کہلانا زیادہ پسند کرتا - مصر کے بلند مینار پر بیٹھکر اوسنے تین مفتیون سے جو گفتگو کی تہی اوسکو پڑہکر اس امر مین کوئی شبہہ باقی نہین رہتا - گو آج ان باتون کے کہنے سے کوئی فائدہ نہ ہو اور ذکر جوانی در عہد پیری سے زیادہ کوئی وقعت نہ رکہتا ہو - لیکن جب کہا جائے تو یہ آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ ہم ایک نپولین کے مقابلے مین بہت سے نپولین دکہا سکتے ہین - بہت دور مت جائے - تیمور کا تذکرہ ماہ اپریل کے حسن مین چھپا ہے - اسی بادشاہ کے روزنامچے کو دیکہیے اور اوسکے ارادون کی بڑائی اور نظر کی بلندی اور حیرت انگیز کامیابی کو نپولین سے مقابلہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ بہادری اور جنگ کے میدان مین جو بے داغ شہرت اسکو

حاصل ہے وہ نپولین کو نہین ہے - اور اگر دونون کے اون اسباب کا جو
قدرتہ اونکے گردوپیش جمع تھے لحاظ کیا جائے تو تیمور اپنے فن مین زیادہ
تعریف کا مستحق ہے - قدیم مورخون کا یہ دستور تہا کہ بجائے اسکے کہ اس قسم
حیرت انگیز جی لی اس اور بہادری کا کریڈٹ خاص ہیرو
کو دیتے وہ اسکو بعض دور از کار اور بعید از قیاس اسباب اور واقعات سے
منسوب کر دیتے تھے - ناممکن اور مہمل قصون پر یقین کرنا اونکو آسان معلوم ہوتا تہا
مگر اوس ایک شخص سے ایسے امور کا سرزد ہونا امکان سے بعید سمجھتے تھے تیمور
کے ہر ایک بڑے حیرت انگیز کارنامے کو کسیکی کرامت اور معجزے سے منسوب
کر دیا گیا ہے اگر سید ہے اور سادے واقعات کو اونکے اصل مالک کے
سپرد کر دیا جائے اور اوسکے بن حقون کا دوسرونکو بلا استحقاق ناصب
بنادیا گیا ہے تیمور کو واپس دلائے جائین تو وہ عدیم المثال نکل آئےگا

چرخ نیلی ہے بہت اپنی شفق پر نازان
تو بھی اب بام پہ آکر کف پا دکھلا -

مگر میرا مطلب ان چند سطورین ایسے متفرق اور بے مرکز خیالات کے
لکھنے سے نہین تھا - ماہ اپریل کے حسن مین ہمارے مخدوم مکرم جناب مولانا
مولوی احمد شفیع صاحب نائب وزیر ریاست بہاولپور نے جو نہایت
عمدگی کے ساتھ تذکرہ تیمور لکھا ہے - اوسمین اونھون نے تیمور پادشاہ

اور سلطان بایزید کی باہم جنگ کا حسب ذیل حال لکھا ہے کہ

"بایزید کو چودہ برس تک یورپ مین ایسی ہی کامیابی ہوتی رہی جیسی کہ ایشیا مین تیمور کو ہوتی رہی - پس بایزید وہ شخص تھا جسنے اس بڑے فاتح کے ساتھہ نبرد آزمائی چاہی - تیمور نے ہندوستان سے سمرقند کو منصور و مظفر واپس ہوکر سیریا پر چڑھائی کی - حلب اور دمشق کو لوٹ لیا اور شہر انگوریہ کا محاصرہ کرلیا - بایزید محاصرہ اوٹھالے کے واسطے انگوریہ کیطرف بڑھا اور ۸ - جون ۱۴۰۲ء مین یہ دونون بہادر ایک دوسرے کے مقابلے مین آئے - اوسوقت دنیا کی جنگ ہاے عظیم سے ایک بڑی جنگ کا فیصلہ ہوا تیمور کا ستارہ اقبال اوج پر تھا - بایزید نے نیچا دیکھا - تیمور کا یہی ایک رقیب ایسا تھا جو تیمور کے سر سے آج تاج شاہی اوتارنے کی امید کرتا تھا مگر واژگونی طالع نے بایزید کا سر تیمور کے آگے جھکوا دیا اور وہ تیمور کی قید مین آگیا - جس طرح اس سلطان کی قسمت کا لکھا پورا ہوا اوسکی نسبت مختلف روایتین ہین مگر یقینی امر یہ ہے کہ وہ بحالت قید ایک سال کے عرصے مین مرگیا - مشہور قصہ یہ ہے کہ تیمور اوسکو لوہے کے قفس مین بند کیے ہوے اپنی مظفر و منصور فوج کے ساتھہ لیے پھرتا تھا اور خلقت خدا کی اوسکا تماشا دیکھتی تھی "

اس مختصر کیفیت کے پڑھنے سے اون لوگونکو جو تاریخ سے واقف نہین ہین

سلطان بایزید کے واقعہ کی دلچسپ یا دردناک کیفیت جس سے کہ وہ خیال کیجا دے معلوم نہیں ہوسکتی۔ حالانکہ اس سلطان کی قسمت دنیا کے عظیم واقعات مین سے ایک واقعہ ہے اسلئے میرے دلمین آیا کہ آپ کے ناظرین کے واسطے سلطان بایزید کے مختصر حالات لکھکر آپ کے پاس بھیجون۔

اگر نپولین شاہنشاہ فرانس کو شاہانہ بہادری اور عظمت کا ایک نمونہ فرض کرنا مناسب ہو تو سلطان بایزید بجائے خود ایک دوسرا نپولین اسلام کی تاریخ مین تھا اور اگر سچ پوچھو تو واقعات تاریخی کے لحاظ سے جسقدر مناسبت سلطان اور شاہنشاہ کے حالات مین ہے وہ اور کسی دو بادشاہون کے حالات مین نصیب ہے اور جو مشابہت ان دونون کی قسمت اور انجام مین ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے جسطرح نپولین نے اپنی قوت بازو سے کامیابی حاصل کی تھی۔ اوسیطرح بایزید کا بھی کوئی دوسرا شریک اور معاون نہ تھا نپولین نے جنرل کے خطاب سے گریٹ کانسل اور اوس سے امپرر کا خطاب اپنے لئے اپنی عظمت اور شوکت کی مناسبت سے خود تجویز کر لیا تھا اسیطرح بایزید نے **خان** سے امیر۔ اور امیر سے **سلطان** کا خطاب اپنی بزرگی اور شان کی مناسبت سے خود تجویز کیا تھا جسطرح نپولین کے نام کے رعب سے دنیا کے بادشاہ کانپتے تھے اسیطرح بایزید کے نام سے یورپ کے تمام سلاطین تھرّاتے تھے۔ جسطرح نپولین کی قسمت کا فیصلہ عین

جاہ و جلال کے زمانے مین اوس ایک ہی شکست مین جو اوسنے اپنی تمام
کارزار کی زندگی مین دوسری دفعہ پائی تہی ہو گیا تہا۔ اسیطرح علین عروج
اقبال کے دنون مین اوس ایک ہی شکست مین جسکی شکل بایزید نے اپنی
تمام عمر مین پہلی دفع دیکہی تہی اوسکی قسمت کا آخری فیصلہ ہو گیا تہا۔ نپولین
لئے آخری میدان جنگ واٹرلو کا میدان تھا اور بایزید کے لیے انگورہ
کے مضافات۔ نپولین کا فاتح اوسکا ہم مذہب ولنگٹن تھا اور بایزید کا فاتح
اوسکا ہم مذہب تیمور تہا۔ بایزید اس شکست کے بعد جسطرح ایک قفس مین
کر دیا گیا تہا اوسیطرح نپولین بھی ایک چھوٹے سے جزیرہ سنیٹ ہلنیا مین قید
کر دیا گیا تہا جو اوسکے واسطے ایک پنجرہ سے کچہ بھی بہتر نہ تھا۔ اگر بایزید کے
قفس مین بند رکھے جانے کی روایت مین کچہ شبہ ہو سکے تاہم ان دونون
کی موت کا سبب ایک ہی ہے۔ دونون اپنی عظمت اور بلندی کی انتہا سے
گر جانے کے صدمہ کو برداشت نہ کرسکے اور اسی غم و رنج مین شکستہ دل ہو کر
مر گئے۔ قدیم تواریخ مین کردس شہنشاہ یونان کی قسمت ان دو
بدقسمتون سے مشابہ ہے اور صریح اور فوری انقلاب زمانہ کی سب سے
زیادہ موثر مثالین یہ تینون ہی ہین۔

سلطان بایزید عثمان خان ارتغرل بانی سلطنت عثمانیہ کے پوتے سلطان مراد خان
کا دوسرا بیٹا تہا اور برصہ مین ۷۶۱ہ ہجری مطابق ۱۳۵۹ عیسوی

ہین پیدا ہوا تھا بچپن سے اوسنے فنون جنگ کے سیکھنے کا اسقدر شوق ظاہر کیا تھا اور اسقدر جلد بہادری اور مردانگی کے کھیلون مین سبقت حاصل کر لی تھی کہ مورخین اوسکو پیدائشی سپاہی کے لقب سے پکارتے ہین۔ بچپن ہی سے وہ اپنے باپ کے ہمراہ میدان جنگ مین شریک رہا اور ایسی نمایان خدمات کین جیسے کہ سکندر نے بچپن مین فیلقوس کی اور نوجوان نپولین نے اپنی سرپرست آزاد سلطنت کی کی تھین۔

سنہ ۷۹۱ہجری مطابق سنہ ۱۳۸۹ع کی جنگ کسووا مین جو سلطان مرادخان نے فتح پائی اور عجب طرح سے دست اجل کا شکار ہو گیا (*) بایزید موجود تھا۔ اور اس فتح کا اصلی باعث بایزید ہی کی نڈر بہادری تھی کہ وہ اپنی خاص قلیل فوجکو لیکر دشمن کی لاکھوں اور بے حد وحساب فوج پر ٹوٹ پڑا اور دست بدست لڑائی کرکے بادشاہ قرال کو جو عیسائی فوجکو مقابلے کے لیے میدان جنگ مین لایا تھا زندہ گرفتار کر لیا۔ اور لاکھون اجل رسیدون کے خون سے

(*) قرال نامی عیسائی بادشاہ سربستان نے اپنے ہم مذہبون کے اتفاق سے کئی لاکھ فوج جمع کرکے سلطان مرادخان پر لشکرکشی کی تہی سلطان نے اپنی قلیل فوجکے ساتھ جو عیسائی فوجکی ایک چوتھائی فوج سے بہی کم تہی بڑی بہادری اور مردانگی کے ساتھ مقابلہ کرکے قرال کو شکست دی۔ ۵ ستمبر سنہ ۱۳۸۹ع کو وہ غنیم کی لاشون اور مجروحین کی تنقیح کر رہا تھا کہ مجروحین مین سے ایک شخص نے جو نیم جان تھا ایک خنجر سلطان کے پیٹ مین مارا جس سے سلطان کا کام تمام ہو گیا۔

زمین کو رنگ دیا - مگر بجائے اسکے کہ وہ اس نمایان فتح حاصل کرنے اور قوت بازو اور بہادری کی سبب نظیر شان دکھانے کے واسطے اپنے بہادر باپ سے تحسین و آفرین حاصل کرتا اوسکو اپنے باپ کا ماتم کرنا پڑا -
سلطان مراد خان کا بڑا بیٹا اپنے باپ کے خلاف سازش کرنے کے جرم مین ٹنکی ہوگیا تھا اور اوسکی دو روشن آنکھین سلطان نے نکلوا ڈالی تھین اور سلطان کی زندگی ہی مین بایزید ولیعہد قرار پاچکا تھا - بس اپنے باپ کے انتقال کے بعد ۷۹۱ھ ہجری مین تخت اور خود مختاری کا مالک بنایا گیا - زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لینے کی تاریخ سے اوسکی بجلی دلیر طبیعت نے ایک دن اوسکو آرام کے ساتھ نہ بیٹھنے دیا - کسی خاص شہر کو اوس کا دارالسلطنت مقرر کرنا بہت مشکل ہے - کیونکہ اوسکا قیام گاہ میدان جنگ کے خیمے تھے - اس تیرہ برس کے عرصے مین جب تک وہ سلطنت کرتا رہا اوسکی تلوار جسکا بہت سا حصہ انسان کے جسم مین ٹھہرتا ہے اپنے نیام مین نہین رہی وہ خون کی چاٹ مین گویا اپنے نیام کو بھی بھول گئی تھی - اور اس تمام زمانہ مین ایک سلسلہ اوسکی فتوحات اور بہادریون کا زنجیر کی کڑیون کی مانند پیوستہ تیار ہو گیا تہا - اوسکی نقل اور حرکت کی تیزی ایک حیرت انگیز معاملہ تھا - تمام دور و نزدیک کی سلطنتین نہایت بے امنی اور بے چینی مین پڑی رہتی تھین اور نہین جانتی تھین کہ کس وقت بجری

مین آپہنچے گا۔ جد ہر او سکا سنہ اوٹھ جاتا تہا وہ جلانے والی آگ کے شعلہ کیطرح ویران بنا دیتا تہا۔ اوسکی تیز نقل وحرکت اور طبیعت کے سبب سے اوسکا لقب یلدرم ہو گیا تہا۔ جسکے معنی بجلی یا برق کے ہین۔ حقیقت مین وہ بجلی کی مانند تہا۔ اور اسکے نام کی وحشت دلون کو تھرا دیتی تہی۔ صوبون پر صوبہ فتح اور مطیع ہوتے گئے۔ اناطولیہ کے بہت سے حصے اوسکے جنگ جو بزرگون سے فتح نہین کیے گئے تھے۔ اور غرمیان اور کرامیان کے امیر بجائے خود اتنے طاقت ور تھے کہ ہر ایک ان مین سے چالیس ہزار فوج میدان جنگ مین لاسکتا تہا۔ مگر اونکو بہی بایزید کے مقابلے کی جرات نہوئی۔ اور دوسرے عام سرداروں کی طرح بھاگ کر اپنا ملک خالی کر جانے مین سلامتی سمجھے۔ اسطرح سے سارا اناطولیہ اوسکا مطیع فرمان ہو گیا۔

سلجوقیون کی قدیم سلطنت نے بہی سوا اسکے کچھہ چارہ نہ دیکھا کہ اپنے ہمسایون کیطرح ملک سے ہاتھہ دہو کر اپنی جان کو بچا لے۔ اسطرح ایشیا مین اپنا سکہ بٹھا کر بایزید نے یورپ کیطرف منہ موڑا۔ دریائے جنوب سے گذر کر اوسنے یونان کی سلطنت پر حملہ کیا جو اوسکے باپ کے حملے سے پہلے بہی کسیقدر ضعیف ہو چکی تہی تھریس کا بہت بڑا حصہ سلطان مراد خان فتح کر چکا تہا باقی حصہ جو اب تک یونان کی سلطنت مین شامل تہا وہ اوسکے بہادر بیٹے نے آسانی سے فتح کر لیا۔ اسکے بعد اسنے بہت جلد تھسلی اور مقدونیہ کو مسخر کیا

اور یونان میں بڑہتا ہوا تھرموپلی کے دروازے تک پہونچگیا۔ جب وہ دلہی
کے مشہور و معروف شہر میں پہونچا تو اندلسی سردار کی بیوہ نے اپنی بیٹیا
کی شادی بایزید سے کر دی۔ اور اسطرح سے بادشاہ کو راضی کر کے اسوقت
رہی چونکہ یورپ اور ایشیا کے درمیان ترکون کی آمد و رفت ایک خاص آبنا
سے خطرے سے خالی نہین تھی اسلیے اوسنے گلی پولی پر ایک بیڑا مسلح جہازون
کا اسطرح سے چہوڑ دیا کہ وہ ہلسپانٹ پر قبضہ رکھے اور قسطنطنیہ کو جو امداد مغرب
سے آئے اوسکو روک دے۔

اسوقت اوسنے اپنی بڑہتی ہوئی طاقت کا خود موازنہ کیا اور امیر کے لقب کو
سلطان کے معزز اور مفتخر لقب سے اپنے واسطے بدلدیا اور سلطان بایزید کہلایا
اس بڑے نام سے اوسکی ہمت اور ارادونکو بھی بڑہا دیا۔ اور اوسنے ایک
بڑے کارزار کی تیاری کی اوسکی نظر ہنگری پر تھی ہنگری کی زمین کتنی
دفعہ ترکون اور عیسائیون کے خون سے رنگی ہوچکی تہی وہ ضرورتاً تیاری
کر کے ہنگری پر چڑہ گیا۔ سگسمنڈ اوس ملک کا فرمانروا تہا۔ وہ اکیلا تو زبردست
بے حد زور اور عثمانیون کا مقابلہ کرنے کی جرات نہین کر سکتا تہا مگر مغرب مین
بڑے بڑے بادشاہ اوسکے دوست اور رشتہ دار تھے۔ اوسنے فرانس
اور جرمنی کو مطلع کیا۔ اوسکی خطرناک حالت کی اطلاع پاتے ہی فرانس اور
جرمنی کے منتخب بہادر نائٹ (جنگی معزز سوار) اوسکی مدد کے لیے دوڑے

ہو تمام راستے مین یہ فخر کرتے آئے کہ اگر اوپر سے آسمان بھی گر پڑے گا تو وہ اپنی برچھیون کی نوکون پر اوٹھا لینگے۔ مگر امتحان کا وقت بہت دور نہین تھا نکوپولیس کے مقام پر دونون فوجون کا مقابلہ ہوگیا اور سخت لڑائی ہوئی جسمین بایزید نے عیسائیون کی ایک لاکھ متحد فوجکو شکست فاش دی۔ بڑا حصہ فوجکا مارا گیا۔ یا ڈینوب مین ڈوب کر رگیا۔ سگسمنڈ بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگ گیا۔ اس بڑی فتح کے نشے مین سرشار ہوکر سلطان نے دہمکی دی تہی کہ مین بڈا کا محاصرہ کرونگا۔ اٹلی اور جرمن کو فتح کرونگا اور جب تک روم مین سینٹ پیٹر کے مقبرے پر اپنے گھوڑے کو دانہ نہ کھلالونگا برصہ کو واپس نہ جاؤنگا۔ مگر اوسکی صحت مین خلل آگیا۔ اپنی اس دہمکی کو پورا نہ کرسکا۔ نقرس کے بیماری کے شدید دورے نے اوسکو مجبور کیا کہ سردست وہ اپنے ارادونکو چھوڑکر واپس جائے۔ ان حالات کیطرف اشارہ کرکے اہل روما کا مورخ یعنی گبن لکھتا ہے کہ "اخلاقی دنیا کی خرابیان بعض اوقات جسمانی دنیا کی خرابیون سے درست ہوجاتی ہینیا اور ایک شخص کی ایک رگ مین نادرستی اور بگاڑ ہونے کے سبب سے قومون کی شامت اور بدبختی ٹل جاتی ہے یا ملتوی ہوجاتی ہے"

نکوپولیس کی شکست نے بہت کچھ غم اور غصہ اور رنج و برانگیختگی پیدا کرادی۔ عیسائیون کے خون اور جان کے نقصان کا بھی اون کو اتنا

خیال نہ تہا جس قدر کہ اس امر کا تہا کہ خود صلیب نہایت خطرہ مین ہے تمام عیسائی سلطنتین متفق اللفظ اور متحد اللسان ہو کر پکار اوٹھین کہ اس مسلمان بادشاہ کو نیچا دکہا دینا پڑتا ہے ورنہ عیسائیت کی خیر نہین ہے - مگر یہ ایسا آسان کام نہ تہا - ایک لمبا عرصہ تو سوچنے اور تیاری کرنے مین صرف ہو گیا اب یورپ کو نہ جرات ہوتی تھی اور نہ اپنی متحدہ طاقتون پر اطمینان ہو سکتا تہا وہ بجائے اسکے کہ سلطان کیطرف جائین سلطان کے حملے کا اپنے گھر مین انتظار کرنے مین خوش ہوتے اگر مردانہ کونٹ نروس اپنی جوانی کے جوش کے ساتھ کروسیڈ مشتہر نہ کر دیتا - وہ ڈیوک آف برگنڈی کا بیٹا تھا جو فلینڈرس کا بادشاہ اور شاہ فرانس کا چچا تہا - بس اوس نے ایک معقول تعداد فوج اور نائٹ کی جمع کر لی سوڈی کانکی یورپ کا مشہور ہیرا ناکپتان اوسکا راہ بر تھا اور بوسی کالٹ جو ایک مشہور اور معروف شخص تھا کروسیڈ کا مارشل تھا - دونون فوجون کا مقابلہ اوسی میدان مین ہوا جہان کہ تھوڑا ہی عرصہ پہلے عیسائیون کی ایک اس سے بھی بڑی فوج شکست پا گئی تہی - لڑائی سخت ہوئی اور بہت عرصے تک رہی - مگر فتح و نصرت نے ترکون کا ساتھ دیا - کروسیڈر بے شمار مارے گئے اور قید ہو گئے - کونٹ نروس اور بلیس سردار آخر کار دو لاکھ ڈوکٹ یعنے پانچ لاکھ روپیہ ادا کر کے چھوٹ گئے اور عہدنامے مین اپنی خوشی

سے اسبات کی قسم کھالی تھی کہ آزاد شدہ فرانسیس کبھی فاتح کے خلاف ہتھیار نہ اوٹھائینگے - مگر بایزید نے اپنی بہادرانہ فیاضی سے اس قید کو اوٹھادیا اور کہا کہ "مین ایک دفعہ پھر میدان جنگ مین آپ کے ساتھ بہرہ آزمائی کرنے مین بہت خوش ہونگا -

فتحمند سلطان اب قسطنطنیہ کیطرف متوجہ ہوا - اور جان بالاؤلوغ والی قسطنطنیہ اور اوسکے بیٹے مانوئل کو انڈرونیکوس کی سازشانہ مدد سے پکڑ کر قید کرلیا اور انڈرونیکوس کو ایک باجگذار حاکم بناکر قسطنطنیہ کا فرمان روا مقرر کردیا مگر جان بالاؤلوغ اور اوسکے بیٹے نے اوس سے زیادہ خراج اور فوج دینے کا وعدہ کرکے اپنا تخت واپس لے لیا اور چند روز کے بعد مرگیا -

مانوئل اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اور نئے جوش جوانی نے اوس کو سلطان کو رضامند رکھنے کی ضرورت فراموش کرادی - اسکی یاداشت مین سلطان کا زہرہ شگاف پیغام سننا پڑا - جسنے اوسکو چونکادیا اور آخر تین لاکھ سونے کی مہر کا سالانہ خراج دینا منظور کرکے چند روز کے لئے آرام نصیب ہوا - مگر تھوڑاہی عرصہ گذرا تھا کہ پھر بگاڑ ہوگیا اور سلطان کے حملہ کے خوف نے مانوئل کو شاہ فرانس سے مدد مانگنے پر مجبور کیا - شاہ فرانس نے مدد دینے مین بہت جلدی کی اور مارشل بوسی کا لٹ بڑے جوش

اور بڑے سامانون کے ساتھہ سلطان کے مقابلے مین آیا اور چند روز
محافظت پر اڑا رہا۔ مگر آخر اوسکو مجبور ہوکر پہلے کیطرح لوٹ جانا پڑا اور شاہ
مانوئل کو اوسنے یہ صلاح دی کہ اپنے بہائی کو تخت پر بٹھا کر خود اوس کے
ساتھہ فرانس جائے اور بالمواجہ بادشاہ سے امداد کے واسطے درخواست کرے
مانوئل اس صلاح پر عمل کر کے وہان چلا گیا اور قسطنطنیہ کا محافظ اب سوائے
بایزید کے کوئی نہ رہا تہا اور کوئی شبہہ نہین کہ قسطنطنیہ کی فتح اوس کے
نام لکہی جا چکی ہوتی اگر دفعتہً اوسکے تیمور کے حملون کے دفعیہ کے واسطے
اسے چہوڑ کر واپس نہ آنا پڑتا۔

تیمور اور بایزید کے درمیان ناچاقی ہونے اور جنگ تک نوبت
پہونچنے کی بابت مختلف روایتین ہین۔ بعض اسکا الزام سراسر بایزید کے
سر رکھتے ہین اور تیمور کو بالکل بری الذمہ بتاتے ہین اور لکہتے ہین کہ امیر
تیمور کا ایک ایلچی بایزید کے پاس نامہ لیکر آیا تہا جسمین امیر نے بایزید
سے احمد جلایر والی عراق کو جسنے بایزید کے پاس پناہ لی تہی طلب کیا تہا
اور دوستانہ طور پر یہ بھی لکہا تہا کہ عیسائی تمہارے دین اور جان کے دشمن
ہین اونسے غافل نہین بیٹھنا چاہتے۔ بایزید کو یہ پیام بہت گران معلوم
ہوا اور ایلچی کو نہایت ذلت اور سبکی کے ساتھہ دربار سے نکال دیا
اور نامہ کا بہت سخت جواب دیا اور جب بایزید نے یہ سنا کہ قیصر روم نے

امیر تیمور سے استمداد کی تھی تو وہ اور بھی بھڑک اوٹھا - اور قسطنطنیہ پر چڑھائی کردی - امیر تیمور نے جب اپنے نامہ کا جواب نا ملایم پایا اور اپنے ایلچی کی بے حرمتی کی کیفیت سُنی تو نہایت جوش مین آیا اور ایک عظیم لشکر فراہم کرکے بایزید سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوگیا -

ایک دوسرا بیان یہ ہے کہ امیر تیمور نے بایزید سے قرا یوسف ترکمان کو مانگا تھا جسکے نہ حوالہ کرنے پر یہ لڑائی شروع ہوئی - مگر اصلیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تیمور مشرق مین اور بایزید مغرب مین یکسان بلندی کیطرف تیزی کے ساتھہ چڑھتے جارہے تھے جو رقیب اور غنیم اون کے راستے مین آتا تھا اوسکو برگ کاہ کیطرح اوڑا دیتے تھے - عاجز اور شکستہ امیر جنکو تیمور کے ہاتھون سے بایزید کے پاس پناہ ملتی تھی اور بایزید کے ہاتھون سے تیمور کے پاس مل سکتی تھی - اسکے سوائے تیسری جگہ پناہ کی رہی ہی نہ تھی بایزید کے ستائے ہوئے بہت سے امیر تیمور کے پاس چلے گئے تھے اور تیمور کے خطاکار بایزید کے پاس بھاگ آئے تھے - اس حالت مین ایسے عجیب قریب دو برابر قوت کے بادشاہون کا رہنا نا ممکن ہوا جاتا تھا اور اونکے رعب اور دبدبہ مین ٹکراؤ ہارج تھا دونون کے دل اسباب پر امادہ ہوچکے تھے کہ اپنی طاقتون کو جنگ کی ترازو مین تول کر فیصلہ کرین اور کسی خفیف سے بہانہ کے محتاج ستھے -

بایزید نے جو اناطولیہ کو فتح کر کے جارجیا کی حدود پر کچھ تشویش پیدا کر دی تھی وہ تیمور کے لئے کافی بہانہ تھی۔

یہ خبریں تیمور کو گنگا کے کنارے پر پہونچیں۔ تیمور کی عمر اسوقت چونسٹھ برس سے زائد تھی مگر اس پُرصعوبت لمبے زمانے نے تھکا دینے کے بجائے اوسکو ایک تجربہ کار جنگ آور یا گرگ باران دیدہ بنا دیا تھا۔ اناطولیہ کے مفرور امیر دشتکے تصور نے اوسکو اور بھی جوش دلایا۔ بایزید کا غرور توڑ دینے پر اوسنے کمر باندہ لی مگر تہیار اوٹہانے سے پہلے دونوں مین لفظی جنگ ہوئی اور آخر کار انتہا کو نوبت پہونچگئی۔ خشمگین مغل نے سیواس کا محاصرہ کر لیا جو دریائے قزل ارمان پر واقع تہا۔ بایزید کے ایک بیٹے اور چند سرداروں نے امیر کا مقابلہ کیا جو لڑائی مین مارے گئے اور شہر تباہ کر دیا گیا۔ اور تیمور نے ترکون کی زیادتی کا بدلہ لینے کے واسطے چار ہزار آدمی کو زندہ دفن کرادیا۔ اب امیر نے یا تو کافی بدلہ لیکر دل ٹھنڈا کر لینے یا جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے مذہبی پاسداری کے خیال سے اور یا دشمن کو طرح دینے اور غافل کر کے مارنے کیغرض سے اپنے رخ کو شام اور مصر کی فتح کیطرف پھیرا۔ اور بایزید کو قسطنطنیہ کے حملہ مین مصروف رہنے کے واسطے گویا آزادی دیدی۔

مگر سیواس کی تباہی اور قتل نے بایزید کے فخر کو نہایت سخت صدمہ پہونچا دیا تہا ۔ اور جب کہ تیمور حلب اور دمشق کے محاصرے مین مصروف تھا اوسنے ایک غیر معمولی جرار فوج تیار کی ۔ دو سال مین اوس نے چار لاکھ سوار اور پیادہ فوج جمع کر لی اور اوسی مقام کو جہان ترکون نے شکست کھائی تہی اپنا بدلا لینے کے واسطے پسند کر کے سیواس کے کھنڈرون کے پاس فوجی خیمے لگا دیے مگر بڈہے تجربہ کار تیمور کو اسطرح جتنیا مشکل تہا وہ ترکون کی سلطنت کے بیچ مین لڑائی کرنیکی غرض سے سلطان کے خیمہ گاہ کے پاس سے خاموش نکل گیا اور ایک چکر کہاکر انگوریا کا محاصرہ کر لیا ۔ بایزید ان داؤن سے واقف نہ تہا اور بڑے اطمینان سے پڑا ہوا تہا ۔ جب اوسکو انگوریا کے محاصرے کی خبر ہونچی وہ غصے کے پرون پر اوسکی محافظت کے لئے اوڑا ۔ اور اپنی فوج کو اچہی طرح سنبہال لینے کا بہی خیال نہ کیا اور چونکہ دونون سردار یکسان طور پر نبرد آزمائی کے واسطے بے صبر تھے ایک دوسرے سے آویختہ ہوگئے سنہ ۱۴۰۲ء مین جون کی آٹھوین تہی بایزید نے اوس قابل یادگار دن مین سپاہیانہ بہادری اور سپہ سالارانہ ذہانت کی ایسے اوصاف اور کرتب دکہائے کہ زمانے نے بہت کم دیکھے تھے مگر اوسکی بدقسمتی کا پیمانہ لبریز ہوچکا تہا ۔ اور رقیب کا نصیبا اوج اقبال پر تہا ۔ بایزید نے کامل

شکست کھائی اور بھاگنا چاہا۔ مگر بھاگتے ہوئے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ بایزید گر پڑا اور امیر کے سپاہیوں نے پکڑ لیا۔ بایزید کے پانچوں بیٹے۔ موسےٰ سلیمان۔ محمد۔ عیسےٰ۔ اور مصطفےٰ۔ اوس جنگ میں شریک تھے مصطفےٰ مارا گیا۔ موسےٰ باپ کے ساتھہ گرفتار ہوا۔ اور باقی تین جان بچا کر بھاگ گئے۔

تیمور نے جو سلوک اپنے بدقسمت شاہی قیدی کے ساتہہ کیا اوسکے بارے میں مختلف بیان ہین۔ صرف شرف الدین علی مؤرخ تیمور نے اپنے ہیرو کو ایسی بے رحمی کے داغ سے بچانے کی کوشش مین یہ لکھدیا کہ جب بایزید پکڑا ہوا امیر کے سامنے لایا گیا تو امیر نے اوس کی تعظیم کی اور اخلاق اور دلجوئی سے اپنے برابر بٹھایا۔ اور حسن برلاس کو اوسکی خبرگیری پر مقرر کیا تاکہ اوسکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو مگر عموماً باقی سب مورخ اس عام روایت کی تائید کرتے ہین۔ شاید پہلی ملاقات کے وقت فاتح نے اپنے مفتوح سلطان کیطرف اخلاق ظاہر کیا ہو مگر اسمین کوئی شبہہ نہین ہے کہ جب امیر نے سمرقند کیطرف معاودت کی تو بایزید کو ایک آہنی پنجرے مین بند کر کے اپنے ساتہہ لے گیا۔ بعضون کے قول کے مطابق بایزید نے اس اوج اقبال کی بلند ترین مرتبہ سے اس ذلیل ترین قید مین پڑ جانے کے غصے مین خودکشی کر لی۔ صاحب روضۃ الصفا کے

قول کے موافق خناق اور ضیق النفس کی بیماری مین بلدۂ عاقشہر مین وفات پائی - بہر حال مین ۱۴ شعبان ۸۰۵ھ مطابق ۹ مارچ ۱۴۰۳ء کو وہ غم اور غصہ کی موت سے مرگیا - امیر تیمور نے اوسکے بیٹے موسیٰ کے ساتھ کوئی سلوک کیا یا نہ کیا اسکی بحث فضول ہے - اوس نامراد سلطان کا اپنا حال نہایت عبرتناک ہے - ہمارے مخدوم تذکرہ نویس کے ان الفاظ کے معنے اب سمجھے جائینگے کہ -

دگرگون حال ہوجاتا ہے اکدم مین زمانہ کا

انقلاب زمانہ کا نمونہ اس سلطان روم کی مثال سے بہتر کہین نظر نہین آتا یہی سلطان روم وہ شخص تھا جسکی ہیبت سے بڑے بڑے شاہان یورپ کونپ و لرزہ چڑھ آتا تھا - یہی سلطان روم وہ شخص تھا جسنے بہت سے دیگر سلاطین اسیر کیے تھے اب اوسکا یہ حال ہوا کہ خود ایک تنگ پنجرے مین بند کیا گیا اور خلقت اوسے گھورتی تھی اور وہ وحشی جانورون کی طرح پنجرے کی سلاخون سے بیکسی کی حالت مین لوگون کیطرف دیکھتا تھا خون جگر کھاتا اور چپ رہجاتا - ہائے -

نہ تو دانہ ہے قفس مین نہ کہین پانی ہے
واہ صیاد عجب قدرت ربانی ہے

بدنصیب بایزید اور اقبال مند تیمور* کو رخصت کرتے وقت ہم کو سوا ئے
ان دو لفظون کے کچھہ نہین کہنا ہے کہ اگر وہ اسطرح اپنی بڑھتی ہوئی فتوحات
سے قدم ہٹا کر آپسمین نہ لڑمرتے تو کوئی شبہہ نہین کہ تیمور چین کے شرقی
کنارون تک اور بایزید یورپ کی مغربی حدود تک ہو نچگیا ہوتا ۔ اور بحرالکاہل
کے کنارون سے بحراوقیانوس تک ایک خط مستقیم مین اسلامی سلطنت دنیا کے
پردے پر نظر آگئی ہوتی ۔ اور نپولین بونا پارٹ کے پیدا ہونے کی ضرورت
نہ ہوتی ۔ مگر نااتفاقی اور گھر کی دشمنی سے زیادہ بُری کوئی چیز نہین ہے ۔ ان
خیالات کا خاتمہ تو یہی ہے کہ خدا نے بلندی اور پستی کا ایک پیمانہ مقرر کردیا

* ہم نے قدیم مورخون کی نسبت اون کی مہمل تاویلات اور بناوٹی قصون کیطرف
اشارہ کیا ہے جو شاید ناظرین مین سے کسیکو ناگوار گذرے مگر حق یہ ہے کہ تیمور کی
عجیب وغریب شجاعت ذہانت اور قابلیت مین غیر مستحق خانہ نشینون کا شریک کرنا تیمور
کے ساتھہ اور تاریخ کے ساتھہ بڑی بے انصافی کرنا ہے ۔ اسی انگوریہ کی فتح کی نسبت
اکثر مورخین نے بڑے وثوق کے ساتھہ لکھا ہے کہ جب تیمور لڑائی کے ارادہ سے
آردبیل مین آیا تو حضرت خواجہ علی کی خدمت مین تنہا حاضر ہوا ۔ حضرت صبح کی نماز
پڑھکے مراقبہ مین مشغول تھے ۔ امیر کو تعظیم دیکر اپنے برابر بٹھالیا ۔ امیر کے دلمین
اوسوقت اپنی آئندہ قسمت کا خیال گذر رہا تھا ۔ حضرت نے اوس خطرہ پر مشرف ہو کر فرمایا
کہ جا تیرا مطلب حاصل ہوگا اور اپنے ملبوس خاص مین سے ٹوپی عنایت کی ۔ جب امیر
فتحمند واپس آیا تو بہت کچھہ بیش بہا جواہرات وغیرہ نظر کرنا چاہا مگر اونہون نے قبول کیا

ہے اور جب کوئی ان حدود سے گذرنے لگتا ہے تو اوسکی قدرت کے زبردست ہاتھہ تھام لیتے ہین مگر ہمارے زمانہ کے بھائی سلمانون کو اس واقعہ سے سبق لینا چاہئے اور یہ سیکھنا چاہئے کہ اتفاق مین کیا کیا برکتین ہین اور نااتفاقی اور خانہ جنگی مین کیسی تباہی اور ذلت ہے - خدا نے سب سلمانون کو بھائی بھائی بنایا ہے - اس بھائی چارے پر غور کرنا چاہئے کہ اسکے کیا معنے ہین - تمام دنیا کے سلمان وہ ترک ہون یا تاتاری مغل ہون یا کابلی چینی ہون یا ہندوستانی حبشی ہون یا ایرانی - عربی ہون یا مصری انگریز ہون یا امریکن - بنگالی ہون یا پنجابی - ہندوستانی ہون یا دکھنی - سب آپسمین بھائی ہین اور برادری کے سچّے حقوق اور مراعات اور سلوک کے مستحق ہین مگر یہی نہین ہے اور اسیلئے یہ تباہی اور پریشانی ہے -

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے زمانے مین یارون کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک سے باہم مددگار ہوتے عزیزون کے غم مین دل افگار ہوتے

جب الفت مین یون ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰۱ - آخر اصرار کرنے پر اسقدر بتایا کہ جسقدر قیدی بایزید کے لشکر کے تمہارے ساتھہ ہین اونمین سے جسقدر میرے حجرے مین آوین وہ مجھے دیجاوے - امیر نے قیدی بلاکر اوس حجرے مین بٹھانے شروع کئے یہان تک کہ تمام قیدی جو کئی ہزار تھے سب کے سب اوس حجرے مین آگئے - امیر یہ کرامات دیکھہ کے اور بھی معتقد ہوگیا - دروغ برگردن راوی -

اگر بہولتے ہم نہ قول پیمبر کہ ہین سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور معین اوسکا ہی خود خداوند داور
تو آتی نہ ٹپرے یہ اپنے تباہی
فقیری مین بہی کرتے ہم بادشاہی

خاتمہ پر ہم

مسلمانون کی موجودہ پولٹیکل طاقت کی نسبت ایک خیال ظاہر کرینگے ۔جس کا ایسے حالات کے ٹپرہنے سے قریباً ہر ایک شخص کے دل مین پیدا ہونا لازمی ہے ۔جب ایک شخص مسلمانون کی گذشتہ اور پچھلے دنون کی تاریخ مین اونکے فتوحات کی ایسی عجیب و غریب شانین دیکھتا ہے اور یہ بہی اوسکو یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتوحات اتفاقی اور عارضی نہین ہوتی تھین بلکہ مسلسل اور مستقل طور پر نہایت اعتماد سے حاصل ہوتی تھین تو وہ اس امر کا سبب دریافت کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے کہ آج اونہین مسلمانونکو اپنے فتوحات کی عوض مین شکستین کیون کہانا پڑتی ہین اور رفتہ رفتہ وسیع ملک اور سلطنتین اونکے قبضے سے کیون نکلتی جاتی ہین ۔کیا اونکی شجاعت اور بہادری جو اونکے خون کا ایک جزو تہی اون مین سے جاتی رہی ہے ؟ کیا اونکے دست و بازو ہتہیار اوٹہانے کے قابل نہین رہے ہے ؟ کیا کوئی نامعلوم سبب اس تمام کا باعث ہے ؟ اس قسم

کے تمام سوالات کا جواب نفی مین دیا جاسکتا ہے اور اسکا سبب تحقیق کرنا ایک آسان امر ہے کہ کوئی دقیق بحث اوسکے واسطے ضروری نہین ہے۔

درحقیقت پچھلی صدی سے یورپ اور ایشیا کی اقوام مین تمام دنیوی ضروریات کے اسباب کے لحاظ سے ایک عظیم فرق اور فاصلہ ہو گیا ہے۔ اہل یورپ جسقدر کہ عام علوم اور فنون مین ایشیا کی نسبت بہت زیادہ ترقی کر گئے ہین اسیطرح فنون جنگ اور آلات جنگ مین بہی بیحد انتہا ترقی کر گئے ہین۔ اور باہم اسقدر فرق ہوگیا ہے کہ اوسکا اندازہ کرنا اور اونکی ترقی کے اسباب اور نتائج کو شمار کرنا ایک محال امر ہے۔ اصل یہ ہے کہ اب جنگ کا دار و مدار اسقدر بہادری اور شجاعت پر نہین رہا جسقدر کہ حکمت اور صنعت پر ہے۔ اس سے پہلے بہی جنگ کے واسطے کچھہ قواعد اور قوانین مقرر تھے اور اونکے جانے بغیر بہادر جنگ کرنے والا آدہا کام بھی نہین کرسکتا تہا مگر اس زمانہ کے مدرسہ فنون جنگ مین اوس زمانہ کا پڑہا ہوا طفل نوآموز کے برابر بہی نہین ہے۔ آلات جنگ مین جو ترقی ہوئی ہے وہ اون فنون کے ساتھہ ساتھہ ایک جداگانہ زبردست پہلو ہے اور اوسنے شجاعت اور قوت بازو اور بہادری کو بہی گرد کردیا ہے تو گویا جنگ کے واسطے موجودہ ترقی کے حالات کے لحاظ سے تین چیزین درکار ہین جنمین سے اول اعلے فنون جنگ کا علم مع انجنیری وغیرہ کے۔ دوسرے آلات

جنگ کی ترقی اور اصلاح - اور تیسری بہادری اور شجاعت - یہ تینوں چیزیں اقوام یورپ کو آج حاصل ہیں اور اونکے وہ پورے طور پر مالک ہیں - ایشیا جس حال میں دو بہت بڑی ضروری چیزوں سے محروم ہے تو کیونکر اونکا برابری کر سکتا ہے - خالی بہادری کا نام جہالت ہے اور اوس جہالت کا نتیجہ سوائے اپنی تباہی کے اور کچھہ نہیں ہو سکتا -

گیا دورہ حکومت کا بس اب حکمت کی باری ہے

جہان میں چارسو علم وعمل کی ہے عملداری

یورپ کی اون لڑائیوں میں جنمیں فتح ونصرت کا جھنڈا اوسکے ہاتھہ میں رہا ہے - ہم ایک لڑائی کا مختصر حال لکھتے ہیں جس سے ہمارے اس بیان کی وضاحت اور تصدیق ہو جائیگی - یہ لڑائی مصر میں نپولین اور مملوکین کے درمیان ہوئی تھی جو ایک بڑی بہادر قوم افریقہ کی ہے - یہ کیفیت نپولین کے ہمساز راہی بودربن کی لکھی ہوئی ہے جو جنگ میں شریک تھا - وہ لکھتا ہے کہ -

رسالہ کی ایک عالیشان صف جو مراد اور دوسرے بیٹوں کے ماتحت تھی گویا مملوکیوں کی تمام طاقت ظاہر کرتی تھی - اون کا دایان ایک بالکل ناکمل خیموں کا لشکر تھا جنمیں بیس ہزار سوار تھے اور چالیس توپین محافظت کے واسطے تھین - رسالہ ایک بے ترتیب ہجوم اور ناقواعددان

بھیڑ کی مانند تھا - توپون کی گاڑیان نہ تھین اور بھدے لکڑی کے ڈہانچون پر چڑھائی ہوئی تھین (یعنی جہان ایک دفعہ رکھی جائین وہان ادہر اودہر ہٹانے کے ناقابل تھین) بوناپارٹ نے اپنی فوج کو آراستہ کیا - اوسنے اونہینا جانب صف کو اسطرح بڑہایا کہ توپون کی زد سے محفوظ رہے (گویا وہ اوینیا اب بیکار ہوگئی تھین - وہ صرف اوسصورت مین کام آسکتی تھین اگر خود دشمن اونکے مقابلے مین جاکھڑا ہو) اور صرف رسالہ کی صف سے مقابلہ ہونے - مراد بے اس حرکت کو دیکھتا اور نتیجہ کو سمجھتا تھا - اوسنے رسالے سے حملہ کرنے کی تیاری کی اور یہ پکارتا ہوا بڑہا کہ مین فرانسیسیون کو خربوزون کی مانند کاٹ ڈالونگا - بوناپارٹ نے اپنی پیدل فوج سے اونکا مقابلہ کیا - مملوکی نہایت تیزی اور تندی کے ساتھ چیخین مارتے ہوے بڑہے - انہون نے ایک فرانسیسی دستہ فوج کو اکھیڑ کر تتر بتر کردیا اور اپنی تلوارون سے کاٹ ڈالا ہوتا اگر یہ آتش مزاج فوج بڑہے ہوئے گارڈ سے ذرا فاصلہ پر ہوتی - فرانسیسی فوج ایک لمحہ مین سنبھل گئی - اوس وقت کی لڑائی زیادہ تر اوس جنگ سے مشابہ تھی جو بیس برس بعد واٹرلو کے میدان پر ہوئی - مملوکیون کا رسالہ نہایت تندی کے ساتھ ہر ایک مقام پر حملہ کرتا تھا اور وہ ہر چیز کو ہاتھون کی قوت سے فنا کردینا چاہتے تھے - مگر گولیون کی باڑہ اور چھرون کی مار اور بمب کے گولے (یعنے آگ برسانے کے تدبیری سامان) اونکو لوٹا دیتے تھے

آجتک جنگ مین کوئی جنگ اسقدر خوفناک اور ایو سانہ نہین دیکھی گئی تھی جیسی کہ مملوکیون کی شجاعانہ کوشش اور جانفشانی ۔ چونکہ وہ فرانسیسی پیدل فوج کے اسکوبر مین اپنے گہوڑونکو جیسا کہ وہ چاہتے تھے زور سے داخل نہین کر سکتے تھے (اسکویر پیدل فوجکے اوس حلقہ کو کہتے ہین کہ سوارونکے حملہ کے وقت فوجی قواعد کے بموجب تمام پیدل فوج ایک رخ ہوکر اپنے اطراف ایک حلقہ باندہ لیتی ہے جسمین ممکن نہین کہ کوئی سوار یا رسالہ داخل ہوسکے) تو اکثر سپاہی اونکو چیکر دیکر پھر لوٹتے تھے اور دشمن کی صف توڑنے کے واسطے ہمیز مارتے تھے (گویا ہاتہہ اور پاؤن ہی اونکے تمام آلات جنگ تھے) جو مملوکی سپاہی زمین پر زخمی ہوکر گرجاتا تہا ۔ اگرچہ وہ نیم مردہ ہوتا تہا تب بھی وہ اپنے آپ کو گھسیٹ کر آگے بڑہتا تہا اور اپنی خمدار تلوار سے فرانسیسیون کی ٹانگین کاٹتا تہا ۔ آخر لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ آتشبار ہتھیارونکے سامنے زبردستی نہ چلی ناچار مملوکیون نے شکست کہائی ۔ جب بہاگے تو دریا کیطرف جہان بہت سے ڈوب کر مرگئے ۔ اسطرحسے وہ رسالہ ہی جو اپنی قوت اور بہادری مین بے نظیر سمجہا جاتا تہا بالکل ضایع ہوگیا ۔ نپولین نے عربون کی اس بہادری کو دیکھکر یہ کلمات کہے کہ "اگر مملوکی رسالہ فرانسیسی پیادہ فوج سے ملکر کام کرتا تو مین دنیا کا بادشاہ ہوگیا ہوتا" یعنی عربون کی بہادری کے ساتہہ یورپ کے قواعد جنگ اور باقاعدہ ترتیب اور آراستگی شامل ہوتی تو یہ فوج دنیا مین بے نظیر سمجہی جاتی ۔

نپولین کے بہادر اور اولوالعزم ہونے مین کوئی کلام نہین ہے

سینٹ برنارڈ کی چوٹیون پر سے گذرنا بجائے خود ایک دنیا کا فتح کرنا تھا۔ مگر وہ بے دھڑک شخص نکل ہی گیا۔ لیکن با این ہمہ اگر وہ صرف اپنے اس جوہر کے بھروسے پر پھرتا تو پہلے ہی دن سلامت گھر لوٹ آنا غنیمت سمجھتا۔ درحقیقت وہ فنون جنگ کی بے نظیر مہارت اور قابلیت رکھتا تھا۔ راتون کو وہ نہین سوتا تھا جنگ کے موقعون اور دشمن کے مُلک اور شہرونکے نقشون پر غور کرتا رہتا تھا۔ جن دنون وہ آسٹریا کے ساتھہ جنگ کی تیاری کر رہا تھا ایک دن ایک نقشہ اپنے سامنے پھیلائے بیٹھا ہوا تھا اور نقشے مین لوہے کی چھوٹی چھوٹی کھونٹیان گاڑتا جاتا تھا۔ اون مین سے کسیکے سر پر سیاہی لگا دیتا تھا اور کسیکے سر پر سرخی اسطرح کرتا کرتا وہ دفعتہً چلا اٹھا کہ دشمن فتح ہو گیا۔ جو لوگ پاس بیٹھے تھے اس کو سنکر حیران ہوئے۔ نپولین نے بوردین سے نقشہ دکہا کر پوچھا کہ بتاؤ تم اس سے کیا سمجھہ سکتے ہو۔ اوسنے کہا کہ کچھہ نہین۔ نپولین نے اوسکو سمجھایا کہ سرخ اور سیاہ نشان والی کھونٹیان دونون فوجین ہین جو آپسمین لڑ رہی ہین مین نے آخر کار فتح پائی ہے۔ بوردین لکھتا ہے کہ جب یہ لڑائی ہوئی تو بعینہٖ اسیطرح فتح ہوئی۔ الغرض فنون جنگ ایک نہایت وسیع اور مشکل علم ہو گیا ہے اور اوسکے جاننے والے اور نہ جاننے والے کے درمیان لڑائی گویا انسان اور حیوان کے درمیان لڑائی ہے جسمین حیوان کا مغلوب ہونا گو وہ ہاتھی کے برابر مضبوط اور شیر کے برابر بہادر ہو یقینی ہے۔

یہی عثمانی ترکون کی سلطنت سولھوین صدی کے وسطین سلیمان
المشہور بہ عالیشان کے عہد مین ایسے عروج پر پہونچگئی تہی کہ اوسکے موجودہ
زوال کا خیال بھی نہین ہوسکتا تہا - فرانس اور انگلستان ترکون کی دوستی کے
خواہشمند رہا کرتے تھے اور عیسائی بادشاہونکے دلون مین اسقدر عظمت بیٹھ گئی
تہی کہ خود شاہنشاہ جرمنی سلطان کے وزیر اعظم کا بھائی بنّنے کی آرزو رکھتا تہا
گویا وہ اپنا رتبہ سلطان کے وزیر کے برابر سمجھتا تہا - یورپ کی تمام قومین
ترکون سے ڈرتی تھین اور عیسائی مذہب کی سلامتی کا کوئی اعتبار نہ رہا تہا
تمام عیسائی دنیا ترکون کے قدمون مین پڑی ہوئی تہی - مگر دفعتہً یہ نقشہ
تبدیل ہوگیا - اسکی وجہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ یورپ فنون جنگ مین
ترقی کرگیا اور ٹرکی اور سلمانی سلطنتون کیطرح پیچھے رہگئی - پچھڑنے کے اسباب
سب کے یکسان ہی ہین - اپنی کامیابی کے گھمنڈ مین دوسرون سے کچھ سیکھنا
عار سمجھتے تھے اور دوسرے ممالک مین جو ترقیان ہورہی تہین اون سے
فائدہ اوٹھانا اپنی شان کے خلاف جانتے تھے - اسکے علاوہ مذہبی تعصب
اور باطل اوہام نے سلمانون کی ہر چیز مین دخل پالیا تہا - سلیم اول کے
زمانے مین مصر مین نوح نے توپون کے استعمال سے تشبہ بالکفار سمجھکر انکار
کردیا تہا - اگرچہ اونکی آنکھونکے سامنے تمام قومین ترقی کررہی تھین مگر
اونپر اسکا کچھ اثر نہین ہوتا تہا اونکے اوسلٹے ہوئے بخت بھی اونکو نہین

سکھلا سکتے تھے۔ پے در پے شکستین کھاتے اور روبرو پر صوبہ ہارتے چلے جاتے تھے مگر اسکے سبب پر غور کرنے کی پروا نہین کرتے تھے۔ ایک مشہور فرانسیسی مؤرخ نے یہ بیان کیا کہ اٹھارہوین صدی کے شروع مین جو ترکون کی فوج کو شکست ہوئی اسکی وجہ یہ تھی کہ انہون نے نئے ہتھیارون کی لڑائی مین استعمال نہین کیا ایڈورڈ کرابیسی کی راے مین انگلیسون سے عیسائیون کو مسلمانون پر فتح ہوئی۔ نیولین نے جو پیشین گوئی ترکی کی نسبت کی تھی وہ اگرچہ پوری نہین ہوئی مگر اوسکی راے کی پختگی مین کوئی شبہ نہین ہے وہ لکھتا ہے کہ "فی زمانا ترکی کی فوج کوئی مفید کارآمد چیز نہین ہے۔ عثمانی ترک ایشیائی کوچک یا شام اور مصر مین کہین قدم نہ جما سکینگے اگر ایک دفعہ روس قسطنطنیہ پر جمع کر لیا۔ فارس۔ اور بحیرہ کاسپین پر قبضہ کرے گا۔ نہ تو لوگون کی سرپرستی اور نہ یورپ کے درباروں کی پالیسی پولینڈ کے تفریق اور قومون کو لوٹ لینے سے مانع آسکی اور نہ وہ عثمانیہ سلطنت کو شکست اور پایمالی سے بچا سکے گی :.......... آسٹریا بھی پہلی پہل ترکی کے تقسیم کرنے کی مخالفت کرے گا۔ لیکن آخر کار رضامند ہو جائے گا۔ اور اپنی وسیع سلطنت مین سرویا۔ بوسنیا۔ اور قدیم ایلیریا کے ملا لینے سے بہت خوش ہوگا۔ فرانس اور انگلنڈ کیا کرے گا؟ ایک اون مین سے مصر پر قناعت کرے گا۔ یہ کیسا ناچیز معاوضہ ہوگا۔

ایک اول درجہ کا مدبر کہا کرتا تہا - کہ " جب کبھی مین یونانی بیڑون کے سائے کی محلات کی دیوار کے نیچے لنگر ڈالنے کی خبر سنتا ہون تو مجہے معلوم ہوتا ہے کہ ہلال کی سلطنت گرجانے کی آواز میرے کان مین پہونچنے والی ہے " آخر سلطان نے اس بھید کو سمجہا اور نئی اصلاحون کو اپنے ملک مین رائج کرنا چاہا - فوج نے نئے تہیارون کے اختیار کرنے اور فرانسیسی قواعد سیکہنے سے انکار کیا اور بغاوت کردی - مگر جبر سے رواج دیا گیا - اب ٹرکی کچہہ تو اسی اصلاح سے سنبھل گئی اور کچہہ یورپ کی حاسدانہ پولیٹکل مصلحتون نے اوسکو سہارا اور موقع دے رکہا ہے - سلامتی کیصورت یہی ہے کہ ٹرکی ترقی اور تہذیب مین یورپ کے برابر ہوجائے اور خودمختارانہ ترقی کرے - ترقی مین بہی یورپ کی دست نگر اور مقلد نہ بنی رہے ورنہ انجام اچہا نہین ہوسکتا -

تمام دوسری اسلامی سلطنتین اسی گناہ کی سزا بہگت رہی ہین کہ انہون نے زمانہ کے ساتہہ ترقی کا خیال نہ کیا - وسط ایشیا کی خونخوار قومین جنہون نے ایسی ایسی عظیم الشان سلطنتون کے بانی پیدا کئے ہین اوسکے پنجہ مین آگئی ہین عرب تو گویا ان سب باتونکو بہول گئے ہین - ایران کی قسمت پر کوئی تعین نہین ہوسکتا - اسلامی جوش جن قومون مین زندہ ہے وہ جہالت کے سبب سے کچہہ نہین کرسکتین - یہی کالے کلوٹے افریقہ کے حبشی جو برچہیان اور تیر کمان لیکر جوق جوق چلے آتے ہین اور دشمنہ کی کہاگرمی باز نہین آتے

اگر ایک باقاعدہ قواعد دان فوج مین بھرتی کیے جائین تو دنیا پر قیامت برپا کردین فقط

راقم
سراج الدّین احمد

بقیہ صنعت و حرفت

(سلسلہ کیلئے نمبر گذشتہ ملاحظہ ہو)

شکر کو صاف کرنے کی ترکیب

شکر کو پہلے تانبہ کے ظرف مین جسکا قطر تخمیناً آٹھہ انچہ رہتا ہے گرم پانی کے ساتھ ڈالتے ہین۔ اس مرکب (سالیوشن) کو بھاپ سے گرم کئے ہوئے ملفوف سے جو برتن مذکور کے گرد رہتے ہین بقدر ضرورت گرم کرتے ہین۔ اس برتن سے شکر کے شیرہ کو نکالکر دو سوتی موٹے کپڑون مین چھانتے ہین اس سے کثافت دور ہوجاتی ہے مگر ہنوز رنگ باقی رہتا ہے۔ رنگ کو مٹانے کیلئے اوسکو لوہے کے مخروطی شکل کے ظرف مین جسکا قطر پانچ سے دس انچہ تک اور اونچائی مین پچاس فٹ ہوتا ہے اور جسمین کوئلا بھر اترتا ہے ڈالتے ہین۔ اس ظرف مین سے شکر بالکل بے رنگ نکل آتی ہے پھر اسکو بخار بناکر اوڑاتے اور ایک خالی ظرف مین چمکدار جاتے ہین اور اوسکے بعد گرم برتن مین ڈالتے ہین جہان وہ (۱۸۰) ڈگری تک گرم کیجاتی ہے

پھر اوسمین سے نکالنے کے بعد لوہے کے مخروطی ڈہالدار سانچون مین ڈالکر خشک کرتے ہین ریزہ دار اور باریک شکر بناتے وقت ریزہ دار کو ایک مخصوص سانچہ سے علیحدہ کرتے ہین۔ شکر عنبی گنا اور دوسرے درختونکے شیرہ سے بنتی ہے۔ کچھہ دنون سے ممالک متحدہ امریکہ مین فرانس کی سفید شوگر بیٹ کی شکر کثرت سے بنتی ہے اور خاص فرانس مین بھی اصل شوگر بیٹ کی شکر افراط سے تیار ہوتی ہے۔

برش

ہر قسم کے بال۔ اور وہیل مچھلیون کی ہڈیون۔ درختونکے ریشون۔ اور سوٗر کی پشت کے بالونکو ہڈی یا لکڑی کے دستے مین منسلک کردینے سے برش بنتے ہین۔ اونکے بنانے کے لئے عمدًا سوٗر کی پشت کے بال زیادہ مستعمل ہوتے ہین۔ وہ روس مین کثرت سے ملتے ہین۔ اور شہر اگرین کے بال زیادہ عمدہ رہتے ہین۔ جرمنی مین بھی سوٗر کے بال افراط سے

نوٹ ۔ ۱۰) اگرچہ شکر کم وبیش ہر پودے مین بالذات موجود رہتی ہے مگر عمدہ اور اور کثیر مقدار مین نیشکر سے پیدا ہوتی ہے یورپ کی بہ نسبت ایشیا مین خصوصًا ہندوستان مین بہت سے ایسے میوے ہین جنسے بمقدار کثیر شکر پیدا ہوسکتی ہے صرف علم وعمل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خاص حیدرآباد مین شریفہ (سیتاپھل) ایسا شیرین اور بکثرت ہوتا ہے کہ اگر اوس سے علمی طریقہ سے شکر نکالنے کی کوشش کیجائے تو عمدہ شکر بمقدار کثیر نکلے اور ملکی صنعت وحرفت وتجارت ومرفہ الحالی مین ترقی ہو۔ حسن

ملتے ہین - جانورونکے پوست پر سے بال نکالنے کے بعد پہلے اونکو دہوتے ہین بعدہ مختلف قد اور مختلف رنگ کے جدا جدا کرتے ہین - گندہک اور دوسری کیمیائی ترکیب سے سفید بالونکو خوب صاف کرتے ہین - پہر بڑی کنگہیون سے لگاکر چہوٹی کنگہیون مین کہینچتے ہین جسسے تمام کہدرا ہین نکلکر بالکل صاف ہوجاتے ہین -

برش بنانے وقت ہر ایک کاریگر کسی خاص کام پر لگا رہتا ہے اونکو بند کرنا - اوپر کاغذ چڑہانا - اور لیبل لگانا وغیرہ کام لڑکون اور لڑکیون سے لیا جاتا ہے - دانت صاف کرنے والے برشون مین سور یا اور جانور کے پشت کے بالونکو تارون سے باندہتے ہین - کاریگرون کے نازک برش - گلہریون اور دوسرے جانورونکے نرم بالون کے بنتے ہین

پٹرولیم

پٹرولیم آئل یعنے روغن نفت جب تک عالم ظہور مین نہ آیا تہا بجائے اوسکے ایک قسم کا معدنی تیل جلایا جاتا تہا جو ایک قسم کے کوئلے سے کشید کرنے کے بعد نکلتا ہے - مگر جب پٹرولیم کا پتہ لگا اور اندرون زمین ویسا ہی تیار شدہ تیل ملا تو اوسکے بعد پہر زائد کارروائی اور محنت کی ضرورت باقی نہ رہی صرف اوسکو صاف کرلینا اور دوسرے معدنی الائش سے پاک کرنا

باقی رہگیا یہان سے کروزن ائل یعنے مٹی کا تیل (گیاس لیٹ) کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ صاف کرنیکی حالت مین بہت سے مصالحون کی ضرورت ہوتی ہے۔ صاف کرنیکے بعد جو فضلہ رہجاتا ہے اوس سے ایکقسم کی انڈی بنتی ہے جو موم بتی کے بنانے مین بہت کام آتی ہے۔
تیل کے مخصوص مقامات پنسلوانیا۔ اوہیو اور وسٹ ورجی نیا ہین تیل کے کنوین کہودنے کا کام شہر ٹیس برگ واقع ممالک متحدہ امریکہ مین ۱۸۶۰ مین شروع ہوا مگر دس برس تک اسمین ترقی نہوئی پھر اوسکے بعد بہت وسعت سے کام کیا گیا۔ گذشتہ چند برسون سے پٹیرولیم آئیل کی تجارت امریکہ مین اوسیقدر کام کرتے ہین جسقدر لوگ کوئلے اور لوہے کے کامون مین مشغول ہین۔

سامان تفریح

گذشتہ آدہی صدی سے مکان مین یا میدانون مین کھیلنے کے اسباب کثرت سے اور نہایت قیمتی بنتے ہین۔ گھرون مین کھیلنے کے لئے متعدد قسم کے تاش۔ شطرنج۔ چوسر۔ اور انواع اقسام کے کھیل کی چیزین عموماً جرمنی فرانس۔ اور انگلنڈ مین بنتی ہین۔ اور گذشتہ بیس برسون سے ممالک متحدہ امریکہ مین بھی کھیل اور تماشون کی چیزین کثرت سے بننے لگ گئی ہین۔ بلیرڈ ٹیبل اور اونکے متعلق اور چیزین امریکہ مین بنتی ہین

اور بہت سی کمپنیاں بڑے بڑے کارخانون مین میدان مین کھیلون کے لئے
کروکٹ لان ٹینس اور کرکیٹ وغیرہ کے اسباب بناتے ہین کھیلنے کی چیزین
سب بڑے شہرون مین بنائی جاتی ہین - بلیرڈ ٹیبل کے کارخانون مین ہر سال
۱۰۰۰ بلیرڈ ٹیبل بنتے ہین جو چھوٹے بڑے قد اور وضع کی وجہ سے ۵۰ سے
۵۰۰ روپیون کی قیمت کے رہتے ہین - بلیرڈ ٹیبل کی سطح چار سخت تختون
کی بنتی ہے - اخروٹ کی لکڑی - برچ لکڑی مہوگنی لارل (کلیفورنیا) میپل
اور بلوط وغیرہ درختون کے تختے اس قسم کے میز بنانے مین کارآمد ہوتے
ہین - - گیند سانچون مین تیار ہوتے ہین - بلیرڈ کا کپڑا فرانس
اور بلجیم مین بنتا ہے - صرف ایک کارخانے مین ایک روز مین ۵۰
درجن کھیلنے کی چھڑیان تیار کیجاتی ہین

ربڑ

کوچوک یعنے ربڑ جو دراصل ایک لچیلا گوند ہوتا ہے اِلاسٹک گم اور جسکو
انڈیا ربڑ بھی کہتے ہین متعدد پودون سے اور خصوصاً یاٹروفا الاسٹیکا
نام کے پودے سے نکلتی ہے وہ ایک رقیق مادہ ہے اوسکو مٹی کے
مختلف الاقسام سانچون پر تہ بہ تہ جاتے جاتے ہین اور اسیطرح خشک
کرتے ہین جب عرق خشک ہوکے گاڑھا ہوجاتا ہے تو اون مٹی کے

نسانچون کو توڑ ڈالتے ہین اور ربڑ نکال لیتے ہین یہ چیز کچھہ عجیب قسم
کی نرم اور لچکدار رہتی ہے اوسکو کتنی ہی دفعہ کھینچو اور لمبی کرو مگر
چھوڑ دینے کے ساتھہ ہی وہ اپنے اصلی قدیر آجاتی ہے۔ ربڑ کے ٹکڑون
کو خاص وقت تک پانی مین گرم کرنے سے منجمد ہو جاتے ہین اور اس
ترکیب سے کئی چیزین بنتی ہین جب حرارت ۲۰۰ ڈگری (فیرن ہیٹ)
تک ہو جاتی ہے تو اوسوقت اوسکو کپڑے پر پھیلا کر بیلن پھراتے ہین
جسکے باعث گویا ایک دامی آستر بنجاتا ہے۔ پانی سے محفوظ رہنے کے لئے
اس قسم کی چیزون اور اون اشیاء کے بنانے مین جنمین لچک کی ضرورت
ہو کوچوک بہت مفید پڑتا ہے۔ کوچوک کے بوٹ اب کثرت سے بنتے
ہین اور اون مین نمی بالکل نہین آسکتی۔ اس گوند کے مرکب کو
اگر کپڑے یا چمڑے پر پھیلایا جائے تو وہ دافع آب وہوا بنجاتا ہے
عمدہ قسم کا لچکدار پارچہ کوچوک کے ریشون کا بنتا ہے جسمین ریشم اور سوت
شامل رہتا ہے۔ ربر کو پھیلانے سے جو لچک جاتی رہتی ہے اوسپر اوسکو
گرم اور ہموار لوہے کے پھیرنے سے پھر پیدا کرسکتے ہین۔ انڈیا ربڑ کا باہمی
اعصابی اتصال اور اوسمین ناہمواری کچھہ ایسی واقع ہوئی ہے جس سے
کاغذ پر کے سیسے نقوش پنسل حک کرنے سے معدوم ہو جاتے ہین

اسباب آرائش

مثل اور قسم کی صنعتون کے یہ صنعت بھی پہلے انسانی طاقت اور ہاتھون
سے کیجاتی تھی مگر اب سب کچھ کارروائی کلون کے ذریعہ ہوتی ہے۔ بڑے
بڑے کارخانون مین آرائشی سامان کی ہر ایک چیز سانچون مین تیار ہوتی
ہے بلکہ ہر ایک بڑی چیز کے اجزا بھی علیحدہ علیحدہ سانچون مین بنتے ہین
فرنیچر یعنے میز کرسی عموماً لکڑی کا رہتا ہے۔ بلوط صنوبر روز ووڈ بلیک
چیسٹ نٹ چیری۔ الیش۔ میہوگنی۔ سٹین ووڈ اور ریپل وغیرہ کی
لکڑی فرنیچر بنانے کے کام مین زیادہ استعمال مین آتی ہے۔ اور فرنیچر
کے لئے بہت سے فلزات مثل پتیل۔ لوہا۔ اور برنج مستعمل ہوتے
ہین۔ فرنیچر کو خوشنما بنانے کے لئے اوپر سے ملمع بھی کرتے ہین۔ علاوہ
انکے انواع واقسام کے نقش ونگار کندہ کئے جاتے ہین غرض یہ کہ ہر قسم کے
فرنیچر پر ٹرننگ۔ اور قلم کاری کرتے ہیں رنگ چڑہاتے ہین۔
میناکاری کرتے ہین روغن چڑہاتے اور نقاشی بھی کرتے ہین واضح رہے
کہ یورپ مین لوئی کوئنز۔ ملکہ آین۔ اور رنی سنس وغیرہ کے زمانہ سے
آرائشی اسباب انہین کے معزز نامون سے بوجہ طرز وپسند خاص کے گو ریپل اور بیچ وغیرہ
لکڑیون کی کرسیان اور بید سے بننے کا کام مشہور بڑے کارخانون
مین کلون اور دخانی طاقت کے ذریعہ بنتے ہین اور تمام دنیا کے نبدرون

مین کثرت سے استعمال ہوتے ہین - صندوق المارى بنانے کے سئے بڑے کارخانون مین ہر سال چار لاکھ سے آٹھ لاکھ فیٹ تختے خرچ ہوتے ہین اور پانسو سے ہزار تک آدمی کام کرتے ہین سنہ ۱۸۸۰ سے سنہ ۱۹۱۵ع تک کا حساب حال مین شایع ہوا ہے - گذشتہ صدی مین جو فیشن یعنے نمونہ مروج تہا وہ انگلنڈ اور آسٹریا مین پھر جاری ہوئے ہین - امریکہ مین شہنشاہ لوی چہاردہم کا پسندیدہ طرز بہت دلچسپ سمجھا جاتا ہے -

چرم سازی

کچے چمڑون کی دباغت کرنے کے لئے ٹینک ایڈ (ایک قسم کا تیزاب) مستعمل کرتے ہین - اس تیزاب سے چمڑا گلتا نہین ہے - اسکو بیل - گائے بچھڑا - بھینس - گھوڑا - بہنڈا - برہ - بکرا - بکری کا بچہ - ہرن - کتا - سیل اور سور کے چمڑون پر لگاتے ہین - مینڈہون اور برون کے چمڑون سے کتابون کی جلد باندہتے ہین - دستانے کتون کے چمڑونکے بنتے ہین - اور بڑے قسم کے چوہون اور رلوان کے چمڑون کے بھی دستانہ بنائے جاتے ہین - سیل کے چمڑے کو ایک خاص روغن چڑہانے سے پٹینٹ لید ہر بنتا ہے - سور کے چمڑون کی زین بنتی ہے - چمڑے کو دباغت کرتے وقت پانی مین دہوکر نرم اور صاف

کرتے ہین پھر تہوڑی دیر تک اونکا ڈہیر بنا کر رکھتے ہین - اوسکے بعد گرم کیئے
ہوئے کمرے مین لٹکاتے ہین یہان چمڑے ملایم ہونے کے باعث بال بہت
آسانی سے نکل آتے ہین - اب اونکو اونپر دباغت کرنے کے لیئے گڑھون مین
ڈالکر تہ بتہ جاتے ہین اور پوست بلوط اور اور دباغت کرنے کی اشیا ر
اون چمڑون مین ڈالتے ہین - اوپر اونکو چند مہینون تک رکھتے ہین اور
اس عرصے مین پانی ڈالتے جاتے ہین - چمڑونکو دباغت کرنے کے لیئے
یہ ترکیب بہت عمدہ ہے - مگر اِس کام کو جلدی سے انجام دینے کے لیئے
نئی نئی تدبیرین نکلی ہین - ان نئی ترکیبون سے چمڑونکو دباغت کرنیکے
لیئے بہت سے نئے مصالح کا استعمال کرتے ہین - چمڑون پر دباغت کرنیکے
بعد اونکو گھستے ہین اور اوپر اونکے ایک وزنی چیز پھراتے ہین تاکہ سخت اور
ہموار ہوجائین - مراکو کا چمڑا بکرون اور بھیڑ ہون کا رہتا ہے اور اوپر
باکس وڈ لکڑی کے گودے سے نقش کرنے سے بہت خوشنما ہوجاتا ہے
روس کے چمڑون مین خوشبو رہتی ہے کیونکہ اوسپر دباغت کرتے وقت
پوست برچ کا تیل ڈالتے ہین -

جنگی ہتھیار بنانے کے کارخانے

آتشین ہتھیار دو طرح کے ہوتے ہین - چھوٹے ہتھیار اور آرٹلری یعنے

(توپ) بڑے ہتھیار - رئفل - پستول - بندوق اور شکاری بندوقیں چھوٹے ہتھیاروں میں شامل ہے - محاصرہ اور جنگی جہازوں کے لئے بھاری اور میدان جنگ کے مورچوں کے لئے ہلکی توپیں ارٹلری یعنی بڑے ہتھیار میں داخل ہیں - چھوٹے ہتھیار برآمد اور بھاری توپیں ڈھالکر بنانے میں اصد رئفل بریچ لوڈر اور روالور کے بنانے کی صنعت قدیم زمانہ سے ہے مگر وہ زمانہ حال تک ناکامل تھی - بھاری توپوں کے بنانے میں مسٹر کرپ باشندہ جرمنی کی صنعت سب سے سبقت لے گئی ہے - چھوٹے ہتھیاروں کی نسبت اسبات کا شک ہے کہ سمیان - لی لوڈی - شارپس اور رمنگٹن باشندگان امریکہ کے بنائے ہوئے ہتھیار کہیں اونکے برابر ہوں - روالور کے بنانے میں سے کولٹ اور سمتھ اور ویسن باشندگان امریکہ نے کچھ کم شہرت حاصل نہیں کی - انگلستان کے ساختہ ہتھیاروں میں ولٹورتھ کمپنی کی بھاری توپیں اور مارٹینی ہنری بریچ لوڈنگ رئفل مشہور ہیں - اسیطرح جرمنی کی "نیڈل گن" اور فرانس کی شی نی رئفل نے بھی تمام عالم میں شہرت پائی ہے -

تیار شدہ پارچہ

اگلے زمانے میں گھر میں سے اور بنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ اور کپڑے

درزیوں کے پاس فرمایش سے سلائے جاتے تھے اور پرانی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم امریکہ کی نوآبادیوں میں ہی جاری تھی۔ کپڑوں کی موجودہ تجارت انگلنڈ اور امریکہ کے بندروں کی سلوپ شاپ سے شروع ہوئی۔ جہاں ملاحوں کے لئے بنائے ہوئے موٹے کپڑے بکتے تھے۔ پھر یہودیوں نے انگلنڈ اور امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں اوسکی تجارت قایم کی۔ تیار کپڑے بیچنے کی تجارت ان ہی وجوہات سے نکلی اور پھر ترقی اور درستگی پاتی چلی یہانتک کہ اب تو سب ملکوں اور خصوصاً ممالک متحدہ امریکہ میں اس قسم کے تیار شدہ کپڑوں کی ایک ضروری تجارت سمجھی جاتی ہے۔ سینے کے سانچوں اور صدہا مرد اور عورتوں کے سبب بڑے بڑے شہروں میں بہت سے کارخانے جاری ہوگئے ہیں اور گذشتہ پچیس برسوں میں اونکو بہت روپیہ کا فائدہ ہوا۔

ظروف سازی

ظروف کو مٹی کے بنا کر پکاتے ہیں اور اونپر مہرہ بھی کرتے ہیں مگر عموماً بے مہرہ یا غیر شفاف ہی رکھتے ہیں۔ ان کے اور چینی کے ظروف میں فرق اتنا ہے کہ چینی کے ظروف شفاف اور عمدہ مٹی کے بنتے ہیں۔ بہت قدیم زمانہ سے عام ظروف کلی معمولی مٹی اور پانی سے ہاتھوں سے یا چاک پر اوتار کر بنا

ہین اور پھر آگ مین پکاتے ہین چینی کے برتن (کوین) نام کے عمدہ سفید مٹی کے بنتے ہین - دونون قسم کے ظروف بنانے کی ترکیب قریب قریب ایک ہے - مگر صرف انکا خمیر بناتے وقت زیادہ فکر اور خوبصورت بنانے کے لئے متفرق اشیا بائون کی آمیزش مین فرق ہے - سٹیفرڈ شائر واقع انگلستان مین ۴۵ مربع میل کے احاطہ مین اس قسم کے ظروف بنانے کا کام کیا جاتا ہے اور وہان ایک لاکھ سے زیادہ آدمی کام کرتے ہین - فرانس مین پیرس کے قریب شہر سیورس قیمتی اور خوبصورت ظروف بنانے مین مشہور ہے - چین اور جاپان نے اس صنعت مین اعلی لیاقت حاصل کی ہے اور چند سال سے چینی اور عام برتن یورپ اور امریکہ سے ممالک غیر کے لئے کثرت سے برآمد ہوتے ہین - ملک ہولنڈ بہی چینی ظروف کے لئے جسکو وہان ڈلفٹ کہتے ہین کیونکہ ایسے برتن ڈلفٹ نامی شہر مین ابتداً بنائے گئے تھے مشہور ہے

فرش

فرش (غالیچہ - شطرنجی - قالین وغیرہ) ممالک مشرقی مین بنے جاتے ہین - تہوڑے ہی سال گذرے کہ یورپ اور امریکہ مین سامان فرشی ممالک مشرق سے آتے تھے اب امریکہ اور یورپ مین فروش ہاتہون خواہ

کلون سے بنے جاتے ہیں اور بیلن کے ذریعے سے چھاپے جاتے ہیں
یا مختلف رنگ کے دھاگے لگا کے جاتے ہیں ۔ اعلے درجے کے فرش
قابل استعمال ۔ ٹرکی ۔ برسلس ۔ ولٹن ۔ کڈرمنسٹر کے ہوتے ہیں ۔

راقم

حسن

واعظان مسیحی کی ناکامیان

ایک غیر مسیحی کی نظر

موجودہ زمانہ مین جو ناکامیابی واعظان مسیحی کو ہوئی اور ہو رہی ہے اوسکے اسباب خود اوسمین موجود ہین -

جبکہ خود مسیحی اہل الرائے کے دو گروہ ہو گئے ہین جنمین سے ایک کا بیان تو اوس کام کی نسبت جو اس جماعت نے کیا یا کر رہی ہے درجہ افراط کو پہونچ جاتا ہے اور دوسرون کا بیان تفریط کا پہلو لئے ہوئے ہے تو ظاہر ہے کہ ہمین اس معاملہ کی زیادہ توضیح کی ضرورت نہین

ایک گروہ کہتا ہے کہ اس جماعت کو بدیہی اور صریح ناکامیابی ہوئی دوسرا انتنین جڑ رہا ہے کہ نہین امیدین بہت کچھ دل بڑہا رہی ہین - گروہ لوگ جنہین تحقیق کا شوق ہے اگر اس مسئلہ کو ذرا غور سے ملاحظہ کرین تو اونہین فورا معلوم ہو جائے گا کہ اسمین ایک اور تیسرا پہلو بھی نکل سکتا ہے اور وہ پہلو اونہین لوگون کے خیالات ہین جنکے مسیحی بنانے کی کوشش کیجاتی ہے یا جنکو دوسرے الفاظ مین غیر مسیحی کے نام سے پکار سکتے ہین - اسی پہلو کے

ظاہر کرنے والے اگر ہین بھی تو بہت کم جسکا خاص سبب یہ ہے کہ بہت
تھوڑے مسیحی اون خیالات کا اندازہ کر سکتے ہین جو اونکی کوششون کی
نسبت غیر مسیحی لوگون مین پھیلے ہوئے ہین۔ اگر کر بھی سکتے ہین تو مدام
باتون پر ایک کوتاہ اور محدود نظر ڈالتے ہین۔ اکثر کا یہ خیال ہے کہ وہ
اپنے اوپر نکتہ چینی بیان کرنے مین اسقدر مستعد نہین جسقدر اورونکے مذہب کی
ہنسی کی چندی نکالنے مین آزاد ہین تاہم مسلم ہے کہ مسئلہ معلومہ مذکورہ
بالا پہلو سے خالی نہین۔ پس ہر ایک پادریون کی جماعت بلکہ ہر ایک فرد
کو اگر وہ اپنی کوششون مین کامیاب ہونے کا کچھ بھی خیال رکھتے ہین ضرور ہے
کہ اس پہلو کو سمجھین اور اسپر غور کرین۔ ایک واقعی پادری کا فرض ہے کہ
وہ اپنے تئین اپنے مخالفونکے گروہ مین سے ایک انکا مخالف فرض کرکے
معاملات پر نظر ڈالے اوسوقت البتہ (اگر ممکن ہوا) تو وہ اپنی کوششون
مین کسی قدر کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ جب یہ کیفیت ہے تو شاید عام
کے روبرو اون غیر مسیحی خیالات کو جو مسیحی پادریون کی جماعت کی نسبت
اونکے یعنی عوام کے علما بڑی مضبوطی سے رکھتے اور بڑی فیاضی سے
اونھین پھیلاتے ہین پیش کرنے کے واسطے زیادہ حیان و غضبان کی ضرورت
نہین۔ اس تحریر مین راقم نے اپنے ذاتی خیالات نہین دکھلائے ہین
بلکہ صرف اون پہلوؤنکو پیش کیا ہے جو عموماً غیر مسیحی دنیا مین مسیحی پادریون

کی جماعت کی نسبت ظاہر کیے جاتے ہین - اور جن پر ہر ایک یکجی عام اس سے کہ وہ
کسی فرقہ کا ہو پورا پورا لحاظ اور غور لازم - جن لوگون کو معاملات پر غور او
تعمق کی نظر ہین ڈالنے اور جانچنے کی عادت ہے اونکو اس سے صاف ظاہر
ہوجائے گا کہ ان سبھی جماعتون کو کسقدر مشکلون کا سامنا ہے اور ان تحریکون
پر غالب آنا کسدرجہ تک ممکن ہوسکتا ہے -

ویسرائے کی کسی دعوت مین ایک ہندوستانی شریف (جنٹلمین)
صرف اسلئے تماشا بنالیا گیا تہا کہ صرف وہی اپنی پرانی مشرقی وضع اور لباس
مین جلسہ بھر مین دکھائی دیتا تہا - باقی تمام جلسہ مغربانہ لباس سے زیب تن کئے
ہوئے تہا - کیونکہ نوجوان بنگالی بابون نے شل اور باتونکے اس امر خاص
مین بھی اہل یورپ کے نقالی مین حتے المقدور کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکہا ہے - اور
" ایک ایسے عظیم الشان جلسہ مین جس سے تمام مکان بھرا ہوا تہا وہی ایک
شخص تہا جسکا سر مغربی تہذیب کی ہوا سے خالی تہا یعنے وہ ننگے سر نہ تہا اور جسکے
جسم مین صوفیانی باریک ململ کا ـــ لباس تہا - اوسکے اخلاق حمیدہ اوسکے اور
قادر الکلامی نے اہل جلسہ کو کچھہ ایسا گرویدہ کرلیا تہا کہ اسکے گرد ایک بارونق
حلقہ دونون جنبونکے لوگون کا ہوگیا اور وہ اوسکے بیچ مین شل مرکز کے استادہ
تہا - اس اثنا مین ایک طرار لیڈی کانگ اوسکی نسبت کرائی کی دلگی اوڑاکر
کہنے لگا " مہاراجہ صاحب آج تو آپ کے فوق البھڑک ریشمی اور ململ کے

خوشنما نشتری بناتی ہیں ہم اہل یورپ کو بڑی ہی دلچسپی کا سامان مہیا کر دیئے" یہ سنتے
ہی اوسنے یہ برجستہ جواب دیا کہ "حضور جناب مین آپ کی اس عزت افزائی کا شکریہ
ادا کرتا ہون مگر شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم نشتریان بڑی مضبوطی سے اپنی پرانی
لکیر کے فقیر ہین - یہ لباس ہماری ملکی حالت ہی سے بہت مناسب نہین ہے
بلکہ قبل اسکے کہ آپ کے آبا و اجداد اپنے جسمون کو گیرو وغیرہ سے رنگنا
اختیار کیا - ہمارے آبا و اجداد صدیون پیشتر جنکا شمار بھی اسوقت یاد نہین آ
اختیار کر چکے تھے" یہ جواب کچھہ ظرافت اور حاضر جوابی کا ہی عمدہ نمونہ نہ تھا بلکہ
ساتھہ ہی اسکے بہت ہی مطلب خیز اور پر معانی بھی تھا - کیا ضرور ہے کہ کوئی
شخص ایک ایسی چیز کو جسے اوسنے اچھی طرح سے سمجھہ لیا ہو کہ وہ ہمارے حق
مین مفید اور فائدہ رسان ہے کسی دوسری چیز سے بدل ڈالے جسے کوئی شخص
ایک پیچیدہ گھاوٹ سے بہتر ثابت کر رہا ہو - یہ کچھہ ضرور نہین کہ رائین ہمیشہ واقعات
کی بنا پر قایم کیجاتی ہین - بلکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ ابتدائی تعلیم کے
مخصوص التزام تاثیر اور ایک قسم کی بیریا طرفداری پر بھی مبنی ہوتی ہین
خاصکر یہی حالت مذہبی معاملات مین پائی جاتی ہے - اور یہی سبب ہے
کہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کو دنیا بھر کے مذاہب پر فضیلت دیتا ہے -
مذہب مسیحی اپنے ابتدائی زمانہ سے تمام دنیا کے سامنے یہ کہتا پڑا ہے
کہ ساری دنیا مین مین ہی ایک سچا اور حقیقی مذہب ہون - باقی سب فضول

اور خواب ہین ۔ اسے قومو آؤ اور میری پیروی کرو۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن تمہین ضرور میرے سایہ عاطفت مین آنا اور میرا لوہا ماننا پڑے گا۔ آپ نے صرف اپنی نیکیون پر زور ہی نہین دیا۔ بلکہ بلا شرکت غیرے اوس کا دعوے کیا۔

سلطنت روم اور اوسکے لوگون مین جب اوسکا اعلان شروع ہوا تو ہر چند کہ وہان اسکے قبول کرنے والے ایسے بہت جلد مل گئے۔ اسپر بھی ایک چھوٹی سی جماعت بہم پہونچائی مین صدیان پورے پورے طور پر کافی نہ ہوسکین۔

دہقانی بت پرستون کے واسطے (جنہین اصطلاحاً پاگین کہتے ہین) کتنی ہی صدیون کی راہ دیکھنی پڑی۔ موجودہ یورپ کے ابا و اجدا دیعنے مختلف شمالی جرگے جنہین اسوقت ہم بنظر اختصار وحشیون کے نام سے پکارینگے اس خوشخبری کو دوسری قومون کے سامنے یکے بعد دیگرے پیکئے۔ سب سے پہلے اونکے بادشاہون اور سردارون نے وینِ مسیحی قبول کیا پھر رؤسا اور ارکان سلطنت نے زان بعد اونکے دیکھا دیکھی اوسط درجہ کے لوگون اور رعایا نے۔ ہر چند اعتقاداً تو مان لیا گیا تھا۔ مگر ناشائستگی اور ناتربیت پذیری اوسوقت تک دور نہ ہوئی جبوقت تک مشرقی روز افزون میل جول کی وجہ سے ہسپانیہ اور فلسطین کے باشندون نے تہذیب وہان نہین پہونچائی

لہذا بہت ہی جلد اور آسانی سے قدیم سلطنت روما مین دین مسیحی کو سرداری کی کرسی مل گئی - مگر مشرقی دنیا مین جہان اسکی ابتدائی نشو نما ہوئی اسنے کوئی قابل ذکر ترقی نہین کی - یہ زور کر کے کبھی دریائے دجلہ و فرات کو بھی عبور نہ کر سکا - اگر سچ پوچھئے تو ماورا النہر کے مشرق مین بھی اسوقت تک اسکا قدم نہین جما - اسنے سب سے پہلے یہودیون کو دعوت دی مگر بہت ہی تھوڑی کامیابی کے ساتھہ - کیونکہ ہر چند یہودی فی زماننا بالکل ہی پریشان اور دنیا بھر مین تتر بتر ہو رہے ہین مگر اپنے ساتھہ ہی اپنے مذہب کو کلیجہ سے لگائے ہوئے پھر رہے ہین اور یہ گویا پہلی ناکامیابی تھی جو دین مسیحی کو اوسکے سب سے اوّل رسول کی زندگی ہی مین نصیب ہوئی - اور یہ بات مسلم ہوگئی کہ یہودیون کے مذہب کے مقابلے مین دین مسیحی کا کچھہ بس نہین چل سکتا - ادہر اسنے مشرقی راستہ پر اسی مذہب زردشتی سے فارس مین مڈبھیڑ ہوئی جہانکہ خسرو شاہ نے تلوار سے اسکا مقابلہ کیا - اگرچہ کہ آپ لوگ بڑے فخر سے بیان کرتے ہین کہ ہمارے باشندون کا خون گرنا گویا مذہبی تخم ریزی ہے مگر سلطنت فارس سے یہ باوجود اسکے بیخ و بن سے اوکھاڑ ڈالا گیا - اوسکے بعد زردشتیون کو اسلام کے مضبوط بازون سے سابقہ پڑا جنھین کے چند خارج الوطن پارسی اسوقت ہی ہندوستان مین پائے جاتے ہین - اور یہ گویا دوسری ناکامیابی تھی جو مذہب مسیحی کو مذہب زردشتی

کے مقابلہ مین ہوئی ۔ اسلام کو تو گویا آنکھہ کہولتے ہی دین مسیحی سے
مقابلہ کرنا پڑا ۔ ساتوین صدی مین جو کشاکش ان دونون مذہبون مین شروع
ہوئی اسوقت تک اوسیطرح جاری ہے ۔ شمالی افریقہ (جہان ہمنے سنا ہے
کردو سو اسقف رہتے ہوے تھے) اور شمال اوسکے دوسرے مقام اسلام نے
دین مسیحی کے پنجہ سے نکال لیئے اور اسوقت تک اپنے قبضے مین اسکے ہوتا
ہے سوا ہے ملک ہسپانیہ کے آجتک کوئی ملک ۔ اسلام کی مضبوط گرفت
مین آکر نکل ہی نہین سکا ۔ اسلامی دنیا مین بجز خاص اور شاذ حالتون کے
تبدیلی مذہب کے واقعات بالکل پائے نہین جاتے بلکہ خود مسیحی اس امر کے
معترف ہین کہ بہ نسبت دوسرے مذہبون کے اسلام سے بہت ہی کم نو مرید ہمیں میسر
آئے ہین ۔ اسلام پر دین مسیحی کسی قسم کا اثر کر ہی نہین سکا بلکہ خود اوسیکے
ملک کے ملک اسلام نے اپنے قبضہ مین کر لیئے ۔ روحانی طور پر پوچھیے تو
اسی اسلام نے قسطنطنیہ مین بت شکنی کا سلسلہ جاری ہی کر دکھایا ۔ دین مسیحی
کے اسلام سے یہ کشاکش گویا اوسکے تیسری ناکامیابی تہی ۔

مذہب ہنود جسکا اسکے مقابلہ مین قائم رہنا زیادہ تر اس سبب سے
ہی ہے کہ اوسمین ایک جبلی مادہ استقلال کا موجود ہے تین سو پچپن برس
سے اسکا تختہ مشن تیار ہوا ہے ۔ تاہم باوجود زیویر اور نوبلی ایسے لائق
لوگون کے وعظ ۔ کڑورون روپیہ کے خرچ ۔ پرتگیز ۔ اور انگریزون کی حکومت

پشت پناہی کے جنکے باعث سے کوئی لائق ذکر رکاوٹ بھی پیش نہین آتے پائی نتیجہ ناکامیابی ہی نکلا - کیونکہ ہندوستان کے اٹھائیس کروڑ باشندون مین اسوقت بیس لاکھہ ہی مسیحی نظر نہین آتے اور پھر اس جماعت مین بھی سکڑون اہل یورپ ہزارون یورشین لاکھون ایسے دیسے عیسائی ہی شامل ہین جنھون نے اپنے آبا واجداد کی میراث مین دین مسیحی پایا ہے اور اونپر نومریدی کا لفظ کسیطرح صادق نہین آسکتا - ہان خوب یاد آیا ہندوستان کے موسمی قحطون مین جو ہزارون معصوم بچے خرید کر مسیحی غلام بنا لئے جاتے ہین اونکا بھی شمار اسی مین ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ واقعات نومریدی کسقدر محدود ہین اور دین مسیحی کوئی باوقعت اثر مذہب ہنود پر نہین ڈال سکا اور یون اوسکی ناکامیابیون مین ایک اور چوتھی ناکامیابی کا شمار بڑہا -

بودہ مذہب پر بھی اوسکو پامال کرڈالنے کے واسطے دین مسیحی کی بڑی بڑی چڑھائیان ہوئین مگر ابھی تک وہ پامال نہین ہوا ہے - نہ اوسکی پامالی کے اثر پائے جاتے ہین نہ آیندہ پائے جانے کی امید کیجا سکتی ہے وہ اسوقت بھی مشرقی اور وسطی ایشیا مین اپنے پیرون کی اوس کثیر جماعت کے ساتھہ جنکا شمار دنیا کے تمام مذہبون سے بڑھا ہوا ہے - براج رہا ہے اونمین باوجود تین سو برس کی سخت محنت کی شاید بیس لاکھہ مسیحی بھی پائے نہین جاتے - یہ واغلین مسیحی کی پانچوین ناکامیابی ہے - لفظ واغلین

مسیحی مین ہم تمام واعظین کو شریک کئے لیتے ہین عام اس سے کہ وہ رومن کیتھولک ہون یا سپرٹیس - یا لسٹورینیس - یا انگلیکنس - یا پریس ٹیرنیس - یا پروٹسٹنٹس - یا امریکن - کیونکہ ہمنے لفظ نومریدان مسیحی ہی ایک عام معنی مین استعمال کیا ہے کیونکہ علیحدہ علیحدہ کرنے مین ایک بہت ہی محدود حالت مین ہین بغرض اگر آپ کے جرگون مین سے ایک دوسرے سے دچار کوڑی (ہندوستانی زبان مین بیس کو کہتے ہین) یا چند ہزار کی زیادتی بھی دکہائے تو کیا نتیجہ نکل سکتا ہے جبکہ ایک مجموعی کامل اور پوری میزان نتائج مین عام اور ذلیل ناکامیابی کا ثبوت دے رہی ہے -

کیا سبب ہے کہ دین مسیحی نے مغرب مین اسقدر ترقی کی برخلاف اوسکے مشرق مین ہمیشہ ناکامیاب ہی ہون کا سامنا رہا اور اوسکے پچھلی بارآوری اور موجودہ بے ثمری بھی ایک ایسا راز ہے جو سمجھہ مین نہین آتا - کیا سبب ہے کہ مغربی اعتقادات دین مسیحی کے سامنے ناپید ہوکر رہ گئے - مگر مشرقی مذاہب پر کسی قسم کا اثر کرنے مین اونکو کامیابی نہ ہونے پائی - کیا سبب ہے کہ ایک وقت تو روزانہ ہزارون نومرید کر لینے کا مادہ اسمین موجود رہتا اور اب اس لایق بھی نہین کہ جن مشرقی قومون کی وہ دعوت دے رہا اونمین سے ہر ایک کی سالانہ ترقی کا سوان حصہ ہی دس برس کے عرصے مین اپنی راہ پر لا سکے - قبل اسکے کہ ہم اس ناکامیابی کے اسباب بیان کرین

ہمارا ارادہ ہے کہ حسابی منطق سے بھی اسبات کو ثابت کرین کہ مسیحی اپنے تئین کسقدر دہوکے مین ڈال رہے ہین - جبکہ وہ کہتے ہین کہ دین مسیحی دنیا مین ایک حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے جسے بجز کرامات کے اور کیا لکھہ سکتے ہین - اور اوسکا اثر تمام بنی آدم پر پورے طور سے پڑ رہا ہے مندرجہ ذیل روداد کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کسقدر غلطی پر ہین -

(۱) اجرائی دین مسیحی مین تو کوئی بھی امر حیرت انگیز نہین ہے اوسکے پیروون کا شمار اونیس سے برس مین صرف چوالیس کروڑ پچاس لاکھہ تک پہونچا ہے - مذہب ہنود جو اصولاً کسی دوسرے کو اپنے مذہب مین لیتا ہی نہین اونیس کروڑ کی معقول جماعت رکہتا ہے بودہ مذہب جسنے دین مسیحی سے صرف پانچ صدی قبل اس اثنا مین قدم رکہا اوسکا شمار چھپن کروڑ تک پہونچ چکا ہے - اسلام ہرچند کہ دین مسیحی سے چھہ صدی بعد عالم ظہور مین آیا - اسوقت سولہ کروڑ پیروون کا پیشرو ہے - باقی دوسرے مختلف طریقون مین پندرہ کروڑ آدمی ہین اور یون تمام دنیا کے باشندون کی ایک مجموعی میزان ایک ارب پچاس کروڑ پچاس لاکھہ ہوتی ہے - ان میزانون کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کسی مذہب نے اسقدر ترقی نہین کی جو دوسرے کے مقابلے مین اوسپر ناز کرسکے حیرت خیز بتا سکے - ہر ایک مذہب اپنی مخصوص شکل مین اپنے محدود مقامات پر پھیل گیا جسمین اوسکے ذاتی

بلکہ پچھلی تخمینہ سے ظاہر ہے کہ کل عیسائیون کی تعداد ۴۸ کروڑ ۱۸ لاکھہ - اور بدہ مذہب والے ۴۸ کروڑ ۲۶ لاکھہ ہین (حسن)

جوہر اور تعلیم سے مناسب تہی نہ باعتبار اوسکی فطرتی نیکی کے ۔
(۲) دین مسیحی ایک عالمگیر مذہب تصور نہین کیا جا سکتا - بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایشیا اور افریقہ اور ہندی مجمع الجزائر مین بہت ہی کم شمار مین پایا جاتا ہے ۔ اور بھی مقامات ہین جو آباد دنیا کے نصف سطح سے زیادہ کچھہ گھیرے ہوے ہین ۔ باعتبار وسعت ارضی ابہی نصف دنیا ہی اوسنے عمل نہین کیا اور باعتبار شمار ایک ثلث بنی آدم ہی اوسکے جہنڈے کے نیچے جمع نہین ہوسکے
(۳) تمام بنی آدم پر جو اثر اسنے کیا ہے وہ بمشکل محسوس ہونے کے قابل ہے جیساکہ ابہی ہم بیان کر آئے ہین ۔ انسانی گروہ کے دو تہائی حصہ نے یا تو اسکو رد کر دیا ہے یا اسکی کچہہ پرواہ ہی نہ کی ۔ اون لوگون مین جو اپنے تئین مسیحی کہلاتے ہین قریب قریب نصف کے تو ایسے نکلین گے جو صرف نام کے مسیحی ہین ۔ وہ نام ہی صرف اسوجہ سے کہ وہ مسیحی ملکون مین رہتے ہین ورنہ مذہب کو تو اونہون نے کبھی کا خیرباد کہدیا ہے اور اصل مین مسیحی کہے جانے کے لایق نہین ہین اور یون کل بنی آدم کا ایک چھٹا حصہ رہا جاتا ہے جو اپنے اصلی معنے مین شمار ہوسکتا ہے ۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ان مین بھی فی دس ایک بھی ایسا ہو جو اپنی روزمرہ کی زندگی مذہبی اصول پر قایم رکھتا ہو مثلاً دولت ہی کی مناسبت سے لیجئے جسکو کتاب مقدس نے صاف صاف الفاظ مین انتہا کا خطرناک بتلایا ہے ۔

اب ہم سنہ مسیحی کے دو ہزار سال قریب قریب ختم کر چکے ہین ۔ مگر ابھی تک دین مسیحی نے اپنے تئین شمار و طاقتوری مین یا اخلاقی طور پر دنیا بھر سے افضل نہین ثابت کیا ہے ۔ آپ لوگ جب دنیا یا تمام اہل دنیا کا ذکر کرتے ہین تو شاید آپ لوگون کا مطلب یورپ اہل یورپ اور امریکہ اور اسٹریلیا مین پھیلجانے سے ہوتا ہے ۔ کیا اب وقت نہین آگیا ہے کہ مسیحی اپنی ترقی کے لمبی چوڑے دعوون کو ترک کرین کیونکہ یہ ایک ایسا مبالغہ ہے جو کذب کے درجہ کو کسیطرح بے پہونچے نہین رہتا ۔ اور صرف ہم بیرونی لوگون ہی کو مضحکہ اوڑانے کا موقعہ نہین دیتا ہے بلکہ اوس روز افزون گروہ کو بھی جو خود آپ ہی لوگون مین موجود ہے اور جو علم جغرافیہ کا ماہر اور اعوال کی جانچ پرتال کرنے پر مستعد ہے ۔

اب ہم داعظین مسیحی کی ناکامیابی کے اسباب کیطرف رجوع کرتے ہین جو اونہین مشرقی دنیا مین نصیب ہوئی اور یہ بیان بالکل ہی غیر مسیحی خیالات کے مطابق کرینگے ۔ بیرونی لوگون کا بحالت مجموعی یہ قول ہے کہ دین مسیحی بس وہین خوب تو مرید کرتا ہے جہان اسکا مقابلہ کرنے کو کوئی مذہب نہین ہوتا ۔ برخلاف اسکے جہان کسی واقعی مذہب کا سامنا ہو جاتا ہے بس وہان اسی ہمیشہ ناکامیابی ہوا کرتی ہے ۔ واقعی مذہب سے ہماری مراد مذہب حق نہین ہے (گو یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ دنیا مین ایک مذہب حق موجود ہے) بلکہ کوئی ایسا

سید ہاساد ہا طریقہ جسپر مذہب کی تعریف صادق آسکے ہمارے نزدیک وہ عملی تعلق جو خدا اور انسان مین بذریعہ یقین پرستش فرمانبرداری اور اخلاق حمیدہ کے قایم ہوجاتا ہے اوسکو مذہب کہتے ہین اور ایسے مذاہب مشرق مین موجود تھے مگر مغرب مین نہ تھے۔ اب ہمارے اس قول کی تصدیق بھی کرلیجئے۔

(۱) مغرب مین دین مسیحی سے ٹکرانے اور مقابلہ کرنے کو کوئی مذہب نہ تھا نہ یونانیون مین۔ نہ رومیون نہ شمالی وحشی جرگون مین۔ اونکی مذہبی کہانیان دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اونمین نہ تو کوئی اعتقاد تھا نہ کوئی ایک مقررہ اصول تھا۔ بجز بے تُکے شریر دیوتاؤن کے مضحکہ انگیز کہانیون کے۔ گو ایک قسم کی عام پرستش بذریعہ۔ مندرون۔ پروہتون۔ بتون۔ مذبحون۔ قربانیون کے جاری تھی۔ مگر یہ قربانیان عجیب عجیب جسمانی اور شرمناک طریقون سے ادا کیجاتی تھین جنمین نہ یہ مادہ تھا کہ کسی روح اور خدا کے درمیان کوئی تعلق پیدا کرسکین۔ نہ اس ضرورت پر کسیکی نظر تھی۔ اونکا کوئی عام خدا نہ تھا بلکہ بُرے بُرے شریر بدکار دیوتاؤن مثل جیوپٹر۔ تھا اور ووین وغیرہ کے مجمع کو مانتے تھے۔ اخلاق سے واقف ہی نہ تھے کہ وہ کیا چیز ہے۔ مال و اسباب۔ غلام منصب سب کے واسطے جنگی تیغ اوسکی دنگ والے شعلہ پر اونکا عمل تھا۔ اونکے نزدیک نہ شہوت پرستی معیوب تھی نہ کسیکا خون کرڈالنا جرم تھا۔ نہ نشے بازی اور پیکر پینے مین بیغرتی

تہی۔ نہ دروغ گوئی کو کمینہ پن سمجھتے تھے۔ بجز تبرکات کی چوری و الدین کا قتل یا مسافر پروری کے خلاف عمل کرنے کے اور باتون مین جنکے خلاف انسان ضمیر فتوے دے چکا ہے وہ کبھی گناہ کا خیال ہی نہ کرتے تھے جو جسطرح چاہتا اپنی زندگی بسر کرتا تہا۔ بجز اون چند پولیس کے قواعد کے جو حفاظت خود اختیاری کے واسطے جمہور کی رائے سے قایم کر دیے گئے تھے اور کوئی روک اونکے واسطے نہ تہی۔ ذاتی پاکیزگی نفس کشی اور خدا مین واصل ہو جانے والے مسائل سے وہ بالکل ہی بے بہرہ تھے اور بدکاری اور جرم ایسا نہ تھا جسکے بچاؤ کے واسطے اونہون نے ایک نہ ایک توڑ نہ لگا رکھا ہو۔ اور یہ توڑ اونکے دیوتاؤن مین سے ایک یا کئی کے افعال کے نمونے پیش کر دینا تہے۔ کیونکہ قتل۔ ظلم۔ زبردستی۔ لوٹ مار۔ چوری۔ پرایا مال تاکنا دغابازی۔ جھوٹ۔ دروغ حلفی۔ فریب۔ سمیان۔ حسد۔ بغض۔ غرور۔ نشہ بازی۔ شہوت پرستی کے مکروہ طریقے اور تمام خلاف فطرت۔ ہوسین ان دیوتاؤن کی گھٹی مین پڑی ہوئی تھین۔ وے اچھے خاصے بٹے کٹے مرد و عورتین اور وایم الخمر پئے انسان تھے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اون لوگونکے خیال خدا کی نسبت بالکل انسانی پیرایہ اور مناسبت سے تہی۔ انکی پرستش نمایشی اور اونکے اخلاق بیرونک عیش پسندی تھی کیا ان حالتون کو آپ مذہب کے نام سے پکار سکتے ہین۔ بہر طور یہی مذہب

تھے (اگر انکو مذہب کہہ سکین) جو مغرب مین دین مسیحی کے مقابلہ کی تاب
نہ لاکر نیست و نابود ہوگئے۔ نہ ان مین کوئی اصلیت تھی نہ مادہ نہ مغز نہ خود
اپنے ہی لوگون پر انہین کسی قسم کی گرفت یا دباؤ حاصل تھا۔ تاہم یہ
لوگ باوجود بیہودے اور سست ہونے کے کچھ نہ کچھ انسانی عقل ضرور رکھتے
تھے۔ اور اسلئے کوئی واقعی مذہب جو انکے سامنے کوئی ایسی چیز پیش
کرتا جسکے سمجھ جانے یا جسکی پرستش کرنے یا جسپر عمل کرنے سے انہین خدا
اور انسان کے باہمی تعلق کا ایک قریب القیاس خیال ہو جاتا تو اسمین
کوئی شک نہین کہ وہ مذہب ضرور کامیاب ہوتا۔ پس انکا مقابلہ بچون کے
کھیل سے زیادہ نہ تھا۔ اگر ایسے ہی طریقون کو مغلوب کرنا مشکل مان لیا جائے
تو ضرور یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسانی فطرت اور عقل فوق العادت معاملات
کے استدراک مین بالکل ہی ناقابل ہین۔ پس دین مسیحی کا ایسے بیہودہ
کودن اور وحشی عقل کے بت پرستون پر کامیابی حاصل کرنے مین
اسقدر فخر کرنا اسیقدر قرین عقل ہو سکتا ہے جیسا کسی شخص کا کھیتون مین
دانہ چگنے والے پرندون کو نخچیر کرنے یا معصوم بچون کے قتل سے
اپنی بہادری پر ناز کرنا۔ چونکہ رومیون۔ یونانیون اور دیگر وحشیون
مین ایک قسم کا عقلی مادہ کام مین لانے کو موجود تھا لہذا جو قت
دین مسیحی نے ایک شخصی خدا روحانی پرستش اعلے پاکیزگی اور اخلاق

حمیدہ کے اسپنے ذہین نشین کیا - اوسوقت شروع مین گو بسبب غیر مانوس
اور خلاف رواج ہونے کے اونہون نے بہت کچھہ رد و قدح کیا - مگر آخر کو
اوسکی سحر الود نگاہون کا کشتہ ہونا ہی پڑا - کیونکہ یہ اونکی یہ پہلی ہی
بار تہی کہ اونکے سامنے ایک واقعی مذہب لایا گیا تہا - اسلیئے عقل سلیم کا
مقتضا یہی تہا کہ وہ اوسکے مقابلے مین اپنے تمام فضول قصہ کہانیون اور
خلاف عقل رواجون کو ترک کردین - باوجود ان سب باتون کے بہی
اونکے مغلوب کرنے مین دانتون پسینا اگیا تہا - اونکے پچہلی تندمزاجیون
کی جلی ہوئی رسی کے بل صرف قصباتیون اور دیہاتیون ہی مین نہین
باقی رہ گئے تھے بلکہ اصطباغ یافتہ سیحون کے تیز مزاج درشت اخلاق
نے خود اونکو صدیون تک مطلق العنان رکھکر اس قابل نہ ہونے دیا کہ
دین مسیحی کا اونپر پورا پورا عملدرآمد ہو سکتا - یہ بات تو موجودہ صدی تک
موجود ہے کہ جن لوگون کو اپنے دین مسیحی مین شریک کیا ہے وہ بہت کرکے
بت پرست تھے - اوسمین اسوقت بہی آپ کو یہ موقعہ حاصل ہے اور
شاید دوسرے مقامات پر بہی - مگر مشرق مین دین مسیحی کو لوہے کے
چنون کا سامنا ہوا ہے - کیونکہ یہان کے لوگون مین ایک تسکین آمیز سنجیدگی
اور قابل تعظیم شایستگی پہیلی ہوئی تہی جسکی ایک شاخ یورپ مین بہی پہونچ
چکی ہے مگر وہان پہونچتے ہی یا تو یہ سر کے بل غلاظت کی بدبو گھرنے

گڈہے میں جا پڑی یا وحشت آمیز جہالت کے مہلک عارضہ نے اسے آدبایا اسباب دنیا سے دین مسیحی کے پاس کچھہ بہی نہ تہا جو کسیکو پیش کرتا - سونا - چاندی - جواہرات - ریشم - روئی - مصالح چوبینہ وغیرہ سب مشرقی دنیا نے مغرب کو دیا - علم و ہنر و دیگر علوم جہان تک معلوم ہو چکے تھے خصوصاً طب و علم ہندسہ و دستکاری وغیرہ سب مغرب والون نے مشرق سے پائے ہین - علم عمارت سازی - نظم صفائی خیالات - فصاحت و بلاغت اسوقت تک مشرق ہی مین موجود ہین - ہمارے زمانے مین بھی بجز چند خرابیون یا اون ترقیون کے جو دستکاری اور بعض دیگر علوم مین ہوئے ہین اہل مغرب نے مشرق والون کو کچھہ بہی نہین دیا - بلکہ سب کچھہ مشرق ہی نے اہل مغرب کو دیا یہان تک کہ دین مسیحی بہی اسی نے اونکو نذر کیا ہے - دنیوی معاملات مین تو ظاہر ہوگیا کہ مشرقی دنیا کو مغربی پر ترجیح ہے اب ہم روحانی پہلو پر بھی لاکر فیصلہ کئے دیتے ہین -

ہشتم

یہان پر اس بحث کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ مذہب ہنود - یہود اور اسلام - عام اور پرانی انسانی روایتون کی بنا پر روشنی عقل کے ذریعہ سے مقام وقت یا لوگون کی خاص حالت کی مناسبت سے جاری کر دئے گئے ہین بلکہ صرف اسیقدر کہدینا کافی ہے کہ انملبا باوجود مختلف نقصون اور کمیون کے وہ کماحقہ مذہب کی تعریف مین آسکتے ہین جس سے

خدا اور انسان کا . وہ تعلق مراد ہے جسکا پرستش اعتقاد اور اخلاق حمیدہ پر دار و مدار ہے اور اوس تعلق کی پوری تفصیل ان مین موجود ہے گو یہ ممکن ہے کہ وہ اوس تعلق کے جیسا چاہیے ویسا سمجھا دینے کے واسطے سب سے عمدہ طریقہ یا کامل تدبیر نہ ہون - ہو سکتا ہے کہ اسلام مین نفسانیت اور تعصب نے مل ملکر کچھ نقص پیدا کر دیے ہون - یا بودھ مذہب مین ہمہ اوست والے مسئلہ کی پابندی سے کوئی عیب پیدا ہو گیا ہو یا مذہب ہنود کو اوسکے سبلے شمار دیوتا ؤن کے تصور نے بگاڑ دیا ہو - مگر وہ کافی طور سے اوس تعلق کا اظہار کر سکتے ہین جو خدا اور انسان کے درمیان ہے اور یہی گویا مذہب کی جان ہے -

اسلام جو اسوقت تک مقبولی سے پھیلتا جاتا ہے - ایک وحدہ لاشریک روحانی خدا کا جو تمام دنیا کا خالق ہے دل سے اقرار کرتا ہے اوسمین ایک روزانہ روحانی پرستش بذریعہ چند الہامی آیتون کے اور ایک محدود طریقہ اخلاق حمیدہ جاری ہے - اوسکی سریع ترقی اور اپنے پیرون پر اسوقت مضبوط گرفت اس امر کی قوی دلیل ہے کہ وہ اکثر قومون اور مقامون کے واسطے مذہب ہو سکتا ہے -

اگرچہ بودھ مذہب بسبب اوس رائے کے جو اوسنے خدا کی نسبت قائم کی ہے ہمہ اوست کی پیروی کے باعث اچھی نظر سے نہین دیکھا جاتا - تاہم

اوسمین وجود خدائی تعالے کا اقرار انسان اور خداکے درمیان جو تعلق ہے اوسکے لئے بہی ایک سلسلہ تعلیم قائم کیا ہے انسانی کمالی اور روحانی پرستش پر بھی بہت کچھ زور دیا ہے اوسکے اخلاقی احاطہ مین وہ تمام تعلیم موجود ہے جو اسوقت دین مسیحی کا مایہ ناز سمجھی جاتی ہے بلکہ اوس سے بہی کسیقدر زیادہ ہے - یا اوسمین باطنی گناہون کی سخت ممانعت ہے - خطاؤنکی معافی پر سخت زور دیا ہے با عتبار مذہب ہونے کے وہ ایسے اعلا درجہ پر پہونچا ہوا ہے کہ مسیحی اسوقت تک امریکہ اور یورپ مین اوسکے بعض تعلیمی اصول پر زور دینے کی کوشش کر رہے ہین - علاوہ ازین اوسکے بے شمار پیرو اوسکے عمدہ ہونے کی ایک قوی دلیل ہین -

مذہب ہنود گو عملاً بہت سے دیوتاؤن کی تعلیم دیتا ہے مگر ان سب کے مافوق ایک قادر مطلق خالق کا بہی مقر ہے جو خود ان تمام دیوتاؤن کا بنانے والا پایا جاتا ہے - علاوہ اوسکے ایمانی نوشتون کے اوسمین روحانی پرستش روزانہ عبادت اور اعلے درجہ کا اخلاق بہی موجود ہے پس یہ بات بدیہی طور پر مسلم ہو چکی کہ باوجود اپنے نقصون کے یہ مذہب مذکورہ بالا تعریف مین پورے پورے طور پر آ سکتے ہین - انہین خدا اور ایمانی نوشتون پر پورا پورا اعتقاد ہے ذاتی پاکیزگی اور محبت الٰہی پر بہی بہت کچھ زور دیتے ہین - روحانی پرستش اور روزانہ عبادت

کی ہی انکی طرف سے بڑی تاکید ہے انسان کو اخلاقی راستہ پر چلانے کے لئے بھی اونکے پاس مکمل قانون موجود ہین -

یہودیون اور مسیحیون کے دس حکمون مین سے آٹھ اونکی تعلیم مین داخل ہین یہ امر کہ سنبہ کا دن اونہون نے کیون بزرگی کے لیے مخصوص نہ کیا - اظہر من الشمس ہے - گو یہودیون کی ذاتی بے امتیازی روکنے کے واسطے ضرور تھا مگر چونکہ اونکے یہان خدا کا نام لینا عبادت مین داخل ہے اسلئے اونہون نے اسکی مخالفت نہین کی -

المختصر یہ مذاہب ہین جنکو اپنے مریدون مین داخل کرنیکے واسطے دین مسیحی نے مشرقی دنیا مین بلا کسی کامیابی کے کوششین کی ہین - اور اونکے پیرون کی اوس فرمانبرداری اور خلوص نے جو وہ اپنے مذہب سے رکھتے ہین اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ نہین جنبش ہونے والی نہین -

اب ہم یہ پوچھتے ہین کہ دین مسیحی کے پاس ایسی کونسی چیز تھی جو صرف اسکے واسطے اونکے سامنے کی جاتی کہ وہ اوس سے محروم ہین کہ ایک قادر مطلق خدا پر سچا عقیدہ - جسنے مغربی دنیا مین جہان کسیکو خدا کا نام ہی معلوم نہ تھا ایسی بدیہی ترغیب دی - یقین ہو سکتا ہے - یہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ تمام مشرقی دنیا ایک ایسے ہی خالق مطلق اور قادر اعلے الاطلاق کو مانتے تھے اگر انسانی فضیلت کی نسبت کوئی خیال ظاہر کیا جاسے تو اوسکی نسبت

ہی یہ مذاہب یہی کہتے ہین کہ انسان دنیا کے واسطے نہین پیدا کیا گیا بلکہ بہشت
اور خدا کے واسطے - پہر کیا روحانی پرستش کا دعوے ہو سکتا ہے ! نہین کیونکہ اونمین
ہی روزانہ عبادت اور تصفیہ روح کے واسطے روزون وغیرہ کی سخت تاکید ہے - پہر
کیا پاک وصاف طریقہ اخلاق ایک ایسی چیز ہو سکتا ہے - یہ بہی نہین ہو سکتا کیونکہ
اونکے بہی اخلاقی اصول وہی ہین اور او نہین قاعدون پر چلتے ہین جو فطرت کی
تاثیر سے انسانی دلون مین پیدا ہوتے ہین - اچہا پہر کیا اوس ثواب کا نام لین جو
نیکیون کا نتیجہ ہے - یہ ہی ممکن نہین کیونکہ ونکی بہی تعلیم ہے کہ نیکیونکے واسطے
بہشت ہے جہان سب سے اعلے درجہ کی نعمت مشاہدہ ذات باری تعالے ہے
اب مقام غور ہے کہ مشرقی دنیا کی حالت کسقدر مختلف ہے مغرب سے جہان
کی وحشی قومین تو مثل حیوانات کے اجہل - غبی - خونریز - اور زندتهے -
اور وہ - رومی و یونانی - درنگلوئی - نفس پرستی - اور غلاظت مین پہنسے ہوئے
تہے - ہیئت مجموعی سب کا یہ حال تہا کہ نہ خدا کو پہچانتے تہے نہ بہشت و دوزخ
کی کسیکو خبر تہی - نہ ذاتی پاکیزگی روحانی پرستش اور اخلاقی خوبی کا کبہی دہیان
آتا تہا تو پہر بتائے کہ وہ ایسی کون سی شئے ہے جو اہل مشرق کے پاس
نہ ہو اور یورپین مسیحی اسلئے ادسے اونکے سامنے پیش کرسکے کہ وہ اوسے قبول
کرلین ! صرف ایک قسم کا اعتقادی طریقہ تعلیم جو بذریعہ مسیح ملہم من اللہ خدا
سمجہا جاتا ہے - مگر اس اعتقادی طریقہ تعلیم کو عرب کی بامروت قومون نے

سے بے عذر قبول تو کر لیا مگر آخر کو مختلف مذہبی جرگوں مین تقسیم ہو کر کوئی محدود الخیالات کوئی فلاسفانہ خیالات کوئی لعنتی اور کوئی کچھ مشہور ہو گیا اور ایک دوسرے کو کافر اور جدا جانکے کن کن ناخوش آیند ناموں سے پکارنے لگے - لیکن عملی خیالات کے اہل مشرق اپنے مذہبی نوشتوں پر مضبوطی سے قایم رہے جو بہت تھوڑے اور سیدھے سادے تھے -

اونہوں نے اسپر کہ ہمین کیا کرنا چاہیے زیادہ زور دیا بہ نسبت اسکے ہمین کیا یقین کرنا چاہیے - مشرق مین اعتقادی یقین بالکل ہی کس مپرسی کی حالت مین ہے اور جب دین مسیحی یہ کہکر صلائے عام دیتا ہے کہ دائمی سزاے لعنت کے مقابلے مین ہمارے پاس بہت سے نوشتہ جات آسمانی کی تعلیم موجود ہے تو بے مروت مشرقی تعلیم دین مسیحی کیطرف کان ہی نہین دھرتے اور اپنے آبا و اجداد کے عملی اعتقادی طریقہ پر راستہ لیتے ہین - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اہل مشرق کے خیالات دین مسیحی کی نسبت کیسے اور کیا ہین - اونہین اپنے مذہب پر چلتے ہوئے مدتین گذر چکی ہین وہ اونکے دلون مین گھر کر گئے ہین اونکی ضرورتون کو پورا کر چکے - اور ہر صورت سے اپنی نیکی اور بھلائی کا پورا پورا ثبوت عقلی طور پر دے چکے ہین - پھر کیونکر ممکن ہے کہ اونکی جگہ پر ایک ایسا جدید طرز اختیار کرنے کی خواہش کرین جسمین ایک وہمی نشانی کے سوا

کچھ بھی نہین پایا جاتا (میں یہ باتین ازراہ طعن نہین کہہ رہا ہون بلکہ دوسرونکی زبان بنا ہوا ہون) وہ واعظان دین مسیحی کی آواز تک نہین سنتے بلکہ سر ہلاتے کانون پر ہاتھہ دہرتے اپنے راستے لیتے ہین۔ انجیل مقدس یا دوسرے مذہبی رسالے جو اونہین تقسیم کیے جاتے ہین وہ عطارونکے حوالہ کر دیتے ہین تاکہ پڑیان باندہنے کے کام آجائین کیونکہ جو اونہین پڑہنا ہی نہین سکتے اور جو پڑہ سکتے ہین وہ پڑہنا نہین چاہتے۔ اگر کسینے دنیا جاتی دیکھکر کہین سے کچھہ پڑہا بھی تو یقین لانا تو ایک طرف اوسکے مضمون پر عجب عجب طرح سے ناک بھون چڑہاتا ہے۔ دین مسیحی کے علماء ادب اور دعوت کی نسبت عام خیالات کی یہ کیفیت ہے جو ابھی ہم بیان کرآئے ہین۔ مگر اسکے سوا اور بھی طریقے ہین جنسے واعظان مسیحی کی کوششون کی مخالفت کیجاتی ہے اور وہ یہ ہین کہ مشرقی مذاہب کے عالم اور معلم بھی خاموش نہین بیٹھے رہتے اونہون نے اکثر جوابات جنکو وہ اپنی دانست مین بہ مقابلہ مسیحیون کے دندان شکن سمجھے ہوئے ہین عام طرز پر زبانی پہیلا دیے ہین ۔ ان جوابات مین ہر ایک مذہب نے اپنے خاص طریقے کے بھی کچھہ نہ کچھہ پہلو قایم رکھے ہین ۔ ہم آگے چلکر اوسے بیان کرتے ہین جو کچھہ ہر ایک مذہب نے اپنے لوگونکو بہ مقابلہ دین مسیحی کے اصول معاملات مثلاً الوہیت ۔ انسانیت ۔ موت اور صعود کے سکہبار کیا ہے ۔

بودہ مذہب نے اپنے پیرؤنکو بہت ہی سیدہی سادہی دو باتین تبلادین - یہی او نسے
کہدیا ہے کہ " چلو جیسا آپ کہتے ہین ایسا ہی ہوگا (مجہے زیادہ تحقیقات کا شوق
نہین) کہ دین مسیحی مجہپر یا بودہ مذہب پر کیا اثر کرتا ہے - ہو سکتا ہے کہ
مسیح ایک دغا باز ہو یا بودہ کے ان ان اوتارون مین سے ایک اوتار ہو
جنپر یقین کرنے کے واسطے مجہے تعلیم دی گئی ہے - بصورت اوّل مجہے
کچہہ ضرور نہین کہ اوسکے اعتقاد پر بہروسا کرون بصورت دیگر اوسکی تعلیم
سکیا منی کی تعلیم سے مختلف نہ ہوگی - پس جب تک مین اوس تعلیم پر کار بند
ہون محفوظ اور مامون ہون - مجہے دونون حالتون مین کچہہ ضرور نہین کہ ان
نووارودون کی تعلیم پر کان دہرون مین اپنے آبائی طریقے کو کبہی نہ چہوڑون گا اپنی
زندگی بسر کرنے کی نسبت ہو کر ہمیشہ کی تسلی حاصل کرونگا - علاوہ ان سب باتون
کے اس مذہب کو جان مارنے کی ہی اجازت دی گئی ہے اسلئے یہ مذہب
کبہی حق نہین سمجہا جا سکتا -

بودہ مذہب کے اصول کی مطابقت سے دیکہا جائے تو یہ جواب بالکل ہی
قریب القیاس اور قاطع ہے - مذہب ہنود بہی قریب قریب ایسا ہی کچہہ
جواب دیتا ہے " آخاہ اوتار! کیا دین مسیحی مین بہی اوتار کا اظہار ہے پہر
جبکہ آپ اپنے مذہب مین ایک اوتار کے ہونے سے اتنا فخر کرتے ہین تو
ہمارے مذہب کو بہت اچہا سمجہنا چاہئے اور اسپر تو جہان تک ناز کرین بجا ہے

کیونکہ اسمین نو اوتار اسوقت تک ہو چکے ہین اور دسوان آنے والا ہے مگر آپ کا اوتار مختص المقام ہوگا۔ ہم آلہی نسل کے بندون سے ہمسکو کوئی تعلق نہین ہے اور ہمپر کوئی حق ہے۔ آپ کو اوسکی نسبت معجزون کا دعوے ہے۔ بیشک اور سچ ہوگا کیونکہ کوئی نادان کہیگا کہ ایک اوتار معجزہ نہین دکہا سکتا۔ ہمارے کرشن جی کو دیکہئے جسنے اپنے گوالیون کو منہ سے بچانے کے لئے چہنگلیا پر پہاڑ اوٹھا لیا اگر آپ کو کچہہ شک ہو تو متہرا مین جاکر دیکہہ لیجئے اسوقت تک وہ پہاڑ موجود ہے۔ پس مین۔ پس مین اِن باتون سے خوش ہون کیونکہ وہ میری تعلیم کے موید ہین۔ مگر غور تو کیجئے آپ کا اوتار میرے واسطے محض اجنبی ہے کیونکہ وہ کالا پانی (بحر اسود) کے اوس پار پیدا ہوا ہے اسلئے ہم ہندوؤن کو اوس سے کوئی سروکار نہین"

علاوہ اِس جواب کے وہ اپنے دلون مین ہمیشہ آپ کو کوسا کرتے ہین کیونکہ گاؤکشی کا سا سخت جرم آپ سے عاید ہوتا ہے آپ گائے کا گوشت کہاتے ہین اور گائے کا گوشت کہانے والے سے ممکن نہین کہ سوائے بدی کے کوئی نیکی ظاہر ہو۔ کیونکہ ہندوؤن نے اپنا مذہب ہی جداگانہ نہین بنا لیا ہے بلکہ وہ ایک علیحدہ قوم ہی ہین اسلئے اوس اوتار کا اونکے پاک دریاؤن سے دور ہندوستان کے باہر اونکی پاک قوم سے بلا تعلق ظاہر ہونا گویا اوسپر الزام ہے اور اسلئے وہ دین مسیحی کی تحقیق کا خیال کرنے سے بہی محفوظ ہین۔

اسلام تو گویا آستین ہی چڑہائے ہوئے مقابلہ کو تیار ہے "وہ خدا کا بیٹا !! کفر او

اور سراسر کفر!!! کیا خدا مجسم ہے۔ کیا اوسکی بیوی ہی جو اوسسے اولاد ہوگی یہ کیونکر عقل مین آسکتا ہی کہ روح کو بیٹا ہو۔ اصل یہ ہی کہ ان غریب مسیحیون کو تحریف شدہ انجیل ملگئی ہی۔ اسکی اصل کچھہ ہمین خوب جانتے ہین۔ یہ باتین ہم سے پوچھو۔ اسمین شک نہین کہ مسیح ایک پیغمبر بزرگ ہین۔ اونسے لوگون کو خدا کی راہ دکھلائی اور تعلیم دی لیکن اونہون نے اوسپر بالکل یقین نہین کیا اور چاہا کہ اوسے مصلوب کرین تب وہ اونکی نظرون سے غایب ہوگیا اور ان بے بہرہ احمقون نے اوسکے بدلے ایک دوسرے شخص کو صلیب پر چڑہا دیا۔ بعد ازان خدا نے مسیح کو آسمان پر اوٹہا لیا جہانسے وہ اسوقت اوتریگا جب دجال خروج کریگا اور اوسسے پوری شکست دیگا اونسے آسمان پر اوٹہا لئے جانے سے پہلے ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشین گوئی کی تہی یہ کہکر کہ خدا نے جسطرح مجھے بہیجا ہے اسیطرح ایک اور تسلی دینے والا تم مین بہیجیگا اور وہ تمہین راہ حق دکہائیگا۔ سچی ایماندار یہ تاریخ ہے مسیح کی جسے ہم بخوبی جانتے ہین مگر یہ مسیحی اس سے بالکل بیخبر ہین اور اسیواسطے وہ ایک پیغمبر بزرگ کی نسبت ایسے کفر آمیز کلمے کہا کرتے اور اوسکے مرتبہ کو خدا سے وحدہ لاشریک کی برابر بناتے ہین۔ چار پیغمبرون کو خدا کیطرف سے خطابات ذیل عطا ہوئے ہین۔ موسے کلیم اللہ۔ ابراہیم خلیل اللہ۔ محمد رسول اللہ اور عیسے روح اللہ اسے سچے ایماندار راستی کی پیروی کرو اور ان بیخبرونکے بہکانے سے حضرت عیسی پیغمبر خدا کی نسبت جو مریم کے بیٹے اور خدا کی روح ہین غلط خیال نہ قایم کرو

یہ قرانی تعلیم مسیح کی نسبت ہر ایک مسلمان کے نوک زبان ہے۔
اب ہمین اسبات کے فیصلہ کرنیسے کچھہ سروکار نہین کہ آیا یہ جوابات جو بہ مقابلہ دین مسیحی ان مذاہب نے پیش کئے ہین بطور خود قطعی ہوسکتے ہین یا نہین۔ ہم صرف اسیقدر کہتے ہین کہ وہ بپابندی واقعات وحالات دئے گئے ہین اور اپنی اصولی حالت کی روسے لاجواب۔ صاف اور قطعی ہین۔ وہ اہل شرق کو دین مسیحی کی تحقیق وتدقیق پر ایک ذرا بھی مایل ہونے سے روکتے ہین اونکے اپنے مذہب اچھے ہی نہین بلکہ اعلے درجے کے ہین۔ جنہون نے اونکے بزرگون کو اس دنیا مین پورے طور سے خوش وخرم رکھا (اور امید ہی کہ اُس دنیا مین بھی فارغ البال ہونگے) پس جو کچھہ اونکے آبا واجداد کے واسطے نیک اور فائدہ مند ثابت ہوا وہ اونکے واسطے بھی ہوگا اور ضرور ایسا ہونا ہی چاہئے اور جو اونکے واسطے نیک اور فائدہ مند ہے وہ آنے والی نسلون کے لئے بھی ایسا ہی ثابت ہوگا۔
... سے بہ رد وبدل دین مسیحی سے چلی آتی ہے اسمین بہت کچھہ اہل شرق نے سونچا عمل کیا اور معرض بحث مین لائے اور اب بھی عمل جاری ہے۔ گذشتہ اور موجودہ حالت پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ آئندہ بھی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہیگا اعتقاد یقینی کی اونپر کوئی تاثیر نہین ہوتی اونہین اپنے مذہبون پر پورا پورا اطمینان ہے اپنے آبا واجداد کے نقش قدم پر چلنے مین اونہین ایک قسم کی اندرونی تسلی ہوتی ہے۔ پس ضرور ہی کہ اہل شرق پر جسطرح زمانہ گذشتہ مین رہا ایسا ہی زمانہ آئندہ مین بھی

دین مسیحی کا سدباب رہیگا - اسمین شک نہین کہ اکثر اشخاص تبدیل مذہب کرینگے مسیحی نسلین فطرتی ذریعہ تولید سے ترقی کرینگے مگر چونکہ یہ ترقیان کثیر مجمع کے حق مین زیادہ مفید ہوا کرتی ہین - لہذا یہ بہی ضرور ہے کہ ناموافقت کو بہی روز افزون ترقی ہوگی اور جسطرح مسیحیون کا شمار آج سے پچاس برس بعد بڑہجائیگا اسیطرح وہ مناسبت بہی جو اسوقت اونمین اور غیر قومون مین ہے کم ہوجائیگا - کیونکہ جو تناسب مسیحیونکو غیر مسیحیونسے پچاس برس پہلے تہا آج اوس سے کہین کم ہے - اب یہ بات مسلم ہوگئی کہ مسیحی واعظون کو مشرق مین ناکامیابی ہوئی اور یہ ناکامیابی صرف اسی سبب سے ہوئی کہ اہل مشرق کے پاس باقاعدہ واقعی مذہب موجود ہین جنسے اونکے دلونکو پوری تسلی حاصل ہے اور مسیحیونکے پاس اول تو کوئی چیز ایسی نہین کہ جسے مشرقی دنیا صرف اسلئے قبول کرنے پر آمادہ ہوجائے کہ وہ اوس سے محروم ہے - اگر ہو بہی تو اوسکا حاصل کرنا کیا اہل مشرق یہ بہی خیال کرنا نہین چاہتے کہ وہ کیا اور کیسی ہے -

اہل مشرق کو مسیحی بنانے کی کوششون مین بڑی روک یہی ہے اور ہمیشہ سے چلی آئی ہے کہ اونکے پاس خود واقعی مذہب موجود ہین - یہ ناگزیر روک آج بہی ہے اور ہمیشہ سے چلی آئی ہے جسنے دین مسیحی کو مشرق مین لوہ مزید نہ حاصل کرنے دیے - یہ ممکن ہے کہ کسی مذہب مین یا کسی مذہب سی کچہہ نئے عقائد پیدا ہوکر پہیل جائین مگر یہ اوسکے ذاتی جوڑ توڑ ہین - مثلاً دین مسیحی مین آرین یا لوتہر کے طریق اسلام مین شیعہ طریق لوودہ مذہب مین شنتو کا طریق مگر اس سے یہ بات نہین پیدا ہوتی کہ ایک واقعی مذہب دوسرے کے مقابلہ

نیست ونابود ہوجاسکتا ہے - ہاں ملحدانہ بت پرستی - افسانہ مذہبی - وحشی قوموں کی باطل پرستی اور ست اعتقادی ضرور مذہب نے مٹا دی گئی ہین جیسا کہ یونان وروم بلکہ تمام یورپ مین اور نیز دیگر جزایر مین دین مسیحی نے کیا تاتار اور افریقہ مین اسلام نے کیا - یہ ہی ممکن ہے کہ ایک مذہب دوسرے کو بذریعہ قتل یا اخراج البلدی اوسے ایک جگہ سے دھکیل نکالدے اور اوسکا قایم مقام بن بیٹھے جیسا کہ اسپین مین ہوا - اور فارس مین زردشتیون کے ساتھ ہوا - مین آپ سے دعوے کے ساتھ کہتا ہون آپ دنیا کے نقشہ یا تاریخ کے کسی صفحہ پر انگلی رکھکر ایسا مقام نہین بتلا سکتے جہان ایک مذہب کسی ایسے دوسرے مذہب کو نیست ونابود کر کے قایم مقام ہوگیا ہو جسمین عملی طور پر اخلاق حمیدہ اور اوس تعلق کی تعلیم موجود ہو جو انسان اور خدا کے درمیان ہے - ایسی تو ایک مثال ہی نظر نہین آتی بلکہ اسلام کی - ہندوستان مین مذہب ہنود کے مقابلے مین ناکامیابی اور بودھ مت کے تمام بندون کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کر لینے کی کوششون مین ناکامیابیان اور علےٰ ہذا القیاس برخلاف اسکے - اور ہر دین مسیحی کی - مذہب ہنود - مذہب زردشتی مذہب اسلام و بودھ مت کے مقابلہ مین یکے بعد دیگرے علے التواتر ناکامیابیان ہمارے نزدیک اس امر کا پورا پورا ثبوت دے رہی ہین کہ یہ امور اتفاقی نہ تہی بلکہ فطرتی انسانی مین ایک حقیقی اور مسلم الثبوت مسئلہ اور ایک عام قانون کا نتیجہ ہین - جسپر کوئی مذہب کسیطرح سے اثر نہین ڈال سکتا ہے -

پچھلی ناکامیابیان جنکو اب آپ کچھہ کچھہ سمجھنے لگے ہین - آیندہ کے واسطے آپ کے

بہت عمدہ سبق ہو سکتی ہین ۔ آپکے واعظین کی سرگرمی پاک خیالی یا علم مین کوئی کستر نہین سخت سے سخت محنت اسے اعلے درجہ کے صرف جانین لڑا دینے مین بھی کوئی کمی نہین دین مسیحی کی ذاتی نیکی کی عدم موجودگی کا بھی خیال نہین آسکتا ۔ ان باتون مین سے ایک بھی ان مشرقی ناکامیابیون کا سبب ہوئی نہ ہوتی ہے نہ آیندہ ہوگی ۔ بلکہ معاملات کے فطرتی پہلو اور اپنی بات سے جنبش نہ کرنے والے اہل مشرق کے خیالات اور معاملہ فہمی نے آپکی ناکامیابی یقینی اور دائمی کردی ہے ۔ کیا اچھا ہو اگر آپ ان فضول روپیہ اور بیکار کوششون سے باز آکر اپنے دوستانہ واعظین اپنی محنت سے اپنے ہی لوگونکے فائدہ پہونچانیکے درپے ہون ۔ دین مسیحی کے اون حالات کا جو یورپ مین ہین اگر اون مشرقی مذاہب سے جنکو آپ بیخ و بن سے اوکھاڑ دینا چاہتے ہین مقابلہ کیا جائے تو کیا نتیجہ نکلتا ہے ۔ کیا مشرق مین ایسے لاکھون سلح جنگ آزمودہ آدمی موجود ہین جو ایک دوسرکو ایک لفظ کیلئے جو وہ کسی خیال کی نسبت ظاہر کرے حلال کرڈالنے مین اچھی طرح مشتاق ہین کیا مشرق مین بینوشی سے بجز اون مقامات کے جہان آپنے اسی رائج کیا کوئی واقف بھی ہے ۔ کیا مشرق کی گلیون مین بھی بیشتر بینوشی اور بیحیائی کی وہی کیفیت جسکے نمونہ آپکے یہان سر بازار نظر آتے ہین نکلیا اوسکے قیدخانہ بھی دائمی مجرمونکے مجمع سے اسیطرح مملو رہتے ہین ۔ کیا اہل مشرق بھی دولت کے بہوکے پیاسے ہین اور مثل اہل مغرب کے سونے کو اپنا دیوتا سمجھے ہوئے ہین ۔ کیا ملحدی ۔ بے اعتقادی اور کفر مشرقی دنیا مین

بہی خیالات عالمانہ کا لباس پہنے پہرا کرتے ہین - کیا مثل جرمن و فرانس و لندن
کے یہان بہی مذہب گو وہ کوئی مذہب کیون نہ ہو ایک کس مپرسی کی حالت مین پڑکر
نشانہ ملامت بنا ہوا ہے - ہم بلاکسی اخلاقی خوف کے اس امر کا اظہار کرنے کو موجود ہین
کہ اہل مشرق ان تمام باتون مین باوجودیکہ وہ دین مسیحی سے محروم ہین بدرجہا بہتر ہین
بہ نسبت اہل مغرب کے ہر چند انکو دین مسیحی رکھنے کا فخر حاصل ہے - ہم آگے چلکر
ان چیزونکو بتائینگے جنہین آپ اپنی سرگرمی - حرارت مذہبی - شوق دلی - کوشش
اور دولت کو زیادہ فایدہ اور کامیابی کے ساتھہ کام مین لا سکتے ہین جنکو آپ اسوقت
تک ایسی جگہ صرف کرتے رہے جہان نہ انکی قدر ہوئی نہ ضرورت مانی گئی نہ کامیابی ہوئی
آپ جو لوگ کہ بت پرستون کے راہ راست مسیحی پر لانے کا دم بہرا کرتے ہین - مگر خود
آپکے اپنے بت پرستون کو راہ راست پر لانیکی زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت اونکے کیونکہ
وہ بڑی مضبوطی کے ساتھہ قایم اور بڑی سرگرمی سے عمل پیرا ہین اپنے اون مذہبون
پر جنکو وہ اوتنا ہی اچھا سمجھتے ہین جتنا آپ دین مسیحی جسے آپ مین بہت سے لوگون نے
ماننا ہی ترک کر دیا ہے اور جس پر بہت ہی کم لوگ عمل پیرا ہین - اگر دین مسیحی کی یہی حالت
ہے اور اوسمین داخل ہونے سے یہی فایدہ ہے تو وہ اوسکی نومریدی سے باز آئے خود
آپ کے ملک مین جو لاکہون بت پرست جہالت کے گہرے گڈہے اور بدیون اور گناہونکے
کیچڑ مین پہنسے ہوئے ہین اونکی طرف اشارہ کرکے کہتے ہین کہ پہلے اپنے گہرون کو صاف
کروا اپنے اصطبلون کا کوڑا کرکٹ دور کرو - اپنے صحن گہانس پہونس سے پاک کرو

اپنے کھیتون کی کاشت کرو۔ اپنی چشمون کی صفائی کا انتظام کرو۔ جب یہ سب کر چکوگے اوسوقت ہمارے کامون مین دخل دیا تو مضائقہ نہین اسوقت تو ہم اپنے معاملات کو اصول اخلاقی کی بنیاد پر آپسے بدرجہا بہتر سمجھتے ہین۔ اور واقعی وہ بہت سی باتون مین ہمین بہی ایسے ہی جب تک تم دین مسیحی کو جو اب صرف نام کے واسطے رہگیا ہے درست نہ کرلو اپنے گناہ کیطرف دوڑنے والے بت پرستونکو اپنی جماعت مین سے نیست نہ کرلو۔ اور اپنا ہمرہانی دور افتادہ اپنے مذہب و اخلاق کے دلدادہ شیدا اہل شرق کو۔ اپنے مذہب و اخلاق کی کھیتون کے مزے لینے دو۔ جب تم مذکورہ بالا تمام باتین پوری کر چکوگے اوسوقت اور صرف اوسوقت تم اہل شرق کو دین مسیحی مین لانے کی کوشش کرسکتے ہو۔ گو کہ وہ عام قانون جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین یقیناً اوسوقت بہی تمکو کامیاب نہ ہونے دیگا بالفعل تمہین اس مقولہ پر کاربند ہونا چاہئے کہ "اول خویش بعدہ درویش"

اسمین کچھ شک نہین تم ضرور کہوگے کہ اپنے خاندان کے درویشون مین خیرات محدود نہ رکھنا چاہئے اور اپنے دعوے کے ثبوت مین انجیل متی کے ۲ - باب کی ۱۹ - آیت پیش کروگے ۔ مگر اسکا جواب ہم یہی دیتے ہین کہ خیرات خاندان سے صرف اوسیوقت تجاوز کرسکتی ہے اور اوسے ضرور کرنا چاہئے کہ جب اوسے اتنی قوت ہو اور وہ ذریعہ رکہتی ہو کہ اپنے حقدارونکی ضرورت پوری کرکے اور کام مین بہی لائی جا سکے جبکہ خود تمہارے ملک مین انصاف سے پوچہو تو اسکی صریحاً ضرورت موجود ہو تو ایسے وقت مین دوسرونکے خیال سے کیا فائدہ ۔ خصوصاً شرق مین تو تم اسے مفت ضایع کر رہے ہو جبکہ اپنے ملک مین

تو خیر کچھ نہ کچھ فائدہ ہی اوٹھاتے - اگر واعظین مسیحی کی محنت و مشقت کی نسبت پوچھیے تو
وہ بھی پورے پورے طور پر کیگئی - کیا مذہبی تعلیم دی نگئی یا کم سے کم اسکا اعلان ہر ایک قوم
مین نہین ہوا - اگر کامیابی نہ ہوئی تو محنت و مشقت کرنیوالونکا کیا قصور بلکہ اس ناکامیابی کا
الزام کسیکو بھی نہین دیا جاسکتا - یہ ایک عام فطرتی قانون کا نتیجہ ہے - علاوہ ان سب
باتونکے یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ دین مسیحی تمام مذہبونکو ہٹاکر اونکا قایم مقام ہوجائے گا
اوسکی نومریدی اور کامیابی بمشکل نصف آریا قومون یا سلطنت روم مین جہان تک آدہے
مجلدانہ اعتقادی سے تعلق تہا محدود رہی گو اون نومریدونکی نسلین وہان سے نکلکر دوسرے
ملکون اور براعظمون مین پہیل گئین - آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ دین مسیحی کا دوسرے
مذہبونکو ہٹاکر اونکی جگہ قایم ہوجانا لابدی تہا - اپنی اپنی کتابین ہمارے ہاتہون مین دین
ہمنے اونہین پڑہا مگر ایک بھی آیت اس مضمون کی کہین نظر سے نہین گذری جس سے یہ
واضح ہوجاتا کہ یہ مقدر ہوچکا ہے کہ دین مسیحی تمام دنیا اور بنی آدم کا ایک خاص مذہب ہوگا - یوحنا
کی انجیل کے دسوین باب ۱۶ - آیت مین لکہا ہے کہ "فی الحقیقہ ایک گلہ بان" جس سے
دنیا کو علاوہ موجودہ کے آنیوالے مذہبکا بھی امیدوار بنایا گیا ہے - مگر یہ آپ کے
گہر کے معاملات مین ہم نہین چاہتے کہ اونمین دخل دین اور ایسی ہی امید آپ سے بہی
کرتے ہین کہ آپ بہی ہمارے کامون مین دخل در معقولات نہ فرمائین - یہ بات کہ
آپ اپنے مذہب کو دنیا کے سب مذہبونسے اچہا سمجہتے ہین اور دوسرے دنکو بہی اس سے
پوری پوری آگاہی ہوجائے اسمین شک نہین کہ فطرتی ہے اور مشرقی دنیا بہی آپکی اسکی

ارادہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں مگر ایک مشرقی اپنے مذہب کو بھی کم سے کم اتنا اچھا تو ضرور سمجھتا ہے جتنا آپ سکے مذہب کو اور اوسکی جبلی مذہبی استقلال کا تقاضا بھی یہی ہے جیسا کہ اوس شریف آدمی کا حال تھا جسکے بیان سے ہمنے اپنی اس تحریر کی تمہید قایم کی ہے کہ وہ اپنے آبائی طریقہ پر ایمانداری اور استقلال سے قایم رہے جسکو وہ اچھا اور اپنے مناسب حال سمجھتا ہے ترک کر کے ایک ایسے طریقے کے اختیار کرنے سے جس سے خوف زدہ ہوا ہے نہ اوسکا اوسے تجربہ ہی معذوری ظاہر کرتا اور انکار کرتا ہے نہ ذی ہوش سنجیدہ منصف مزاج اور مستقل اہل مشرق بے جانے بوجھے اندھیرے کنوئیں میں کود پڑنا کسیطرح پسند نہیں کر سکتے

اشتہار

آزمودہ سچی اور نہایت مفید ادویہ

مفصلہ ذیل مجربات جو خاص خیری ایجاد ہیں جنکے مفید ہونیکے ثبوت میں صدہا خطوط ہر ایک علاقہ ملک ہندوستان کے موجود اور برابر روزمرہ آرہے ہیں فائدہ عام کیلئے مشتہر کیجاتی ہیں قیمت رفاہ عام کے خیال سے اسقدر کم رکھی گئی ہے کہ امیر و غریب برابر فائدہ اوٹھاویں **حبوب خیری** - اکسیر برائے ضعف دماغ - بصر - معدہ - ضعف مثانہ - نامردی باہ وغیرہ طالبعلموں کی طاقت حافظہ بڑہانے اور طاقت دماغی کو قایم رکھنے کیلئے نہایت مفید ہیں بکس ۴۰ گولی عہ **روغن طلاء** - اکسیر برائے سستی نامردی جلق وغیرہ فی شیشی عہ **جوہر عشبہ** تریاق برائے امراض آتشک درد اعضا درد زانو و مثانہ خارش - پہوڑا پہنسی - فسادات خون وغیرہ فی شیشی عہ **حبوب فیروزی** اکسیر برائے تاپ تلی خرابی جگر وغیرہ اول ہی روز کے استعمال سے تپ دفع ہو کر بہوک شروع ہوتی ہے بکس ۴۸ گولی ۱۲ر **جوہر تپ عرق** اس مرض موذی کیلئے اکسیر ہے ایک شیشی سے ۴ یا ۶ مریض صحت یاب ہوتے ہیں فی شیشی ۱۲ر **جوہر دافعہ سوزاک و قرحہ** عموماً ۲۴ گھنٹہ کے اندر درد جلن پیپ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا دور ہوجاتا ہے فی شیشی عہ **یکلپٹول بام** - اکسیر برائے کہانسی تر و خشک نزلہ زکام دمہ نمونیا وغیرہ فی شیشی عہ **فیور سرپ** دافع عادات افیون چنڈو مے نوشی وغیرہ صرف نباتات سے تیار کیا ہے کسی قسم کی کوئی مستی یا زہر کی ملاوٹ نہیں اور نہ طبیعت میں کمزوری یا کاہلی بدلطفی ہوتی ہے قیمت فی شیشی معہ [illegible]

دیکھو تازہ شہادت (۱) ازجانب مولوی محمد اسحق مدرس مدرسہ کوٹ سبزل ریاست بہاولپور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۰ء تسلیم مع تعظیم جو کہ یہ آپکی حبوب خیری اور روغن طلا کی تعریف کروں کم ہے فی الحق اعجب العجائب و اغرب الغرائب ہیں واللہ - ایک بکس حبوب خیری اور روغن طلا جو سابق منگوا چکا ہوں اب پورا کورس کرنے کیلئے دو بکس حبوب خیری اور طلب کرتا ہوں بذریعہ ویلیو پی ایبل عنایت فرماویں (۲)

(۲) ازجانب میر واحد بخش صاحب خانپور ریاست بہاولپور ۴ نومبر ۱۸۹۰ء نائب تحصیلدار خانپور مشفق و مکرم نوازش فرمائے بندہ جناب شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر زاد عنایتہ - السلام علیک و شوق ملاقات - ادویہ مرسلہ جناب سلامت پہونچ چکی ہیں بندہ عرصہ تین سال سے بعارضہ ضیق النفس مبتلا ہے ادویہ ہائے یونانی و انگریزی وغیرہ متنوعہ استعمال کیا ہے مگر کسی ادویہ سے آج تک صورت شفایابی کی ظہور میں نہیں آئی از فضل الٰہی تعالیٰ حقیقی یکلپٹول بام جو جناب نے دو بوتل ارسال فرمائی تہیں اوسکی ایک بوتل کی استعمال سے شفا حاصل ہوئی اب دوسری بوتل استعمال میں ہے بعد ختم ہونے اوسکے اور منگوا لونگا - لیکن میرے نزدیک یہ عرق یکلپٹول بام نہیں بلکہ میں ایک جادو تصور کرتا ہوں - ایسی سریع التاثیر ادویہ آج تک نہیں دیکھی غرض جسقدر تعریف کیجائے بجا ہے - (۳) خاص علاقہ مدراس کے اطرافوں میں ادویہ کی اسقدر خواہش ہے کہ لوگ ہمیشہ بذریعہ پارسل منگواتے ہیں چنانچہ ۴ - اپریل ۱۸۹۱ء از [illegible] جناب محمد حسین صاحب ۲ بکس حبوب خیری اور چند ادویہ منگوائیں - علاوہ انکے ہر قسم کی انگریزی ادویات بڑی کفایت سے فروخت کیجاتی ہیں [illegible]

اشتہار

اردو انشا پردازی کی تحصیل

ممالک مغربی و پنجاب و اودھ مین روز بروز انگریزی علم ادب کی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آئندہ اور زیادہ ہوگا جسکے واسطے اپنی استعداد کے موافق اسباب و مصالح تیار کرنیکا ارادہ کیا ہے ابتدا اسکی اسطرح کی ہے کہ علم انشا پردازی کے قواعد بالترتیب بلحاظ آسان و مشکل بکار آمد و سودمند ہونیکے چار حصون مین لکھی ہین جنمین سے دو چھپ گئے اسکا نام مبادی انشا حصہ اول و دوم ہے انکی کیفیت اشتہار ذیل سے معلوم ہوگی۔ اور آریا و ہند و اہل اسلام و اہل فرنگ کی سیکڑون کتابونکا مطالعہ کرکے انمین سے نو قسم کے مضامین دو ہائی ہزار کے قریب انتخاب کئے انمین سے مضامین اخلاق اول اسلئے چھاپے ہین کہ آجکل مدرسون مین علم اخلاق کی تعلیم کا چرچا ہو رہا ہے انمین سے دو حصے چھپ گئے اور تیسرا حصہ چھپ رہا ہے۔ باقی اور قسم کے مضامین بھی اسی ترتیب سے چھاپی جاوینگی اب جو کتابین چھپکر تیار ہوگئی ہین انکا اشتہار جدا جدا چھاپا جاتا ہے۔ محمد ذکاء اللہ

قیمت ۱۲/ مکارم الاخلاق محصول ۱/

نہایت مستند و معتبر اعلی درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابون سے انتخاب کرکے ۲۳۶ مضامین اخلاق گیارہ زبانون مین لکھی ہین اور ایک باب مین دس مضامین متفرق لکھی ہین۔ باب اول سے خداتعالی کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ اور اسکا فضل و کرم جو انسان پر ہے معلوم ہوتا ہے۔ باب دوم سے تہذیب اخلاق کے اصول۔ باب سوم سے علم و عمل و عقل کی کیفیت باب چہارم سے رکھنے نے کا حال باب پنجم سے عشق و محبت باب ششم سے گناہ و توبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات باب ہشتم سے معاملات دنیا کے حالات باب نہم سے رذائل و فضائل اخلاق۔ باب دہم سے وقت۔ عمر۔ موت کا حال باب یازدہم سے حکایات۔ کل اس کتاب کے ۳۶۲ صفحہ ہین قیمت ۱۲/ محمد عطاء اللہ دہلی چیلپورنکا کوچہ

قیمت ۶/ تہذیب الاخلاق محصول ۱/

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت مین لاما گروکے مندر مین ایک کتب خانہ ہے جسمین نہایت مقدس قدیمی کتابین سنسکرت کی موجود ہین۔ اسکو ان کتابون کا اشتیاق پیدا ہوا اسلئے راما گروکو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مین حکیم سے فو کو بھیجتا ہون آپ عنایت فرماکر اسکو سیر کتبخانہ کی اجازت دین بیچلے فو کی عمر

پچاس سال کی تہی ۔ وہ نہایت وسیع اور فصیح اور صاحب علم تہا وہ یہان نہایت تزک و احتشام سے آیا اور اور ہندوستان
مین بہت کچہہ چرچا ہا اور کتب خانہ کی کتابون کو چہہ مہینہ تک مطالعہ کیا اس مطالعہ مین اسکی بڑی امداد ایک
فاضل نے بہی لا ما گرو کیطرف کی اسنے بہت سی مضامین انتخاب کر کے نقل کئے اور پہر انکو چین لیجا کر اپنی
زبان مین ترجمہ کئے ۔ اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑہتے تہے ۔ انکا ترجمہ انگریزی
زبان مین ہوا ہے مینے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکہے ہین ۔ پہر مینے رامائن کو پڑہا اور
جو حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تہا اسکو انتخاب کیا ۔ جناب سرجان میور صاحب نے کتاب بہارت
اور اور مستند کتابون سے اخلاق کے مضامین انتخاب کر کے انگریزی زبان مین نظم و نثر مین ترجمہ کئے ہین مینے
ان مین سے بہی بہت سی مضامین انتخاب کئے ۔ راجہ بہرتری کے شلکے کے مضامین بہی انگریزی سے ترجمہ کئے ہین
غرض اسطرح سے یہ مجموعہ ۱۱۷ مضامین اخلاق اور ۱۰۲ ۔ اور مضامین متفرق کا مینے لکہا ہے ۔

قیمت ۸ر   مبادی الانشا حصہ اوّل   محصول ۱ر

(۱) کاغذات امتحان لکہنے کے قواعد جنکے پابند نہونے سے سالانہ طالبعلمون کے نمبر کم ہوتے ہین یا فیل ہوجاتے
ہین (۲) علم ادب کی تعریف و موضوع ۔ انشا پردازی کو نسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور ان مین سے
ان مدارس کے معلمون اور متعلمون کے لیئے کہان تک موجود ہین اور کہانتک وہ انکے لیے مہیا ہونے چاہئین کن کن
باتونکو ملحوظ خاطر رکہنا چاہیئے کہ جنسے انکی استعداد اور لیاقت کا اظہار اچہی طرح ہو اور انکا وقت ضایع نہ ہوجائے
(۳) جب صرف و نحو کی تعلیم کا آغاز ہو انکے قواعد کی مشق کی طرز کیا اختیار کیجائے کہ جنسے انکو الفاظ کے اشتقاق کے
طریقے اور عبارتونکی ترکیبین معلوم ہوجائین اور غیرونکی عبارت مین عیب و صواب جانچنے کی لیاقت پیدا ہوجائے
علم بیان مین عبارات تشبیہات وغیرہ کا بیان لکہا گیا ہے کہ جس سے طالبعلمونکو معلوم ہو کہ انکو کیونکر استعمال کرتے ہین
(۴) پیرا فیریز (جسکو ترجمہ کرنا کہتے ہین) قواعد جنسے کہ طالب علمونکو اورونکی نظم و نثر کا بیان کرنا اپنی
عبارت مین اسطرح آجائے کہ عبارت بدلجائے اور مضمون مین فرق نہ آئے (۵) خطوط نویسی کے آئین
و قوانین و طرز و روش عبارت (۶) مضامین بیانیہ کے قواعد کہ جنسے طالب علمونکو ایسے مضامین
لکہنے آئین کہ جنمین کسی شئے کے حالات بیان ہون (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو
تاریخی واقعات اور اونکے اسباب و نتایج کا بیان کرنا آئے ۔ (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ

مضامین لکھنے آئین کو ہمین دلایل منطق اور براہین حکمیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلائل موافق و مخالف کو کیجا کر کے نتایج نکالے جاتے ہین ۔

قیمت ۸ ۔ مبادی الانشا حصہ دوم محصول ۱/

(۱) تمہید مین انشا پردازی کی تعریف و طرز ادائے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر اردو زبان سے تعلق ہو (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہو کہ صنایع و بدایع کو کیونکر کام مین لانا چاہئے صنایع جو مشہور ہین وہ کیونکر اور کہان استعمال کرنے چاہئین ۔ اور بعض صنایع جدیدہ لکھے ہین (۴) قوت بیانیہ و قوت فہم سخن کیونکر بڑہتی ہے (۵) مذاق سخن و اہتزاز سخن کا بیان اور کتابونکے پڑہنے کیلئے ہدایتین کہ کیونکر پڑہنا چاہئے اور انکے برے بہلے پرکھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ و بیانیہ و استدلالیہ کی مثالین لکھی ہین (۶) اوضاع و اطوار لکھنے کے مناظر قدرت و نیچر کے عمل و آثار و پیداوار کے بیان کرنیکے فضائل و اخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہین اور انکی توضیح مضامین لکھکر کی ہے ۔ (۷) آدمیونکی یادگار لکھنے کے اور حال لکھنے کے دستور ۔ واعظ مقرر اور کسی پیشہ ور کے حال لکھنے کے قواعد (۸) ہجو و ظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک قاعدہ کے ساتھہ کئی کئی مثالین لکھی ہین غرض ان دونون حصونکے پڑہنے سے اصول انشا پردازی سے ہائی اسکولونکے طالب علمونکو ایسی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ جواب مضمون آسان آسان جیسے انکے امتحانون مین آتے ہین باقاعدہ لکھہ سکین گے

اشتہار

کتب قوانین موجودہ و مطبوعہ مطبع سہیل دکن

چونکہ اکثر اہالیان ملک سرکار عالی خصوصاً امیدواران امتحان وکالت کو کتب مصرحہ ذیل کی ضرورت تہی، لہذا ہمنے بہایت کوشش و جانفشانی سے خوش خط ولایتی کاغذ پر چہاپکر تیار کی ہین ۔ ان کتابونکی تعداد بہایت کم ہے امید ہے کہ شائقین جلد جلد خرید فرما کر ہمکو مکرر چہاپنے کا موقع دینگے ۔

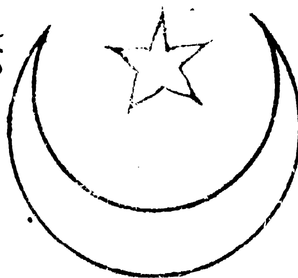
خلاصہ قانون معاہدہ ۔ خلاصہ قانون ثبوت ۔ خلاصہ تعزیرات ہند ۔ خلاصہ قانون شہادت ۔ خلاصہ قواعد رجسٹری و قانون رجسٹری و دستور العمل کاغذ مہر وغیرہ قیمت (عہ) علاوہ محصول ۱۲ علاوہ ان کے اور بہت سی خلاصہ کتب قوانین کے زیر طبع ہین جو عنقریب تیار ہو جاوینگے ۔ جنکو جناب مولوی سید بادشاہ حسن صاحب سررشتہ دار ہائیکورٹ نظام نے مرتب فرمایا ہے ۔ ان ہماصونکی تعریف جسقدر کیجاوی بجا ہے شائقین بعد ملاحظہ مولف کی قابلیت کی ضرور داد دینگے ۔ المشتہر محمد لطف علیخان مہتمم مطبع سہیل دکن

بقیہ رسید زر

عالیجناب مولوی سید شریف عبداللہ صاحب جمعدار
عالیجناب مولوی اکرم الدینخان صاحب مددگار صوبہ
عالیجناب مولوی سید احمد صاحب مددگار
عالیجناب مولوی سیف الحق صاحب ادیب
عالیجناب مولوی غلام غوث خانصاحب
عالیجناب مولوی عبدالاحد صاحب تعلقدار
عالیجناب صالح محمد صاحب سیٹھ
عالیجناب میر عاشق علی صاحب مہتمم کوتوالی
عالیجناب "یتیم" ٹبالوی
عالیجناب منشی اللہ دین صاحب شملہ
عالیجناب مولوی محمد ابراہیم خانصاحب وکیل
عالیجناب مسٹر ابراہیم احمدی صاحب
عالیجناب منشی فیروزدین صاحب
عالیجناب مولوی امجد علی خانصاحب
عالیجناب منشی محمود حسین صاحب صدیقی
عالیجناب بابو گیا پرشاد صاحب
عالیجناب مولوی احمد شفیع صاحب
عالیجناب مولوی محمود خانصاحب معتمد

جلد چہارم　　　　حسن　　　　نمبر

اعینونی اذا احسنت امرا　　فان الله یوتی کل قوم
وان اخطأت فاتونی صلاحا　　سعو فی الارض صلاحا فلا



بابت ماہ - اگست سنہ ۹۱ء

مضامین

صفحہ

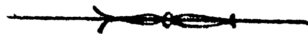
حیدرآباد دکن

مطبع حسن مین چہاپا گیا

تصحیح

گذشتہ رسالہ مین آخری دلچسپ مضمون کا عنوان غلطی سے "داغطان مسیحی کی ناکامیابیونپر ایک غیر مسیحی کی نظر" لکھا گیا تھا حالانکہ وہ نظر (ریویو) ایک معتبر عیسائی کی۔ مگر غیر طرفدارانہ تھی لہذا اوسکو حسب ذیل صحیح کرکے پڑہنا چاہیے "داغطان مسیحی کی ناکامیابیونپر ایک غیر مسیحانہ نظر"۔

غبارہ کا فلاسفرانہ بیان



اگلے زمانہ کے قصّے اور افسانے دیکھنے سے اکثر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی انسان کو اوڑنے کے کمالات ہم پہونچانے کا سودا رہا ہے جب ہم پرندون کو زمین سے اوپر ہوا مین اوڑتے دیکھتے ہین تو ہم کو ایک طرح کا رشک ہوتا ہے کہ ہم اون کی طرح زمین سے بلند ہوکر تری اور خشکی پر جہان چاہین وہان آزادی سے نہین پرواز کرسکتے۔

پرندون کی پرواز کی وجہ سے اگر اگلے زمانے کے بیدین لوگ ان کو خدا اور دیوتا کی نظر سے دیکھتے ہون تو یہ چندان تعجب کی بات نہین ہے۔ سب سے اوّل اوڑنے کی کل کا جو پتہ لگتا ہے وہ ایک بڑے مہندس ارکٹیاس باشندہ ٹیرنٹم کی ایجاد ہے جسکو اوس نے حضرت مسیح سے چارسو برس قبل ایجاد کیا تھا۔

ایک مورخ کا بیان ہے کہ ارکٹیاس نے ایک کاٹھ کا کبوتر ایسا بنایا تھا کہ جو چند منٹ تک ہوا مین معلق رہ سکتا تھا۔ مگر تھوڑی دیر مین پھر زمین پر آرہتا تھا تاہم یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اسمین "آرا سپرٹ" کا بھید مخفی ہے۔ انسان مین اوڑنے کی قابلیت کا پیدا ہونا صدہا صدیون سے خرق العادت خیال کیا جاتا

فرشتون سے قطع نظر کرکے قصون اور افسانون مین بیان کیا گیا ہے کہ
دیوؤن کے چمگاڈر کے بازوؤن کی مثل بازو ہوتے ہین اور اسکے ذریعے
سے وہ ہوا پر اوڑتے پھرتے ہین۔ اور بھوت پریت مین اتنی قابلیت ہے
کہ وہ جھاڑو کی سینکون پر بیٹھکر جہان چاہتے ہین اوڑ سکتے ہین۔ قدیم زمانہ سے
بچون کے بہلانے کے لئے یہ ایک کہانی چلی آرہی ہے کہ ایک بڈہیا عورت
اُڑن کھٹولے (شاید غبارہ) مین بیٹھکر اوڑی تھی اور حیرتناک بلندی تک
پہونچگئی تہی یعنے چاند کی بلندی سے بہی اور ستر گونہ بلند!!! خیر ان غیر معتبر قصون
اور کہانیون سے قطع نظر کرکے تواریخ سے اتنا پتہ تو ضرور لگتا ہے کہ نیرد
کے زمانہ مین سیمن میگنس نے کسی کل کے ذریعے سے ایک مکان سے
دوسرے مکان تک اوڑنے کی کوشش کی تہی مگر اوسمین اسکو کامیابی نہین
نصیب ہوئی تہی اور اسمین وہ جان سے جاتا رہا تہا۔ راجر بیکن وہ مشہور
معروف ڈاکٹر (فاضل) کہ جسکی طرف باروت کا اختراع منسوب کیا جاتا ہے
اوسنے کل کے ذریعے سے اوڑنے کی کئی ایک تدبیرین سوچی تہین مگر اوسکو
اون مین کامیابی نہین ہوئی اور نہ وہ لوگ کامیاب ہوئے کہ جنہون نے مختلف
وقتون مین اوسکی سوچی ہوئی تدبیرون کے ذریعے سے اوڑنے کی کوششین
کین۔ راجر بیکن کیطرح بشپ ولکنس نے بہی فن پرواز پر بہت زور لگائے
اور کوششین کین۔ مگر سب بے سود۔ جن لوگون نے اسبارہ مین کوششین

New
Simon
magno
R. Bacon

اور بجھیں کہیں ہین اون مین سے اکثر راجر بیکن کے خیال کے ممنون احسان پائے جاتے
ہین جسوقت ٹاریسلی کے تجربہ سے ہوا کے دباؤ کی حقیقت اور اوسکی
طبیعت اور ماہیت معلوم ہوئی ہے اوسوقت فادر لانا فرقہ جسوٹ کے ایک
پادری نے پرواز کی ایک کل یا غبارہ عجیب شکل کا بنایا تہا - اوسنے تانبے
کے چار بڑے بڑے کرہ بہت پتلے اور راستے بڑے کہ جنکا قطر ۲۰ فٹ تہا
بنائے اور اون مین اوسنے ایک کشتی جوکہ ایک طشت کے مشابہ تہی باندہی تہی
اوسنے یہ خیال کیا تہا کہ کرے ہوا سے خالی کئے جانے پر اوڑسکینگے واسکے کا
بوجہ اوٹھاکر ہوا مین اوڑنے کی قابلیت رکھ سکین گے - یا تو ہوا کے دباؤ
کا اسکو خیال نہین رہا تہا یا وہ اس سے ناواقف ہوگا کہ ہوا کا دباؤ باہر سے
پڑکر تانبے کے کرون کو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا - لانا نے تو یہ تدبیر سنہ ۱۶۷۰
مین نکالی تہی اور بیرومیٹر مقیاس الہوا سنہ ۱۶۴۳ء مین دریافت ہوچکا تہا -
لیکن سنہ ۱۶۷۸ اور سنہ ۱۷۰۹ مین پرواز کے بارے مین جو تجربہ کئے گئے
ہین وہ کامیابی کے ساتہ پورے ہوئے ہین - پہلا تجربہ ایک شخص بسنر نامی
نے کیا تہا جوکہ سیبل کا لوہار تہا وہ مصنوعی بازوون کے زور سے اچہلکر
مکان کی چوٹی پر جا بیٹہتا تہا - اور اسیطرح ایک مکان سے نیچے اوتر آتا تہا
دانٹ ایک ریاضی دان نے بہی کسی ذریعہ سے اوڑنے کی کوشش کی
تہی مگر وہ اسقدر کامیابی حاصل نہین کرسکا اسی کوشش مین ایک موقع پر اوسکی

ٹانگ جاتی رہی تھی لارنس ڈی گسمین نے ۱۷۰۹ء مین پرواز کی ایجاد کا دعوی
کیا۔ اور پٹینٹ کے لئے عرضی دی تھی چنانچہ خط کے ذریعے سے بادشاہ نے
اوسکو پٹینٹ بھی عطا کر دیا تھا۔ یہ کل ایک پرند کے مشابہ بیان کیجاتی ہے
الغرض ۱۷۸۲ء تک جتنی کوششین ہوئین وہ چندان کارآمد اور کامیاب ثابت
نہین ہوئین۔ صحیح اور اصل فن پرواز اگر سچ پوچھئے تو ۱۷۸۲ء مین دریافت
ہوا ہے۔ ہائڈروجن گاس کا علم ۱۷۶۶ء مین جو کاونڈش کو دریافت ہوا ہے
اسمین شبہ نہین کہ اوسنے فن پرواز مین جان ڈالی ہے۔ اسکے دریافت
ہونے کے دوسرے سال پروفیسر بلیک نے ایڈنبرا مین لکچر دیتے وقت
یہ بتلایا کہ ہائدروجن گاس ہوا سے بہت ہلکی ہے۔ اگر کسی چیز مین یہ گاس
بھر دیجائے تو وہ اچھی طرح اور کامیابی کے ساتھہ ہوا مین اوڑسکتی ہے گویا
اوس زمانہ سے غبارہ کی ایجاد خیال کیجاتی ہے۔ اسٹفن اور جمس منکالفر
یہ دونون شخص کاغذ کے کارخانے کے مالک تھے انکا کارخانہ انونی مین
تھا جو کہ قریب لائنس کے واقع ہے اسکو حسن اتفاق ہی سمجھنا چاہئے کہ جو یہ فن
غبارہ دریافت ہوگیا۔ اونکو ہائڈروجن گاس کی ہوا مین تیرنے کا علم تو تھا نہین
مگر ایک مرتبہ دھوئین کو اوپر چڑھتے دیکھکر اونکو دفعتاً غبارہ کا خیال پیدا ہوا
اول اسٹفن کے خیال مین یہ بات آئی کہ اگر کاغذ کا تھیلا بناکر اوسمین دھوان
بھرا جائے تو وہ ہوا مین اوپر چڑھ سکتا ہے اوسنے اپنے خیال کے آزمانے

کو ایک کاغذ کا تہیلا بنایا اور کمرے ہی مین اوسکے نیچے چند کاغذ جلا کر دیکہا
جب اون کاغذون کا دہوان اس تہیلے مین بہر گیا تو وہ کاغذ کا تہیلا اوپر
چڑہنا شروع ہو گیا اور کمرے کی چہت تک پہونچگیا - منٹگالفر کے غبارہ کی اصل
بنیاد یہ ہی خیال کیجاتی ہے - یہ ہی تجربہ اسکے بعد ایک کہلے میدان مین
کیا گیا اور وہان اوسکو زیادہ کامیابی ہوئی اور نیز اوسیوقت ایک بڑے
پیمانہ کا غبارہ بنا کر تجربہ کیا گیا - اور اوسمین بہی کامیابی ہوئی - منٹگالفر کا یہ قصہ
مشہور ہی کہ جسوقت وہ اپنی تحقیقات مین سرگرم تہا اوسوقت ایک بیوہ اوسکے
پاس آئی کہ جسکے خاوند کو کسی زمانہ مین اوس مطبع سے تعلق تہا کہ جسمین
منٹگالفر بہی شریک تہا اوسنے کمرے مین سے وہ دہوان نکلتے دیکہا کہ جس سے
غبارہ بہرا جا رہا تہا کمرے مین جا کر جب اوسنے منٹگالفر کو دیکہا کہ غبارہ مین
دہوان بہرتے ہوئے اوسکو بڑی دقت کا سامنا ہو رہا ہے وہ یہ دیکہکر متعجب
ہوئی - وہ غبارہ کو چیزنگ ڈش (ظرف دہوان) پر رکہنا چاہتا تہا اور
یہ ٹیڑہا ہو ہو جاتا تہا - منٹگالفر کی طبیعت زچ ہوگئی تہی اور قریب تہا کہ مایوس ہو کر
وہ اپنے تجربہ کو چہوڑ دے اوسوقت بیوہ نے کہا "کہ آپ غبارہ کو چیزنگ ڈش
سے باندہ کیون نہین دیتے ! یہ بات پہلے سے منٹگالفر کے خیال مین بہی
نہین تہی اور پہر جو دیکہا گیا تو یہ خیال بڑا قیمتی اور قابل قدر ثابت ہوا گویا
کامیابی کا بہت بڑا بہید اسمین پوشیدہ تہا - منٹگالفر برادرس نے اپنے

آزمودہ تجربہ کو عام طور پر دکہانا چاہا - چنانچہ اس عجیب نظارہ کے دیکھنے کے لئے ۵ - جون ۱۷۸۳ء کو ایک عام مجمع جمع ہوا - کرمزیا سکے کپڑے کا ایک بہت بڑا غبارہ بنایا گیا تہا اور گہاس پہوس کا ڈہیر سلگا کر اوسکے اوپر اوسکو لٹکایا گیا تہا - تہوڑی ہی دیر مین غبارہ گرم کی ہوئی ہوا سے پر ہوگیا اور قریب ایک میل کے ہوا پر بلند ہوا - اس غبارہ مین بائیس ہزار مکعب فٹ گرم کی ہوئی ہوا بھری ہوئی تہی جو سرد ہوا سے زیادہ ہلکی ہوتی ہے اسوجہ سے غبارہ اوپر کو چڑہا اور جبوقت یہ گرم ہوا جو اسمین بھری ہوئی تہی سرد ہونا شروع ہوئی تو غبارہ کا اوپر چڑہنا موقوف ہوگیا اور جب اور بہی زیادہ سرد ہوئی تو غبارہ کا نیچے اوترنا شروع ہوگیا - اس تجربہ کی کامیابی کی خبر فرانس سے حیرت کے ساتہہ اور دوسرے ملکون مین بہی پہیلی - مگر تاہم بہی پیرس ہی سب سے پیش رہا اور بعد ازان برادرس رابرٹ نے ایک غبارہ مین ہائڈروجن گاس استعمال کیا گو اسکے بہرتے وقت بڑی مشکل اور دقت کا سامنا ہوا لیکن جب یہ چہوڑا گیا تو ہوا مین برابر ایک گہنٹہ ٹہرنے سے تمام امیدین پوری ہوگئی تہین مگر جب یہ غبارہ زمین پر گراہے تو اسکے ساتہہ وہ سلوک کیا گیا کہ جسکے لائق یہ کسیطرح نہین ہوسکتا تہا یعنے دہقانی اور ضعیف الاعتقاد لوگون نے نہ معلوم کیا سمجہکر اسکو نوچ نوچ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا - اسکے بعد مسٹگالفر نے اپنا تجربہ ورسلس مین دربار شاہی کے روبرو دکہایا -

اس موقع پر سب سے پہلے جو چیزین غبارہ مین اوڑائی گئین وہ ایک بھیڑ ایک بطخ اور ایک کوّا تھا - یہ تینون جانور صحیح سلامت کامیابی کے ساتھ نیچے اوترے اور اس تجربہ نے ایم پلیٹرڈی رازیر کی ہمت غبارہ مین اوڑنیکی کوشش کرنے مین بندہائی وہ اوّل اوّل ایک محبوس غبارہ مین اوڑا تھا بعد مین وہ اور اوسکا ایک دوست مارکوئس ڈی آئرلنڈس بوائیس ڈی بولا سے اوڑے - اس دفعہ کی کامیابی سے ہوا مین پرواز کا امکان اچھی طرح پر ثابت ہوگیا - اور لوگون کے بخوبی دلنشین ہی ہوگیا - اسکے تھوڑے ہی دنون بعد یعنی دسمبر ۱۷۸۳ء مین ایک اطالیہ کا امیر کاؤنٹ زمبکاری لندن مین غبارہ کے ذریعے سے اوڑا اور کامیابی کے ساتھ صحیح و سلامت پیٹ ورتھ مین اوترا - دسمبر ہی مین مسٹر چارلیس اور مسٹر رابرٹ ۱۵ جولائی ۱۷۸۴ء کو فرانس مین لوئس فلپ کے باپ ڈیوک آف چارٹرس اور تین اور تین شخصون نے غبارہ کے ذریعے سے ہوا پر ایک حیرتناک صعود کیا - اسمین بہت سے خطرات اور خدشات ظہور مین آئے لیکن غبارہ پرواز کے حق مین کوئی مہلک ثابت نہ ہوا - غبارہ ایک عجیب شکل کا بنایا گیا تھا پتوار - سکان - بھی اونہون نے ہوا کے کھینے کی غرض سے اپنے ساتھ لے لئے تھے کہ اونکے ذریعے سے غبارہ کی پرواز مین مدد لینگے صعود سے تین منٹ گذرنے کے بعد غبارہ سمیت وہ سب کے سب

بادلون مین نظرون سے غائب ہو گئے اور چونکہ وہ خود کثیف الجزات مین آئے ہوئے تھے اسلئے زمین اونکی نظرون سے جاتی رہی حالت سعود مین بگولہ کیطرح ہوا کا ایک غیر معمول جھونکا آیا اور اوسنے دفعتہً غبارہ کو تین دفعہ داہنی جانب سے بائین جانب جھکا جھکا دیا ۔ ہوا کے جھوکے اس زور سے تھے کہ وہ ان چیزونکو استعمال مین نہین لاسکے کہ جو خاصکر ہوا کے کھینے کی غرض سے لیگئے تھے ۔ ہوا کے اوس طوفان نے اوس سخت ریشمی کپڑے کی بہی چندیان اوڑادین کہ جس سے سکان بنایا گیا تہا بلاشبہ اونکی یہ حالت نہایت خوفناک تہی بادلون کا لاانتہا سمندر اونکے نیچے چڑہتا چلا آتا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ یہ اونکو اوس زمین پر نہین پہونچنے دیگا جو اوسوقت اونکی نظرون سے غائب تہی ۔ غبارہ کا ڈگمگانا لمحہ بہ لمحہ ترقی کرتا جاتا تہا اسی اثنا رمین ہوا کا ایک چکر نیچے سے آیا اور غبارہ کو انجرات سے نکالکر اوپر لے گیا ۔ جب وہ انجرات کی تیرگی سے باہر نکلے اوسوقت افتاب کی روشنی مین اونکو نیچر کی صورت دکھلائی دی مگر اوسوقت آفتاب کی تپش اور ہوا کے لطیف ہونے سے گاس کا اسقدر انتشار ہوا کہ غبارہ کے پہٹنے کا خوف دامنگیر ہو گیا ۔ اسوقت تک وہ اوپر کو چڑہ رہے تھے میزان الہوا مین پارہ ۲۴ و ۶ ۳ - انچہ پر آگیا تہا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسوقت وہ سطح زمین سے پانچہزار فٹ بلند پہونچے جبتے

اس خطرناک حالت میں جب ڈیوک آف چارٹرس نے غبارہ میں چھہ یا آٹھہ آٹھہ فٹ کے دو شگاف کئے۔ تب اونمین سے وہ گاس نکلنی شروع ہوئی اور نہایت تیزی کے ساتھہ وہ نیچے اوترنا شروع ہوا جب سطح زمین کے قریب پہونچے تو غبارہ ایک خلیج مین گرنا چاہتا تہا اونہون نے اوس سے بچنے کی غرض سے ساٹھہ پونڈ کے قریب خشک ریت اوپر سے ہوا مین اوڑائی تب وہ پانی سے بچکر زمین پر بخیریت اوترے۔

۱۷- جنوری ۱۷۸۵ء کو مسٹر بلنکارڈ نے ڈاکٹر جفریس کو ساتھہ لیکر چھٹی دفعہ پرواز کی اور اوسکے ذریعے سے وہ برٹش چینیل کو عبور کرکے ڈاور سے کیلے پہونچا اونکے لئے بنظر دوردراز سفر اور بغرض تجربات بہت سی کتابین۔ اکثر آلات اور کہانے پینے کی چیزین مہیا کی گئین تہین لیکن چونکہ سمندر سے عبور کرنا تہا اسلئے اون چیزون مین سے اپنے ساتھہ کچھہ نہین لیا بلکہ اپنا وزن ہلکا کرنے کی غرض سے اونہون نے صرف تن پوشی کے موافق کپڑے پہنے تھے اور زیادہ بوجھہ نہین لادا تہا غبارہ کی گاس ختم ہو چکنے کے بعد اوسکی قوت صعود مین کمی آ گئی تاہم وہ اونچے اونچے مکانون اور چٹانون پر سے صاف گذر کر سرحد فرانس کے قریب گینز کے جنگل مین اوترے۔ اس مرتبہ کی حیرتناک پرواز سے خوش ہوکر شاہ فرانس نے مسٹر بلنکارڈ کو ۴۰۰ پونڈ انعام اور ۴۸ پونڈ سالانہ کے

وظیفہ سے سرفراز فرمایا۔

اسکے بعد کے کچھ زمانہ سے قطع نظر کرکے ہم لونارڈی کی متعدد پروازوں کا ذکر کرتے ہین کہ جسنے لندن مین ایک عام جوش پیدا کردیا تھا اوسکا غبارہ ایک بہت بڑا غبارہ تھا لندن کے توپ خانہ کے میدان مین وہ بھرا گیا تھا۔ مگر مجمع اسقدر تھا کہ دنگے فساد ہونے کا خوف تھا۔ پوری طرح وہ بھرنے بھی نہ پایا تھا کہ لونارڈی نے تنہا ہی اوڑنا چاہا ایک دوسرے شخص مسٹر بگین کا بھی اوسکے ساتھ اوڑنے کا ارادہ تھا مگر غبارہ کے پورا نہ بھرے جانے کے سبب سے لونارڈی اسکو چھوڑکر خود تنہا ہی اوڑا۔ پرنس آف ویلز اور ہزارون تماشائی اس موقع پر موجود تھے لونارڈی اس جلدی سے اوپر چڑھا کہ تمام شہر مین اوسکی پرواز کی واہ واہ ہوگئی جج۔ جوری لوگ بادشاہ اور وزرا سب کے سب اپنے اپنے کمرون مین سے غبارہ کے دیکھنے کو نکل آئے۔ ایک قیدی مجرم جلدی کے سبب رہا کردیا گیا کہ اگر مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے گا تو وقت زیادہ لگے گا اور غبارہ دیکھنے مین نہین آئے گا۔ ایک لیڈی مارے شوق اور ذوق کے جان سے گذرگئی۔ لونارڈی اس فن کا ہیرو خیال کیا جاتا تھا اسکے علاوہ وہ اور بہت دفعہ کامیابی کے ساتھ اوڑا اور ۱۸۰۶ء مین اوس نے وفات پائی۔ غبارہ کے ایجاد کی ابتدائی زمانہ مین ایک دو مہلک حادثہ بھی وقوع مین آئے۔ مسٹر کاونٹ زمبیکاری اور ایک اسکا دوست یہ دونون ایک دفعہ ایک ہی غبارہ مین اوڑے تھے اتفاقیہ غبارہ مین آگ لگی اوسوقت غبارہ اوتر رہا تھا

وہ دونون اوسمین سے کود پڑے - کاونٹ تو گرتے ہی مرگیا - مگر دوسرے شخص کے بہت سخت چوٹ آئی -

پلینٹوڈی روزر نے غبارہ کے ذریعہ سے انگلش چنیل کو عبور کرنے کی کوشش کی غبارہ تین ہزار فٹ بلندی پر پہونچا تھا کہ جو اوسمین آگ لگ گئی بدقسمت غبارہ بروار اوسیوقت زمین پر آرہا اور گرتے ہی مرگیا - اوسکا ساتھی بھی اوسکے چند منٹ بعد اوسکے پیچھے پیچھے راہی ملک عدم ہوگیا - ہائڈروجن گاس کی جگہ کاربوریٹید ہائڈروجن گاس کا استعمال مسٹر گرین ایک مشہور و معروف انگریز غبارہ باز سے منسوب کیا جاتا ہے - سنہ ۱۸۲۱ء مین جبکہ اوسنے اسکا تجربہ کیا تھا اوسوقت سے اب تک غبارہ بہرنے کے لئے سوائے اوس گاس کے اور کچھ نہین استعمال کیا جاتا - مسٹر گرین نے اکثر اس ذریعہ سے کامیابی کے ساتھہ اور بعض ناکامیابی کے ساتھہ پرواز کین خوش طبعی کے لحاظ سے بھی اور مفاد کی غرض سے بھی مسٹر گرین مقام نیبا سے نیبا غبارہ مین اٹھارہ گھنٹہ کے عرصے مین پالسویل اوڑا تھا جب سے ہی اوس غبارہ کا نام نیبا مشہور ہوگیا تھا - ایم ناڈر کا جائنٹ نامی غبارہ انگلنڈ مین دکھلایا گیا تھا - یہ اسقدر بڑا تھا کہ اسکی بلندی سو فٹ کی تہی اور تخمیناً اسقدر چوڑائی مین بھی ہوگا - لیکن مسٹر گوڈارڈ کے غبارہ نگا لفز نامی نے اسکو بھی مات کردیا تہا - اسکی بلندی ایک سو سترہ فٹ تہی اور جب یہ اوڑایا جاتا تہا تو ایک بڑی انگیٹھی اسمین روشن رہتی تہی

اب ہم عام غبارون کے ذکر سے قطع نظر کر کے اون غبارون کا بیان شروع کرتے ہین کہ جو علم ہوا کے تجربات کے دریافت کے لئے اور نیز دوسرے علمی اغراض سے استعمال کئے گئے تھے اسکے ذیل مین ہم مسٹر گلیشیر اور نیز دوسرے مشہور و معروف غبارہ پردازون کے تجربات کا ذکر کرینگے۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علمی تجربات دریافت کرنے کی غرض سے اوّل اوّل جو غبارہ اوڑا تھا وہ سنہ ۱۸۰۳ء مین اوڑا تھا اسمین اوڑنے والے دو شخص مسٹر رابرٹسن اور مسٹر لھوبیسٹ تھے وہ دونون مقام ہمبرگ سے اوڑکر مقام ہمبورین اوترے تھے۔ اونہون نے عالم پرواز مین چند تجربات ہوا کی قوت کہربائی۔ سوزن مقناطیسی پر ہوا کا اثر اور چند تجربات آواز اور گولی کے متعلق کئے تھے۔ اونہون نے اپنے دلچسپ مشاہد ات کی رپورٹ سینٹ پیٹرسبرگ اکاڈمی کو دی تہی۔ جب وہ اوڑے جولائی کا مہینا تہا گرمی سخت پڑتی تہی۔ پچیس ہزار فٹ تک بلند ہوئے۔ وہان جاکر پچاس درجہ سردی کا تفاوت پایا گیا۔ یعنے زمین پر مقیاس الحرارت ۸۰ درجہ پر تہا اور وہان ۱۹ اور ۶ درجہ پر۔ اوس بلندی پر شیشہ اور موم کو رگڑ کر جو اونہون نے دیکہا تو اون مین کہربائی قوت نہین باقی رہی تہی۔ والٹک تبری کی قوت بہی بہت کم ہوگئی تہی۔ سوزن مقناطیسی کی حرکت جون جون وہ بلند ہوتے گئے وون وون ترقی پر ہوتی گئی۔ نیچے کی آوازین اون کو

صاف سنائی نہین دیتی تہین - بہت زور کی آواز ہی اون کو وہان ایک طرحکی بہنبہناہٹ معلوم ہوتی تہی - گرمی کے متعلق جو تجربہ کیا گیا اوسمین اونکو اسوجہ سے کامیابی نہین ہوسکی کہ اتفاق وقت سے مقیاس الحرارت ٹوٹ گیا تہا - اونہون نے اس بلندی پر جو کھولتے ہوئے پانی کا ٹمپریچر (حالت گرمی و سردی) دریافت کرنا چاہا تو تجربہ کے وقت مسٹر رابرٹسن نے غلطی سے اوس آلہ کو بجائے آگ کے پانی مین غوطہ دیدیا جسکی وجہ سے یہ مسئلہ نہین حل ہوسکا - خود غبارہ پر وازون پر جو اثر ہوا وہ اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ وہان پہونچکر اونپر نیند غالب ہوگئی تہی اور اون لوگون کی عضلاتی طاقت بہی بہت متاثر ہوگئی تہی - وہ دو پرند جو ساتہہ لیے گئے تہے وہ وہین مرگئے تہے - سنہ ۱۸۰۴ مین مسٹر بائیٹ اور مسٹر گے لزاک نے غبارہ مین اوڑکر جو جو قیمتی تجربات اور قابل قدر مشاہدات کئے ہین وہ ایک حدتک سائنٹفک غبارہ پر وازی کے لحاظ سے نہایت ہی دلچسپ معلوم ہوتے ہین وہ تیئیس اگست کی صبحکو دس بجے اوڑے تہے جبکہ غبارہ اونکو آٹھہ ہزار چہہ سو فٹ کی بلندی پر لے گیا - اوسوقت اونہون نے تجربات شروع کئے - چند جانور بہی اونہون نے اپنے ساتہہ لئے تہے اون جانورون مین سے اول اونہون نے ایک مکہی اور ایک کوئے اور کبوترا چہوڑکر دیکہا - یہ دونون تیزی کے ساتہہ اوڑتے ہوئے پائے گئے

اور اونمین کسی قسم کی بے اطمینانی اور گھبراہٹ نمایان نہین ہوئی - آفتاب کی تمازت کیوجہ سے مقیاس الحرارت ۷۵ درجہ (فہرانہٹ) پر تہا - اون لوگون کی نبض مین معمول سے زیادہ سرعت پائی جاتی تہی لیکن کسی قسم کی بے چینی یا بے اطمینانی نہین معلوم ہوتی تہی - جب گیارہ ہزار فٹ بلند ہوئے اوسوقت اونہون نے ایک قسم کی چڑیا چہوڑی لیکن تہوڑی ہی دیر مین یہ پرند غبارہ کو واپس آگیا - چند منٹ ہی غبارہ پر بیٹھنے پایا تہا وہان بہی اوس سے نہ بیٹہا گیا اور بہت زور سے نیچے لڑکتا چلا گیا - اسکے بعد ایک کبوتر چہوڑا گیا وہ بہی اپنے اختیار مین نہین رہا اور دیر تک چکر کاٹتا رہا آخرکار وہ نیچے اوترنا شروع ہوا اور بادلون مین غائب ہوگیا - اونہون نے اور بہت سے تجربات بہی کئے لیکن جب وہ نیچے اوترے تو جیسا خیال کیا گیا ویسا کوئی درست نتیجہ مستنبط کرکے نہین اوترے -

ایک دوسرے موقع پر بڑی خبرداری سے ۵ استمبر کو صرف گے لزاک نے تنہا ہی غبارہ مین پرواز کی یہ غبارہ کی گردش روکنے کی غرض سے اوسنے غبارہ مین موٹی رسّیان باندہکر لٹکادی تہین سب ضروریے ساز سامان سے درست ہوکر اور دو خالی شیشے اوپر کی ہوا لانے کیغرض سے ساتہہ لیکر وہ نوجوان آدمی اوڑا تہا جسوقت غبارہ چڑہا یا گیا اوسوقت بیرامیٹر (مقیاس الہوا) ۳۰ - ۶۶ درجہ پر اور مقیاس الحرارت ۸۲ درجہ پر تہا - بارہ ہزار ۶ سو ۸۰ فٹ بلند ہوکر گے لزاک نے قطب نما کو جو دیکہا تو اوسکی تبدل وتغیر کی حالت وہی تہی کہ جو زمین پر

رہنے کی حالت مین پائی جاتی تہی دو سو فٹ اور بلند ہو کر جو دیکھا گیا
کہ سوئی کو جنوب کیطرف کرتے تھے وہ شمالی قطب کیطرف ہو ہو جاتی تہی - یہی تجربہ
اور اسی نتیجہ کے ساتھہ بیس ہزار فٹ بلندی تک متواتر دفعہ کیا گیا - ہوا کا ٹمپریچر
بارہ ہزار فٹ تک تو صعود کی مناسبت کے لحاظ سے رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا یہان تک
کہ بارہ ہزار فٹ بلندی پر ۴۷ و ۳ درجہ پر پایا گیا - یہان سے ۱۴ ہزار فٹ
بلندی تک پھر ٹہرنا شروع ہوا اور جہ درجہ اوپر بڑہا اور اسکے بعد غبارہ جون
جون اوپر کو صعود کرتا گیا وون وون ٹمپریچر گہٹتا گیا چنانچہ ۲۳ ہزار فٹ بلند
ہونے پر زمین کے ٹمپریچر اور ہوا کے ٹمپریچر مین ۷۴ درجہ کا تفاوت پایا گیا -
غبارہ کی انتہائی بلندی ۲۳ ہزار فٹ تہی اوسوقت مقیاس الحرارت ۱۴ و ۹
درجہ پر ٹہر گیا تہا لیکن سب سے ضروری بات جو دریافت ہوئی وہ یہ تہی کہ
اون بلندیون پر ہوا کی ترکیب معلوم ہوگئی - یہ تو ہم بیان کر ہی چکے ہین کہ
گے لزاک اپنے ساتھہ دخانی شیشہ لیتا گیا تہا اون شیشونکا تمام و کمال ہیر گیا تہا
جبکہ نوجوان غبارہ پرواز ۲۱ ہزار ۴ سو ۶۰ فٹ بلندی پر پہونچا تو اوسوقت
اوسنے اونمین سے ایک شیشہ کو کہولا اور جلدی سے اوسمین ہوا بہر گئی او
اوسکو نہایت ہشیاری سے بند کر دیا اور جبکہ وہ مطلوبہ انتہائی بلندی یعنے
سطح سمندر سے ساڑہے چار میل بلند ہو چکا تو وہان اوسنے دوسرا شیشہ بہی
کہولا - بیرامیٹر مقیاس الہوا ۱۲ و ۹۵ - انچہ پر ٹہر گیا تہا اور نصف سوی

معلوم ہوتی تہی گے تزاک مارے سردی کے ٹہٹر گیا اور اوسکو سانس تک لینا
مشکل ہوگیا - حلق مین خشکی اور خشونت پیدا ہوگئی اوسمین اور اوپر جانیکا یارا
نہ رہا - اسلیئے اوسنے اوترنا شروع کیا وہ روئن کے قریب آہستگی کے ساتھ
اوترا اور وہان سے بہت جلد پارس پہونچگیا - جسقدر جلد ممکن ہوا ان شیشون مین
ہوا کو مختلف طور پر آزمایا گیا - اکثر سائنٹفک شخص اسکی آزمایش مین مشغول
تھے اطمینان بخش نتیجہ یہ نکلا کہ اوس ہوا کے حصون مین ٹہیک وہی
تناسب پایا گیا کہ جو زمین کے ہوا کے حصون مین پایا جاتا ہے یعنے ہوا
کے ہر ہزار حصہ مین دوسو پندرہ حصہ آکسیجن گاس کے معلوم ہوئے - سنہ ۱۸۵۰ع
مین مسٹر بکسال اور مسٹر بکزلو نے بہی چند مشاہدات کئے لیکن اونہون نے ہوا
کا ٹمپریچر اوس سے جداگانہ پایا کہ جو اوپر کے بیان کے مشاہدات کے لحاظ
سے ذکر کیا گیا ہے - اونہون نے ۲۳ ہزار فٹ بلندی پر مقیاس الحرارت کو
تفرلق ۳۹ درجہ ۲ فہرانہیٹ درجہ پر پایا یعنے اوس سردی سے بہت نیچے
تہا کہ جو گے تزاک کے تجربہ سے ثابت ہوئی تہی چونکہ ہوا کے مختلف
جہوکے اکثر ٹمپریچر کے لحاظ سے ہوا مین اختلافات اور انقلابات پیدا
کر دیا کرتے ہین اسلیئے گرمی اور سردی کے متعلق کسی خاص بلندی پر
یکسان نتیجہ نکالنا یا ایک معمولی قاعدہ تسلیم کر لینا غیر ممکن ہے - ہم یہان
اراگو کا مقولہ بیان کرتے ہین کہ جو اوسنے اس پرواز کے بارے مین

لکہا ہے - وہ لکہتا ہے کہ " یہ دریافت (یعنی برف کے اجزا ہوا مین پاے جاتے ہین) ہمکو یہ تبلاتی ہے کہ کسطرح یہ چہوٹے ننہے ننہے قلمین اولون کا گودا یا مغز بنجاتی ہین کیونکہ جہان یہ رہتے ہین وہان اپنے اردگرد کے اون پانی کے اجزات کو منجمد کردیتے ہین کہ جو ہوا کے اوسی حصے مین ہوتے ہین - مسٹر ہیراپوٹ کا یہ قیاس کہ برف کی ننہی ننہی قلمین جو ہوا مین تیرتی رہتی ہین یہی پیرا ہیلیا کا سبب ہوتی ہین - ایک حد تک سچ معلوم ہوتا ہے - علاوہ ازین بادلون کی وجہ سے جو فوری تغیر و تبدل ہمارے ملکون کی آب و ہوا کے ٹمپریچر مین ہوجاتے ہین اوس سے ٹمپریچر کی نا پایدٔاری اچہی طرح سمجہہ مین آسکتی ہے مسٹر گلیشرن نے جو اپنی پرواز کے حالات لکہے ہین وہ ویسے دلچسپ ہونیکے علاوہ سائنٹفک لحاظ سے بہی بڑی قدر کے قابل ہین - ایک دفعہ کی پرواز کے وقت کی کیفیت بیان کرتا ہے کہ غبارہ کا سایہ بالکل سفید اور صاف تہا اور ایک دفعہ کا سایہ بالکل سیاہ اور تاریک تہا - جسوقت سفید تہا تو جہان جہان اوسکا سایہ زمین پر پڑا خاص وہ حصہ اور دوسری زمین کے حصے سے زیادہ روشن معلوم ہوتا تہا - یہ فنامنا (منظر) ٹہیک اپنے مقابل آفتاب تہا - اوسوقت غبارہ پرواز پر اسقدر سکوت طاری ہوگیا تہا کہ وہ بیان کرتا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے اتنا ہی نہین پوچہہ سکتے تہے کہ ہنوز ہم زندہ بہی ہین یا نہین ہمکو یہ یقین ہوگیا تہا کہ اب ہم زمین پر زندہ نہین پہونچ سکین گے -

مسٹر فلیمرین کے وہ مشاہدات کہ جو اوس رنگ کی تعلق ہین کہ جسکو ہم عام اصطلاح مین آسمان کہتے ہین قابل ذکر ہین ۔ کچھ اسوجہ سے نہین کہ وہ عجائبات نئے ہین بلکہ اسوجہ سے کہ ہمارے سامنے اسطور ظاہر ہین کہ ہم اسکو نیلے گنبد کے نام سے پکارتے ہین ۔ اوسکا بیان ہی کہ حقیقت مین آسمان کا کچھ وجود نہین ۔ ہوا مین چارون طرف سے اشکال شمسی کے نیلی شعاعون کا عکس پڑتا ہی ۔ آفتاب کی صاف اور سفید روشنی مین ہر ایک رنگ کی آمیزش ہے اور دوسرے رنگون کو تو ہوا اپنے مین سے گذرنے دیتی ہے لیکن نیلا رنگ ہوا مین سرایت نہین کرسکتا اسلیئے ہمکو خیال کرنا پڑتا ہے کہ ہوا کا رنگ نیلا ہے ۔ حالانکہ ہوا کا رنگ بذاتہ کچھ بھی نہین ہوا کی رنگت روشنی کے عکس پڑنے سے کچھ ہی نظر آنے لگتی ہو یہ ایک جدا بات ہے ۔

عرصہ سیارگان بالکل تیرہ و تاریک ہے جون جون اوپر چڑہئے ویسے ویسے ہوا کی تہہ ہلکی اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور آسمان زیادہ سیاہ اور تاریک نظر آنے لگتا ہے رات کے وقت اگر غبارہ مین اوڑا جائے تو اکثر نظر فریب چیزین دیکھنے مین آتی ہین ۔ چونکہ اسبا ازوقات غبارہ مین مہلک حادثہ کے وقوع کا گمان غالب رہتا ہے اس خیال سے ہم نہین کہہ سکتے کہ غبارہ پردازی محض خوش طبعی ہی کی غرض سے اختیار کی گئی ہوگی ۔ جب سائنس کو کسی حد تک ترقی ہی دنیا منظور ہوتا ہے تو کسیطرحکا تعرض اور معارضہ نہین کیا جاتا اور تجربات کیے بعد دیگرے نہایت ہوشیاری اور خبرداری کے ساتھہ کئے جایا کرتے ہین بلا شبہ وہ

لوگ محض جاہل ہین کہ جنھین غور و خوض کی عادت نہین - نیچر کا مطالعہ کرنے والے
اول اوسکا احترام کرنا سیکھتے ہین اور پھر غور و خوض سے کام لیتے ہین - مشہور و معروف
غبارہ پروازون کی تفصیلی حالات سے دلچسپ اور مفید معلومات حاصل ہوتے ہین -
آسمان بادلون اور اجسام فلکی کا نظری علم غبارہ کے ذریعے سے بخوبی دریافت
کیا گیا ہے اکثر تجربات جو آواز کے بارے مین کئے گئے ہین تو اونسے یہ نتیجہ مستنبط
ہوا ہے کہ آواز زیادہ فاصلے پر ہی سنی جاتی ہے مثلاً انجن کی سیٹی ہوا مین
دس ہزار فٹ کی بلندی تک سنائی دیتی ہے - انسانی آواز کی گونج پانچہزار فٹ تک اور
صرف ایک شخص کے آواز کی گونج تین ہزار فٹ کی بلندی تک پہونچ سکتی ہے لیکن بندوک
کی آواز اوس بلندی تک صاف طور پر سنی جاتی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
آواز اوپر کو اسانی کے ساتھ چڑہتی ہے لیکن اوپر سے نیچے کو اوترتے ہوئے
آواز کو مزاحمت ہوتی ہے اسیوجہ سے غبارہ پرواز کی آواز نیچے سے آدمیون کو
۳۰۰ یا ۴۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہونے پر نہین پہونچسکتی مگر تاہم
نیچے والے آدمی کی آواز غبارہ پرواز اچھی طرحپر سولہ سو فٹ کی بلندی پر سن سکتا ہے
فلیمرین کے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جسدن مطلع صاف ہوتا ہے اوس دن
ہر ایک تین سو بیالیس فٹ کی بلندی کے پیچھے ایک درجہ ٹمپریچر کم ہوتا ہے
اور ابر کے دن ہر ایک تین سو چون فٹ کی بلندی کے پیچھے ایک درجہ ٹمپریچر
گھٹتا ہے - بادلون کا ٹمپریچر اوس ہوا سے زیادہ ہوتا ہے کہ جو اون کو

گھیرے ہوئے ہوتی ہے - زمین کے سطح کے قریب ٹمپریچر کی کمی جلدی کے ساتھ ہوتی ہے لیکن جون جون غبارہ اوپر چڑھتا جاتا ہے وون وون ٹمپریچر کی کمی اوس تیزی کے ساتھ نہین ہوتی - زیادہ بلندی پر پہونچکر اگر عام پانی کی بوتل مین سے کارک نکالا جائے تو وہ اوسی آواز سے نکلے گا کہ جیسے شیمپین کی بوتل سے نکلتا ہے - یہان تک جو ہمنے ذکر کیا ہے وہ اکثر فرانس کے غبارہ بازون کا ذکر تہا لیکن انگلستان کے مشہور معروف غبارہ باز مسٹر گلیشر - مسٹر گرین اور مسٹر کاکسول اور امریکہ کے مسٹر وائز کی حیرتناک اور قابل قدر مشاہدات کو ہم کسطرح نظر انداز نہین کر سکتے فرانسیس غبارہ پردازونکے مشاہدات مسٹر گلیشر کے تجربات کی تصدیق کے لئے کافی ہو سکتے ہین - یہ مشہور معروف غبارہ پرداز کامیابی کے ساتھہ صرف سائنٹفک تحقیقات کی غرض سے اٹھائیس مرتبہ اوڑا تہا مختلف وقتون کی پروازون مین اوسکو جو مشاہدات اور تجربات ہوتے ہین وہ سب اوسنے ایک کتاب کیصورت مین جمع کر کے اوس کتاب کا نام "ٹریولس ان ایر" یعنے ہوائی سفرنامہ رکھا ہے - علاوہ ازین اسکے اکثر تجربات اور مشاہدات ایک رپورٹ کیصورت مین رپورٹس آف برٹش ایسوسی ایشن مین یہ تفصیل پائے جاتے ہین جو کہ فائدہ اور دلچسپی کے لحاظ سے نہایت ہی قدر کے قابل ہین اوسکی برابر آجتک کسینے پرواز نہ کی ۵ ستمبر ۱۸۶۲ء کو وہ اور مسٹر کاکسول صرف سائنٹفک تجربات کیغرض سے اوڑے اور اسقدر بلندی پر پہونچے

کہ اوس سے پہلے کوئی اسقدر بلندی پر نہین پہونچا تہا یعنے ۷ میل یا سینتیس ہزار فٹ - ہم بنظر دلچسپی اور نیز بلحاظ سائنٹفک مفاد کے اوس پرواز کا تفصیلی حال لکہتے ہین وہ والورہمپٹن مین دن کے ایک پر ۹ ۳ منٹ گذرنے کے بعد اڑے تہے جبکہ غبارہ ۴ میل کی بلندی پر پہونچا اوسوقت ٹمپریچر صرف آٹھ درجہ تہا۔ اور جسوقت وہ پانچ میل چڑہا ہے اوسوقت پارہ صفر کے نیچے اوتر گیا تہا۔ اوسوقت تک تجربات نہایت اطمینان اور سہولت کے ساتہ کئے گئے - ۲ بجے غبارہ کے اثنا ء صعود مین جو دیکہا گیا تو مقیاس الحرارت مین پارہ کا پتہ نہین تہا - مسٹر کاکسول حلقہ پر اسوجہ سے چڑہا ہوا تہا کہ وا کوئی ڈوری اولجہہ گئی تہی اور اوسکو سلجہانا چاہتا تہا - مسٹر گلیشر نے مقیاس الہوا کو جو دیکہا دس انچہ پایا گیا اور تیزی کے ساتہ کمی ہوتی جاتی تہی - دیکہتے ہی دیکہتے ۹ ۳/۴ انچہ پر آگیا - اس سے ظاہر ہوا کہ ابہی ۲۹ ہزار فٹ بلند پہونچے ہین - لیکن مقصد تو یہ تہا کہ جہان تک ممکن ہو وہان تک بلند ہونا چاہئے - اسلئے غبارہ کی پرواز بدستور جاری رکہی گئی - مسٹر گلیشر لکہتے ہین کہ " اس سے تہوڑی ہی دیر بعد مینے اپنے بازو میز پر رکہے اور پہر جو مینے کسی کام کے واسطے ہاتہہ اوٹہانا چاہا تو بازو مین کسی قسم کی طاقت نہین تہی اور بالکل سن ہوگئے تہے - اسکے بعد مین نے دوسرے بازو کو حرکت دینے کی کوشش کی یہ بہی ویسے ہی کمزور اور بیجان پائی گئی - اسکے بعد مینے اپنے آپ کو ہلانے کی کوشش کی -

اور اپنے جسم کو ہلانے مین کسقدر کامیاب ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے میرے بازو ہی نہین۔ اسی حالت مین مین نے میزان الہوا کو دیکھنا چاہا دیکھتے ہی دیکھتے میرا سر بائین کندہے پر جا پڑا۔ اسکے بعد مسٹر گلیشر کے ہوش وحواس سب جاتے رہے اور انکہونکے سامنے تیرگی اور تاریکی چھا گئی۔ اس حالت مین اونسے مسٹر کاکسویل کو کچھہ بولتے سُنا تھوڑی دیر کے بعد اوسکی سمجھہ مین یہ لفظ آئے کوشش کرو اب کوشش کرو" تھوڑی دیر کے بعد اوس حالت مین کچھہ تخفیف ہوئی تب مسٹر گلیشر نے اپنے آپ کو سنبھالکر یہ کہا کہ" مین بے ہوش ہوگیا تھا اور اب بھی میرے ہوش وحواس ٹھکانے نہین" مسٹر کاکسویل نے جواب دیا کہ" تمہارے تو ہوش حواس ٹھیک نہین اور بیہوشی طاری ہے۔ لیکن مجھپر بھی بیہوشی طاری ہوا چاہتی ہے مسٹر کاکسویل کے ہاتھہ سیاہ اور اسقدر سن ہوگئے تھے کہ وہ کچھہ کام نہین دے سکتے تھے اوسوقت اوسکی حالت بہت اندیشہ ناک تھی بہ مجبوری وہ حلقہ مین بازو اڑاکر لٹکا اور وہان سے اپنے آپ کو اپنی پہلی نشست پر گرایا۔ وہان اگر دیکھا تو اپنے ساتھی کو بے ہوش پایا اور خود پر بھی بیہوشی طاری ہونے لگی۔ اس خطرہ سے جانبر ہونے کے لئے صرف ایک ہی تدبیر تھی کہ والو کی ڈوری کو کھینچکر گاس کو نکل جانے دیتے جسکے سبب سے غبارہ نیچے اوتر سکے لیکن اوسکے ہاتھون مین بالکل دم نہین رہا تھا ڈوری کو حرکت دیتا تو کسطرح دیتا اونسے آخری کوشش یہ کی کہ دانتون سے ڈوری کو کاٹنا شروع کیا۔ بڑی کوشش کے بعد وہ اوس مین

کامیاب ہوا۔ گاس اوسمین سے نکلنے لگی اور غبارہ نیچے اترنا شروع ہوگیا وہ آہستگی کے ساتھ صحیح وسالم نیچے اوترے۔ چند کبوتر بہی وہ لوگ اپنے ساتھ لے گئے تھے جنکو اونہون نے مختلف بلندیون سے چہوڑکر دیکھا تھا۔ پہلا تین میل پہونچنے پر چہوڑا گیا وہ کاغذ کے ٹکڑے کیطرح گرپڑا۔ دوسرا چار میل کی بلندی سے چہوڑا گیا جو نہایت دشواری سے ڈگمگیان لیتے کر اڑکر اوترتا رہا۔ تیسرا اسکے ذرا بعد چہوڑا گیا جو مانند پتہر کے گر پڑا۔ اوترتے وقت جو تھے کبوتر کو اونہون نے چار میل کے فاصلے سے چہوڑا تہا یہ تہوڑی دیر تو گردچکر کاٹتا رہا بعدہٗ غبارہ کی چوٹی پر آبیٹھا۔ تقبیہ جوڑے کا ایک کبوتر تو زمین پر پہونچتے ہی مرگیا اور دوسرا بچا رہا۔

ہمارے مختصر مضمون مین اسقدر گنجایش نہین کہ ہم دون لوگون کے کل مشاہدات تفصیل کے ساتھہ اسمین بیان کرسکین۔ علاوہ اسکے ان لوگون کے بہی اکثر مشاہدات تو وہی تہی کہ جو اسکے قبل کے غبارہ پر واز ون نے کئے تھے چونکہ اونکو ہم اوپر لکھہ ہی آئے ہین اسلئے اونکے دوہرانے کی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی مختلف صورتون مین تجربات کے نتائج مین بہی بہت کچہہ فرق پایا گیا اسلئے ہم یہ کہنے ہین کہ کسی ایک قاعدے پر ہمیشہ کے لئے فیصلہ کرنا قریب قریب غیر ممکن کے ہے۔ اوپر کے طبقے کی ہوا کے اور نیچے کی طبقے کی ہوا کے رخ مین بعض اوقات تو فرق پایا گیا اور بعض وقت یکسان

حالت معلوم ہوئی ۔

اب ہم پیراشیوٹ یا اوس چھتری کا ذکر کرتے ہین کہ جسکے ذریعے سے غبارے سے اکثر اوترتے ہین ۔ اسکے ایجاد کے نشان کا بہی قدامت سے پتا لگتا ہے لیکن جو شخص اوّل اوّل اسکے ذریعے غبارہ سے نیچے اوترا ۔ وہ گیرنرن تہا اوسنے اوّل مرتبہ اسکا استعمال ۱۷۹۷ء مین کیا تہا اور اوسکے بعد وہ اور بہت دفعہ بہی کامیابی کے ساتہہ اسکے ذریعے سے اوترا ہے ۔ پیراشوٹ غبارہ سے اٹکا دیا جاتا ہے اور ایک مخصوص بلندی پر پہونچکر غبارہ پرواز اسکو غبارہ سے علیحدہ کردیتا ہے اور اوسکے سہارے سے صحیح و سالم وہ نیچے اوتر آتا ہے ۔ ایک مرتبہ اسکا موجد لندن سے غبارہ مین اوڑا اور جب آٹھہ ہزار فٹ بلندی پر پہونچا اوسوقت اوسنے چھتری کو غبارہ سے علیحدہ کیا ۔ چھتری معمول کے موافق اچھی طرح نہین کہلی اور وہ نہایت زور سے نیچے گرا ۔ آخرکار وہ پہر کہلی اگرچہ غبارہ پرواز بہت زور سے غبارے سے گرا لیکن زمین پر آتے آتے چھتری جو کہل گئی وہ اسلئے سنبھلگیا اور حفاظت کے ساتہہ زمین پر پہونچگیا ۔ پیراشیوٹ کہلی ہوئی چھتری کے مشابہ ہوتا ہے رسیون سے بیٹھنے کا کہٹولا پیراشوٹ کی کانپون سے بندہا رہتا ہے اور کہٹولے کی چوٹی پیراشیوٹ کے ڈنڈے سے مضبوطی کے ساتہہ بندہی رہتی ہے ۔ مسٹر کاکنگ نے ایک نئے قسم کا پیراشوٹ ایجاد کیا تہا لیکن جب اوسنے مسٹر گرین کے غبارے سے پیراشیوٹ کے ذریعہ

اوترنے کی کوشش کی یہ لٹک گیا اور بدقسمت غبارہ پر واز گرتے ہی پاش پاش ہو گیا
اوسکی لاش کے ٹکڑے مقام کینٹ مین لی کے قریب پائے گئے - مسٹر ہملٹن نے
گریزن کے ایجاد کئے ہوئے پیرانشیوٹ سے اکثر موقعونپر بہت سے صحیح و سالم نزول کئے
سنہ ۱۸۳۶ء اسین غبارہ پروازون کی ایک سوسائٹی مسئلہ پرواز پر غور کرنے کے لئے
قایم ہوئی - اگرچہ اوسکی مرتبہ رپورٹ مین بہت سے مردانہ اور زیرکانہ خیالات
ظاہر کئے گئے ہین مگر عملی نظر سے اگر دیکھا جائے تو کوئی مفید نتیجہ نہین نکلا
اگرچہ ہم اس مضمون مین غبارہ کے سائنٹفک تجربات کے بیان کے علاوہ اور
کسی چیز کا ذکر کرنا نہین چاہتے لیکن تاہم ہم یہ دلچسپ بیان کئے بغیر نہین رہ سکتے
کہ ۱۸۷۰ء اور ۱۸۷۱ء کی فرانسیسی لڑائی مین غبارہ سے کیا کیا کام نکلے - جسوقت جرمن کی
فوج نے پیرس کا محاصرہ کیا اوسوقت ہوائی رسل و رسائل ہی زیادہ مفید ثابت ہوئے
اور اسکے سوا کوئی دوسرا چارہ ہی نہین تھا کیونکہ رسل رسائل کے دوسرے راستے
اور ذریعے مسدود و مفقود ہو گئے تھے - اسیوجہ سے غبارہ سازی کا کارخانہ قایم
کیا گیا اور بے شمار غبارہ بنائے گئے اور اونکے ذریعے سے لاکھون خطوط صوبجات
اور قصبہ جات مین بھیجے گئے - نامہ بر کبوتر صوبہ جات سے پیرس مین جوابات
لاتے تھے - اور فوٹوگرافی رسل و رسائل کو بہت چھوٹے پیمانے مین لانے کی غرض
سے استعمال کیا گیا - بہت سے غبارون کا کہین پتا نہین لگا معلوم نہین کہان کے
کہان پہونچ گئے بعض ناروے مین اور بعض مدود فرانس سے باہر کسی اور طرف

جاگرسے ان غباروں کی گنجائیش کا اوسط ستر ہزار فٹ مکعب بیان کیا گیا ہے -

ہندوستان مین ۱۸۸۹ء سے قبل کبھی غبارہ پروازی نہین ہوئی - اوّل مرتبہ جو ہندوستان مین غبارے کے ذریعے سے آدمی اوڑا ہے وہ ایک انگریز تہا جسنے مقام بمبئی مین ۱۸۸۹ء مین غبارے کے ذریعے سے پرواز کی - اوسکے اوڑنے کے قبل سمندر مین کشتیان اور جہاز اسی غرض سے چھوڑے گئے تھے کہ اگر اتفاقاً وہ سمندر مین گرے تو وہ کشتیان اور جہاز اوسکو بچا سکین -

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اوسنے پروازی تو غبارہ پانچ چھہ ہزار فٹ کی بلندی پر پہونچکر پھٹ گیا جس موقع پر غبارہ پھٹا تہا اوسکے نیچے سمندر تہا یہ بدقسمت غبارہ پرواز سمندر مین گرا ابہی اوسکی حیات باقی تہی کہ جو ایک اسٹیمر نے سمندر سے اوسے نکالکر بچا لیا - گو ضرب اور چوٹ اوسکو پہونچی لیکن مرا نہین - اسکے بعد اور بہت دفعہ پروازین ہوئین - ہندوستان مین نئے علوم کے رواج پانے کے ساتھہ جدید فلسفہ بہی اعلے تعلیم مین داخل ہوا - نئے علوم کے حاصل کرنے مین بنگالی لوگ سب سے پیش قدم نکلے - وہ گریجوئیٹ اور اعلے تعلیم یافتہ ہوئے جدید فلسفہ نے اونکے دل مین بہی غبارہ پروازی کی تحریک پیدا کی چنانچہ ہندوستان مین ہندوستان ہی کا باشندہ جو اوّل اوّل اوڑا ہے وہ

ایک بنگالی نوجوان رام چندر چیٹرجی ہے جسنے کلکتہ مین ۱۸۸۹ء مین غبارہ کے ذریعے سے کامیاب پرواز کی۔ اسکے بعد لاہور آلہ آباد اور نیز دوسرے شہرون مین بھی اوسنے کامیابی کے ساتھہ پروازین کین۔

مس وان ٹسل نے اسی سال ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے مقامات پر غبارہ کے ذریعے سے پروازین کین۔ حیدرآباد مین ۲۰ فروری ۱۸۹۱ء روز جمعہ کو شام کے پانچ بجے باغ عامہ کے میدان مین وہ غبارے کے ذریعے سے اوڑی اور پانچہزار فٹ بلند ہوکر اوسنے پیراشیوٹ کے ذریعے سے اوترنا شروع کیا اور کامیابی کے ساتہہ باغ کے قریب ہی اوتری۔ دوسری مرتبہ پھر اوسی مقام پر اوسنے ۲۵ فروری چہارشنبہ کے روز شام کے پانچ بجے پرواز کی اور اس مرتبہ پہلے سے زیادہ بلندی پر پہونچکر اوسنے پیراشیوٹ کے ذریعے سے اوترنا شروع کیا۔ اسدفعہ وہ آصف نگر مین جاکر اوتری جو پرواز کے مقام سے تخمیناً دو تین میل کے فاصلے پر ہوگا۔ زیادہ تعجب مین ڈالنے والی یہ بات تہی کہ وہ عالم پرواز مین کرتب بہی کرتی تہی۔

اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ غبارے کس وجہ سے ہوا مین اوڑنے کی قابلیت رکھتے ہین۔ غبارے کا کچہہ حصہ کوئل گاس سے گرم کی ہوئی ہوا اور ہائیڈروجن سے بہرا جاتا ہے۔ چونکہ ہائڈروجن اور گرم کی ہوئی ہوا اوس ہوا سے زیادہ ہلکی ہوتی ہین کہ جو غبارہ کے محیط رہتی ہے اسلئے وہ اوپر چڑہتا ہے

اور جون جون یہ اوپر چڑہتا ہے وون وون طبقہ ہوا کے سنگینی اور حجامت کا کثافت کم ہوتی جاتی ہے۔ اوپر چڑہتے ہوئے جیسے ہوا کی کثافت کم ہوتی رہتی ہے اسیطرح قوت پرواز مین بہی کمی آتی جاتی ہے۔ مثلاً جسوقت غبارہ اور غبارہ پرواز کا وزن قوت پرواز کی برابر ہوجائیگا اوسوقت غبارہ ہوا مین ٹھہر جائیگا اور اوسکا اوپر چڑہنا موقوف رہیگا۔ یہ بہی یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ جیسے جیسے بیرونی ہوا کے دباؤ مین کمی آتی جاتی ہے ویسے ہی ویسے غبارے کے اندر کی گاس کی قوت منتشرہ مین زیادتی آتی جاتی ہے۔ یہ طبعیات کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ علے العموم گاس مین دبنے اور سمٹنے کی بہت زیادہ قابلیت ہے۔ اور تاہم حالت انتشار اسقدر بڑہی ہوئی ہے کہ گاس کی بہت تہوڑی مقدار ایک بہت بڑے خلا کو بہر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے جیسے غبارہ اوپر چڑہتا ہے ویسے ہی ویسے وہ مدور ہوتا جاتا ہے اور زیادہ بلند ہونے پر بہی پُر نظر آتا ہے۔ اگر غبارہ چڑہانے سے پہلے اسکو گاس سے اسطرح بہر دیا جائے کہ اسکا اوپر کا حصہ بہی ذرا خالی نہ چہوڑا جائے اور کسی بلندی پر پہونچکر جبکہ بیرونی حصہ کے دباؤ مین زیادہ کمی آئے گی اور گاس کی قوت منتشرہ مین ترقی ہوگی۔ اگر اوسوقت گاس نکالدینے کی تدبیر نہین کیجائے گی تو بلاشبہ غبارہ پہٹ جائیگا۔ غبارہ کو گاس سے خالی کرنے کے لئے غبارے کی چوٹی مین ایک والو لگایا جاتا ہے

اور غبارے کا وہ حصہ کہ جو نیچے رہتا ہے اکثر اوقات وہ بھی کھلا ہوا چھوڑ
جاتا ہے تاکہ گاس اپنے آپ اوسمین سے نکل سکے - جب جلد اوترنا مقصود
ہوتا ہے تو والو جو کہ غبارے کی چوٹی پر لگا ہوتا ہے اوسکو ڈوری کے
ذریعے سے کھولدیتے ہین اوسمین سے گاس نکلنے لگتی ہے اوسوقت غبارہ
اپنے ہی وزن سے نیچے اوترآتا ہے - مسٹر گلیشر نے زیادہ بلندی پر چڑھنے
کی غرض سے ایسی غبارے کی رائے دی ہے جسمین نو ہزار مکعب فٹ کی
گنجایش گاس کے لئے ہو اور اوس گنجایش کے ایک تہائی حصے یعنے تین ہزار
مکعب فٹ اوسمین گاس بھرنا چاہئے اور چھ سو پونڈ بلاسٹ (سیدھا رکھنے کی
غرض سے وزن) ساتھہ لینا چاہئے - اگر بلاسٹ مین سے تھوڑی مقدار بھی
نکالکر پھینک دیجائے تو بہت بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے - ایک مٹھی برابر
نکالکر پھینکنا کئی فٹ بلند کر دیتا ہے وزن کے لئے چھوٹی چھوٹی تھیلیو ن مین
خشک ریت بھرتے ہین اسلئے کہ وہ گرتی ہوئی ہوا مین اوڑ اوڑ کر پھیل جاتی
ہے - اس طریقے سے غبارہ پرواز جتنی بلندی پر چاہے پہونچ سکتا ہے
مگر حقیقت یہ ہے کہ سات میل کی بلندی تک تو انسان زندہ رہ سکتا ہے
اور اسکے بعد سردی اور ہلکی ہوا (ہوائے حریر) آدمی کو زندہ نہین
چھوڑتی - یہ ایک حیرتناک بات ہے - کہ غبارہ چاہے کیسے ہی تیزی سے
اوپر کو صعود کیون نہ کرتا ہو لیکن غبارہ پرواز کو اوسکی حرکت بالکل محسوس

نہین ہوتی - شاید یہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ تقابلہ کرنے کے لئے دوسری چیزین نہین ہوتین - کسی ساکن اور مقیم شے کے پاس سے گذر کر جانا نہین ہوتا اسلئے یہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ حالت پرواز تیز ہے یا آہستہ - مثلاً جب ہم ریل مین سفر کرتے ہین تو بغیر باہر کی چیزین دیکہے اوسکی رفتار چندان معلوم نہین کر سکتے - جب ہم کہڑکی سے باہر نظر ڈالتے ہین تو باہر کی چیزین چلتی ہوئی نظر آتی ہین اور اونسے ہم ریل کی تیزی یا آہستگی کا اندازہ کر سکتے ہین - غبارہ مین پرواز کے وقت اتنا ہچکولہ نہین لگتا کہ پانی سے لبریز بہرے ہوئے گلاس مین سے پانی ہی چہلک جائے - مسٹر فلیمرین نے یہ تجربہ کرکے دیکہا تہا کہ ایک گلاس پانی سے لبالب بہر کر حالت پرواز مین ساتھہ لیا تہا ایک قطرہ تک اوسمین سے نہین گرا - جب غبارہ پرواز کچہہ فاصلہ بلندی پر پہونچتا ہے اوسکو اوسوقت زمین چلتی نہین دکہلائی دیتی بلکہ آسمان کی مانند مجوف نظر آنے لگتی ہے - عام طور پر غبارے مین رسّیان لٹکا دیتے ہین - جب رسیان زمین پر آکر ٹہر جاتی ہین اوسوقت غبارے پر اونکا بوجہہ نہین رہتا بلکہ اوسوقت ہی غبارے کے اوتارنے مین اُس وزن کا کام دیجاتی ہین کہ جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین - اس ہوائی سفر مین اوترتے وقت اکثر اندیشہ ہوتا ہے - صاف اور کہلے دن تو غبارہ پرواز اپنے نزول کی جگہ کا ٹہیک طور پر اندازہ کر سکتا ہے - لیکن جسدن ہوا تیز چلتی ہو

اوس دن وقت واقع ہوتی ہے اس موقع پر اوسکو ایک لنگر چھوڑنا پڑتا ہے ۔ جدہر کو وہ اوڑتا ہے اودہر ہی کو اوسکے ہلکے ہونے کیوجہ سے غبارہ بھی اوڑتا ہے غبارے کو ہوا مین اپنی خواہش کے موافق چلانے کے لئے بہت سی کوششین کی گئی ہین مگر آجتک کوئی ایسا آلہ یا ذریعہ نہین ایجاد ہوسکا کہ جس سے اس کوشش مین کامیابی ہوتی۔ بادبان - پنکھے - ڈنڈے - سب ہی کی آزمایش کی گئی لیکن ایک ہی خواہش پورا کرنے مین کامیاب نہین ثابت ہوا - ہم نہین کہہ سکتے کہ آدمی کبھی اوڑنے کے قابل بھی ہوسکے گا - چونکہ سائنس آجکل روز بروز ترقی کررہی ہے اسلئے شاید یہ بھی ناممکن نہ ہو کہ کوئی آلہ الکٹریسٹی کی قوت سے ایسا ایجاد ہوجاوے کہ جسکے ذریعے سے انسان اپنے آپ کو ہوا مین چڑہا سکے اور معلق رکھہ سکے - لیکن اکثر طیور کہ جنکو خود نیچر نے طاقت پرواز دی ہے وہ بھی ہمیشہ بغیر پہلے زور لگانے کے نہین اوڑ سکتے - بہت سے پرندے ایسے ہین کہ بغیر تہوڑی دور زمین پر دوڑنے کے دفعتاً پرواز نہین کرسکتے - بعض ایسے ہین کہ زمین سے درختون کی شاخون پر اوڑان مارتے ہین اور پہر وہان سے پرواز کرسکتے ہین - عقاب مثل اسکے اور جو وزن دار پرند ہوتے ہین اونکو زمین پر سے اوڑنے مین دقت ہوتی ہے - کرگس جب فت ناکون ناک اٹ جاتا ہے اوس سے تو ہلنا تک بھی مشکل ہوجاتا ہے اوڑ تو کیا ہی سکتا ہے عقاب اکثر بلند چٹانون اور پہاڑیون پر اسوجہ سے رہتے ہین کہ وہ اپنے شکار

پر اچھی طرح جھپٹ سکین اور نیز اسوجہ سے بھی کہ زمین سے پرواز کرنے کی زحمت سے نیچے رہین - وہ اوڑتے ہی اوڑتے نہایت زور سے جھپٹا مارتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دفعتاً اوڑنے کے صدمے سے وہ مر بھی جاتے ہین - اسلیئے ہمکو یہ ڈر لگتا ہے کہ سب سے پہلے آدمی کا وزن ہی حالت پرواز مین اوسکا مزاحم ہوگا اور اوسکو آدمی سے پرند بننے مین کامیاب نہین ہونے دے گا - فقط

راقم
مجیب احمد - تمنائی

مضمون کیونکر لکھین؟

باقاعدہ لٹریری زندگی جماعت مین ہمیشہ سے سربرآوردہ اور قابل تکریم سمجھی گئی ہے۔ یورپ مین ہم دیکھتے ہین کہ موسم سرما کی بڑی راتین جنمین کہر اور برفباری کی مصیبت بھی شامل رہتی ہے گالون کے جھوپڑون مین ذہانت کی ترغیب سے رونق ہوجاتی ہے اور عیسائی سوسائٹیون کے نوجوان حکمت عملی مین ہمیشہ اعلےٰ درجہ رکھتے ہین لیکن برعکس اسکے ہم تو اپنے ہموطنون مین اس شغلہ کی تلاش ایک فضول کوشش ہوگی تاہم اب اسکا وقت آگیا ہے کہ برادرانہ برتاؤ اور دوستانہ رقابت ہم اپنی جماعت کے نوجوانون کو اسطرف متوجہ ہونے کے لئے کرین؟ اور اونکو ایک جگہ پر قایم کرین جہان سے ہر وقت ترقی وہ اپنا قدم آگے بڑہا سکین۔ اسکے بعد یہ اون لوگون کا کام ہوگا جو اسکے قایل ہین کہ جو لوگ اس دستور العمل مین مستعدی و سرگرمی سے داخل ہوئے ہین اونکو کافی بدلہ دین۔

ہمارے الہ آبادی شمس العلما نے جو اس صوبہ کے لیے جائز طور سے افتخار کے باعث ہوسکتے ہین کچھہ اس جانب توجہ کی تھی مگر اون ضروری

تحریک کا یہ حیرت ناک نتیجہ تہا کہ مین نے کسی اخبار مین اوس رائے پر
کوئی رائے نہین دیکھا - یہ بے پروائی یقیناً اوس بدشوقی کی دلیل
ہے جو ہم مین موجود ہے -

باوجودیکہ اس مضمون سے میری غرض بہ نسبت مولوی ذکار اللہ خان بہادر
کے ایک جداگانہ درجہ رکہتی ہے" تاہم آپس مین یہ دونون بحثین ایسا تعلق
رکھتی ہین جنمین کوئی فرق نکالنا کسی اصطلاحی لفظ کی شرح کرنا ہوگا -

جماعت کے مستقل کاروبار کے لیئے باوجودیکہ یہ آسانی نہین ہے
تاہم ایک عمدہ اور مکمل فہرست کا رکہنا ضرور ہوگا - جس سے ایک طرح کی مدد
اور باہم خیالات کے تبادلہ کا طریقہ ظاہر ہو - اور اسیطرح یہ مضمون کا لکھنا
اور اوسپر نکتہ چینی ہونا اس انتخاب کا ضروری جزو ہونا چاہیئے -

یہ مناسب ہوگا کہ بغیر کسی زاید و غیر ضروری تمہید کے مین اوس
سلسلہ کو شروع کرون جسکا لکھنا مقصود ہے اسلیئے سب سے پہلے مین
بطور ابتدائی حصہ بحث کے لفظ مضمون کی تعریف بیان کرون کا جسین
بہت کچھہ مشکلات ہین اور جو ایک بندی کی مشق سے ضرور باہر ہے -

یہ نہ تو بیو گرافی ہے نہ تاریخ گوئی اسکے قریب قریب ہے جسے
یادداشت یا کسی خاص امر پر تحریر کہہ سکتے ہین وہ معنی جو لفظ مضمون
سے مراد ہے بتدریج اس سے مرتفع ہوگیا ہے کہ اس صدی کے بعد سے

مالکان ذہن وذکاء نے اپنے خیالات کو مخصوص طور پر مضامین کی شکل
مین ظاہر کیا ہے - اسی لفظ کی بابت مین واکر کی دو تعریفین پیش کرتا ہون
وہ کہتا ہے کہ

(۱) مضمون ایک غیر سلسل تکمیل ہے :
(۲) مضمون ایک آزادانہ قسم کا مسودہ ہے -

تاہم یہ ضروری ہے کہ ہم اوس پہلی تعریف کو قبول کرین نہ کہ اس دوسری کو
جس سے اونے درجے کی معنے بجز تعریف کے ظاہر ہوتے ہین -

تعریف سے گذر کر اب مجھے یہ کہنا چاہئے کہ کسی مضمون کے لکھنے
مین کونسی خاص ترتیب سوچی جا سکتی ہے - بہت کچھہ قرار دینے کے بعد
تین ٹکڑو نپر مضمون نویسی کا انحصار معلوم ہوتا ہے - یعنے

(۱) نفس مضمون - یا مادہ بحث -
(۲) مضمون کی وضع -
(۳) طرز تحریر - جو اجمالی حالت سے پیدا ہوتی ہے -

مین اون نمبرون پر اوسی ترتیب سے جدا گانہ بحث کرونگا -

(نفس مضمون - یا مادہ بحث)

ایک معین کیا ہوا نفس مضمون سب سے پہلے ضروری امر ہے تاکہ خیالات
ایک خاص سطح پر مجتمع ہون جنمین جزئیات اور غیر سلسل خیالات مین

تمیز پیدا کی جا سکے جیسے غیر ضروری گفتگو ۔ اتفاقات ۔ یا کسی اخبار کے مختلف واقعات کے کالم ۔
نفس مضمون پورے طور پر اوس مرکز سے مشابہ کیا جا سکتا ہے جسکے گرد ہزارون جزو لا یتجزے بدرجہ غایت تحلیل شدہ مجتمع ہون اور اپنی مقررہ ترتیب و ترکیب مین موجود ہون ۔
ایک ستعد مضمون نویس انشا پردازی اور حکمت کے وسیع دائرے کو قطع کر سکتا ہے اور عالم موجودات پر ایک پیمانے مین بحث کر سکتا ہے ۔ ادنے درجے کی حیوانی زندگی سے لیکر ذات انسان تک ۔ یا اس مختصر گوئے زمین سے گذر کر نظام شمس تک جاتا ہے کہ اگر ممکن ہو تو وہ اپنی پہنچتی ہوئی قوتون کے لئے ایک وسیع میدان عظیم وسعت مین قطبین یا ستارہ دنبالہ دار کے شہاب ثاقب مین یا دہندلے سیارونکے جھرمٹ مین پاوے ۔
اس بلند پروازی اور حوصلے کے مقابلے مین کاوپر کی کوششون کا خیال تازگی بخش ہے جسکا نام اوسنے دی ٹاسک (کار عظیم) رکھا ہے یہ مضمون اوسکو اوسکی ایک لیڈی دوست نے دیا تھا جسے اوس نے نظم کے ۶ ضخیم جلدون مین لکھا ہے ۔
ایسے مضامین گو ابتداً روکھے اور بے لطف معلوم ہوتے ہین لیکن جیون جیون ہمکو اون مطالب پر عبور رہوتا جاتا ہے اون مین دلچسپی

پیدا ہوتی جاتی ہے ایک تلاشی کے لئے جدید نفس مضمون کی نئی خوبیان آپ کو اسطرح کھولدیتی ہین گویا کہ تاریکی سے نکل پڑی ہین جسمین کہ محصور تہین- ایسی علمی تلاش کی مسرت اور امنگ ہی اوسکا تمام معاوضہ ہے کیونکہ ہر ایک نیا خیال دماغی پیداوار کے ذخیرہ کی قیمت کو اوس حساب سے بڑہاتا جاتا ہے جو حد و شمار سے باہر ہے- جیساکہ یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ ایک خیال یا حقیقت دو خیال یا حقیقت سے باوجود تکرار کے کم قیمت ہے -اور تین واقعات بہت ہی زیادہ قیمتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی واقعہ تین مرتبہ ہو - ہر ایک ہنر کی ایجاد اور ہر ایک علمی انکشاف کی تاریخ اس قاعدہ کی توضیح کرتی ہے کہ نئی حقیقت صرف اصلی ذخیرۂ ذہنیات کی ترقی ہی نہین کرتی بلکہ ہر مرتبہ ایک زینہ طیار کرتی ہے جسکے ذریعے سے غیر منکشف و ناتحقق امور تک پہونچ سکتے ہین -

تاہم مستود کے رجحان اور قابلیت کا اندازہ کر کے یہ بہتر ہوگا کہ اوسے ذہنی اور اہم مادہ بحث کے ترک کرنے پر رضامند کیا جائے - کیونکہ ہر نئے خیال کے اظہار پر نیم مجنون کی صدائے بازگشت اوسے ہر حالت مین پست کردیگی - نہ صرف یہی بلکہ ابتدائی حالت مین عام فہم اور گردوپیش و پیش افتادہ نفس مضمون منتخب کیا جائے جسمین سہولت ہو - پھر بہی یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہم اسمائے عظیم بارگاہ مین داخلہ کی عزت کے مستحق ہو گئے بلکہ بطور دستورالعمل کے مشہور جاین پال ریچر کی اس نصیحت کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے

کہ "کسی مضمون پر کچھہ نہ لکھو جب تک پہلے خود اوسکو کافی طور پر پڑہ نہ لو۔ اور کسی مضمون کو نہ پڑہو جبتک تم آپ کو اوس کا بدرجہ غایت مستند نہ پاؤ"

مضمون منتخب کرنے کے بعد ہی اوسکا لکھنا شروع نہین ہوجاتا بلکہ اوسپر بہت کچھہ غور کرنا اور اوسبارے مین دوسرے شخصونکے خیالات کا بہت کچھہ مطالعہ ضروری ہے۔ اسکو مضمون لکھنے کا سامان جمع کرنا کہتے ہین۔ ممکن ہے کہ ایک شخص کسی مادہ بحث پر مضمون نہ لکھے۔ مگر یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ وہ ایک مضمون بغیر کسی مادہ بحث کے لکھے۔

ایک مضمون نویس کے سامان خواہ کتابونسے ہم پہونچ سکتے ہین یا وہ خود صحایف قدرت کو دیکھکر جمع کرسکتا ہے۔ یا ایک طرحکی الہامی ترت سے خود اپنے ذہن سے پیدا کر سکتا ہے۔ پھر بھی کتابون پر بھروسا رکھنا چاہیئے جو ایک طالب علم کی بہت قیمتی میراث ہے۔ اب اوس مقام پر ہر ایک طالبعلم کے لئے ایک کتاب رکھنے کی ضرورت پائی جاتی ہے۔ ایسی یادداشت کے کتاب جسمین روزمرہ کے خاص واقعات۔ کتابون کے دلچسپ وضروری نتیجے تعریفات۔ عجیب خیالات۔ خاص طور کا فسانہ۔ کتابونکے نام معہ مصنف۔ تاریخوار حالات۔ اہم تبدیلات۔ اور اسیطرحکی باتین وقتاً فوقتاً لکھی جایا کرین۔ اس التزام سے محنت کا نتیجہ بقدر کافی ملے گا۔ اسطرح جو واقعات کا

علم تازہ رہے گا نیز پڑھتے وقت کارآمد و مفید امور کے انتخاب کی عادت پڑیگی۔

اب بھی یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ مضمون کا لکھنا شروع ہو گیا۔ اور سامان کا جمع کرنا ہی کافی ہے۔ یہ خیال کرنا ایسا ہی ہے جیسے مصالح جمع کرنے پر کوئی شخص مکان کو طیار سمجھے۔ بلکہ خیالات مجتمعہ و مستقلہ کو ترتیب دینا نہایت ضروری ہے۔ اور اسکو دلکش طریقے سے ترتیب دینے کا مضمون نویس ہی ذمہ وار ہے۔ مسودہ کو ہمہ تن اسباب پر آمادہ ہوجانا چاہئے کہ اوسپر مضمون کا لکھنا لازمی ہے۔ جب ہر جانب سے مصالح جمع ہوں۔ ہاتھ کتابوں کے ورق اُلٹتے ہوں۔ آنکھیں مشاہدہ قدرت مین علم کی متجسس ہوں تو دماغ پر بھی فرض ہے کہ جاکشی اختیار کرے۔

اوپی ایک مشہور مصور کے شاگرد نے اوس سے بکمال اصرار پوچھا کہ۔

"براہ مہربانی فرمائے کہ آپ اپنے رنگ مین کیا ملا دیتے ہین"

اوسنے کہا کہ

"مین اس دماغ کو ملا دیتا ہوں"

یقین ہے کہ ہر ایک مضمون نویس اس جواب کو اپنا مضمون لکھتے وقت یاد رکھے گا۔

(مضمون کی وضع)

مضمون مین بہی تین ہی باتین ہوتی ہین۔

(۱) تمہید۔

(۲) مضمون کی بطور کافی تشریح و توضیح۔

(۳) نتیجہ۔

تمہید سہل۔ عام فہم۔ اور مضمون کے مناسب ہونی چاہیے۔ کیونکہ اسکے لکہنے کا کوئی قاعدہ مقرر کرنا ممکن نہین ہے۔ زیادہ تر یہ امر مضمون نویس کی جودت طبع پر منحصر ہے کہ حسب حال و مناسب تمہید لکہے۔ بعض لوگون نے اپنی کتابون مین یا مضامین کی تمہید ایسی گہری لکہی ہے کہ وہ اصل مضمون کے لئے نقاب ہوگئی ہین اور جب تمہید کے بعد اصل مطلب پر رجوع ہوجیے تو حیرت ہوتی ہے کہ عنوان کا کیا منشا تہا۔ اسکے لئے لائق اور مستند مسودون کی تمہیدین بغور دیکہنا چاہیے اوس سے پتہ چل جائے گا کہ تمہید کیسی ہونی چاہیے۔

مسودہ کا خاص حصہ نفس مضمون ہے جسکی طرف زیادہ توجہ رکہنی چاہیے اسبارہ مین مسودے سے یہ بہی کہنا ضرور ہے کہ وہ آپ کو نقل کرنے سے باز رکہے۔ اس سے یہ مقصود نہین ہے کہ وہ تاریخ اور واقعات یا منقولون کی بہی نقل نہ کرے۔ بلکہ اوس بیان مین مسودکو اپنا خاص خیال بہی اپنے طور پر ظاہر کردینا چاہیے نتیجہ مین امر مبینہ مضمون اور اوسکی طرز تحریر پر بہت زیادہ خیال رکہنا چاہیے

اور اوسکو بہت غور سے لکھنا چاہیے اس حصہ آخرمین زیادہ تر اختصار مدنظر رہے
تاکہ پڑہنے والے کو نفس مضمون معلوم کرنے کے بعد نتیجہ کو طوالت یا کاوا کی وجہ
سے بے دلی کے ساتھہ چھوڑ نہ دینا پڑے - بلکہ اس حصے مین ایک سرآوردہ
خیال جسمین کل مضمون لفظ ذکر کیا ہو - کوئی تعلیم دہ حکایت - کوئی قابل یادداشت
اطلاع - یا جوش پیدا کرنے والی بات ہونی چاہیے - اسطرح کے نتیجے کو جوہر
مضمون کہتے ہین -

یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ مضمون نویسی کے ذاتی فوائد کیا ہین - اس سے
معلومات کو وسعت ہوتی ہے - واقعات کا ترتیب دینا آتا ہے - مضمون
لکھنے سے بہت سے لوگون کا جہل مرکب ٹوٹ جاتا ہے جو کسی غلط علم و اطلاع
پر اصرار کرتے ہین -

لارڈ بیکن نے لکھا ہے کہ -

پڑہنے سے انسان کامل ہوتا ہے - مباحثہ سے مستعد
اور لکھنے سے ٹہیک انسان ہوجاتا ہے -

مضمون نویسی سے انسان کی تجویز و تشخیص کی شناقی ہوتی ہے اور وہ اعلی
غلط رایون کی اصلاح کرتا ہے -

ہر شخص اپنی عقل و تمیز پر قانع ہوتا ہے گو وہ دوسری نعمتون کی محرومی کی
خدا کی شکایت کرتا ہو - مگر مضمون نویسی مین یہ ایک عجیب بات ہے

کہ انسان کی قوت تمیزی کو بڑہاتی ہے اور ساتھ ہی اوسکے نقص تجویز و تشخیص کے ظاہر ہونے پر اوسکا دل نہین دکھاتی - یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب انسان کسی امر کا اظہار عمدہ ترتیب اور واضح عبارت مین کر سکتا ہے تو اوسکی تحریر اعلے درجے کی ہوگی - یہ خوب کہا گیا ہے کہ -

"اگر تم زبان سیکہنا چاہتے ہو تو اورونکو سکہلاؤ
اور اگر تم عمدہ منشی ہوا چاہتے ہو تو مضمون لکہو"

نوجوانون کو یہ ترغیب دینا بہت ہی سودمند ہوگا کیونکہ عمر کے اس درجہ مین وہ جلد کامیابی حاصل کر سکتے ہین -

کسی ملک کی ابتدائی حالت مین خانہ جنگی شکار - اور اسلحہ کا چرچا رہتا ہے اور زمانہ اوسط مین علم کا - اور زوال کی حالت مین کلون - اور تجارت کا ذکر رہجاتا ہے -

یہی حالت انسان کی ہے - نوجوانی مین کھیل کود کشتی - اور ایسی ہی مردانہ کثرتونکے لیے ہاتھ پیر مارتے ہین اور پورے جوان مرد ہونے پر علوم اور فلسفہ کے ولولے جوش مارتے ہین - اور اسکے بعد ہر طرح کے دنیاوی کاروبار اور خانہ داری کے جھگڑے گھیر لیتے ہین گو اس حالت مین اون علوم کا تجربہ انسان اپنے کاروبار مین کر سکتا ہے جیسے اوسنے کسی زمانہ سابق مین حاصل کیا ہو مگر دماغی قوتون کے ترقی دینے کا اب زیادہ موقع نہین رہجاتا جیسا کہ نوجوانی مین

(طرز تحریر)

بہت سی شاخین مضامین کی مثلاً تاریخی - سوانح عمری - وغیرہ مین صرف ترتیب وقت کا التزام کافی ہے - لیکن واقعات کا محض مجتمع کرنا اخبار ہے - پھر بھی تاریخ اور سوانح عمری کے مضمون سے محض اخبار کسیقدر اہم ہے اسمین واقعات کی باہمی ترتیب - وجوہ - تعلق - اور نتیجہ دکھلانا ہوتا ہے - ایسے مضمون کو پورا اخبار نہ ہونا چاہیے لیکن جہانتک صحت ہو بہتر ہے - بہت سے مضامین مین صرف اوسوقت کے ممتاز واقعات رہتے ہین اور اون خاص خیالات کا ذکر رہتا ہے جو اوس زمانہ کے لوگون مین شایع رہے اور اونکے افعال اونکے محکوم رہے سو وکو صرف کسی واقعہ کی ترتیب و تعلق کا جو کسی وقت یا کسیکی عمر مین واقع ہون نہایت صاف و مختصر حوالہ دینا چاہیے جیساکہ کوئی جغرافیہ لکھنے والا کسی ساحل کے راس - کسی ملک کے خاص سلسلہ کوہ - اور بڑے بڑے دریاؤن کو جو کسی ملک سے گذرتے ہین یا کسی وادی کو سیراب کرتے ہون بطور مختصر بیان کے ذکر کرتا ہے علمی مضامین مین بھی اون واقعات کی ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے جنسے تدریجی اہم انکشافات ہوئے - اور اوسیکے ساتھ اون ایجادات و انکشافات کی بڑی بڑی باتون کو بھی نگاہ مین رکھنا چاہیے اور اونکی تاثیرات کو بھی بیان کرنا چاہیے جس سے انسان کی فلاحمندی یا خوشی کی صورت پیدا ہوئی - اسطرحکے تاریخی یا علمی مضمون اصل مضمون کہے جاسکتے ہین -

دوسری قسم مین وہ مضامین اور فروعات شامل ہین جنمین دماغی قوتون کی مشق کے لئے ایک وسیع میدان ملتا ہے اور اوسمین حسب ذیل اقسام ہین -

اوّل - مضامین متعلق اخلاق - جیسے - راستبازی - دیانت داری - فیاضی اور دوسرے اوصاف -

دوّم - علم قوار باطنی - جیسے تمیز - خواہش - حافظہ - اور دیگر قوار دماغی وعقلی -

سوّم - معاملات ملکی - جیسے قومی دولت - آزاد تجارت - مالگذاری - حکام قانون - اور دوسری بحثین متعلق حکومت اعلے و اقوام -

اس قسم کے مضامین گو اون مضامین سے بہت زیادہ مشکل ہین جو واقعات یا اشخاص کے متعلق ہوتے ہین - لیکن سُود ونکو ایسی بڑی ترقی ہوتی ہے اور پڑہنے والونکو اسپر بہت زیادہ موقع تعدیل وجرح کا ملتا ہے - یہ اس سبب سے ہے کہ اوسمین قوت متخیلہ کا بہت زیادہ کام رہتا ہے -

خیال وغور سنجابہ دماغی قوتونکے ہین جو بعد کو ترقی پذیر ہوتی ہین اور لڑکین مین اسکا زیادہ حس نہین ہوتا - لڑکون مین اسکی ابتدائی نمود کا پتہ چلتا ہی مگر وہ اسے کام مین نہین لاسکتے -

ابتدائی صورت تاریخی مضمون کی اوس لڑکے سے مشابہ کیجا سکتی ہے جو

صرف معلوم کرنا اور یاد رکھنا جاتا ہے - اور بخلاف اسکے علمی مضامین مین تجربہ کار دلون کی قوت متخیلہ ساتھہ رہتی ہے - اس قسم کے سادہ مضامین مین صرف توجہ کی قوت ضروری ہے - لیکن دوسری قسم مین خیال کی کوششون کا کام ہے -

تحریر وہ طریقہ ہے جسمین واقعات کی ترتیب بیان کی جاتی ہے یا جسمین مسلسل خیالات ظاہر کئے جاتے ہین یہ صحیح و موزون الفاظ کے جمع کرنے اور انکو جملون - فصل اور باب مین ترتیب دینے کا ہنر ہے -

صرف ونحو اون اصول سے مشابہ کی جاسکتی ہے جو کسی سنگ تراش کو مکان بنانے کی ہدایت کرتی ہے اور طرز تحریر اون قواعد سے جو کسی معمار کو ڈھانچا قایم کرنا بتلاتا ہے -

تحریر یا تقریر خواہ وہ باقاعدہ ہون لیکن اونپر طرز بیان کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ او سکے حاصل کرنے مین کسی قسم کی کوشش سے باز نہ آنا چاہیے - ایک عمدہ طرز تحریر کی یہ علامتین ہین -

(۱) عمدہ و منتخب باموقع الفاظ -

(۲) ترتیب الفاظ -

(۳) مناسب رنگینی -

طرز بیان کی صفائی اور خوبی صحیح و درست الفاظ پر منحصر ہے - متروک الفاظ

و محاورات۔ دہقانی یا ادنے درجے کی زبان۔ کمزور ضعیف الفاظ جنسے پوری قوت کے ساتھ خیالات نہ ظاہر ہوسکیں یا اوسمیں ابہام پیدا ہوجاے نہیں لانے چاہیں۔

علمی مضامین میں خاص اصطلاحی الفاظ استعمال کیئے جائینگے۔ اور کسی سفرنامہ میں غیر مقام کے الفاظ جو ضروری ہوں لائے جاسکتے ہیں۔ تاہم یہ احتیاط چاہیے کہ محض اظہار قابلیت کے لئے نہ برتی کئے جائیں۔ باوجود ان باتوں کے یہ حیرت انگیز بات ہی کہ بہت سے لائق اور مشہور مصنف ان عیوب سے محفوظ نہ رہ سکے۔ یہ بات قابل عفو معلوم ہوتی ہے کہ ایک اسپیکر اپنے سامعین کے آگے اپنی خیالات کو غیر سلسل و پریشان اور غیر مربوط الفاظ و فقروں میں بیان کرے۔ لیکن ایک مسود کو ہر وقت یہ موقع حاصل ہے کہ اپنی تحریر کو صاف اور دلاویز بنانے کے لئے کل مضمون کو کاٹے۔ اور پھر سے لکھے گبن نے اپنے ممائرس کو چھ مرتبہ لکھا اور اپنی تاریخ کے پہلے باب کو تین مرتبہ۔

مبتدی کو اپنے خیالات کے کاٹنے یا اوسکے کسی حصہ کو ترک کرنے میں ضرور تامل ہوگا لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ یہ فقر یا تنگی خیال کا نشان نہیں ہے۔ باوجودیکہ اوسمیں اونکو کچھہ محنت صرف ہوئی ہو۔

بیلی نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ

"مجھے مختصر لکھنے کی فرصت نہ تھی اسلئے
مین نے آپ کو یہ طول وطویل خط لکھا"

اوراسیطرح ببٹلرنے اپنی ہوڈی براسٹک مین کہاہے کہ۔

"اختصار بہت خوب ہے چاہے ہماری بات
کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

فرانکلن نے ایک دلچسپ حکایت لکھی ہے جسکا اعادہ یہان مناسب ہوگا کہ ایک نوجوان شخص نے کام شروع کرنے پر اپنی دوکان کے سائن بورڈ پر یہ لکھنا چاہا۔

جان طامس۔ ٹوپی بنانیوالا۔ اور ٹوپی بناتا اور بیچتا ھے نقد قیمت پر۔

ایک دوست نے یہ کہا کہ چونکہ یہ مندرج ہے کہ وہ (ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے) اسلئے لفظ (ٹوپی بنانے والا) غیرضروری ہے اسپر اوسکی ترمیم ہوئی اور وہ سائن بورڈ یون باقی رہا

جان طامس ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے زرنقد پر

ایک دوسرے دوست نے کہا کہ (زر نقد پر) نکالدینا چاہے کیونکہ اوسکو ایسا ہی اتفاق پڑے گا کہ اعتبار پر فروخت کرے اوراب نشان یون باقی رہا۔

جان طامس ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے۔ اسکے بعد یہ سوجھا یا گیا کہ خریدار کو اسبات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کون ٹوپی بناتا ہے اسلئے اگر نشان یون رہے تو بہتر ہے۔ جان طامس ٹوپی بیچتا ہے۔

لیکن پھر بھی اسمین ترمیم کی ضرورت رہ گئی تھی اور ایک نکتہ چین نے بیان کیا کہ یہ جملہ (ٹوپی بیچتا ہے) محض غیر ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی شخص نہین خیال کر سکتا کہ ٹوپیان مفت دیجائینگی۔ بالآخر اسطرح اس بلند حوصلہ تاجر نے اپنا کام مختصر ضروری۔ اور بے تکلف سادہ نام جان طامس سے شروع کیا جسکا کہ اوسکے بہت سے لایق جانشین کرتے رہے

تیسری مناسب رنگینی سے خوبی تحریر وصفت مقصود ہوتی ہے اور اسکا خاص لطف آمد ہے نہ کہ آورد۔

بیان کی صفائی۔ زور۔ سادگی تحریر۔ سلجھے ہوئے جملے۔ مستند محاورات اور روزمرہ پر موقوف ہے نہ کہ اردو ایسی غریب زبان مین صراح وقاموس کے سنگریزے بھر دئے جائین۔

جو لوگ عربی زبان سے واقف ہین وہ جانتے ہونگے کہ آسمانی کتاب

(کلام مجید) مین دلکشی اور معجز ہونے کیوجہ زیادہ تر سادگی بیان ۔ رائج محاورے ۔ چلتے ضرب المثال ۔ اور اوسکی دلاویز عبارت سے ہے ۔ مین اس سے اوس خاص عقیدہ کا ذکر کرنا نہین چاہتا ہون جو بوجہ اوسکے منزل من اللہ ہونے کے صرف سلمان ہی رکھتے ہین ۔

طرز تحریر ۔ یا خود تحریر کے دو جگمگاتے زیور ہین ۔ ایک سادگی یا بیساختہ پن دوسرے آمد کے طور پر رنگینی کا خود بخود آجانا ۔ مسودونکو اسکے حصول کی کوشش پہلے چاہیے ۔ لالہ زرد کے کھیت جن پر صبا ہر صبح شوق سے نثار ہوتی ہے اور جنھین صرف شبنم ہی شاداب رکھتی ہے اگرچہ ایسی قیمتی نہین ہے جیسے کہ گیہون کے سنہرے کھیت والونسے بھرے ہوئی فصل ربیع کی طیاری کے وقت ہوتے ہین تاہم اونکی پیاری صورت اونکا دلاویز منظر دلون پر وہ حکومت رکھتا ہے کہ ہزار فصل ربیع اونکے قدم چومے ۔ سبب یہ ہے کہ اونکی نشو ونما صرف باغبان قدرت سے ہوئی ہے ۔ لیکن وہ گل بوٹے جنھین لڑکے زبردستی شاخ گل سے جدا کر کے سوکھی ڈالی مین پہنا دیتے ہین بالکل بے محل ہوتے ہین اور جلد کمہلاتے اور سوکھ جاتے ہین ۔

مذکورہ بالا خوبیون کے ساتھہ صفت لفظی و معنوی کا ہونا بھی تحریر کی عمدگی اور رونق کا باعث ہوسکتی ہے اگر اومین بیساختہ پن ہو نشاان صنایع و بدایع کا یہ ہے کہ کلام مین ایک ایسی قوت آجائے کہ ایک

خیال کے ساتھہ بآسانی دوسرے خیال کی جانب ذہن کا انتقال ممکن ہو۔
اگر ممکن ہوا تو ہم اس خاص بارے مین پھر کبھی کچھہ لکھین گے۔

راقم
محمد عبد الکریم خان۔ آزاد

وسط یورپ

(آسٹریا کا دلچسپ نظارہ)

ممالک جنوب و مشرق یورپ مین محنت کش قومونکی نئی اور حیرت انگیز ترقی سے کچھہ عرصے سے وہنا واقع اسٹریا کو بھی نئی تجارت کا اثر محسوس اور معلوم ہونے لگا۔ اور ممالک مشرق و جنوب (یورپ) کے بیپاریون اور دریائے آور ینٹ کے کنارونپر رہنے والے صدہا اعلے درجے کے منصولون کا روپیہ اس ملک مین آنے سے وائنا کے لوگ فائدہ اوٹھانے لگے۔ پرانا وائنا جسکا نظارہ نہایت عمدہ مگر ذرا میلا تھا آہستہ آہستہ شاہی محلات کے زیبا اور جلیل القدر "حلقہ" سے مقابلہ کرنے لگا۔ یہ محلات کچھہ عمدہ بندش کے سبب مشہور نتھے لیکن زیادہ تر اپنی اعلے مناسبت کے باعث مشہور تھے فی الحال شہر وائنا مین گیارہ لاکھہ سے زیادہ آدمی بستے ہین ان لوگون کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان مین سے کم سے کم دو لاکھہ آدمی بازار دن مین فی الفور روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔

جب تک جنوبی جرمنی مین محصول کم رہا اوس وقت تک نئی نئی عمارتین تیار ہوتی رہین۔ مطمئن اور دور اندیش گورنمنٹ ہی اونچی اونچی عمارتین۔ پارلیمنٹ کے گھر۔ اور میونسپالٹی کے مکانات بنانے لگی۔ شہر وائنا کی مشہور فصیل تمام یورپ مین دلچسپ نظارہ

اور تفریح طبع کے لئے بہت عمدہ جگہ ہے در حقیقت وائنا اپنی فرحت بخشی مین اپنا
آپ ہی نظیر ہے - جسطرح برلن مین سب عمارتین اس عمدگی سے بنی ہوئی ہین کہ
جا بجا گوشے نظر آتے ہین اسیطرح وائنا کی عمارتون سے بھی ہر جگہ حلقے اور
دائرے دکھائی دیتے ہین - عمارتون کی خوبصورتی رنگ کی چمک سے اور
بھی بڑھ گئی ہے - وہان کے راگ نہایت شیرین اور فرحت بخش ہین
دوکانون مین شراب اور مٹھائیان - برف اور پھل اس قرینے سے رکھے
ہوئے ہین کہ خریدنے کو دل چاہتا ہے - شہر کے باہر بھی آبادی ہے
لوگ خوش اور آزاد بڑے ظریف ہین - بلدہ مین عمدہ گھوڑون کی کثرت
ہے - خوش لباس مرد - خوبصورت عورتین - اور پیراستہ فوج کے سپاہی
عمدہ قسم کے رنگین لباس مین نظر آتے ہین - اس ملک کے باشندون
کے اخلاق سب جگہ اپنی چمکدار شعاعین ڈالتا ہے اور لوگون کو اپنا
گرویدہ کر لیتا ہے - اگرچہ جرمنی کی زبان - آسٹریا مین شائستہ سمجھی
جاتی ہے - چنانچہ ناٹکون مین بھی زیادہ مستعمل ہے مگر عوام الناس نا پسند
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ناموزون وحشیون کی زبان ہے -
جرمنی کے باشندے طعن کے ساتھ بولتے ہین کہ وائنا جرمنی کے
شہرون مین نہین ہے - گو کیتھولک چرچ ملکی مذہب اور نہایت طاقتور
ہے - عام مقامات مین صرف اپنا ہی پرچم اوڑاتا ہے - شمال کے

ملکون سے جو پابندی اور مذہبی رسومات چلے گئے ہین اونکی تازگی
اور تعمیل بہت دھوم سے کرتا ہے تاہم وآئنا مین پروٹسٹنٹ۔ گریک
اور آرمی نین کیتھلک نیز ان ٹائن گریک۔ اور یہودی قومین بھی کثرت
سے رہتی ہین جو اپنے مذہبی رسومات کے پابند ہین اور جنکی خانقاہین
اور معابد گاہین جا بجا نظر آتی ہین۔
قدیمی وآئنا کے وسط مین سینٹ سٹیفن کا بڑا گرجا اپنی خوشنما
مینار بلند کئے ہوئے نہایت تمکنت کے ساتھ کھڑا ہے اور اوس مین
ایسی دھوم اور ٹھاٹھ کے ساتھ مذہبی رسومات ادا ہوتے ہین کہ شاید
اسپین کے سوا کسی اور مقام پر نہ ہوتے ہونگے اور یہودیون کا مسجد
بھی اوسکے ہمسایہ مین ہے اسلئے ہر شخص ادہر کا بھی پورا پورا لطف
اوٹھا سکتا ہے۔ تعصب کا قدیمی اثر اور لئیم الطبعی جو آسٹریا کی گورنمنٹ
مین پائی جاتی تھی اب کم ہوتی چلی ہے۔ آسٹریا ازادی کے ساتھ
ترقی کر رہا ہے۔ تعلیم کا خواہان ہے۔ جنگ مین فتحیابی اور عزت
حاصل کرنے کی بہ نسبت لوگون کو تہذیب کیطرف رغبت دلانے اور
اونکو بڑہانے مین زیادہ فخر سمجھتا ہے۔
فرانسس جوزف اوّل شہنشاہ آسٹریا و بادشاہ ہنگری اون
دانا اور ہوشیار لوگون مین شمار کیا جاتا ہے جنھون نے تجربہ سے

علم حاصل کیا ہے - اونکا یہ قول ہے کہ پولٹیکس یعنے علم سیاست مدن نہایت مفید اور ضروری علم ہے - اہنون نے اپنے اوقات عزیز ہی منضبط کر دئے ہین - ایک زمانے مین وہ ہنگری کی وسعت کے سبب سخت مخالف تھے اب ہنگری اور آسٹریا دونون کے بادشاہ ہین - انہون نے اپنی شمشیر زمین کے چارون گوشون پر چمکائی اور اسباب کی قسم کہائی ہے کہ مین ہنگری اور اوسکے باشندون کو دشمنون کے حملون سے خواہ وہ کسی طرف سے آئین بچاؤن گا - خاندان ہپسبرگ جسمین وہ ہین اوسکا ضرب المثل استقلال اون مین پورا پورا پایا جاتا ہے وہ اپنا روپیہ اچھے کامون مین نہایت فیاضی کے ساتھہ صرف کرتے ہین - یورپ کے متمول لوگون مین یہی ایک شخص ہین جسکو علوم جدید - علم موسیقی اور ہنر کا مذاق ہے اونکی خانگی لائبریری مثل ایک عالم کے کتب خانہ کے ہے - وہ بڑے ہشیار اور دانا حاکم ہین - جاڑہ اور گرمی کے ایام مین صبحکو پانچ بجے اوٹھتے ہین - عبادت کے بعد اپنے معمولی ناشتہ مین روٹی کہاتے ہین اور کافی پیتے ہین - اور پھر گیارہ بجے تک کام کرتے ہین اس بے بہا وقت مین اپنے سکرٹیری کے سوا کسیکو اپنے پاس نہین رکھتے - دوپہر کو سادہ کہانا اور بیر شراب کا ایک گلاس اونکی خوراک ہے اگر سرکاری امور یا اور ضروری مہمات پیش نہ آجائین اور محل سے باہر

نکلنے پر مجبور نہ ہوں تو اپنے دیوان خاص میں شام کے کہانے تک برابر سلطنت کے کاروبار کرتے ہیں۔ اوسکے بعد اپنی بیوی اور بچون سے ملتے ہیں اور ایک یا دو گھنٹے اودہر صرف کرتے ہیں۔

دیوان خاص کا خانگی کمرہ اونکے ڈرائنگ روم اور کاونسل ہال (جہان وزرا اور ارکین سلطنت اجلاس کرتے ہیں) کے درمیان میں ہے اونکے آفس (کچہری) کے سادہ ٹیبل پر اونکے بچون اور ملکہ کی دو خوبصورت تصویرین لٹکتی ہین جنکو مسٹر وِنٹر ہالٹر نے بنایا تہا۔ یہ شہنشاہ ہر بات کو اچہی طرح سُنتے ہین۔ جابرانہ تحکم سے کام لینے کے عادی نہین ہین۔ بڑے الفاظ اور لمبے کلام سے متنفر ہین۔ اونکے بولنے مین نہایت سادگی پائی جاتی ہے اور اکثر اوقات نیچے اوترکر لوگون سے ملتے ہین اور اونسے بالکل آزادانہ باتین کرتے ہین۔ کیتھولک مذہب نے اونکے دلکو نرم اور اونکے مزاجکو سادہ بنادیا ہے۔ ہر سال ایک وقت آرچ بشپ کے ساتھہ راستون اور گلیون مین کہلے سر پیادہ پا چلتے ہوئے نظر آتے ہین۔ سال مین ایک بار وہ معہ اپنی بیگم کے محل کے ایک کمرے مین بیٹھکر غریبون کے کفیل بنتے ہین اور اپنی عزت ظاہر کرنے کے لئے اونکے پاؤن دہوتے ہین۔ گو یہ شہنشاہ فن سپاہ گری مین کامل نہین ہین تاہم اونکو لشکر کا بہت شوق ہے اور یونی فارم لباس (فوجی لباس) اونکو جسقدر عمدہ معلوم ہوتا ہے او

اور کوئی لباس معلوم نہین ہوتا۔ وہ بڑے نشکاری ہین۔ آسٹریا کے
آلپس پہاڑون مین خطرناک مقامو نپر شموا (ایک قسم کا ہرن ہے) کا شکار کرنے
ہین جو چالاک اور تجربہ کار شکاری کے سوا کسی اور سے ہونا ناممکن ہے۔ کبھی
کبھی سادہ کوٹ اور لمبے عصا کے ساتھ ہنگری کے پہاڑون مین اور کبھی کھیتون
مین چلتے ہوے پاکسانونسے باتین کرتے ہوے نظر آتے ہین۔ جب وہ ہنگری
کا پرانا شہر بداپیسٹ مین جاتے ہین تو وہان کی عمدہ عمدہ چیزین اپنے ہمراہ
لاتے ہین اور اس شہنشاہ مین سب سے بڑی بات یہ پائی گئی ہے کہ ان
دونون ملک یعنے آسٹریا اور ہنگری جو باوجودیکہ ایک دوسرے سے بالکل علحدہ
ہین ہین اور ہرد لعزیز حاکم ہین۔

حلیہ عوام الناس۔ اور تماشا گاہون مین اور اسٹیٹ بال مین
اور ڈپلومٹک رسپشن (سفیرونکے مجمع) مین شریف منمولون کے کل آداب
اور اخلاق اس شہنشاہ مین پائے جاتے ہین۔ آسٹریا اون چند ممالک مین
داخل ہے جنمین اب تک بہی امارت پائی جاتی ہے جنکے حقوق باطل نہین
کیے گئے ہین اور اب تک شور مچانے والی جمہوریت کے تابع حکومت نہین
ہوئی۔

مثل لندن کے وائنا مین بہی خاص اوقات ہین کہ جب اشیاء
دوچند اور سہ چند قیمت تک گران ہو جاتی ہین۔ بڑے بڑے ہوٹل اور

عالیشان محلات کو شریف اور متمول آدمی دہات کے موسمی مکانات سے واپس آنکر اپنے بہت سے نوکروں کے ساتھ کرایہ پر لے لیتے ہین اوس وقت وائنا کچھہ اور ہی نظارہ بن جاتا ہے ۔ زود رفتار گاڑیون سے راستے بھر جاتے ہین ۔ اپیرا اور ناٹکون مین ازدہام ہوجاتا ہے ۔ سوارون سے میدان خوشنما معلوم ہوتا ہے ۔ نفیس عجائب خانون اور آراستہ دوکانون مین لوگون کی کثرت رہتی ہے اور نوکرون کے دل انعام اور بخششون سے بھر جاتے ہین ۔

اس مین کچھہ شک نہین کہ وائنا کا بڑا اپیرا تمام یورپ مین بے نظیر ہے ۔ سائنس کی نظر سے دیکھین تو وہ پارس کے اپیرا سے زیادہ عمدہ اور زیادہ مکمل ہے ۔ مگر پارس مین وہ عمارتین جمین اپیرا ہوتا ہے وائنا کے اپیرا خانہ کی بہ نسبت زیادہ اچھی اور دلچسپ ہین ۔ تمام موسم مین وائنا کے باشندے خوشنما ہالون مین جو تمام شہر مین بکثرت ہین خفیف خفیف موقعون پر بھی مجتمع ہوجاتے ہین تاکہ سٹراوس کا دل آویز گانا بجانا سنین ۔ یہ لوگ آسٹریا کے عزیب باشندے ہین جو اپنے پرجوش والٹز (ایک قسم کا ناچ) مین وائنا کے مذاق کے موافق دلفریب اور مسرت بخش سمان پیدا کرنے مین دستگاہ کامل رکھتے ہین ۔ جسطرح کہ دہان بے در پے تماشے ازدہام ہوتے تھے ۱۸۱۴ء مین ہوئی تھین جبکہ انٹرنیشنل کانگرس (مجلس قومی یورپ)

کا مجمع ہوا تہا اسطرح کی دعوتین پھر کم دیکھنے مین آئی ہین - میئر اور میونسپالٹی کی جانب سے مشہور مکان موسومہ بلومن سال مین کہانے پینے کا لطف اوٹھاتے ہین جہان صدہا جنٹلمین اور لیڈیان دعوت مین جو ایک قسم کی بے قاعدہ مہمانی ہوتی ہے جمع ہوتے ہین اور وائنا کے اطراف کے خوشگوار انگوری شراب پیکر خوش مستیان اڑاتے ہین -

گرمی کے ایام مین دریائے بلوڈ انیوب کے متقابل کا میدان جہان کوہ کیلین برگ کی اونچی چوٹیان قدرتی طور پر کھڑی ہوئی ہین خاص وائنا سے بہی زیادہ مفرح اور عجیب نظارہ ہے - یہ میدان انگور کے کھیتون اور خوشنما باغون سے محدود ہے - خوبصورت وادی ناہموار پہاڑون مین چلی گئی ہے - ہرے ہرے قدرتی سبزے نے دور دور تک اپنا مخملی فرش بچھایا ہے - پرانے دہات - خانقاہ اور گرجا بہی اپنے اپنے ترنیوسئے کھڑے ہوئے ہین - یہ مقام شہر بیرس برگ سے بالکل قریب ہے جو ایک زمانے مین ہنگری کا خوبصورت دار السلطنت تہا - مگر اب پرانا بیرونی شہر ہوگیا ہے اور انگور کے درختون نے اوسپر سایہ کیا ہے -

وائنا اور بڈاپیسٹ کے درمیان اکثر ریل کے اسپیشل ٹرین چلتی ہین

یہ عہدہ دار بادشاہ کا ایک قسم کا قایم مقام سمجہا جاتا ہے -

ان دونون دارالسلطنتون مین باہمی طریقہ معاشرت کا سلسلہ نہین ہے۔ شہر بیسٹ بہی مثل شہر نیو جیکا گو کے غلہ کے مناقع سے تعمیر ہوا ہے۔ یہان دریائے ڈانیوب بہت وسعت اور بڑے زور شور سے بہتا ہے۔ اوسکے داہنی طرف قدیمی آفن کی پہاڑی ہے اور بائین طرف نو آباد شہر بیسٹ ہے۔ ان دونون کا اگر مقابلہ کیا جائے تو بڑا لطف آتا ہے۔ اور وائنا سے بیسٹ تک بلکو ڈانیوب بہی خوبصورتی کے ساتھ بہتا ہے۔

ملک ہنگری کے باشندون کی تعداد تخمیناً ۵ الاکھ ہے وہ روس کے سخت مخالف ہین اگر اونکو اس بات کا ڈر ہے کہ اسلاؤ کے باشندون مین ایک نہ ایک روز اتحاد ہوگا اور ہمکو دق کرینگے تاہم اسٹیریا کی سلطنت کو ترقی کرتے دیکھکر خوش ہوتے ہین۔

آسٹریا کی دارالسلطنت اور برلن مین جسکو دریائے اسپری نے قدرتی دو حصون پر منقسم کر دیا ہے۔ ہر بات مین فرق ہے اور زیادہ فرق اون لوگون مین پایا جاتا ہے جو ان دونون ریاستون مین اراکین سلطنت ہین۔

آجکل یورپ مین جو شخص برلن کا خیال کرتا ہے بالضرور بسمارک کی مدبرانہ تصویر اوسکی آنکھون کے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔

جرمنی کے اراکین سلطنت مین پرنس بسمارک کے باوجود وزیر اعظم ہونے کے کبھی یہ فقرہ اوسکی زبان سے نہین نکلا کہ مین اس ممتاز منصب کے

قابل ہون۔ وہ بادشاہ کے ملازم کہلانے مین اپنا فخر سمجھتے تھے حالانکہ بسمارک کو اونکی لیاقت اور مراتب کے لحاظ سے شہنشاہ جرمنی کا محافظ یا محافظ الملک کہنا روا تہا۔

شہنشاہ جرمنی ایک تجربہ کار سپاہی اور بڑے صاحب اخلاق تھے۔ وہ اون بادشاہون مین آخری بادشاہ تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ ہم تخت کے حقیقی وارث ہین اور سلطنت کو عام پسند رکھنا ہماری عنایت کا باعث ہے۔ آجکل جرمنی کئی باتونکے لحاظ سے یورپ مین یکتا ہے یہ وہ ملک ہے جو اپنی شمشیر کے زور سے خود مختار ہوگیا ہے ہر کام مین اعلے درجے تک اوسنے ترقی کی ہے اور لشکر ایسا عمدہ اور باقاعدہ رکھتا ہے کہ دنیا بہر مین اوسکا نظیر نہ ہوگا۔ تاہم وہ نہین چاہتا کہ کسیکے ساتھ جنگ کرے اور حتے الامکان صلح کرنے پر اپنا فخر سمجھتا ہے جرمنی کے باشندے بلکہ دوسری بہت سی قومین گذشتہ اٹھارہ برس سے اسی انتظار مین ہین کہ کب اوسکا تنزل ہو کیونکہ جرمنی کے فوجی مصارف اور بہاری ٹکس نے انکو تنگ کردیا ہے۔

جرمنی نے بہت حسن اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی تجارت اور صنعت مین ترقی کی ہے اور آج فرانس اور انگلنڈ کے ساتھ اون صنعتون مین ہمسری کا دعوے کرتے ہین حالانکہ فرانس اور انگلنڈ غیر ملک

کے بازارونکے مالک اور باعث فخر مشہور ہین - جرمنی کے لشکر کی شان وشوکت دیکھکر ہر ایک دانا اور دور اندیش آدمی یہ ہی نتیجہ نکالے گا کہ جرمنی محض اس خیال سے اپنی فوجکو بڑہا رہی ہے کہ یورپ کے جنگی خیالات پست کئے جاوین اور جس جنگی خیال کو بادشاہان یورپ سمجھانے اور فہمایش کرنے سے ترک نہین کرتے ہین ایک بڑے زبردست لشکر کی نمایش سے ترک کرادیا جاے -

فرانس کے باشندے بہی خوب جانتے ہین کہ جرمنی نے جمعیت آرائی کی بہ نسبت فن صنعت مین زیادہ ترقی کی ہے - اگرچہ جرمنی کے باشندے کچھہ عرصے پہلے تک سست اور کاہل اور بے فکر سمجھے جاتے تھے مگر اب بڑے چالاک اور جفاکش تاجر ہوگئے ہین - مزدورونکو باترتیب تعلیم دیجاتی ہے - ہر ہر مقام پر عمدہ مدرسے ہین جہان علمی اور عملی تعلیم برابر ہورہی ہے - اہل جرمنی نے کسی نوے کو عمدہ اور خاص قسم کی ورزشونا نے ایسا مضبوط بنا رکہا ہے کہ کسی ملک کے باشندے اونسے سبقت نہین لیجا سکتے جرمنی کے باشندے مختصر تنخواہ پر اپنی گذر اوقات کر لیتے ہین - وہ چہوٹے چہوٹے فرقین نبکر دور دور رہتے ہین جسکے سبب کہانے پینے کی اشیار اور گہر کے ضروری اسباب بہت ارزانی کے ساتھہ ملجاتے ہین اور جسطرح گذشتہ پچاس برس تک اعلے درجہ حاصل کرنے کے لئے وہ لشکری

قواعد کی خفیہ ورزش کرتے رہے اسیطرح فن وصنعت مین بہی دنیا کے
اور کاریگرون سے ہمسری کرنے سکے لئے بہت کوششین کر رہی ہین -
صنعتی اور پولٹیکل دنیا مین جرمنی کے اوسط اور شمالی حصے کی پوری
پوری کامیابی پرنس بسمارک کی اسے اعلے کوششون اور استقلال کا نتیجہ ہے
اور رعایا بہی یہ دیکہکر قومی تحریک مین صاحب موصوف کو یاد کرتی ہے
اسمین کچہہ شک نہین کہ اونکے اختیارات محدود تھے مگر ہر وقت یہی مقولہ
اونکے زیر نظر تہا ؎

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود مرد باید کہ ہراسان نہ شود

وہ ہر ایک کام اور خصوصاً سوشیل ازم کی ترقی کرنے کے لئے مختلف طور سے
سعی کرتے تھے وہ تجارت کی موجون کو جرمنی کیطرف لیجاتے تھے اور
اودہر سے مختلف ملکون مین ارسال کرتے تھے - سینٹ گوٹھرڈ ٹنیل (نام گرجا)
کی تعمیر اور شہر جنیوا اور بحر جنوبی مین نئی تجارت کی کارروائی مین بہی وہ شریک
تھے -

پانچ چہہ برس پہلے نئی آبادی کے بڑے بڑے کامون کے صدر مقام نوبیر
جرمنی کے دفعتاً آجانے سے تمام یورپین ممالک حیرت اور فکر مین پڑ گئے
مرتے وقت تک یہ کہگئے تھے کہ اگر فرانس اپنے لشکر کا جاہ وحشم پہیلانا چاہتا ہے
تو وہ کسی اور جگہ نو آبادی قایم کرے کیونکہ یورپ مین کوئی جگہہ نہین رہی

اس دلچسپ اور محرک کلام نے فرانس پر ایسا اثر کیا کہ وہ اوسیوقت سے شمالی افریقہ مین سکونت اختیار کرنے لگا اور اب تو مین مین بہی اوسنے قدم جمایا ہے انگلنڈ اپنے ہمسایون اور دوستون کی پرخطر چالاکی سے بچگیا جو فرانس کے ساتھہ حسد رکھنے کے باعث ایک بڑی آفت اوسپر آنے والی تہی ۔ اٹالی اور اسپین نے بہی اپنی محدود سلطنت پر قناعت نہ کر کے سمندر کے اوسطرف فتح حاصل کرنیکی خوشی مین افریقہ کی زمین پر حرص کی نظر ڈالی ۔ روس نے وسط ایشیا کے میدان سے گذر کر ہندوستان کے پہاٹک کے قریب تک نہایت وحشت کے ساتھہ اپنا علم بلند کیا ۔ آسٹریا نے عمدہ چیزین حاصل کرنے کی غرض سے بحیرہ ارکنک مین اپنی طاقت صرف کی ۔ اس عرصے مین جرمنی جو آہستہ اور خفیہ طور سے بڑا لشکر جمع کر رہی تہی اور جب دیکھا کہ استعمال کے قابل ہو گیا ہے تو نوآبادیون کیطرف اپنا قدم بڑہانے لگی اور پہلے سے یہ تصفیہ کر دیا کہ افریقہ کا کوئی حصہ بہی فتح کرنا چاہیے ۔

جرمنی اور روس یورپ کی بڑی سلطنتین ہین وہ پولٹیکل معاملات مین اپنی آبائی اور پرانی ناقص تدبیرون کے پیرو نہین ہین بلکہ حال کے عقلمندون اور تجربہ کارون کی رائے پر چلتے ہین ۔ مین سمجھتا ہون کہ یہ قومین اکثر اوقات کہتی ہونگی کہ ہمارے ارادے چند ارا کین سلطنت کے دماغون مین سمائے ہوئے ہین ۔ ان دونون ملکون کے باشندے شخصی

سلطنت کی پابندی کے سخت مخالف ہین وہ یہ کہتے ہین کہ شخصی رائے سے
بے انصافی زیادہ ہوتی ہے اور صدہا لوگونکو بہت تکلیف اور نقصان
پہونچتا ہے - جرمنی مین فرقہ سوشیل ازم ایک جھوٹہا مدعی تہذیب - ناخواندہ
اور خوفناک گروہ سلطنت جمہوری کو پسند کرتا ہے - روس مین فرقہ نہلزم
ایک نہایت قوی اور مفسد گروہ ہے جو خندقونکو کہودکر اور اوسمین باروت
بھرکر اوڑا دینے سے یا خنجر ہاتہہ مین لینے اور مکان توڑکر گھر مین گھس جانے سے
یا جنگلون اور تنہائی کے مقامون مین مجلسونکو منعقد کرکے ارکان سلطنت کو
نقصان پہونچانے سے اور علاوہ اسکے اپنے بہت سے ناشایستہ اور
نامہذب افعال کے ذریعے سے جمہوری سلطنت کو قایم کرنا چاہتا ہے - فرقہ
نہلزم کے نہایت ہولناک اصول جو تباہ کنندہ ونکے خیال مین آسکتے ہین
وہ اصول تمدن کو برباد کرنے والے اور اوسکی عوض مین کسی قسم کی بہلائی
کے قایم نہ کرنے والے ہین اس فرقے کا کام محض تباہ و غارت کرنا
ہے یہ سب باتین روس کی جابرانہ وظالمانہ حکومت کے نتایج ہین -

جرمنی کا شہنشاہ "قاتلون کے ہاتہہ سے بچگیا اگرچہ بڑے جوش کے
اور برسر متواتر حملے ہوئے جنہون نے بالآخر شہنشاہ روس کو قبر مین دائمی
آرام کرنے پر مجبور کیا - یعنے زار روس فرقہ نہلسٹ کے ہاتہہ سے مارا گیا
باوجودیکہ تسبارک بظاہر کامل قوت رکھتے تھے اونکا یہ مقولہ تہا کہ مین ایک

کوہ آتش فشان پر چل رہا ہون مگر نہین جانتا کہ یہ کب پھٹیگا اور مجھکو ہلاک کرے گا۔

اگر بسمارک اس دنیا مین بہت زیادہ بوڑھے ہوکر انتقال کرینگے تو کچھ عجیب باتین جواب یورپ مین صرف خیال کیجاتی ہین بالمشافہ دیکھینگے بہت سے لوگ جو اسوقت سلطنت ہولنڈ اور سوٹزرلنڈ کو سلطنت جرمنی کے تابع ہونا محال سمجھتے ہین وہ بسمارک کی دانشمندی سے کوئی دن تکمیل شدہ دیکھینگے جب کہ بسمارک نے نہایت جرات اور استقلال کے ساتھہ برلن کو حکومت کا مرکز بنایا۔ پھر یورپ کے نقشے کو تھوڑا سا بدلنا کچھہ مشکل نہین ہے۔ گذشتہ نصف صدی مین یورپ کے نقشہ مین بہت کچھہ تغیر و تبدل ہوچکا ہے۔ عملاً دو برس (دو) اور (لو) کی حکمت عملی مین بسمارک کو بڑا کمال تھا۔ چنانچہ کانگو کانفرنس مین اوسنے اپنے سخت ترین دشمن کو ملالیا اور اوان کے مل جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ انہون نے اپنی دانست مین اس توحد کو فائدہ عظیم سمجھا تھا۔ پس اگر وہ چھوٹے چھوٹے ممالک پر حملہ کرنا چاہتے جنکو جرمنی سے سلسلہ ہے تو اوسکو معترضین کے منہ بند کرنے کے لئے بہت رشوت ملتی شہر ورزن کے دیوان خاص مین اور برلن کی پارلیمنٹ مین وہ کبھی زیردست نہین ہوتے تھے مگر جب وہ دیکھتے کہ سمجھانے سے کوئی نہین سمجھتے ہین تو وہ مخالفین کو تمسخر مین اوڑا دیتے تھے۔ وہ یہ کہتے تھے کہ اگر یورپ کو نظر احتیاط سے

نوٹ۔ یہ مضمون پرنس بسمارک کی وزارت عظمیٰ سے علیحدگی سے قبل کا ہے۔ اڈیٹر

ساتھہ دیکھین تو یورپ خوف ورجا کے درمیان مین ہر ایک سے جنگ کرنیکا
بڑا خواہان ہے مگر جب کسیکو زیادہ بہادر اور مستقل دیکھتا ہے تو فوراً اوسکا
فرمانبردار ہوجاتا ہے - پرنس بسمارک اپنی ذاتی محنت اور ذاتی ہشیاری
سے جرمنی کو اسدرجہ پر لایا کہ پہلے کی بہ نسبت اب اوسکو سب لوگ زیادہ
عزت کے ساتھہ دیکھتے ہین - انہون نے افریقہ مین نوآبادی قایم کرنے
پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ مصر کے متعلق اہم امورات مین ثالث بنا اور جب تک انگلستان
نے مصر کو جرمنی کی رائے پر نہین چھوڑا چین نہین ہوئی معاملات مشرقی
کی نسبت اگر کوئی شخص مجاز گفتگو ہے تو صرف جرمنی اور یہ وہی ملک ہے
جسے لوگ بیس برس پہلے تیسرے درجے طاقت سمجھتے تھے اور اہم معاملات
مین رائے دمشورے کے قابل نہ سمجھتے تھے وہی ملک اب سب سے مقدم اور اوسکی
رائے عقل کل سمجھی جاتی ہے -

راقم
حسن

اشتہار

کانپور کا قدرتی جوہر چمڑہ کی دباغت و سامانکی تیاری

جیسا کہ تمام ہندوستان میں صرف کانپور ہی کو یہ فوقیت حاصل ہے کہ مثل ولایت کے چمڑہ کی دباغت و اسباب کی تیاری میں اپنا نظیر ہی نہیں رکھتا۔ ایسا ہی اس دوکان کو بھی سامان کی تیاری کی خصوصیت حاصل ہے یعنے کوئی چیز جسکے اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہے بالکل اعلے درجہ کے چمڑے و پرزونکے ساتھہ نہایت پائداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہے اور تمام و کمال ولائتی اوزاروں سے وہ نہایت ہوشیار کاریگرون سے کام لیا جاتا ہے اسکا بھی لحاظ رہتا ہے کہ جس جس مقام کا چمڑہ جانور کے جسم کا ناقص و کمزور و نیلا ہوتا ہے ہرگز نہین رکھا جاتا ہے بلکہ بلا خیال کسی نقصان کے نکالکر پھینکدیا جاتا ہے اور ایسے ہی سلائی بھی کسی پرزہ پر سوت کی نہین ہوتی پاتی بلکہ تزئید کی تیس جن صاحبونکو ضرورت کسی سامان چرمی کی ہو منفصل فہرست اردو یا انگریزی کارخانہ ہذا کی طلب فرماکر طلب فرماوین اور ایک ہی آڈر مین کارخانہ کی معاملت کا حسن قبیح معلوم فرماوین فقط

راقم

کرم الہی سوداگر۔ مچھلی بازار کانپور

علاج بازار میں جیسے کے دوا ملتی ہو — صاف وہ صاف کہ آئینہ نما ملتی ہو

دل پھڑکتا ہے دواؤں کی لطافت کا اثر — دیکھنے ہی سے مریضوں کو شفا ملتی ہو

حمد و ثنا اوس شافی مطلق کو سزاوار ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انسان ضعیف البنیان کو مسیحائی عطا کی اور درود و سلام اوسکے حبیب پیارے پر جسنے مریضان ضلالت کو شربت اسلام پلا کر صحت بخشی۔ اما بعد۔ ہر خاص و عام پر روشن ہو کہ ہمارا یہ دواخانہ فی زمانہ معدن و مخزن ادویہ مفردہ و مرکبہ ہے عرصہ گیارہ سال سنہ ۱۲۹۲ سے اس شہر میں جاری ہے دنیا کی ہر قسم کی ادویات تیار موجود ہیں مہارت و تجربہ کامل ملکہ پر منحصر ہے کفایت و احتیاط و صفائی میں لاثانی چنانچہ ہمارے دعوے پر سند ہا و سارٹیفکٹ متعدد قدردانوں کی دلیل ہیں اگرچہ اب یہ دواخانہ ایسا مشہور ہے کہ اشتہار کی کچھ حاجت نہیں مگر بغرض فائدہ مسافر و وارد و یا فرد بشر اندرون و بیرون بلدہ بروقت ضرورت منتظر نہ ہوں مشتہر کیا گیا اگر کسی صاحب کو کسی قسم کی ادویہ مرکبہ کی تیاری اس دواخانہ سے منظور ہو تو نسبتاً ارزاں قیمت پر بخوبی دستیاب ہوگی و تیار ہو کر مل سکتی ہے اگر صاحبان بیرونجات کو کوئی اشیاء دواخانہ سے مطلوب ہو تو مہتمم دواخانہ کے نام بذریعہ خط و کتابت طلب فرماویں و ویلیو پے ایبل ڈاک بھیجی جا سکتی ہیں لیکن نام و مقام سکونت ضلع واضح لکھنا چاہئے اطلاع خاص ہماری یہاں کے خریداروں کو دواخانہ کی علامت بغور ملاحظہ و معائنہ کر لینا چاہیے کہ دہوکا نہو براہ کرم بعد صرف ادویہ علامت دواخانہ تو تلف ہی کر دیا جاتا ہے ایسا ضروری ہے۔ اس دواخانہ سے ہر قسم کا علاج معالجہ بخوبی ہو سکتا ہے اگر کوئی صاحب اندرون و بیرون کو ضرورت ہو تو حکیم مرزا آغا صاحب سے خود رجوع ہوویں یا مکان پر طلب فرماویں لیکن موافق دستور حیثیت فیس دینی ہوگی۔ المشتہر محمد میرزا خان مہتمم دواخانہ خلف حکیم میرزا آغا صاحب حیدرآباد دکن بازار عیسیٰ میاں متصل کوٹھی رزیڈنسی —

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں

امراض ذیل کی ادویہ شفاخانہ زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور میں جو سنہ ۱۹۰۰ سے جاری ہے ملتی ہیں مفصل فہرست ٹکٹ آدہ آنہ سے مل سکتی ہے۔ طلا۔ اس کا استعمال بچپن کے نقص کی بلادت و بیگار کو دور کرتا ہے دافع نامردی رقت منی جریان سرعت انزال و احتلام۔ (اکسیر ...) معجون دائمی قبض ضعف اعصاب رئیسہ معدہ تاریکی چشم و معدہ سر درد وغیرہ کو کثرت مشکرات و اقسام کو دور کرتا ہے کمی اشتہا ضعف جگر و سستی لاحق ہو دور کرتا ہے۔ (...) سفوف ... بیان علی العموم ... ایسا اثر ... کو زائل کرتا ہے (...) خضاب ... خوشبودار۔ بالوں کو سیاہ رکھتا ہے ... ضعف دماغ و ضعف بصر کو رفع کرتا ہے ... حب تنشیط بلا نسخہ ... کحل الجواہر سرمہ مقوی ... عجیب الاثر مسوڑوں و دانت ... حب بواسیر ... حب ذیابیطس بار بار ... حب قائم مقام افیون ...

عرق ماءاللحم مفرح ومولد خون مصفی ودافع ضعف جگر ودل ودماغ ومعدہ ودرد سر تاپ تلی جع مفاصل لاغری تپ کہنہ تپ عادت اسہال و بتیاعدگی ایام حیض نقوہ فالج رعشہ (فی بوتل عہ تین بوتل سے کم نہین) روغن اعجاز۔ ناسور بھگندر تالو کا سوراخ خنازیر پہوڑے پرانے زخمون کے کان کی کہانسی تپ ایام حمل خسرہ چیچک کو جلد دفع کرتا ہے۔ (۲ تولہ عہ)

رسالہ علاج آتشک سوزاک۔ رسالہ ہیضہ۔ رسالہ بواسیر۔ مفرات ومسکرات رسالہ حافظ صحت سالانہ عالہ ۱۲ ار

۱۰ ار ۹ ۹ ۱۰ ار

المشتہر

زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

اشتہار

اردو انشا پردازی کی تحصیل

ممالک مغربی وپنجاب واودہ مین روز بروز انگریزی علم ادب کی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آیندہ اور زیادہ ہوگا پس مینے اسکے واسطے استعداد کے موافق اسباب ومصالح تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اسطرح ہے کہ علم انشا پردازی کے قواعد بالترتیب بلحاظ آسان ومشکل بکارآمدہ وسود مند ہونیکے چار حصونمین لکہے ہین جنمین سے دو چہپ گئے اسکا نام مبادی الانشا حصہ اول ودوم ہے انکی کیفیت اشتہار ذیل سے معلوم ہوگی۔ اور آٹہ بار ہ اہل اسلام اہل فرنگ کی بڑی بڑی کتابونکا مطالعہ کرکے انمین سے نو دس قسم کے مضامین ڈہائی تین ہزار کے قریب انتخاب کئے انمین سے مضامین اخلاق اول اسلئے چہاپے ہین کہ آجکل مدرسون مین علم اخلاق کی تعلیم کا چرچا ہو رہا ہے انمین سے دو حصے چہپ گئے اور تیسرا حصہ چہپ رہا ہے۔ باقی اور قسم کے مضامین بہی اسی ترتیب سے چہاپے جاینگے اب جو کتابین چہپکر تیار ہوگئی ہین انکا اشتہار جدا جدا چہاپا جاتا ہے۔ محمد ذکاء اللہ

مکارم الاخلاق

قیمت ۱۲ ار محصول ۱۰ ار

نہایت مستند ومعتبر اعلے درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابونسے انتخاب کرکے ۲۳۶ مضامین اخلاق گیارہ بابون مین لکہے ہین اور ایک باب مین دس مضامین متفرق لکہے ہین۔ باب اول سے خدا تعالے کی قدرت کاملہ وحکمت بالغہ اور اوسکا فضل وکرم جو انسان پر ہے معلوم ہوتا ہے۔ باب دوم سے تہذیب اخلاق کے اصول باب سوم سے علم وعمل وعقل کی کیفیت۔ باب چہارم سے رکہنے مشغلہ کا حال۔ باب پنجم سے عشق ومحبت باب ششم سے

گناہ و توبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات باب ہشتم سے معاملات دنیا کے حالات باب نہم سے زوال وفضائل اخلاق۔ باب دہم سے وقت عمر۔ موت کا حال۔ باب دہم سے حکایات۔ کل اس کتاب کے ۲۶۲ صفحہ ہیں قیمت ۱۲/ محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ۔

قیمت ۶/ تہذیب الاخلاق محصول ./

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت میں لاماگرو کے مندر میں ایک کتبخانہ ہے جمین نہایت مقدس قدیمی کتابیں سنسکرت کی موجود ہیں۔ اسکو ان کتابوں کا اشتیاق پیدا ہوا اسنے راماگرو کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ میں حکیم کے فو کو بھیجتا ہوں آپ عنایت فرماکر اسکو سیر کتب خانہ کی اجازت دینگے فو کی عمر پچاس سال کی تہی۔ وہ نہایت وجیع اور فصیح اور صاحب علم تہا وہ یہاں نہایت تزک و احتشام سے آیا اور مندر میں بہت کچھ چڑہایا۔ اور کتب خانہ کی کتابوں کو چھ مہینہ تک مطالعہ کیا اس مطالعہ میں اسکی بڑی امداد ایک فاضل نے بہی جو لاماگرو کی طرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کر کے نقل کئے اور پہر انکو چین لیجا کر اپنی زبان میں ترجمہ کئے۔ اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑہتے تہے۔ انکا ترجمہ انگریزی زبان میں ہوا ہے۔ مینے ابتدا میں زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکھے ہیں۔ پہر مینے رامائن کو پڑہا اور جو حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تہا اسکو انتخاب کیا۔ جناب سرجان میور صاحب نے کتاب مہابہارت اور اور مستند کتابوں سے اخلاق کے مضامین انتخاب کر کے انگریزی زبان میں نظم و نثر میں ترجمہ کئے ہیں مینے اون میں سے بہی بہت سے مضامین انتخاب کئے۔ راجہ بہرتری کے شلوکے کے مضامین بہی انگریزی میں ترجمہ کئے ہیں غرض اسطرح سے یہ مجموعہ ۱۷۱ مضامین اخلاق اور ۱۳۰ اور مضامین متفرق کا مینے لکھا ہے۔

قیمت ۸/ مبادی الانشا حصہ اوّل محصول ./

(۱) کا غذات امتحان لکہنے کے قواعد جنکے پابند نہ ہونے سے سالانہ طالبعلموں کے نمبر کم ہوتے ہیں یا نہیں ملتے ہیں (۲) علم انشا کی تعریف و موضوع۔ انشا پردازی کے کونسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہیں اور انمیں سے ان مدارس کے معلموں اور متعلموں کے لئے کہاں تک موجود ہیں اور کہاں تک وہ انکے لئے مہیا ہونے چاہئیں کن کن باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ جنسے انکی استعداد اور لیاقت کا اظہار اچھی طرح ہو اور انکا وقت ضایع نہ ہو جاوے (۳) جب صرف و نحو کی تعلیم آغاز ہوا تو انکے قواعد کی مشق کی طرز کیا اختیار کیجاوے کہ جنسے انکو الفاظ کے اشتقاق کے طریقے اور عبارت کی

سلسلہ باقی

(جسکو ترجمہ کرنا کہتے ہین) قواعد جنسے کہ طالب علمونکو اونکی نظم و نثر کا بیان کرنا اپنی عبارت مین اسطرح آجاے کہ عبارت بدلجاے اور مضمون مین فرق نہ آنے (۵) خطوط نویسی کے آئین و قوانین و طرز تحریر عبارت (۶) مضامین بیانیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو ایسے مضامین لکھنے آئین کہ جنمین کسی شئے کے حالات بیان ہون (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو تاریخی واقعات اور اونکے اسباب و نتایج کا بیان کرنا آئے (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ مضامین لکھنے آئین کہ جنمین دلائل منطقی اور براہین حکمیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلائل موافق و مخالف کو نکالکر کے نتایج نکالیجاتے ہین

قیمت ۸/ **مبادی الانشا حصہ دوم** محصول ۱/

(۱) تمہید مین انشا پردازی کی تعریف و طرز اداے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر اردو زبان سے متعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع و بدایع کو کیونکر کام مین لانا چاہئیے صنایع جو مشہور ہین وہ کیونکر اور کہان استعمال کرنے چاہئین - اور بعض صنایع جدید لکھے ہین - (۴) قوت بیانیہ و قوت فہم سخن کیونکر بڑہتی ہے (۵) مذاق سخن و احتراز سخن کا بیان اور کتابونکے پڑہنے کیلئے ہدایتین کہ کیونکر پڑہنا چاہئے اور اونکے برے بھلے پرکھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ و بیانیہ و استدلالیہ کی مثالین لکھی ہین (۶) اوضاع و اطوار لکھنے کے مظاہر قدرت و نیچر کے عمل و آثار و پیداوار کے بیان کرنے کے فضائل و اخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہین اور اونکی توضیح مضامین کی تشریح کی ہے (۷) آدمیونکی یادگار لکھنے کے اپنے حال لکھنے کے دوست واعظ مقرر اور کسی پیشہ ورکے حال لکھنے کے قواعد (۸) ہجو و ظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک قاعدے کے متعلق کئی مثالین لکھی ہین غرض ان دونون حصونکے پڑہنے سے اصول انشا پردازی سے مڈل کلاس کے طالب علمونکو ایسی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ جو مضمون آسان آسان جیسے اونکے استعمال مین آتے ہین باقاعدہ لکھہ سکینگے -

محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ

رسالہ حسن

یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ماہوار زیر سرپرستی و نگرانی عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

نذر شایقین ہوتا ہے۔ اہل علم و صاحب مذاق و معلومات کی علمی و مالی عام قدر دانیون

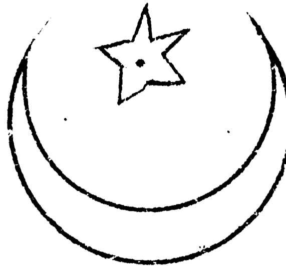
کا رسالہ حسن پورے طور سے فخر کرسکتا ہے۔ نامی گرامی ادیب و صاحب معلومات

جو بے نظیر علمی اعانت اس رسالہ کو پہونچا رہے ہین وہ حاجت بیان نہین۔ شرح

چندہ حسب ذیل ہے۔

	اصل قیمت	کم امدنی والون سے
سال تمام	صه	لعہ
فی ماہ	عہ	۱۲

جلد چہارم — حسن — نمبر ۹



اَعِینُونِی اِذَا اَحسَنتُ اَمرًا
وَاِن اَخطَاتُ فَاتُونِی صَلَاحًا

فَاِنَّ اللّٰہَ یُولِی کُلَّ قَومٍ
سَعَوا فِی الاَرضِ اِصلَاحًا فَلَاحًا

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء

مضامین

حیدرآباد دکن

مطبع حسن میں چھپا

مسلمانوں کی ترقی اور طبعی اسباب کی تاثیر

جس وقت مسلمانون کی قوم کی موجودہ جہالت اور تنزل کی حالت سے علم او تہذیب مین ترقی کرنے اور ایشیا کی دوسری ممتاز اور مہذب قومون سے ہمسری کرنے کے امکان یا عدم امکان کی بحث پیش آتی ہے تو بعض لوگ اس تمام بحث کا خاتمہ ناقابل علاج طبعی اسباب پر کردیتے ہین - یعنے یہ کہتے ہین کہ مسلمانون کے ہندوستان مین آنے - غیر اقوام سے ملنے - اور اس سرزمین اور اسکی آب وہوا وغیرہ کے اثر سے یہ نتایج پیدا ہوئے ہین - اور جب تک یہ حالات قایم رہین گے وہ نتایج ہی بدستور پیدا ہوتے رہین گے - اسصورت مین مسلمانون کی قوم کی ترقی بجز اسکے کہ وہ ہندوستان کو چھوڑ جائے اور کچھ نہین ہے - جو موت سے زیادہ آسان ہے

لیکن درحقیقت یہ خیال اور یہ قیاس اور نیز وہ دلایل جن پر کہ یہ خیال مبنی کیا جاتا ہے بالکل غلط ہین - اور کوئی وجہ نہین ہے کہ مسلمانون کی قوم کی ترقی کی طرف سے ایک ایسی سخت مایوسی پیدا کی جائے - جس حال مین کہ اون کی

ترقّی کے اسباب کا مہیا کرنا ہماری دست رس کے اندر ہی۔ اور اونکی موجودہ تنزّل اور جہالت کے اسباب۔ مدلّل اور معقول طور پر قابل علاج قرار دئے جا سکتے ہین۔

لیکن تاہم ہم جانتے ہین کہ بعض لوگون کے اس خیال پر جو مسلمانونکی ترقّی کو ناممکن بنانے والا ہو۔ اور جسکو ہم طبیعی اسباب کی تاثیر کے نام سے لکھتے ہین بحث کیجائے اور جو غلطی ایسا خیال کرنے مین کیجاتی ہے ظاہر کیجاوے۔

علمائے یورپ مین سے بھی بعض عالمون نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے اور اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ مثلاً ھنری ٹامس بکل طبیعی اسباب کی تاثیر کے موید مین سے ہین۔ لیکن مل۔ گوئزٹ۔ مانٹسکو اور ھیوم اسکے خلاف رائے رکھتے ہین۔ ھیوم نے جوکچھہ نیشنل کیرکٹر پر لکھا ہے وہ اس تمام مسئلہ کو سلجھا دینے کے واسطے کافی ہے کیونکہ مسلمانون کی ترقّی کے متعلق جتنی شکایات ہین وہ بطور اونکے نیشنل کیرکٹر (یعنے قومی خصوصیت) کے ہوگئی ہین۔

مسٹر ھیوم لکھتے ہین کہ "طبیعی اسباب کی نسبت مین اس امر مین مشتبہ کرنے کی طرف مائل ہون کہ اس امر (قومی خصوصیت) مین وہ مطلق کچھہ اثر نہین کرتے نہ۔۔۔ اور نہ مین خیال کرتا ہون کہ کوئی شخص اپنے مزاج طبیعت ذہانت کا

ان سے کہین نہین دیکھین گے - لیکن یہ قوت طبعی اسباب کے اثرات کے

سن لینے کا ہے -

اونہون نے قومی حالات کی مختلف صورتین پیدا ہونے کے چار

سبب تجویز کیے ہین - آب وہوا - خوراک - زمین اور نیچر کے عام

بکل صاحب نے اسکو ایک قاعدۂ کلیہ قرار دیکر اون تمام ممالک کے

استدلال کیا ہے جنہون نے ایک یا دوسرے وقت مین انسانی تہذیب

تاریخ کے صفحو نپر اپنی یاگارین چہوڑی ہین - مثلاً - ایران - اٹلی - یونان

ہندوستان - چین - عرب - انگلینڈ وغیرہ -

مصنف مذکور نے نیچر کی ان چارون رعایتون کا عام نتیجہ

قرار دی ہے اور اسکو ترقی تہذیب کا سب سے ابتدائی زینہ ٹھرایا ہے - کہ

یہ چارون یکجا نہین پائی گئین وہان کی ترقی کو ان مین سے ایک یا دو کی

طرف منسوب کیا ہے - یعنے کسی ملک کی ترقی کا باعث اوسکی آب وہوا کی

کسیکا اوسکی اشیاے خورانی کی خوبی کسیکا اوسکی زمین کی زرخیزی اور

کی عام نیچر کی کیفیتون کی خوبصورتی -

لیکن ہم جانتے ہین کہ نیچر کی یہ شکلین ایک ہی صورت

جو اسیقدر شخصی خاصیت ہوتی ہے - اب اگرچہ نیچر تمام قسم کی طبیعتین اور جھین افراط سے پیدا کرتی ہر
لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ اونکو ایک ہی تناسب مین پیدا کرے اور ہر ایک سوسایٹی
مین محنت شعاری اور کاہلی بہادری اور بزدلی - انسانیت اور وحشت - دانائی اور بے عقلی
کے اجزا اسی طرح سے پیدا ہو جاینگے - کسی **سوسائٹی** کی طفولیت مین اگر ایک
خاصہ اس قسم کے مزاجون کا بہ نسبت دوسرے کے زیادہ پایا جائے گا تو وہ قدرتاً اون کی
مجموعی حالت مین پہیل جائے گا اور قومی خاصیت کا رنگ پیدا کرے گا - اور اسیطرح ہر ایک
قوم کی آیندہ نسلین وہ عادات اور خصائل اور طریقہ اختیار کرینگی - کیونکہ بچپن مین طبیعت
تمام قسم کے اثرات کی قبول کرنے والی ہوتی ہے - اور جب تک وہ دنیا مین رہین وہ
نشان بھی قایم رہتے ہین - پس تمام قومی خصوصیتین جہان وہ اون اسباب سی پیدا نہین
ہوتین جو اونکے پیدا ہونیکے اصلی اسباب ہین اور جنکو مین آیندہ بیان کرون گا ایسے
ہی واقعات سے پیدا ہوتی ہین اور طبعی اسباب قلب انسانی پر کوئی صریحی عمل نہین
رکھتے - تمام فلسفہ کا یہ قاعدہ ہے کہ جو اسباب ظاہر نہین ہوتے وہ نفس الوجود شمار
نہین کئے جاتے -

اگر ہم تمام کرۂ زمین پر دوڑین اور تواریخ کے تمام صفحے الٹ جائین عادات
اور طریقون مین مشابہت اور یکسانیت ضرور پائین گے مگر آب و ہوا کے اثر سے متاثر ہوتے

مخصوص ہی اور فلینڈ گھوڑے دوسرے ملک مین اتنا جسم اور وزن نہین پا سکتے
عربی گھوڑا اپنی پھرتی چالاکی اور ذہانت دوسرے ملک مین جاکر کھو دیتا ہے
اور ترکستان کی بلیون کی شرافت وہین تک اون مین رہتی ہے - ان سب
باتون کا امتحان کرکے دیکھ لیا گیا ہے کہ یہ حیوان دوسرے ملک مین جاکر بتدریج
اپنے اوصاف تبدیل کرتے جاتے ہین تو اسپر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان مین
یہ حالت ایسی ہی کیون نہین ہے ؟ مگر جواب اسکا سہل ہے کہ یہ فرق بھی منجملہ
اون تفاریق کے ہے جو انسان اور حیوان کے درمیان قدرتاً رکھے گئے ہین - انسان
کا دل فطرتاً نقال بنایا گیا ہے - حالانکہ دیگر حیوانات مین یہ بات نہین ہے - یہ ناممکن ہے
کہ ایک گروہ انسانی مین باہمی ربط و اتحاد پیدا ہو اور اون مین نیک و بد عادات
و خصائل اور طریقون مین مشابہت پیدا نہ ہو - تمام ناطق حیوانات مین مل جلکر
رہنے کی خواہش بہت مضبوط ہے اور وہی طبع جس سے یہ خواہش اور میلان پیدا
ہوتا ہے مانند ایک وبائی اثر کے ایک دوسرے کے خیالات مین گہرا اوتر جانے کی
محرک ہوتی ہے - ایک ملک کے رہنے والے آدمی اپنی حفاظت تجارت اور سلطنت
کے معاملات مین اکثر ملنے جلنے کے باعث نیز ایک ہی زبان رکھنے کے سبب سے اپنی عادات
و خصائل مین لازمی مشابہت پیدا کر لیتے ہین - اس سے اون مین ایک قومی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے

کوئی لگاؤ ہوا - خوراک یا آب و ہوا سے رکھتا ہے -

فاضل مل نے کہا ہے کہ " تمام انسان کے دل کے تمدنی اور اخلاقی اثرات پر دلیل کرنے کے کمینہ طریقوں میں سے سب سے زیادہ کمینہ یہ ہے کہ اوسکو نیچرل اختلافات کے اصلی اسباب کی جانب منسوب کیا جائے "† کامٹی صاحب اپنی کتاب فلاسفی پوزیٹو میں قومی خاصیتوں پر آب و ہوا کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ " عام مضامین نگار متواتر اس غلطی میں پڑ رہے ہیں کہ اس سب سے ہی بعض اختلافات کا وجود قرار پاسکتا ہے - وجود ہو یا نہ ہو مگر یہ یقینی امر ہے کہ آجتک اسکو کوئی بھی ثابت نہیں کر سکا ...... گو مورخ خیال کرتے ہیں کہ اونکے قلم کی چند ٹھوکریں فزی الوجی (علم موجودات) کے ایک ایسے اہم مسئلہ کا فیصلہ کر دینے کیلئے کافی ہیں -

سب سے بڑا باعث جو لوگوں کو اس عام غلطی کیطرف لیگیا ہے وہ وہ اثر ہے جو ان اسباب سے کم درجہ کے حیوانات پر پڑتا ہوا دکھائی دیتا ہے - یعنے ایسے حیوان جو سب قسم کی آب و ہوا میں رہنے کے قابل نہ بنائے گئے ہیں مثلاً گھوڑا اور کتا وغیرہ - وہ ان اوصاف کو جو وہ ایک ملک میں حاصل کرتے ہیں دوسرے ملک میں حاصل نہیں کر سکتے شکاری کتے کی دلیری انگلستان سے

† کتاب پرنسپلس آف پولیٹکل اکانمی مصنفہ مل صاحب -

مین کہ ب یا دو ملک مین نہین پائی جا سکین گی - یعنے آب و ہوا کہین کی گرم یا سرد
یا معتقد لی - اشیائے خوردنی مین اختلاف ہوگا اور زمین کہین کی زرخیز اور کہین کی
رتیلی خ اور نا قابل زراعت ہوگی تو اگر ہم اون ممالک کے ان اسباب کی نسبت سے
اور ن قی کے مدارج کا اندازہ کرنے لگین گے تو ایسے خیال کی غلطی صاف طور پر
کھل جـ ـگی - عرب مین عام طور پر ان پہلے تینون اسباب کی عملداری کا کوئی اثر نہین
کر سکتا ب و ہوا - خوراک اور زمین مین سے ایک ہی ایسی چیز نہین ہے جسکی جانب
سے پ بنیان ہو سکے اور بکل صاحب نے وہان کے نیچر کی عام خوبصورتی
کی طرف رہ کیا ہے لیکن ان اسباب کا تعلق طبعی اسباب سے زیادہ اخلاقی اسباب
کے - ہے - مگر اسی ایک آسمان کے خوبصورت ہونے کی دلیل پر اونھون نے
بس ن لی - اور جیسا کہ چاہیئے تھا اسکی معاونت مین اور دلیل لانے کی بھی ضرورت
خیال ک ـے - اور فراہمی دولت کی شرط ترقی کے لازمی اسباب مین ظاہر کرنے کی
غرض یہ کہا ہے کہ اہل عرب جب تک مفلس تھے ترقی کا راستہ اونپر بند رہا لیکن
ساتوین ہی عیسوی مین اونھون نے ایران کو اور آٹھوین صدی مین ہسپانیہ کو
فتح کر دولت مندی حاصل کی جو آن کی ترقی کا باعث ہوئی - اس مقام پر
ہم مسٹ ماحب کا یہ قول نقل کرتے ہین کہ -

"اگرچہ ترقّی علم فراہمی دولت کو سہل بنا دیتی ہے مگر یہ امر"
"یقینی ہے کہ سوسائٹی کی ابتدائی ترتیب مین ترقّی علم سے"
"پیشتر فراہمی دولت کا ہونا لازمی ہے ...... ایک"
"سوسائٹی کی ایسی حالت مین سب سے پہلا قدم جو اوٹھایا"
"جا سکتا ہے دولت کی فراہمی ہے - کیونکہ بغیر فراہمی دولت"
"کے فرصت نہین حاصل ہو سکتی - اور بغیر فرصت کے"
کوئی علم نہین حاصل کیا جا سکتا -

تو اسپر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کہ علم کی طرف فراہمی دولت سے جاتی ہے تو فراہمی دولت کی طرف کون سی شئے رہنمونی کرتی ہے ؟ اون کی رائے مین اسکا جواب بعض ممالک کی آب و ہوا کی خوبی اور خوردنی اشیا کی عمدگی - زمین کی زرخیزی اور آسمان وغیرہ کی خوبصورتی ہوگی - مگر دوسرا سوال یہ ہوگا کہ وہ آب و ہوا خوراک اور زمین اُن ممالک مین اور وہ آسمان کی خوبصورتی عرب مین ہمیشہ سے ویسی ہی تہی اور سوسائٹی کی وہ مترتب صورت صدہا سال پیشتر سے پیدا ہو چکی تھی تو اِس زمانۂ ترقّی مین کس چیز نے اون کی آب و ہوا - زمین اور خوراک وغیرہ مین کوئی خصوصیت ایسی پیدا کی تہی جو حصول دولت کے سامانون کی طرف اونکو

تحریک کرنے والی ہوئی ؟ اور وہ ترقّی ہر ملک مین ایک خاص حد تک پہونچکر اونہین اسباب اور دولت کی موجودگی مین رو بقضا کیون ہوگئی اور اون ترقی یافتہ اقوام مین ہی پھر وہی پستی اور جہالت پھیلگئی اور تضاد اوصاف پیدا ہوگئے - یا صرف اسکی وجہ بتائی جائے کہ اونکی ترقی ایک مقام پر پہونچکر وہین ٹھہر کیون گئی - ؟ اطالین - ھندوستانی - اہل مصر - اور - عرب - ہمکو ترقی کرنے کے بعد پھر جاہل اور بے علم کیون دکھائی دیتے ہین ؟ یونانیون کی عالمانہ بہادری جاہلانہ بزدلی سے اور اونکی محنت شعاری - اور ذہانت موجودہ کند ذہنی - اور کاہلی سے تبدیل ہوگئی - چین کی ترقی اب تک وہین ٹھہری ہوئی ہے جہانکہ اہل یورپ نے چند صدیان پیشتر اون سے واقف ہوکر معلوم کی تہی -

طبیعی اسباب سے طبع انسانی کے متاثر ہونے کا خیال اور بھی کمزور معلوم ہوتا ہے جب کہ ہم فاضل هیوم سے یہ واقعات سنتے ہین کہ ایتھنز سے تھیبز چند روز کا راستہ تھا - لیکن اہل ایتھنز اپنی ہنرمندی - اخلاق اور خوش طبعی کے لئے مشہور تھے - اور اہل تھیبز اپنی کاہلی بداخلاقی - ترشروئی مین نامزد تھے -

چین کی ترقّی کو بکل صاحب نے وہان کی آب وہوا کی خوبی

سے منسوب کیا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ مصنّف موصوف نہ جانتا ہو کہ چین کے ۰۰ کروڑ باشندوں میں جب کہ عادات خصائل اور خیالات میں ایک نہایت قریبی مشابہت اور یکسانیت پائی جاتی ہے تو وہاں کے مختلف حصوں کے آب و ہوا ان میں بالکل مختلف ہے۔

پلوٹارچ صاحب ذہن انسانی پر آب و ہوا کی عدم تاثیرات کے ثبوت میں بیان کرتے ہیں کہ بیوی اس (لوگ) اہل ایتھنز سے بالکل مختلف کیرکٹر (خصوصیت عادات وغیرہ) رکھتے تھے۔ جن دونوں مقاموں میں کچھ میل کا فاصلہ ہے ہیوم صاحب کہتے ہیں کہ لینگوڈ ٹیلین اور گیس کن فرانس کے سب خوش طبع لوگ ہیں لیکن پیری نیز (کوہ) گذرتے ہی ہم اہل اسپین میں آجاتے ہیں (جو کوئی نسبت اور مشابہت اپنے ہمسایہ لوگوں سے نہیں رکھتے) یورپ کے یہودی اپنے ہمسایہ اہل آریا سے مختلف کیرکٹر رکھتے ہیں جو ایشیائی کہلاتے ہیں۔ پہلے ذہب و مکر کے لئے مشہور ہیں اور دوسرے اخلاق اور مہمان نوازی کے لئے۔ وہی فاضل کہتا ہے کہ ترکوں کی ذہانت بہادری اور سنجیدگی اون کو اپنے ہموطن سے۔ اور بزدل یونانیوں سے تمیز کر رہی ہے۔ بعض ممالک میں اہل ہسپانیہ۔ انگریزوں۔ اور فرانسیسیوں اور اہل ڈنمارک کی فتوحات نے اونکی

؎ ہیوم آن نیشنل کیرکٹر اور دیکھو کتاب جی آگرفی جلد لارڈز مصنف مسلیون صاحب

نسبتین آپس مین ملا دی ہین اور سالہا سال سے وہ ملکر بسر کر رہے ہین - لیکن اونکے عادات خصائل اور خیالات ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین -

افغانستان زرخیز ملک ہے - زمین اور آب ہوا دونون اعلے درجہ کے ہین چنانچہ مسٹر رچرڈ ٹمپل اپنی کتاب اورینٹل ایکسپیرینس مین لکھتے ہین کہ ”انگریزی مزارعین کابل اور قندہار کی شاداب زراعت کو دیکھین تو اونکو سخت تعجب ہوگا کہ ایک سال مین کئی مرتبہ فصل تیار ہوتی ہے اور زمین کی قوت بغیر نقصان کے قایم رکھی جاتی ہے“ اگر اونہین شرایط پر حصر ہوتا تو افغانون کو بھی ہم کسی ماننے مین ترقی کرتا دیکھتے - مگر ہمنے اونکے ہاتھہ کو تلوار کے قبضے سے آگے بڑھتا ہوا کبھی نہین سنا -

امریکہ کی اسی آب وہوا اسی زمین مین وہ انڈین رہتے تھے جو آجتک ویسے ہی ہین لیکن یورپ کے مختلف ممالک کی نو آبادی اور مخلوط اقوام نے اسی زمین و آب وہوا مین یہ عروج اور ترقی حاصل کی ہے - فاضل ہیوم بیان کرتے ہین کہ یہی زمین اور آب وہوا تھی جسمین رہنے والے اہل روما کے صاف دلی شجاعت اور محبت آزادی ضرب المثل تھی - آج اوسی زمین اور آب وہوا مین وہی اہل روما ہین جو مکاری [illegible] اور [illegible] طبیعت رکہنے کے لیے مشہور ہین - انہین اہل ہسپانیہ

کی تندخوئی اور جنگ جوئی کے زمانہ مین وہ موم تہی اور غیرت کا یہ عالم تہا کہ اون مین سے اگر کسیکے تہیار اہل روما چہین لیتے تہے تو گہر مین گہسکر خودکشی کر لیتا تہا - آج اونکو جنگ کے لیئے برانگیختہ کرنا ایک پہاڑ کے اوٹھا لینے سے کچہہ کم دشوار نہین ہے - اہل ہلٹیویا کی قدیم جہالت اور وحشت کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہی کہ وہ لوگ کرایہ پر اور اجرت لیکر جنگ کرنے کیلیئے چلے جاتے تہے - آج اونکی تہذیب اور شائستگی سے پوچہنا چاہیئے کہ یہ فعل کیا تہا درآن حالیکہ ملک کی آب وہوا اور زمین نے کوئی ایسی تبدیلی نہین پائی - وہ قوم جسکی تہذیب اور شائستگی کا آج دنیا مین گرم آوازہ ہے وہ ایک مخلوط اقوام کی نسل اسی طرانیہ کی اسی آب وہوا اور زمین پر ایک وحشی اور متعصب قوم کہلا کر رہنے والی تہی -

فرانس - یونان - مصر - ایران - ہسپانیہ - روم - اور چین - ایک دوسرے سے ملتی ہوئی آب وہوا رکہتے ہین تو ھیوم صاحب کی معتبر زبان سے سننا چاہئے کہ فرانسیس - یونانی - مصری - اور ایرانی - خوش طبعی کے لئے مشہور تہے - اہل ہسپانیہ - ترک اور چینی سنجیدگی اور متانت کے لیے - یونانی اور اہل روما تمام دیگر اقوام کو وحشی کہتے تہے یورپ کے جنوب مین معتدل آب وہوا کے رہنے والے ہین مگر یونان اور اٹلی کے علم اور شجاعت کو یورپ کے شمالی اہل برطانیہ سے کچہہ نسبت نہین ہے جو منطقہ باردہ کے رہنے والے ہین - اگر عادات اور خیالات آب وہوا کا نتیجہ ہین تو اہل ہلٹیویا کی قدیم حالت وسط ایشیا کے ترکستانیون سے بہت ملتی جلتی ہے - مگر اول الذکر قوم کو جو ترقی نصیب ہوئی ہے وہ دنیا کی گذشتہ تواریخ

ہین اونکے نام کے ساتھہ کہین نہین پائی جاتی - اور ترکستانی اب تک اوسی وحشت اور جہالت کے سمندر مین ڈوبے ہوئے ہین -

ہندوستان کی ایک ہی جیسی آب وہوا مین یا اوسکے صوبون - اضلاع یا قصبات کی ایک ہی جیسی آب وہوا - زمین خوراک اور آسمان کے تلے رہنے والی مختلف اقوام کی عادات - خیالات - اوضاع - اطوار اور خصائل مین جو بین اختلاف ہے اوسپر غور کرنے سے اس خیال کی غلطی معلوم ہوتی ہے -

اسیطرح ہم خوراک پر بہی نگاہ ڈال سکتے ہین - یونانی حکما گوشت خواری کے مخالف تھے - **فیثاغورس - افلاطون** اور اونکے پیرو گوشت نہین کہاتے تھے - یہ حال ہندی حکما کا تھا برہمن گوشت نہین کہاتے تھے - گوتم بدہ گوشت خواری کا یہان تک مخالف تہا کہ اوسنے جانورون کی قربانی بھی ناجائز قرار دی تھی - اوسکے مذہب مین یہ ایک ایسی بات نئی جو دنیا کے تمام بڑے مذاہب کے خلاف تھی - ایرانی - مصری - اہل روما - سب گوشت کہاتے تھے اس زمانہ کی مہذب اقوام گوشت خور ہین - گوشت اور نباتات کے اقسام تک بحث کو بڑہانا بے فائدہ ہوگا - گو ہم کہہ سکتے ہین کہ اگر حیوانی گوشت کہانیوالونکے دنیامین قصے ہین تو مچھلی کہانے والے بہی ویسا ہی نام پاچکے ہین - سبز نباتات

کھانے والے اگر حکیم کہلا گئے ہین تو کچہ رین کہانے والے بہی علم شائستگی اور تہذیب کا عظیم الشان آفتاب بنکر دنیا پر اپنی روشنی پہیلا گئے ہین۔

اگر اس سے زیادہ امثال کی ضرورت ہوتی تو ہمارا ذخیرہ غیر مکتفی نہ ہوتا۔ مگر جب ہم کو یہ بیان کرنا باقی ہے کہ اگر قومی خاصیتین ان اسباب سے نہین پیدا ہوتین تو وہ کن سے پیدا ہوتی ہین تو ہم اس سے زیادہ طول کی ضرورت نہین دیکھتے۔

دنیا کے مختلف ممالک کی علمی ترقی کا باعث کیا شئے ہوئی؟ اس سوال کا پہلے فیصلہ ہونا چاہیے۔ ایک مختصر جواب اس سوال کا یہ دیا جا سکتا ہے کہ وہ روشنی جو باطنی یا خارجی اسباب سے اونکے دلون مین آئی۔ ان اسباب کے قسم کی تشریح ہم آیندہ مضمون مین کرینگے۔ انسانی نیچر سب زمانون مین اور سب جگہ ایک سان پائی گئی ہے پروفیسر **ہکسلی** اور خود فاضل **بکل** اسکی شہادت دینے کو تیار ہین اگرچہ اس شہادت کا منبع یہی ہو کہ

لا تبدیل لخلق اللہ

انسانی فطرت ایران مین۔ ہندوستان مین۔ مصر مین۔ یونان مین۔ عرب انگلستان اور امریکہ مین۔ وسط ایشیا۔ چین اور وسط افریقہ مین۔ روس کے شمال مین۔ خط استوا پر اور قطبی ممالک کے برائے نام انسانون مین یکسان پائی گئی

ہے اور پائی جائے گی۔ ہندوستان مین گوتم بدھ ملتا ہے تو بدھا کی جان
کے دشمن بھی ساتھ ہی ملتے ہین۔ یونان مین اگر سقراط ملتا ہے تو اسکو زہر کا پیالا
پلانے والے بھی اوسی یونان مین ملتے ہین۔ مصر مین حضرت موسےٰ اور فرعون ایکجا
ملتے ہین۔ حضرت عیسےٰ کے ساتھہ اوسکو دار پر کھینچنے والے بھی موجود تھے۔ جہان وہ دنیا
کا عظیم الشان محسن اور نوع انسان کا اخوی انتخاب تھا وہین اوسکی جان کے دشمن
اوسکے خون کے پیاسے۔ اوسکے سر کے لئے سلطنت انعام رکھنے والے۔ دنیا کی جہالت
اور وحشت کے سب سے بڑے ہوئے نمونے بھی موجود تھے۔ جس یورپ کے رہنے والے
ہسپانیہ مین مسلمانون کے بیت العلوم مین تعلیم پانے کے لئے آتے تھے اوسی یورپ
کے رہنے والے اونکی نسبت کفر اور قوم سے خارج کر دینے کا فتوے دینے کو تیار رہتے
تھے۔ اونھین واقعات کی تفصیل سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک کی
ترقی کے ابتدائی اسباب کیا تھے۔ اور چونکہ یہ واقعات مشہور ترین واقعات مین سے
ہین اونکے بیان کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔

اب مین مختصر ذکر اس امر کا کرون گا کہ دنیا کی قومون مین سے بہ لحاظ
اوس تقسیم کے جو مختلف النسل ہونے کی بناء پر دس یا سات یا تین بڑے حصون مین
کی گئی ہے آیا کسی قوم کے ساتھہ فطرتاً کوئی خاص رعایت کی گئی ہے۔ نیز یہ امر کہ

آیا مخلوط النسل ہونے سے کوئی خاص اثر کسی قوم کے اندرونی حالات پر واقع ہو سکتا ہے۔

ایک تقسیم کے لحاظ سے دنیا کی تین بڑی قومین **ایرین** ۔ **سمیٹک** اور **تورانین** ہین۔ ہندوستان۔ ایران۔ یونان۔ اٹلی۔ جرمنی اور انگلستان کے باشندے ایرین قوم سے تعلق رکھتے ہین۔ یعنے یہ اوس ایک آریا قوم کی نسل ہین جو وسط ایشیا سے نکلکر یورپ اور ایشیا کے ان مختلف ممالک مین پہیلکر آباد ہوگئین۔ **ایدی**۔ **عرب**۔ اور **فونیشین**۔ **سمیٹک** قوم سے علاقہ رکھتی ہین۔ یعنے مغربی ایشیا۔ افریقیہ اور یورپ کے باقی جنوبی اور مغربی ممالک کے باشندے جو **ایرین** قوم کی ایک ہی شریک قوم کی نسل سے تھے باقی اقوام شمالی مغربی یورپ اور وسطی مشرقی اور شمالی ایشیا کی اوس سب سے بڑی قوم کی نسل سے ہین جو **تورانین** کہلاتی ہے۔

اب جبکہ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ آیا فطرتاً کوئی خاص رعایت ان اقوام مین سے کسی ایک قوم کے ساتھ کیگئی ہے۔ تو ہم انکے گذشتہ تواریخی مشہور واقعات اور انکے نتائج پر نظر ڈالتے ہین۔ یعنے ان تینون قومون مین سے کوئی ایسی قوم بہی ہے جسنے بمقابلہ ایک دوسری قوم کے ترقی نہ کی ہو؟ ہم ... لیتے کہ ایشیا ہم

ایرین قوم کے افراد کو جب ہم مختلف زمانوں مین ترقی کرتا ہوا پاتے ہین تو **سیمیٹک** قومین بھی اپنے زمانے مین ترقی کرنے والون سے پیچھے نہین رہین اونکی ترقی کی یادگارین اب تک صفحۂ ہستی پر موجود ہین اور یہی حال **تورانین قومون** کا ہے ۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ ان تینون قومون مین سے ہر ایک قوم نے اپنی باری مین اپنی ہمسایہ قوم کی تہذیب اور ترقّی سے مدد لیکر ترقی کی ہے ۔
تورانین قوم کے جس بڑے حصے نے ترقّی کی ہے اور جنکی ترقی آجتک برقرار ہے اونسے **ایرین** قوم کی اوس فروکی تہذیب و ترقی سے مدد کی ہے جو ہندوستان کی مالک تھی اور **سیمیٹک** قوم نے بھی اپنے وقت مین جنوبی یورپ کے **ایرین** قومون کی ترقّی اور تہذیب سے فائدہ اوٹھایا ہے ۔ اور ان **ایرین** قوم کے افراد کی ترقّی کا مجموعہ جو آج ہمارے سامنے ہین **سیمیٹک قوم** کا سینہ ہی ہوا ہے ۔ تو ہم جب اسباب اور حالات کی مناسبت سے یکسان ترقّی سب قومون کی نسلون مین ہوتی ہوئی پاتے ہین تو یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ فطرتاً کوئی خاص رعایت کسی ایک قوم کے ساتھ نہین کی گئی تھی اور اگر قرار بار بھی کہا جائے تو اوسیقدر صحیح ہوگا کہ نیچر انسانی ہر جگہ اور ہر زمانے مین یکسان پائی گئی ہے ۔
ایک دوسری تقسیم نوع انسان کی بلحاظ اون کے نقوش صورت اور

اعضا وخال کے پانچ بڑے حصون مین کی گئی ہے اونکے نام **کاکےسی ان**
یا اہل یورپ **منگولین** یا اہل ایشیا - **ایتھیاپک** یا افریقہ کے حبشی
میلوئن اور **انڈین** یا اہل امریکہ یعنے امریکہ کے اصلی باشندے -
ان اقوام کو تشریح کے ساتھ ان ممالک اور جزائر مین تقسیم کیا گیا ہے جسمین وہ آباد ہین
مگر ہماری غرض اوس سے اسیقدر ہے کہ قریبًا جملہ اقوام نے اون مین سے ترقی کی ہے
جو باقی رہے ہین اونکے لئے صاف طور پر اقرار کیا جا سکتا ہے کہ وہ اون صریح اسباب کے
حاصل کرنے سے محروم رہے ہین جو دوسرون نے حاصل کر لئے ہین -

مخلوط النسل ہونیکے مسئلہ پر ہزارون ہین جو گھبراہٹ مین پڑے ہوئے ہین
وہ حیوانی اجناس کی قسمون کی بحث کو درمیان لے آتے ہین اور کہتے ہین کہ گھوڑا
اور گدہا ایک ہی جنس کی دو قسمین ہین مگر ان کے ملاپ سے خچر پیدا ہوتا ہے جو ایک تیسری
قسم ہو جاتی ہے - اسیطرح کتنے کے اقسام کے ملاپ پر ایک کمزور بحث کی جاتی ہے
اور نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ اسیطرح انسان کی مختلف اقوام کے ملاپ سے متغیر حال
اقوام پیدا ہوتی ہین - مگر یہ بحث کمزور اور بے اصل ہے - گھوڑے اور گدہے کو ہمجنس
سمجھنے والون کو "ہم جنس" کی تعریف سے آگاہ ہونا چاہئے - ہم جنس اون انواع
حیوانی کو کہا جاویگا - جنکے ملاپ سے حیوان کی نسل بناوٹ مین کوئی نقص یا تغیر نہ پیدا

ہو - حالانکہ ہم جانتے ہین کہ ما دچہ مین اوودی لینے بچہ دان نہین ہوتا - اور نیز تمام حالات اعتدال سے گذر جاتے ہین جو قدرتی بناوٹ کا ایک نقص اور تغیر ہے لیکن اس بحث مین پڑکر خدا جانے ہم کیا کیا نہ بہول جائین گے - ہم کہتے ہین کہ اجناس مین انکی انواع کے ملاپ سے حیوانات مطلق مین اونکے اصلی اوصاف ایک تیسرا مزاج پیدا کر دیتے ہین تو کیا اس سے انسانی طبایع کے حالات پر کوئی حکم کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہین محدود الاوصاف اور کم درجے کے حیوانات کو جو ہر زمانے مین اپنے اوصاف مین کامل اور مکمل پائے جاتے ہین جو نا قابل ترقی و تنزل ہین اور انکو غیر محدود ترقی کرنے والے انسان اور بالکل مخالف اوصاف کے حیوان سے ملا کر گھبراہٹ مین ڈالنا ایک اور نہایت نبی کی دلیل ہے -

نباتات - حیوانات - اور - انسانی طبقہ مین جو فرق اس سپارہ مین بلحاظ مدارج تاثیر قایم کیا ہے اوس پر غور کرنے سے مسئلہ اچھی طرح سمجھہ مین آجائے گا -

انسان صرف اشرف المخلوقات نہین بنایا گیا - بلکہ مخدوم المخلوقات ہی بنایا گیا ہے -

تمام نباتات اور حیوانات اوسکے واسطے ہین - زمین آدمی کیلیے بنائی گئی ہے جس

ہم اوسکو تمام ممالک اور جملہ آب و ہوا مین افریقیہ اور امریکیہ کے گرم ممالک سے لیکر گرین لینڈ کے قطبی ممالک تک بستا ہوا پاتے ہین - مگر یہ حال حیوانات مطلق اور نباتات کا نہین ہے - حیوانات اکثر ممالک کے ساتھ مخصوص ہین - اور انسان کی ضروریات کے لحاظ سے وہ خدمت کے لیئے بنائے گئے ہین - جو حیوان کہ انسان کے لیئے نہایت کارآمد اور ضروری ہین وہ ہی جملہ ممالک مین زندگی بسر کرنے کے قابل نہین ہین - مثلاً گھوڑا اور کتا اور بیل جو ہر ملک مین انسان کے ساتھ پایا جاتا ہے - شمال کے منجمد قطبی ممالک مین پہونچکے غائب ہوجاتے ہین - مگر گھوڑے کا کام اون بعض ممالک مثلاً لیپلینڈ مین ایک جانور رینڈ میر سے لیا جاتا ہے جو وہان کی انسانی ضروریات کے لیئے قدرت کی بخشش ہے اور بعض ممالک مثلاً کمسکٹکا وغیرہ مین ایک دوسرا جانور پایا جاتا ہے جسکی مشابہت شکل کے لحاظ سے کتا کہتے ہین - مگر اوصاف اوسکے عام کتون سے مختلف ہین وہ برفانی قطعات پر گاڑی کھینچنے کا کام دیتے ہین - یہی حال نباتات کا ہے کہ اوسکے اقسام بہی بعض گرم ممالک بعض سرد اور بعض معتدل مین پائے جاتے ہین - بعض پہاڑون اور بعض وادیون اور بعض فراخ میدانون سے مخصوص ہین - بعض تر زمین چاہتے ہین - بعض نمدار اور بعض خشک اور ریتلی زمینون مین پیدا ہوتے ہین - لیکن انسان سنی گال کے

کناروں پر بھی رہ سکتا ہے جہاں کی حرارت سے آب تیزاب جوش کھا جاتی ہے اور قطبی
ممالک کی ایسی سردی میں بھی رہتا ہے جہاں کی برودت سے پارہ منجمد ہو جاتا ہے
ڈاکٹر **بیلی صاحب** کا قول ہے کہ -

"یہ صرف انسان ہی ہے جو ننگا ہے اور یہی ہے جو اپنے تئین"
"ملبوس کرسکتا ہے - یہ ایک ایسا وصف انسان کا ہے جو اوسکو"
"تمام ممالک کی آب و ہوا مین بسر کرنے کی قابلیت بخشتا ہے - وہ اپنے"
"لباس کی گرمی یا سردی اپنے مقام رہائش کے مطابق بنا سکتا
ہے"

ایک دوسرا وصف جو **انسان** کو ہر ایک ملک مین رہنے کے قابل بناتا ہے
وہ اوسکی تمام قسم کی اغذیہ سے خورش حاصل کرنے کی قابلیت ہے - اگر یہ قابلیت
اوسمین نہ ہوتی یعنے اگر انسان **ہمہ خور** نہ ہوتا تو اِن سب ممالک مین ہرگز
بسر نہ کرسکتا - منطقہ باردہ مین سوائے اُن ممالک کے جو منطقہ معتدلہ کے متصل ہین
نہ کسی قسم کا بیج بویا جا سکتا ہے - نہ فصلین ہوتی ہین اور نہ کسی قسم کے نبا[تات]
پیدا ہوتی ہین - اور صرف ایک حیوانی خوراک پر اونکو بسر کرنا پڑتا ہے - منطقہ حارہ
مین نباتات کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور عموماً اسی پر وہانکے باشندون کا گذارہ

ہوتا ہے لیکن منطقہ معتدلہ مین انسان ہمہ خور ہے کیونکہ سب قسم کی خوراک وہان کثرت سے مل سکتی ہے -

انسان کی نسبت کہا جاتا ہی کہ وہ سب ایک مان اور باپ کی اولاد سے ہین ہمکو اسکا ثبوت بہم پہونچانے کی ضرورت نہین ہے - ایک معنی جو ہم اس سے اخذ کرتے ہین وہ اس مقام پر ہمارے کارآمد ہین کہ **فزیالوجی** (علم موجودات) اور **اینا ٹمی** (علم تشریح الابدان) کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہی کہ انسان کی ظاہری صورت - عادات زندگی - جسمانی قوت اور عقلیہ قوے مین گو کسی درجے کا اختلاف ہو لیکن اوسکی اندرونی بناوٹ ایک ہی ہے یا دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاہیے کہ وہ سب ایک ہی جنس سے ہین -

لیکن عام حیوانات اور نباتات مین اونکی ایک جنس کی افراد کی شکل صورت اور خاصیتون مین اسدرجہ کا اختلاف پایا جاتا ہی کہ اونکا شمار کرنا نہایت محال بلکہ ناممکن ہوتا ہی - ایک انگریزی شعر کا یہ ترجمہ ہی کہ - "ہر ایک غلہ کی دانے اور ہر ایک پتی مین ایک خصوصیت ہوتی ہی بعض بے نشان رنگین اور بعض مختلف لیئے ہوئے" اس سے حیوان مطلق اور ناطق انسان مین فرق معلوم ہوتا ہی اور ایک کے حالات سے دوسرے کے حالات پر قیاس کرنیکی غلطی معلوم ہوتی ہے - ہم نے مختلف قومون اور مختلف النسل لوگونکو مختلف زمانون مین مختلف مقامات پر جمع ہوتے دیکھا ہی اور ایسے واقعات کی مختلف نتائج بھی ہماری آنکھون کے سامنے ہین - آریا قوم مین وسط ایشیا کو چھوڑ کر دور دراز ممالک مین آباد ہوئین اور سوا ہندوستان

مصر اور ایران کی اور کسی جگہ ذاتی امتیاز کبصورت نہین قایم کیگئی۔ اون ممالک کی اصلی باشندون سے نوآبادقومین ہمیشہ ملا جلا کی ہین) لیکن انسانی نیچر یا طبایع کے تبدیل ہونیکی مثال پیدا کرنیکا کوئی موقع کسیکو نہین ملا بلکہ عموماً اس ملاپ کا نتیجہ ترقی تہذیب ہوا ہی۔ اگرچہ یہ اصلی سبب اوس ترقی کا نہو۔ انگلستان کی اصلی تودانی ان نسل کے سیلٹ جب ایرن اقوام سے ملی ہین توجو تبدیلی اونکے حالات مین پیدا ہوتی دکہائی دیتی ہی وہ تہذیب اور پستی کی جانب سے بلندی کی طرف رخ کرنیکے واقعات ہین **سمیٹک** اور **تودانی ان** اقوام نے ایشیا مین ملکر کوئی ممتاز کیرکٹر نہین پیدا کیا۔ لیکن جب ہم یورپ کے مغرب مین ان ہر دو اقوام کے افراد کو اٹھوین صدی مین ملتا ہوا پاتے ہین تو اونکے ملاپ کا نتیجہ دنیا کے علمی سرمایہ کا وہ عظیم الشان ذخیرہ ہے جسکی تہ چند اور صدیون تک بھی ملجانا بہت بڑی کامیابی کا باعث ہوگا۔ جب ہم اس سے آگے جاتے ہین تو نوپافتہ امریکہ مین ہمکو یورپ کے بہت سے ممالک کی مختلف قومین مل جلکر رہتی ہوئی اور بستی ہوئی دکھائی دیتی ہین۔ یعنے انگریز۔ جرمن۔ اطالین۔ اہل ہسپانیہ و فرانس وغیرہ جو مختلف اوقات مین اپنے ملکونسے نقل کرکے اور ایک قوم بنکر امریکہ مین جا آباد ہوئی ہین وہانکے اصلی باشندون سے ملنے کی بہی کوئی پابندی یا ممانعت نہین کی گئی ہے اس ملاپ کا نتیجہ سب لوگ جانتے ہین کہ اہل امریکہ یعنے یہ نوآباد قوم ترقی کے راستے مین اپنے تمام ہمعصر و ہمسر ستقبت لے گئے ہین اور یورپ کو بہی اپنے پیچھے چھوڑ گئے

ہین اور دن بدن وہ ایسی ہی ترقّی کرتے جاتے ہین -

لیکن اب مجھکو اپنے ناظرین کی اوس حیرانی کے دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے جو میرے اس صاف انکار سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ سب دیکھتے ہین کہ مختلف ممالک مختلف اقوام - اور مختلف گروہون مین رہنے والے لوگ اپنی عادات - خصائل - خیالات - اطوار - اور زندگی بسر کرنے کے طریقون ہی مین باہم بڑے بڑے اختلاف رکھتے ہین - اب سمجھنا چاہیے کہ انہین اور ایسے امور مین اختلاف کا نام "نیشنل کیرکٹر" یا **قومی خصوصیت** ہے - قومی خصوصیتون کے پیدا ہونے کے اسباب ذیل مین بیان کیے جائینگے مین کہہ آیا ہون کہ انسان کا دل فطرتاً نقال بنایا ہے - ایک گروہ انسانی مین جب کہ ربط واتحاد پیدا ہوتا ہے تو اون مین نیک وبد عادات خصائل اور طریقون مین مشابہت پیدا ہوجاتی ہے - نیز یہ کہ تمام ناطق حیوانات مین ملکر رہنے کی خواہش نہایت مضبوط ہے اور وہی طمع جس سے یہ خواہش اور میلان پیدا ہوتا ہے مانند ایک وبال اثر کے ایک دوسرے کے خیالات مین گہرا اوتر جانے کی محرک ہوتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ **نیشنل کیرکٹر** سوائے **اخلاقی** اسباب کے اور کسی شئے سے پیدا نہین ہوسکتا اور اسکے بعد ہمکو

اُخلاقی اسباب" کی تشریح کرنا لازم ہوگی -

"اخلاقی اسباب" سے عام مضمون میں ہماری مراد ایسے تمام حالات سے ہی جو انسان کے دل پر بطور ایک باعث یا دلیل کے اثر ڈالنے کے قابل بنائے گئے ہین اور جو ہمکو ایک خاص قسم کے طریقون کے عادی بنا دیتے ہین - مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ مفلسی اور سخت محنت عام لوگون کے دلون کو پست کر دیتی ہے اور کسی سائنس یا عقلیہ پیشہ کے ناقابل بنا دیتی ہے - اسیطرح جہان پر گورنمنٹ بہت شدت سے رعایا پر ظلم کرنے والی ہوتی ہے اوسکا بھی ایک معتدبہ اثر اونکے طبایع اور مزاجون پر پڑتا ہے اور تمام آزادانہ ہنر اونکے درمیان سے اوٹھہ جاتے ہین -

اسیطرح ایک کام کی عادت جو اسکے پیشہ ہونے کی حیثیت سے طبیعت مین قائم ہوتی ہے وہ بمنزلہ انسانی فطرت کے ہو جاتی ہے اور اوس سے ایک خاص کیرکٹر پیدا ہوتا ہے - مثلاً ہم ہر زمانے مین اور ہر قوم مین معلوم کرتے ہین کہ ایک سپاہی اور ایک مذہبی خادم کا کیرکٹر ایک دوسرے سے مختلف پایا گیا ہے - یہ حالات ایسے ہین جو اپنا دائمی اور ناقابل تغیر عمل انسانون کے دلون پر رکھتے ہین -

اسکے بعد اون مختلف مذہبی خیالات کا اثر ہے جو تمام انسانی طبایع پر اپنا اقتدار رکھتے ہین - تہذیب کی ترقی و تنزل مذہبی خیالات کے ساتھہ گویا وابستہ ہین - اخلاقی نیکیان اور عیوب ہر قوم مین انہین مذہبی خیالات کی مناسبت سے پائی جاتی ہین اور بہادری یا بزدلی کے خیالات سب سے ٹبا اثر انہین کا ہوتا ہے مذہبی خیالات کا اثر قومی کیرکٹر پر کسی خاص مثال کا محتاج نہین ہے اور جس قوم کی جانب دیکھا جائیگا وہ اپنے حالات ہمارے خیالات کے ثبوت مین پیش کرے گی اور یہ بھی سمجھہ مین آجائے گا کہ وہ اپنے مختلف المذہب اقوام کے خیالات - عادات خصائل اور اطوار جو ایک دوسرے سے بہت قریب واقع ہوتی ہین کیونکر ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہین -

قومی کیرکٹر پر رسم و رواج کا گو وہ کسی درجے کا ہو بہ نسبت کسی اور حالت کے کچھہ کم اماطہ نہین ہے - صاف بات ہے کہ رسم و رواج سے خاص قسم کی اور ممیز عادات مختلف اقوام مین پیدا ہو جاتی ہین **سلیون** صاحب کا قول ہے کہ -

"چین (جسے وہ Dead sea of humanity انسان کا بحر دار کہتے ہین) کی موجودہ (نہ ترقی کرنے والی) حالت کچھہ تو آبا و اجداد کی

رسوم و عادات کی اندھی و جاہلانہ تقلید سے پیدا ہو رہی ہو اور جبکہ باقی دنیا کے ساتھ اونکے نہ ملنے جلنے کے دستور سے"

فاضل **هیوم** صاحب نے "اخلاقی اسباب" کی تشریح میں نو بڑے بواعث قومی **کلیو کلٹر** کے بیان کئے ہیں -

اوّل وہ کہتے ہین کہ " ہم دیکھتے ہین جہان ایک وسیع سلطنت بہت صدیون تک قایم رہی ہے اوسنے تمام مملکت پر ایک قومی **کلیو کلٹر** پھیلا دیا ہو اور ہر ایک حصہ مین اطوار کی شاباہت پیدا کر دی ہو - مثلاً چین کے باشندہ اپنے **کلیو کلٹر** کے بہت قریبی مشابہت کیلئے مشہور ہین - گو اوسکے مختلف حصون کی آب ہوا مختلف ہو"

دوّم " چھوٹی چھوٹی گورنمنٹین جو ایک دوسرے کے بہت قریب واقع ہین مختلف قومی **کلیو کلٹر** کی مثالین ظاہر کر رہی ہین"

یہاپر مصنف نے ایتھنز اور تھیبز کی مثال بیان کی ہو جبکو ہم پیشتر بیان کر آئے ہین -

سوّم " جہان ایک گورنمنٹ کی حدود ختم ہوتی ہین وہان اونکا خاص **کلیو کلٹر** بھی ختم ہو جاتا ہو اور ایک دریا یا پہاڑ کے گذرنے پر دوسری گورنمنٹ

ین ہم بالکل مختلف کیرکٹر پاتے ہین - **فرانس** - اور **ہسپانیہ** کے درمیان کوہ **پلیرینیز** حد فاصل ہی اوسکے ایک جانب سکے لوگ خوش طبع اور حسیت ہین - اور دوسری جانب سکے بدمزاج اور کاہل"

چہارم - جہان آدمیون کا ایک گروہ مختلف اقوام پر پھیلکر اپنی **سوسائٹی** اور باہمی ربط وضبط کو قایم رکھے اونکے اطوار مین مشابہت پیدا ہوجاتی ہے - جو اون لوگونکے تمام اطوار سے جنکے درمیان وہ رہتے ہین بالکل مختلف ہوتی ہے - مثلاً **یورپ** کے یہودی اور **ایشیا** کے آرمینین مختلف **کیرکٹر** رکھتے ہین - پہلے فریب دینے مین مشہور ہین اور دوسرے راستبازی کے لئے

پنجم - جہان ایک واقعہ مثلاً زبان یا مذہب کا اختلاف ایک ہی ملک کر رہنے والی دو اقوام کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھتا ہی وہ کئی صدیون تک ایک متناقض صورت اطوار کی محفوظ رکھتی ہین - ذہانت سنجیدگی اور بہادری ترکون کی آجکے یونانیون کی مکاری سبک سری اور بزدلی کا پورا نقیض ہے -

ششم - ایک قوم اپنے ملک سے نکلکر کرۂ زمین پر کہین جا رہی اونکے قومی اطوار بھی مثل اون کے قوانین اور زبان کے اونکے ساتھ جائینگے اہل ہسپانیہ - انگریزون - فرانسیسیون اور ہالنڈ والون کی بستیان ودائمی

مین بہی مختلف صورتین رکھتی ہین۔

ہفتم " لوگون کے اطوار مین ایک زمانے سے دوسرے زمانے مین ایک معتدبہ تبدیلی واقع ہوجاتی ہے۔ جسکی وجہ سے یا تو اونکی گورنمنٹ مین کسی عظیم انقلاب کا پیدا ہونا ہوتا ہی یا وہ بے ثباتی اور بے استقلالی ہوتی ہے جسکا تمام انسانی کاروبار کو متحمل ہونا پڑتا ہے۔ قدیم یونانیون کی فراست۔ محنت اور چستی اوس ملک کے موجودہ باشندون کی بد دماغی اور کاہلی سے کچہہ نسبت نہین رکھتی۔ قدیم اہل روما کا مشہور **کلیوکلٹو** اون کی صاف دلی۔ آزادی اور بہادری کی معیت تہا۔ لیکن آج وہ مکار۔ نبردل۔ اور غلامانہ طبیعت رکھتی ہین "

ہشتم " جہان کہین ہمسایہ قومین اپنی **پالیسی** تجارت یا سفر کے باعث باہمی ربط وضبط رکھتی ہون وہ اسی رابطے کے تناسب سے آپسمین اطوار کی مشابہت پیدا کر لیتی ہین مثلاً تمام **فرنیک** مشرقی اقوام کا **کلیوکلٹو** رکھتے ہوے معلوم ہوتے ہین۔ فقط ایک آزمودہ کان اوس اختلاف کو تاڑ سکتا ہی جو مختلف صوبون سے متعلق ہو اور جو صرف ایک اجنبی کی زبان سے بعض وقت فاش ہوجاتا ہی۔

نہم " ہم بعض اوقات ایک عجیب آمیزش مختلف اطوار اور **کلیوکلٹو** کی ایک ہی قوم مین پاتے ہین۔ جو ایک ہی زبان کے بولنے والے

اور ایک ہی گورنمنٹ کے زیر حکومت ہون اور اس خصوصیت مین شاید انگریزی قوم تمام دنیا کے لوگون مین زیادہ شہرت کی مستحق ہی - اسکو ہم کسی خاص آب وہوا یا طبیعی اسباب کی طرف منسوب نہین کر سکتے - کیونکہ وہی اسباب ہمسایہ ملک سکاٹلینڈ مین واقع ہوتے ہین - مگر وہ اثر نہین رکھتے"

تمام گذشتہ بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑے بڑے اسباب قومی کیرکٹر کے ان اقسام سے ہین اور وہ سب اخلاقی اسباب ہین اور طبیعی اسباب کو اون مین کسی موقع پر دخل نہین حاصل ہوسکتا - لیکن اگر یہ ماننا پڑے کہ طبیعی اسباب کوئی اثر اس قسم کا رکھتے ہین تو وہ اسدرجہ خفیف ہوگا کہ بہ مقابلہ اخلاقی اسباب کے اون کا عدم و وجود مساوی ہوگا -

اب معلوم ہوتا جاتا ہے کہ یہ ایک عام حالت جسکی تمام مسلمانون مین یکسان شکایت ہونے کی وجہ سے اونکا ایک قومی کیرکٹر ہوگیا ہی طبیعی اسباب سی بالکل نہین پیدا ہوئی ہے بلکہ نہین اور ایسے ہی اخلاقی اسباب سی مسلمانون مین ایسی عادات - خیالات - اور زندگی بسر کرنیکے طریق پیدا ہوگئے ہین جنکی وجہ سے یہ خرابی اون مین داخل ہوئی ہے - اور یہ بھی نہین کہا جا سکتا کہ یہ خرابی ناقابل علاج ہے بلکہ جہان ہم آئندہ اون اسباب اور بواعث کا مفصل بیان کرینگے اوپر غور کرنے سے معلوم ہوگا

کہ آیندہ اونکا علاج ایک یا دوسری نسل مین ہو سکتا ہے۔

ہم لکھ آئے ہین کہ دنیا کی مختلف اقوام کی ابتدائی ترقی کا باعث وہ روشنی ہوئی ہے جو اونکے دلون مین آئی ہے وہ روشنی کونسی تھی؟ وہ آزادی بخشنے والی دلونکی اخلاقی روشنی تھی جو مختلف زمانون مین مختلف ذریعون سے اون اقوام کے پاس پہونچی ہے اور اونکے دلون کو منور کیا ہے۔ اور علے قدر مراتب اون کی تمام قسم کی صلاح کا باعث ہوئی ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ انسانی افعال اوسکے خیالات کے تابع ہین۔ اور خیالات کی درستی اوسی **فلسفہ** کی صحیح فرائض پورا کرنا سکھلاتی ہے۔ تو اونہین دنیا کی دولت اور عزت کی طرف لیجانے کا باعث یہی عام قاعدہ ہوا ہے۔ یعنے اون کے دلون کی روشنی اور اسی　　اخلاق کا نتیجہ اونکی دنیوی آسودگی اور دولتمندی کی طرف راہ نمونی کرتا رہا ہے۔ خدائے بزرگ پوچھتا ہے۔

الم نشرح لک صدرک
کیا ہمنے تیرا سینہ نہین کھولدیا ہے

کون کہتا ہے کہ نہین۔ وہ تو ایسا کھولا گیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہین کھولا گیا تھا

اگر ہم دنیا کی تواریخ پر غور کرتے ہین تو اون واقعات کی مشابہت اور یکسانیت کے لحاظ سے جو اقوام کے حالات سے متعلق ہین ہم اس بارے مین سیدھے اور

صحیح قواعد اخذ کر سکتے ہین - ایرانیون کی سلطنت کی بلندی اور عروج کے وقت کے حال
مین ڈاکٹر ڈیلو صاحب لکہتے ہین کہ - " ہم مقدونیہ کے وقت وہ واحد عقل کل خالق
حافظ اور جملہ اختیار کے مالک کا ہونا تسلیم کرتے تھے - اوسکو تمام صداقت کی روح اور
تمام نیکیون کا دینے والا جانتے تھے اوسکو کسی تصویر یا شکل سے نہین ظاہر کرتے تھے"
اسکے بعد مصنف مذکور یہ لکہتے ہین کہ " اونکے آخری یعنی تنزل کے دنون مین عناصر پرستی
رفتہ رفتہ اون مین پھیل گئی تہی سب عناصر کی پرستش کرنے لگے تھے اور خاصکر آتش کی جسکو وہ
خدا کا سب سے قابل نائب خیال کرتے تھے - اونکے آتشکدون مین جو مندرون کے اندر
نہین بنائے ہوئے ہوتے تھے بلکہ تپلے آسمان کی چھت دائمی آگ جلتی ہوئی رکھی جاتی
تھی - اور طلوع ہوتے ہوئے افتاب کو انسانی پرستش کے لئے سب سی عمدہ شئے سمجھتے تھے"
یہی حال یونانیون کا ہی کہ اوہام باطلہ اور تعصبات کی گرفتاری سے اونکے
خیالات آزادی پا چکے تھے - ایک مالک کے ملنے کا راستہ اونہون نے دیکھہ لیا تہا
جب وہ دنیا کی تسخیر کے لئے اوٹھے - اہل عرب کے حالات مین اونکے ملکی فتوحات کی
طرف مائل ہوتے　　اور گھر سے نکلنے کے پیشتر ہم اسی شرط کا پورا ہونا دیکھتے ہین
یعنے اوہام و تعصبات سی خیالات کی آزادی اور راہ حق کی آگاہی - تو اس سے
ظاہر ہوتا ہی کہ سب سی پہلا باعث یا ان مدارج مین سب سی پہلا زینہ دولت و علم حاصل

کرنے کا خیالات کی روشنی اور آزادی ہے۔

بکل صاحب نے تحصیل علم کو حصول دولت کے بعد جگہ دی ہے اور یہ کہا ہے کہ "بغیر دولت کے فراغت حاصل نہیں ہوتی۔ اور بغیر فراغت کے کوئی علم نہیں سیکھا جا سکتا" لیکن در اصل تحصیل علم کیطرف راغب کرنیکے اسباب دوسرے ہیں اور تحصیل علم اور حصول دولت ایک دوسرے کے ساتھہ شریک اور یکجا ہیں اور ایک ہی قسم کے وسایل دونوں کی جانب راہنمائی کرتے ہیں۔

ڈریپر صاحب نے علوم کی تواریخ لکھتے ہوئے جہان یونانیوں کے ملکی فتوحات کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ فتح ممالک کے ساتھہ اون کو کن کن چیزوں کے دیکھنے کا موقع ملا اور کیسے کیسے اسباب سے سابقہ پڑا وہاں وہ یہ لکھتے ہیں کہ۔

" ایک قوی محرک غذا یونانیوں کی عقل جستی کو دی گئی - اون مین ایسے آدمی ہی تھے جنہوں نے فوج مقدونیہ کے ساتہہ دریاے ڈینوب سے لیکر نیل تک اور نیر سے لیکر لنکا تک سفر کیا تہا - اونہوں نے بحر اسود کی شمالی سرد ہواؤن کے جھونکے کہاے تھے اور مصری بیابانون کے سموم اور ریتلی طوفانون مین سے گذرے تھے - انھوں نے میناروں کو دیکہا تہا جو اسوقت بیس صدیون

کو یادگار تھے - کسریٰ کی منقوش لاٹین - عجیب و غریب اور خیالی تصاویر
مکانات کے خاموش اور مخفی راستے اور ان بادشاہون کے عفریت صورت بت
دیکھے تھی جو آغاز دنیا مین حکومت کرتے تھے الیس ہمیڈن کی کمرون
مین وہ سیپریا کے اگلے تند اور ہیبت ناک بادشاہون کے تختون کے سامنے کھڑے
ہوئے تھے جنکی حفاظت پر وار سائڈون سے کیجاتی تہی بابل مین اب تک
اسکی دیوارین باقی تہین جو کچھ کم ساٹھ میل کی لمبی تہین اور تین صدیون اور
تین فاتحون کے دست برد سے پامال ہوکر بہی وہ اسّی فیٹ سے بلند تہین بیل
کے آسمان فرسا مندر کے کہنڈر اب تک باقی تھے اوسکی چوٹی پر وہ رسدگاہ بنی
ہوئی تہی جہان سے کہ چالڈیا کے منجم ستارون کے ساتھ اپنی مشتبہ
رفاقت کے کام کرتے تہے - اب تک وہان دو محلون کے نقشے مع اونکے متعلق
باغون کے موجود تھے جنمین بڑے بڑے درخت ہوا کے درمیان اوگے ہوئے
تھے اور وہ آبی کل جو شکستہ حالت مین موجود تہی جسکے ذریعے سے دریا سے
اونکو پانی پہونچایا جاتا تہا - مشہور عجوبے مین اوسکے پانی کے لانے اور بند
کرنے کے بے شمار آلات سے کوہ آرمینیا کے برف کے ٹکڑے کاٹکر لیجاتے تھے
بعد فرات کے کنارون اور شہر کے درمیان اون کا راستہ بنا ہوا تہا شاید

سطح دریا کے نیچے سب سے عجیب محل یہی تھا۔"

"اگر **چالڈیا** **سیریا** اور **بابل** مین زمانہ قدیم کے عظیم الشان اور بزرگ چیزین دیکھنے کے لئے تھین تو ایران مین بھی قریب ایلم کے کچھ کم عجائبات نہ تھے **پرسیپولیس** کے ستون اور کیسے عجائبات اور معجزات ہنر سے پر تھے۔ نقاشی۔ سنگ تراشی۔ میناکاری۔ سنگ مرمر کا کام کتب خانے۔ مینار۔ عجیب وغریب تصاویر۔ اور سانڈون کے بت وغیرہ وہان پائے جاتے تھے۔ موسم گرما مین شاہان ایران کے بسر کرنے کا سرد محل جو تراشیدہ اور صاف پتھر کی سات محیط دیوارون سے محفوظ تھا۔ اون مین سے اندرونی دیوارین جو بتدریج بڑہتی ہوئی بلندی اور مختلف رنگون مین مطابقت علم ہئیت کے سات سیارون کی بنائی گئی تھین۔ محل پر چاندی کی کھپریلین اور سونے کے شہتیر ڈالے ہوئے تھے۔ رات کے وقت روغن نفت کے چراغ بہت سی قطارون مین روشن کرکے آفتاب کی روشنی کی ہمسر روشنی پیدا کرتے تھے۔ شاہان مشرق کی عیاشی کا ایک بہشت تھا جو شہر کے درمیان مین تھا۔ سلطنت ایران ہمالیہ **مانٹ** سے لیکر دریائے سندھ تک فی الحقیقت دنیا کا باغ تھا۔"

مصنف موصوف اسکے بعد پھر کہتے ہین کہ ہم [illegible] نے ٹھیک کہا ہے

کہ نیچر کی نئی اور عظیم چیزون سے واقف ہونا انسان کے دل کو بڑھا دیتا ہے - سکندر کے سپاہی اور فوج کے ساتھ کے لوگ ہر ایک منزل مین غیر متوقعہ اور بہت خوبصورت نظارے دیکھتے تھے - کہین نہ ختم ہونے والے ریت کے میدان تھے اور کہین بادلون مین کھوئی ہوئی پہاڑون کی چوٹیان تھین - بیابان پر سیراب تھی اور پہاڑون پر بھاگتے ہوئے بادلون کے سائے جنگلون مین پھر رہے تھے - وہ ایسی زمینون مین گئے تھے جہان کہربا - کھجور - صنوبر سبز آس اور اولی اندر پیدا ہوتے تھے - اونھون نے ایسے جانور دیکھے تھے جو یورپ کے جانورونکے مقابلے مین نہ صرف نئے تھے بلکہ ہیبت ناک تھے - مثلاً گینڈا - دریائی گھوڑا - اونٹ - اور دریائی نیل اور گنگا کے نہنگ - انھون نے تمام رنگون اور بہت سی پوشش کے آدمی دیکھے تھے - سیر یا کے گندمی رنگ کے آدمی - گورے ایرانی اور سیاہ رنگ افریقی انھون نے دیکھے تھے -

اسکے بعد وہ اور علے ذخائر کا بیان کرتے ہین جو یونانیون کو مفتوحہ ممالک سے حاصل ہوے اور پھر لکھتے ہین کہ وہ یونان کی عقل پختگی کسیقدر اون نیچر کے وسیع نظارون سے پیدا ہوئی اور کسیقدر اسنے ممالک مفتوحہ کے مذاہب سے بدلی -

اسکے بعد مسلمانوں کے حالات کے بیان مین وہ ایک فقرہ یہ لکھتے ہین کہ "دنیا کی تواریخ مین کوئی مذہب اتنی جلدی اور اسقدر وسعت کے ساتھہ نہین پھیلا جتنا کہ مذہب اسلام - اب (یعنے تھوڑے ہی عرصے مین) کوہ التائی سے لیکر بحر اٹلانٹک تک اور راس باب المندب سے افریقہ کے غربی کنارون تک جا پہونچا" یہان وہ کسیقدر تفصیل کے ساتھہ مسلمانون کے ملکی فتوحات کا ذکر کرچکے ہین - اور پھر ایک جگہ یہ فقرہ لکھتے ہین کہ "ہم بیان کرچکے ہین کہ کسطرح (یونانیون کی) علم انجنیری کی لیاقت جو انہون نے سکندر کی مہم ایران سے حاصل کی تھی علوم کی ایک حیرتناک ترقی کا باعث ہوئی مسلمانون کے جنگی اعمال کا بھی ایک ایسا ہی نتیجہ خیال مین لایا جاسکتا ہے -

ان اقوال سے اور ان واقعات سے جو ہم نے ایک معتبر عالم کے کلام سے اخذ کئے ہین - ہماری غرض اس امر کے ظاہر کرنے سے یہ ہے کہ جن اقوام نے دنیا مین علم و تہذیب مین ترقی کی ہے انکی ترقی کے اسباب کیا تھے - سب سے پہلا باعث وہ دلون کو آزاد اور روشن کرنیوالی روشنی تھی جسنے تعصبات اور باطل اوہام سے آزاد کرکے ان کے خیالات کو ایک دوسرے پہلو مین ڈالا - اور تسخیر ممالک نے ولولے اون کے دلون مین

پیدا کر کے اپنے گھروں سے نکالا۔ وہ نکلنا گھروں سے اور دنیا کے رنگارنگ
نمائشوں سے واقف ہونا اونکو علوم کی جانب متوجہ کرنے کا باعث ہوا ہے
دولت اور علم گویا ایک ساتھ اونکے ہاتھ مین آئے اور ایک ساتھ اونہون نے
ترقی پائی۔ یہان تک کہ اونکے خاتمہ قصہ کا وقت آگیا۔ یہ حال صرف ایرانیون
یونانیون اور مسلمانون ہی کا نہین ہوا ہے بلکہ دنیا کی تمام اقوام مین سے
جس قوم کے حال پر غور کرینگے یہی کیفیت اور یہی نقشہ اونکے حال کا نظر آئیگا
پس کوئی ناقابل علاج سبب یا اسباب ہماری قوم کی ترقی کے مواخذات مین سے
نہین ہے اور سوا ہمت اور کوشش کے ضرورت کی کوئی وجہ نہین ہی جو اعلے
سے اعلے ترقی کرنے سے اونکو روک سکتی ہو۔ فقط

راقم

سراج الدین احمد

قسطنطنیہ

یہ شہر آجکل اسلامبول کے نام سے مشہور ہی جسکو قدیم زمانہ مین بزنتین کہتے تھے اور یہ خلیج بحر اسود پر واقع ہے اور سات ٹیلون پر بنایا گیا ہی جو یورپ کے کنارون پر ہے اور سامنے اسکو آبناے بوغاز جسکا عرض میل ڈیڑہ میل ہے ایشیا سے جدا کرتا ہی اور یہ شہر پیرس سے چھ سو ساٹھ میل پر اور ویانا سے دو سو پچاسی میل پر اور پطرس برج سے چار سو چھتیس میل پر واقع ہی۔ اب اوسکی آبادی نو لاکھ آدمی کے قریب ہی جنمین سے دو ثلث مسلمان باقی نصاریٰ و یہود ہین اور اوسمین ۹۰۰۰۰ مکان ہین جنمین اکثر لکڑی کے اور کم پتھر وغیرہ کے۔ اور شمالی جانب مین تین کہنہ فصیلون سے گھرا ہوا ہے جسکا اکثر حصہ منہدم بھی ہو گیا ہی اور اوسکے جتھون مین [illegible] ہی۔ وہان کی آب و ہوا مختلف ہی۔ جاڑے کا موسم زیادہ اور بارش بھی بکثرت ہوتی ہے اور موسم خریف مین جنوبی ہوا نہایت ہی سرد رہتی ہی جس سے طرح طرح کے امراض پھیلتے ہین اور موسم گرما بربیع معتدل ہی۔ اور مشہور تو یہ ہی کہ مسیح ۱۲۰۰ برس پہلے اس شہر کی بنیاد بیزنس رئیس الملغر بین نے ڈالی اور اسیلئے اوسکو بزنتین کہتے ہین۔ اسکو کئی بار

سلاطین کے حملوں نے خراب و ویران ہی کیا ہی اور جب قسطنطین مشرقی حصہ رومیوں پر مسلط ہو گیا تھا اس شہر پر قابض ہوا تو اسکو از سر نو تعمیر کیا - اور یہ واقعہ سنہ ۳۶۰ء کے بعد ہوا ہی اور اسی وقت قسطنطنیہ کہلایا اور مشرقی سلطنت کا پایۂ تخت قرار دیا گیا اور شہر رومیہ پر فائق ہو گیا اس زمانہ مین بلحاظ عمارات و دولت خیز ہونے اور وسعت تجارت کے ام المدن کہلاتا تھا اور سنہ ... مین ایک زلزلۂ عظیم ہوا جس سے اوس شہر کی سابق خوبی جاتی رہی مگر پھر تعمیر کئے جانے سے پہلی خوبی و درستی پھر آگئی - اسکے بعد اوس شہر پر متعدد حملے ہوئے اور اہل تاتار و عجم و بلغار و صقلیہ نے اوسپر دانت تیز کئے آخر ۸۵۷ھ مطابق سنہ ۱۴۵۳ع مین سلطان محمد فاتح نے اسکو فتح کرکے اپنے زیر حکومت کرلیا - یہ شہر بلحاظ موقع و مرکز دنیا کے شہرون سے خوشنما ہی اور باعتبار وضع کے چار حصون مین منقسم ہی پہلا مدینہ کبیرہ قدیم - دوسرا غلطہ تیسرا اسکودار - چوتھا اسکودار - مدینہ کبیرہ مین مکان وسیع اور محل عالیشان اور بازار بہت عمدہ اور بازار خوشنما اور اسکی فصیل بہ نسبت دوسرے شہرون کے بہت بڑی ہی اور اسمین بڑی بڑی جامع مسجدین ہین جنکے منارے بلند اور چھت سونے کی ملمع کی ہوئی اور ان سب مین زیادہ تر مشہور جامع ایا صوفیا ہی جو نصاری کے زمانہ مین ایک بڑا کلیسا تھا -

اور یہ بھی منقول ہے کہ اسکو اٹھتیس معمارنے آٹھ برس کی مدت مین ملک قسطنطین

کے لیے تیار کیا اور اسمین ایک بڑا گنبد تہا جو زلزلہ کے صدمہ سے منہدم ہوگیا ہرچند دوبارہ اسکی ترمیم کی گئی مگر پہلے کی سی خوبی نہین آئی اور اس گنبد کی استواری کیلیے ایک قسم کی مصری لکڑی کے ستون لگائے گئے تھے اور اس گنبد مین چالیس جالیان ہین جنمین سے اندر کی جانب روشنی پڑتی ہے اور اسکے متصل دو اور عمدہ بڑے گنبد اور ۶ چھوٹے گنبد ہین - اور اس جامع مین ایک رواق ہے جسمین ۹ پتلے دروازے ہین اور اندرونی جانب مین سنگ سماق کے عمدہ عمدہ ستون قایم کیے گئے ہین اور ستون کے سرے تغیرات سے اپنی اصلی ہندسی ہیئت سے بدلے ہوئے ہین جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہان ایک شکل تہی جو منہدم ہوگئی ہے اور اسکے منبر پر سلطان محمد فاتح کا جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے اور چونکہ وہان کی دیوارون پر سنہری کام کیا ہوا تہا سلطان نے چونا لگا دینے کا حکم دیا اور حال سلطان عبدالمجید خان نے اوسکا چونا نکلواکے اصلی رونق پر لانے کا امر فرمایا ہے بلکہ اسمین انواع اقسام کے نقوش لطیفہ سونے کے پانی سے منقش کیے گئے ہین جس سے روئے دنیا کے عجائبات سے ممتاز اور بے نظیر ہے - اسکے قریب سلطان احمد کی جامع مسجد آت میدان کے مقابل واقع ہے جسکے ۶ بلند مناری ہین اور مشہور جوامع سے (جامع نورعثمانیہ وجامع سلطان بایزیدی وجامع لالہ لی وجامع شاہزادہ وجامع سلطان محمد فاتح وجامع سلطان سلیم اوّل کے

باب کی جامع بغچہ قپوسی کے نزدیک پل کے روبرو واقع ہی۔ اور جامع سلیمانیہ نہایت ہی بلند ہی اور اسکے ستون بہت بلند جنمین سی ہر ایک کا طول ۴۰ دراع ہی اور ہر ایک ستون پر چار مناری ہین اور ہر ہر مناری پر تین تین دائرے بلند کمال لطافت وصنعت سے بنائے ہوئے ہین اور اس جامع کے روبرو محلہ شیخ الاسلام کا دروازہ ہی۔ اسکے قریب سلطان عبدالحمید کا مقبرہ قابل دید ہی اور سلطان بایزید کا مقبرہ اسی جامع کے پاس ہے اور اکثر دوسرے سلاطین کے مقبرے بھی شہر کے درمیان واقع ہین۔ اس شہر مین حمام تین سو سے زیادہ ہین۔ ان سب مین حمام ایا صوفیا اور حمام محمود پاشا اور حمام سلطان بایزید اور ایک اور حمام جو قلعہ کے نیچے ہے نہایت ہی اچھا ہی۔ یہان خانقاہون اور سراؤن مین سنبلی خان والدہ خان بلطجی خان بیوک بالدر خان سلطان روضہ لسر کوشک خان وزیر خان تحت القلعہ خان کرکجی خان بیوک یگی خان مصطفی پاشا خان جبہجی خان یارم خان تختہ خان یالدرم خان مشہور سرائین ہین۔ ان سراؤن مین سے اگلی نو سراؤن مین شام ومصر کے لوگ اور یالدرم خان مین مغربی لوگ فروکش ہوا کرتے ہین اور باقی سرائین عام ہین۔

اس شہر مین کئی میدان ہین از انجملہ ایک میدان ہی جسکو میدان یگی نجیہ کہتے ہین اس میدان کے قریب ایک شفاخانہ ہی جو سلطان عبدالمجید خان کی

والدہ سنے ۔ اطبا اور بیماروں کے لئے خدمتگار اور جو کچھ اونکی دوا اور غذا وغیرہ کا
خرچ ہو مقرر کر دیا ہی ۔ اس میدان سے ملکہ اندرون شہر کے سب میدانون سے بڑا
ایک اور میدان ہی جسکو آت میدان کہتے ہین ۔ یہان سر زمین مصر کے پتھر کا ایک پہلو دار
ستون ہی جو ایک ہی پتھر مین ترشا ہوا ہی یہ ستون بہت پیشتر سے لایا گیا تھا ۔ اس
ستون کے سوا ایک اور ستون ہی جسکو عمود الحیہ (سانپ کا ستون) کہتے ہین کیونکہ
اس ستون مین دو بڑے سانپ ہین ایک دوسرے کو لپٹا ہوا ۔ اب اون سانپون کا
سر کسی حادثہ سے کٹ گیا ہی ۔ کہتے ہین کہ یونانیون نے اس ستون کو سانپون کے
دفع کے لئے بنایا تہا یہ اونکی اون خرافاتون مین سے ہی جنکے وہ خوگر ہو گئے تہے
اس میدان مین ایک اور عمود ہی جسکو شبرلی طاش کہتے ہین یہ اسطوانی شکل کا عمود
ہے اور نہایت قدیمی ستون کہلاتا ہی ۔ آت میدان کے قریب زمین کے نیچے
ایک مقام ہے جسمے قدیمی عمارتون مین سے رکہا ہی جسکو بن بر دیرک یعنے ہزار ستون
کہتے ہین یہ مقام اپنے عمدہ اور بڑے بڑے ستونون کی وجہ سے قابل دید ہی ۔
قسطنطنیہ کے اسی حصہ مین شرق کی طرف باب عالی ہی واقع ہے
جہان دربار ہوا کرتا ہی ۔ یہین وزیراعظم اور اور اعیان و ارکان سلطنت جو شاہانہ
احکام کے بند و بست پر مامور ہین اجلاس کیا کرتے ہین ۔ اس باب عالی مین حضرت

سلطان کے لئے ہی ایک خاص مقام ہی جہان بعض اوقات اجلاس ہوتا ہی ۔
باب عالی کے قریب طوپ قپو سرای نامی محل بہی ہی جسکو سلطان محمد فاتح نے از سر نو بنایا تہا
اس محل کو شہر سی ایک استوار دیوار نے الگ کر دیا ہی اسکے آٹھہ دروازے ہین چند دروازے
شہر کیطرف اور چند دروازے سمندر کیطرف ۔ اسکا طول چھہ ہزار گز ہے یہ محل بڑے
مشہور محلات مین سے ہی ۔ یہ محل ایک وسیع خانہ باغ مین ہے اس باغ مین بڑے
بڑے عمدہ اور خوشنما درخت قرینے سی لگائے گئے ہین اور کچھہ وحوش بہی ۔
اور سمندر کیطرف قصر گلخانہ ہی جہان خیرات کی انتظامات ہوا کرتے ہین اسکے اطراف
مین باب ہمایون ہی ۔ اور ایک بڑا میدان بہی ہی جہان وہ عمارت ہی جسکے اندر
تسطنطین اکبر کا بنایا ہوا قدیمی گنبد داخل ہو گیا ہی ۔ یہان سب قسم کے قدیمی ہتہیار
اور زرہین اور نادر الوجود اشیا کی خرید و فروخت ہوا کرتی ہی ۔ اسیطرف ایک اور
میدان ہی اس میدان دیوان کبیر یعنے دربار کا بڑا محل ہی اس محل کے روبرو دو رویہ
سرو کے درختون کی قطار محل کے اوس دالان تک چلی گئی ہی جسکی دیوارین سنگ مرمر
سے بنی ہوئی ہین اور اون دیوارون پر سنہری نقش و نگار ہی ۔ اس دالان کے متصل
ایک اور بنگلہ ہے جسمین سلطانی کرسی سنگ مرمر کی ایک بڑے گنبد کے نیچے رکہی گئی ہے
اسی بنگلہ کے متصل زنانہ محل ہی اور اسیکے قریب سلطان سلیم ثانی کا حمام خانہ ہے

اس حمام مین ۲۳ حجرے ہین - یہ دربار ی محل ایسے مقام پر واقع ہی جہان سی سلطانی خزانہ اور ضرب خانہ اور بڑا کتب خانۂ ہمایون اور مالگزاری اور اوقاف کی محکمے برابر نظر آتے ہین -

قسطنطنیہ کے اس حصے مین کئی بڑے بازار ہین ان بازارون مین بازار بازستان بہت مشہور ہی یہ بازار پتھرون سے بنایا گیا ہی - دن بھر کو چند خاص اوقات مین کھلتا ہی مسلمانون کے قدیمی اور بڑے مالدار تاجر اسی بازار مین تجارت کرتے ہین اور یہین قیمتی ہتھیار اور عمدہ پوشاکین اور تحفہ چیزین فروخت ہوتی ہین - اسی بازار کے قریب اور کئی نامی بازار ہین چنانچہ قلبقچی چار تشوسی یعنے بازار عجیبہ - یہ بازار نہایت خوشنما اور بڑے قرینے سے بنایا گیا ہی اس بازار مین دو رویہ دو ہزار دوکانین ہین اور ہر قسم کے عمدہ کپڑے فروخت ہوتے ہین - بیچ بازار مین نہایت خوشنما چوکی ہی جہان بہت بڑی کرسی اجلاس سلطان کے لئے بنائی گئی ہے اس کرسی پر کبھی کبھی سلطان اجلاس فرماتے ہین - اس بازار کے بازو ایک اور بازار ہی جسکو بازار کبیاجیہ کہتے ہین یہان لشکری لباس کا رچوبی کام کئے ہوی طرح طرح کے فروخت ہوتے ہین اس بازار کے قریب جوہری بازار ہی جہان قسم قسم کے جواہر فروخت ہوتی ہین - اور اس سے متصل بازار جوغجی خان ہی بڑے بڑے مالدار جوہری یہین ہین - اور اسکے قریب بازار سرایات ہی جہان قدیمی چیزین جیسے ہتھیار وغیرہ فروخت ہوتے ہین

اس بازار کے بازو بازار نخانین ہے - جہان قیمتی بنطوفل موتی اور الماس کے بنے ہوئے فروخت ہوتے ہین - اسکے بازو اوزون چارشو واقع ہے - یہ ایک بڑا بازار ہے اسمین سب قسم کی عمدہ چیزین اور فرنگی اور مشرقی قماش وغیرہ فروخت ہوتے ہین اور وہین ایک اور بازار ہی جو سلطان بایزید کی جامع کے قریب سی شروع ہوکر قلعے کے قریب تک چلا گیا ہے - اس بازار کو ایک دفعہ آگ لگ گئی تھی بعد آگ لگنے کے نہایت خوشنما وسیع پر بنایا گیا اور اس بازار کے قرب وجوار کے گھر بھی ویسے ہی خوشنما بنائے گئے - انہین بازارونکے قریب وہ سرائین بھی جنکا اوگے ذکر ہوا ہے واقع ہین - ہر شہری آدمی جب قسطنطنیہ آتا ہے تو کشتیان اوسکو مع ساز و سامان کنارے تک پہونچا دیتی ہین وہان حسب قانون و دستور اسباب کی دیکھا بھالی ہو جاتی ہے - اسکے بعد جب مسافر سرائے مین پہونچتا ہے تو ہفتہ یا مہینہ بھر کے لئے حجرہ کرایہ سے لیتا ہے - وہان حجرے کا کرایہ مہینہ بھر کے لیے پچاس سے دو سو روپئے تک بلکہ اس سے زیادہ بھی ہوا کرتا ہے بشرطیکہ حجرے کے اندر ایک اور حجرہ ہو - اسکے بعد سرائے کا منتظم مسافر سے راہداری طلب کرتا ہے - اگر مسافر مسلمان ہے تو اوسکی راہداری مامور التذاکر کے پاس بھیجدیتا ہے اور نصرانی مسافر کی راہداری بطریق کی وکیل کے ہان اور یہودی مسافر کی چٹھی خاخام کے پاس روانہ کر دیتا ہے - یہ راہداری اوسی عہدہ دار کے پاس

رہتی ہے - جب مسافر اور شہر کا قصہ کرتا ہے سرائے کا منتظم کوتوالی سے اوسپر شرح کروا کے دوجہی اوس مسافر کو لا دیتا ہے - قسطنطنیہ کے اس حصے مین فرنگی طرز کی ہوٹل نہین جیسی دوسرے حصے مین یعنے غلطہ مین موجود ہین اسلئے کہ فرنگی لوگون کی یہان سکونت نہ ہونے سے مسافر فرنگی بہی یہان فروکش نہین ہوتے مگر اکثر تاجرین اسی حصے کی سراؤن کو دوسرے ہوٹلون اور گہرون سے فائق سمجہتے ہین - کیونکہ یہان کی سرائین نہایت ستہری اور پتہر سے بنی ہوئی ہین اور دریچے اور دروازے سب آہنی ہین یہان بخلاف اور مقامات مین کے آگ لگنے کا ڈر امن ہے - ورنہ اور مقامون مین کوئی دن یا کوئی ہفتہ نادر ہی گذرتا ہو کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ یا اس سے زیادہ وہان آگ نہ لگتی ہو اور جب آگ لگتی ہو تو صرف ایک یا دو ہی گہر کا فیصلہ نہین کرتی ملکہ دور دور تک خبر لے لیتی ہے اگر اسطرح اس شہر مین آگ نہ لگے تو اب تک اس شہر کے برابر دنیا بہر مین ماسیتی والا کوئی شہر نہ ہوتا - الغرض انہین سراؤن اور بازارون کے قریب بٹہیار خانے اور خورد و نوش کی بہت ساری دکانین واقع ہین اور وہین مٹہائی اور حلوے اور مربے اور شربت کی دکانین بہی ہین - مین سمجہتا ہون کہ کسی شہر مین اس خوبی سے مٹہائی اور حلوے وغیرہ بنائے جاتے نہ ہونگے جیسی اس شہر قسطنطنیہ مین بنائی جاتی ہین -

قسطنطنیہ کے اسی حصے مین بڑے بڑے مشہور محلے ایک سو سی زیادہ ہین -

اس محلہ مین نو ہزار گھر ہین - اور اس حصہ مین تین سو چالیس جامع اور ۵۱۸ مدرسے ہین اس حصے کی کئی گلیون مین پانی کی کلین بھی ہین اور راستے اکثر تنگ اور ٹیڑھے ہین مگر اسوجہ سی کہ شہر کی زمین ڈھلاؤ ہی راستے کیچڑسے پاک رہتی ہین - اس محلہ مین مسلمانون کے اکثر گھر خوشنما اور کشادہ ہین ہوااون مین خوب آتی ہی - اور نصاریٰ کے گھر مسلمانون کے محلے سے دور اور شہر کے کنارے الگ الگ ہین یہ گھر اکثر ناموافق ہوا والے مقامات مین واقع ہین - جو چند محلے ابنای بوغاز کیطرف ہین سو یہ ہین قوم قپو دیگی قپو سماملیا قپو طرب قپو اورنہ قپو آیری قپو قرا امید محلہ بترقپو - اور بندرگاہ کی طرف سمندر کے متصل یہ محلہ ہین - جبالیا فنار - ان دو محلون مین خاص رومی لوگ رہتے ہین اور وہین فصیح یونانی زبان بولی جاتی ہے - محلہ فنار کے قریب محلہ بلاط ہے - اس محلہ مین یہود رہتے ہین اسکی ہوا نہایت خراب ہی - ان محلون مین ہر ایک گھر کے لیے ایک کشادہ خانہ باغ بالضرور ہوا کرتا ہی اور اکثر گھر تختے کے بنے ہوے ہین -

قسطنطنیہ کے اس حصے کے کئی دروازے ہین چند دروازے خشکی کی طرف ہین ان دروازون مین مشہور تر دروازہ یدی قلہ قپوسی ہی - اس دروازے کے باہر

ایک محلہ ہی جسکو یدی قلہ کہتے ہین یہ محلہ پیشتر بہت مشہور تھا۔ یہان بادشاہ اور بڑے بڑے عہدہ دار قید کئے جاتے تھے۔ اس محلہ کے قریب رومی لوگون کا شفاخانہ ہی اور آرمینیون کا شفاخانہ بھی یہین ہی۔ اور ایک اور محلہ بھی ہی جسکو سلوری قپو کہتے ہین یہین سے اونا محلہ کی راہ ہی جسکو باقلی کہتے ہین اور وہ بھی شہر کے باہر ہے اور اوسمین رومیون کا ایک مشہور گرجا ہی جسکو باقلی کہتے ہین اور اوس محلہ کے متصل اورنہ قپو ہی اور جو سمندر کی طرف دروازے ہین اونکے نام یہ ہین۔

بلاط قپو　و فنار قپو　بلزان قپو　یکی قپو　ایا قپو　جب علی قپو　ایزمہ قپو۔　اودن قپو　زندان قپو　بلغچہ قپو　اخور قپو　خبا للا دی قپو　قوم قپو۔　راود قپو۔　اور اوسیطرف ایک مقام ہی جسکو لنفہ لیتانی کہتے ہین۔ یہ بڑا کشادہ میدان ہی۔ یہان طرح طرح کے درخت اور گلبن وغیرہ ہین۔ یہ میدان یکی محلہ تک چلا گیا ہی۔ اسکے متصل صماتیہ قپو اور زناول قپو بھی واقع ہین۔ رہا پانی جو اس حصے مین بدست ہوتا ہی سو یہ ایک مقام سے جو شہر سے چھہ ساعت کی مسافت پر ہے آتا ہی۔ وہان ایک وادی ہے اوسکے اطراف دیوار ہی اسکو بنودہ کہتے ہین جملہ سات بنودی ہین وہان بارش کا پانی جمع ہوتا ہے ہر بنودی مین ایک ایک منفذ ہے اوس منفذ مین سے پانی ایک پرانی نالی مین پہونچتا ہی اور اوس نالی مین سے کئی نالیون

نالیون مین ہوکر جامع مسجدون اور حماموں اور شاہی محلات اور بنگلوں اور گھرون مین پہونچتا ہی اوران نالیون کے لئے بڑے بڑے تنظرے (مخزن) بنائے گئی ہین - نہایت نالیان یہ سلطان سلیمان کیوقت سی بنے ہوئی ہین -

قسطنطنیہ کا دوسرا حصہ پہلے حصے کی شمالی طرف واقع ہی اور دونون حصون کو سمندر کے ایک آبنائی نے جسکا طول قریب دو میل اور عرض قریباً ڈیڑہ میل ہے جدا کر دیا ہے یہی آبنائی اوس شہر کی بندرگاہ ہی جہان جہاز ٹھہرتے ہین - یہ بندرگاہ دنیا بھر کی بندرگاہون پر موقع اور اس کے نظر کرنے کہین فایق ہی - چونکہ یہان کشتیون کو ایک طرف سی دوسری طرف گذرنے مین خطر لاحق ہوا کرتا تھا اسلیئے تختے کے دو پل بنادئے گئے ہین جنپر لوگ اور گھوڑے اور گاڑیان آیا جایا کرتی ہین - ہر پل کا ایک ایک دروازہ ہی کہ بندرگاہ مین جہاز پہونچنے کے وقت کھولدیا جاتا ہی ان پلون مین سی ایک پل اسلیئے ہی کہ سرکاری جہاز تجارتی جہازون سے جدا ہوجائین - اس پل کو سلطان محمود خان نے بنایا تھا اور دوسرا سلطان عبدالحمید خان نے بنایا ہی - شہر کے اس حصے کے بھی دو حصے ہین ایک حصہ سمندر کے متصل ہی جسکو غلطہ کہتے ہین اسمین کروڑ گیری اور جہازونکے مخزن اور تاجرون کی کوٹھیان اور ہوٹل ہین یہان مشرق و مغرب سب قسم کی قومین بستی ہین - اس حصہ مین عمدہ محلہ بک اوغلی ہی - یہان کی راہین کشادہ اور خوشنما ہین اور بڑی بڑی کوٹھیان اور ہوٹل یہین ہین اور اس محلہ مین ایلچیون کے

بنگلے اور فرنگیون اور آرمینیون اور آرمنی کاتالکیون اور اور فرنگیون کے گرجے ہین - یہان کے
ہوٹل سیاحون اور ہر شہریون کے لئے عام ہین - ان سب مین فرنسیون اور انگریزون کا ہوٹل
بہت مشہور ہے - وہان آدمی کو ہر روز کوٹھری اور فرش کی اجرت قریب پندرہ غروش
دینی ہوتی ہے اور مع غذا پچاس قرش سے اسی قرش تک یعنی جیسے مقام اور الوان غذا ہونگے
ویسے ہی اجرت بھی زیادہ ہوگی - اس حصہ مین کئی مقام پر اور کئی گھر مین جہان بہت سی
کوٹھریان مع فرش و پلنگ موجود ہین وہان آدمی کو دس غروش سے پندرہ غروش تک
روزانہ دینا ہوتا ہے اور وہان کا دستور یہ ہے کہ دروازے پر ایک پرچہ لگا دیتے ہین کہ یہان مع فرش
وغیرہ حجرہ کرایہ ملتا ہے - اس محلہ کے درمیان غلطہ سرائے بھی واقع ہے - یہین ایک طبی مدرسہ ہے
جسے ۱۸۴۸ء مین آگ لگ گئی تھی - اسی مدرسے کے روبرو تیاترو کبیر ہے یہ فرنگیون کی ناچگاہ
اور تماشا گاہ ہے - اور اسی محلہ مین ایک کشادہ سڑک ہے اور یہ سڑک اوس مقام تک چلی گئی ہے
جسکو تقسیم کہتے ہین کیونکہ پانی وہین سے اکثر مقامات کو جاتا ہے - اور یہ پانی اون نبودون سے
آتا ہے جو پانچ ساعت کی مسافت پر واقع ہین - یہ نبود ایک وادی کو کاٹ کر بنایا گیا ہے
اس وادی مین بارش کا پانی چہ طرف سے جمع ہوتا ہے اور شہر کی نالیون مین ہوکر ادہر ادہر
اور سب جگہ پہونچتا ہے جسطرح پہلے حصہ کی نالیون کا حال ہے - اس پانی کے علاوہ [illegible]
مین اور بھی پانی موجود ہے اس پانی کا مقام شہر کی زمین سے بہت نیچا [illegible]

شہر میں نہیں آسکتا۔

اس شہر کے تیسرے حصہ کو فرنگی لوگ باسفورس کہتے ہیں یہیں آبنائی بوغاز ہی جو یورپ اور ایشیا کو جدا کرتی ہوئی بحر اسود کو بحر ابیض سے ملادیتی ہی اس آبنائی کا طول ۲۰ میل ہی اور عرض کہیں میل اور کہیں ڈیڑہ میل ہے - اس آبنائی میں ہمیشہ پانی کی موجیں کثرت سی آتی ہیں اور بحر مرامرہ میں جو متصل بحر ابیض کے ہی گرتی ہیں - اس آبنائی کے دونوں جانب مشہور مقامات اور محلہ واقع ہیں ایک ایک محلہ یہاں کا گویا ایک چھوٹا شہر ہے - یہاں خوشنما بنگلے اور مکانات اور بڑے بڑے کشادہ بازار ہیں اور بازاروں میں ہر طرح کے تاجر اور مشہور لوگ رہتے ہیں -

اس حصہ کی وہ سمت جو یورپ کی جانب ہی غلطہ سی بحر اسود تک چلی گئی ہی اس حصے کا مشہور مقام توبخانہ ہی اسی میں مشیر توبخانہ کی سکونت ہی اور سلطان محمود کی مشہور جامع مسجد بھی یہیں ہی - توبخانہ کے متصل دو محلہ ہیں - محلہ رفندقلی اور محلہ قباطاش - اور اسکے متصل ایک محل ہی جسکو طولہ بغچہ کہتے ہیں یہ بھی یہاں کی ایک مشہور عمارت ہی - یہ عمارت سلطان عبدالمجید خان نے بنائی ہی اور اس میں بہت صنعت کیگئی ہی - یہ سولہ برس میں تیار ہوئی ہی اور تین لاکھ تھیلیان اسکی تعمیر میں صرف ہوئی ہیں - اسکے بعد محلہ تشکطاش واقع ہے اور چراغان سرایے بھی یہیں ہی اور سرایہ ہمایونیہ یعنی محل سلطانی یہیں ہی یہ محل نہایت قرینے سی بنایا گیا ہی محلہ اورتہ کوئی دفتردار بیرونی توری چشمہ ارنبود کوئی اسی حصہ میں ہیں اور زبیہ جہل

محلہ مشہور اور بڑا ہے اور اس محلہ کے قریب بنک ہے اور یہین فرنگی راہبون کا انجنیری مدرسہ بھی ہے
یہان مختلف فنون اور کچھ ضروری علوم پڑہائے جاتے ہین ۔ اسکے قریب روم ایلی حصار
بوجیس کوی ۔ امرگیان بابلہ لیمان استنیہ رگلی کوی کوئی ماتبی طرابیا
بیوکدار وغیرہ محلے واقع ہین ۔ یہ پچھلے دو محلے ایسے ہین کہ ایلچی لوگ اور فرنگی و نصرانی
امرا و عہدہ دار موسم گرما مین یہین آرہتے ہین ۔ ان محلون کا پانی میٹھا ہے اور یہانکے
بنگلے خوشنما ہین ۔ اور ان محلون کے قریب بیہر اسفورس کے کئی مقامات ہین ازانجملہ قندلی صوی
کستناسوی یل بیوکدر اصاری پر یکی محلہ روملی قواق وغیرہ ۔ اس آبنائی کے
کناری محلات اور مکانات سرکاری عہدہ دارونکے بہی ہین جہان وہ موسم گرما مین آرہتی ہین
جب موسم سرما آتا ہے تو شہر کو چلے آتے ہین ۔ یہان کے مقامات اکثر خوشنما ہین سرسبز ٹیلے
اور اپنر شاداب درخت بکثرت ہین ۔ باغات بہی خوشنما اور قرینے سے یہان بہت سے
ہین ۔ اسکے مقابل آبنائی کی دوسری طرف اسکودار کی جانب دوسرا بر ہے جسکو قارہ
اسنتیا یعنے بر اشیا کہتے ہین اسکے اونچے اونچے ٹیلے سرسبز درختون کی پوشاک پہنے ہوے
اور وہان نکے محلون کی رونق اور لوغازہین گرتے ہوے پانی کی بہار اور جہازون اور کشتیون کا
ادہرمین ستارونکی طرح چلنا اوس مقام کی ایک عجیب رونق بتلاتا ہے گویا واقعی ایک جنت ہے
جسکے نیچے نہرین بہہ رہی ہین ایسا کوئی مقام دنیا بھر مین نہین ۔ دنیا بھر کے سیاح یہان کا لطف

اور یہان کی عمدہ آب وہوا اور یہانکے لوگون کا اخلاق اور مروت سے بہرہ مند ہونیکے لئے دور دور سے آتے ہین۔

چوتھا حصہ اسکودار کہلاتا ہے یہ قسطنطنیہ کے دوسری طرف بر ایشیا مین واقع ہے اسکو آبنائے بوغاز نے قسطنطنیہ سے الگ کر دیا ہے۔ اس حصہ مین کئی جامع مسجد اور محلات اور مکانات نہایت خوش وضع ہین آب وہوا نہایت درست ہے۔ اس حصے کے بیرونی مقامات مین عمدہ انگور کے بہت سے [illegible] ہین۔ یہ مشہور انگور ہے اسکو چاولیش ازلی کہتے ہین ایسے انگور بہت ہی کم دوسری جگہ ہونگے علاوہ انگور اور بہت سے درخت میوہ دار [illegible] ہین۔ یہانکے مشہور محلہ یہ ہین۔ محلہ سلطان سلیم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] محلہ [illegible] رہتے ہین [illegible] حصے کی [illegible] [illegible] [illegible] محلہ قاسم کوئی۔ محلہ اسکل [illegible] پاشا واقع ہے۔ اور [illegible] آسود کی طرف سمندر کے کنارے کنارے بھی بہت سے محلے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] آسود کی طرف چڑھتے ہوے بوغاز کے کنارے [illegible] [illegible] پاشا [illegible] اور سلطان [illegible] اور محلہ [illegible] محلہ [illegible] کوئی [illegible] کوئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] واقع ہے [illegible] [illegible] [illegible] کے گروہ کا [illegible] [illegible] کا ایک مدرسہ بھی ہے [illegible] اور بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] طاقی [illegible] [illegible]

بیوراس انافول فناری - اس حصہ کے بلند مقام مین اونچا پہاڑ ہی اس پہاڑ مین ایک محلہ ہی جسکو جابلیجا کہتے ہین یہ محلہ اپنی بلندی اور تازگی اور پانی کی عمدگی اور انگور کے سنڈ ہوسے کی وجہ سے نہایت مشہور ہی - یہان ایک بلند ٹیلے پر عبدالحق افندی طبیب سلطانی نے ایک رواق بنایا ہی جہان سلطان محمود خان سیر کے لئے بارہا آیا کرتے تھے - اس قلعہ کے سوا ایک اور چھوٹا سا قلعہ ایسے حصہ اسکو دار کے روبرو واقع ہے جسکو قز لقسی کہتے ہین اور غربی جنوبی جہت مین کئی جزیرے ہین ان مین بڑا جزیرہ جسکا نام ہیبلی اضہ ہے اور اس سے چھوٹا ایک اور جزیرہ جسکو قلینہ لی اضہ کہتے ہین - یہ دونون جزیرے قسطنطنیہ کی سیرگاہین ہین - یہان خوشنما مکانات اور قہوہ خانے اور مسافر خانے بہت سی ہین - اکثر لوگ سیر کے لئے یہان آتے ہین اور بڑے جزیرے مین لشکری بحری مدرسہ ہی اور رومیون کا بھی ایک مدرسہ ہی - یہین رومیون کی ایک زیارتگاہ ہی یہ اونکے یہان ایک مشہور مقام ہے - اس حصہ مین آدمی بحر اسود کے قریب قریب جسقدر چڑھتا جائیگا عمارتین کم ہوتی جائینگی اور زمین کی کیفیت بدلتی جائیگی اور اونچے اونچے ٹیلے نظر آتے جائینگے جو سمندر کی جانب پست ہوتے گئے ہین - اس حصہ مین بوغاز کیطرف ایک بلند پہاڑ ہی جسکو جبل یوشع کہتے ہین یہ سمندر سے ۱۸۵ میٹر بلند ہی جسکی چوٹی سے قسطنطنیہ اور اوسکے اطراف کے مقامات اور بحر اسود

اور اوسمین چلتے ہوئے جہاز دکھائی دیتے ہین - اس حصہ کے قریب ایک ویران مقام ہے
کہتے ہین کہ یہان خلد دنیا نامی ایک شہر تہا اب اوسکا کوئی نشان سوائے ایک پرانے
گرجا کے جسکی دیوارین بہی منہدم ہین ایک نشان بہی باقی نہین اس محلہ کو اب قاضی کوئی
کہتے ہین - رہے اس شہر کے مکانات جہان لوگ سیر کے لئے جاتے ہین ازانجملہ ایک
مقام ہے جسے کاغذخانہ کہتے ہین یہ مقام ترسخانہ کیطرف بندرگاہ کے اخیر مین ہے
یہ نہایت شاداب سبزہ زار ہے آدہی میل کے قریب اسکا طول ہے یہان کا میٹھا پانی ایک
استوار نالی سے آتا ہے - اس نالی کے چوطرف سرو اور زیتون کے درخت ہین - یہان
ایک محل سیر کے لئے بنا ہوا ہے اسکے گرد ایک خوشنما باغ ہے جسمین طرح طرح کے درخت پہولون
سے لدے ہوئے موجود ہین یہ باغ اور محل سلطان احمد سوم نے سنہ ۱۱۲۲ھ مین بنایا تہا
اور نالی جسمین سے اس مقام پر پانی پہونچتا ہے اوسکو ایک بڑے بند نے کاٹ دیا ہے جہان
سے پانی تین نالیون مین تقسیم ہو جاتا ہے - ان نالیون مین صدف بچہے ہوئے ہین
ان کا پانی ایک بتیل کی حوض مین پہونچتا ہے جہان تین مبتی بشکل سانپ بنے ہوئے ہین
ان مین سے محل کی دیوارون پر پانی پہونچتا ہے - اس بند پر جسکا اوپر ذکر ہوا ہے
تین رواق سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہین اور چہت تانبے کی مطلا اور تیرون کی ہے
وہین سے وہ نالی نمبر ۶ ہوتی ہے جو سیرگاہ کو پہونچتی ہے اور آگے چلکر بہت چہوٹی

ہوگئی ہے اور اوپر پانی مین ملکر ایک مقام پر جسکا نام قرن آلذہب ہے گرتی ہے اس قرن الذہب مین کشتیان چلتی ہین اون کشتیون مین زن و مرد اوسی وادی کے سیر کرتے ہین - اس سیرگاہ کے سوا اور کئی سیرگاہین ہین جو شہر کی جانب غرب واقع ہین وہ یہ ہین محلہ وال افندی باقرکوئی آیا صفانوس سوریجی وغیرہ - اور جو جانب شرق سیرگاہین اسکودار مین واقع ہین ان کے دیکھنے سے آنکھون کو تراوٹ دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے -

شہر قسطنطنیہ تمام دنیا بھر کے شہرون مین موقع اور مرکز اور قرینے کے نظر کرنے نہایت خوشنما ہے اور اس شہر کے عثمانی ترک نہایت لطیف المزاج نیک رو یہ خوشمزاج ہین - مہمان نوازی ان کا خاصہ ہے - علوم و فنون لطیفہ گوئی حاضر جوابی اخلاق تہذیب ان لوگون کا جوہر ذاتی ہے - عمدہ غذا کے عادی - خوش پوشاک سے زیادہ رغبت ہے دعوتون وغیرہ مین دل کھول کے انبار روپیہ صرف کر دیتے ہین -

خاص قسطنطنیہ کی آبادی ۱۸۸۵ء مین ۸۷۳۵۶۵ - آدمیونکی تہی - یہان کے باشندی دو ثلث مسلمان اور باقی ایک ثلث یہود و نصاری ہین - نصاری مین سے رومی تقریباً ۲۰۰۰۰۰ اور ارمنی قریب ۱۵۰۰۰۰ - اور یہود ۴۰۰۰۰ ہین - اور مسلمان جنکی تعداد سب سے زیادہ ہے اون کی تین قسم ہین (۱) اعیان دولت اور ملازمین سرکاری - (۲) تجار و اہل املاک (۳) ہنرور

اور بیچ کاموں والے - نصاری میں تو رومی لوگ یا تو تجار ہیں یا حرفہ گر - آرمینیوں کی تنخواہ
ترکی سے - یہ لوگ مسلمانوں کے محلوں کے قریب رہتے ہیں - اہل نصاری بوجہ تجارت
کے زیادہ مالدار ہیں - ان میں سے کئی صراف - جوہری - گھڑی ساز - پارچہ بافی وغیرہ
کا پیشہ کرتے ہیں اور اکثر ضرب خانہ سرکاری میں بھی ملازم ہیں - انہیں آرمینیوں میں سے
بعض پوپ کو مانتے ہیں جنہیں کیتھولک کہتے ہیں - ان میں اکثر لوگ غلطہ
اور بک اوغلی میں رہتے ہیں - ان کے عادات و اطوار ان کے خلاف بلکہ انگریزی
طریقہ کے عادی ہیں -

اعیان دولت اور ملازمین کی بھی تین قسم ہیں اہل علم اہل سیف اہل ملک
اہل علم میں کمتر رتبہ مدرسین کا ہے - مدرسین کی دو قسمیں ہیں - مدرسین آستانہ (قسطنطنیہ)
مدرسین بیرونجات - ان میں مدرسین آستانہ زیادہ فایق سمجھے جاتے ہیں - کیونکہ ان کے
رتبے زیادہ ہو جاتے ہیں - انہیں میں اکثر قبلیہ برصہ حلب شام وغیرہ کے
قاضی اور عہدہ دار مامور کیے جاتے ہیں - آخر انکو یہاں تک رتبہ ملتا ہے کہ مکہ معظمہ
مدینہ منورہ کے تشریف ہو جاتے ہیں - انہیں میں سے قاضی دار الخلافت مقرر کیا جاتا ہے
آخر شیخ الاسلام انہیں میں سے منتخب ہوتے ہیں - اور یہ انتخاب بنفسہ حضور سلطان
فرماتے ہیں - ان لوگوں کو جہاں تک ترقی دیجائے ممکن ہے - رہے مدرسین بیرونجات

ان کی ترقی صرف ملا تک ہوتی ہے ۔ جیسے ملا سے بیروت یا ملا سے عین تاب وغیرہ
ہاں ان مین بعض مخرج کے رتبے تک بھی ترقی کرجاتے ہین ۔

اس سرکار مین لشکری آدمی کی زیادہ عزت ہی ۔ یہ لوگ بتدریج اپنے عہدہ سے اعلےٰ عہدہ پر ترقی کرتے ہین ۔ ان مین کمتر رتبہ اون باشی کا ہوتا ہی ۔ ازان بعد چاوش پھر باش چاوش پھر یوزباشی ۔ ملازم ثانی اور ملازم اول اور قول اغاسی اور بکباشی اور قایمقام اور امیر الآئی اور امیر لوا ۔ اسکے بعد رتبۂ فریق تک اوسکی ترقی ہوتی ہے اور شیر عسکریہ ضرور ہی کہ لشکری ہی سے اوس درجے کو پہونچے ۔ یہ شیر کبھی معزول اور کبھی مامور ہوا کرتا ہی اور کبھی فوجی سلسلے سے ملکی سلسلے مین بھی آجاتا ہی ۔ لشکری مراتب ٹہر کی محنت کے بعد نصیب ہوتے ہین ۔ ان مین کا کوئی عہدہ دار تاحیات عہدہ سے برطرف نہین کیا جاتا البتہ کوئی جرم جو اوس سے ایسا سرزد ہو کہ صرف اوسکی عہدہ کے ہی تو برطرف کردیا جاتا ہے

ملکی عہدون کی دو قسمین ہین ۔ پہلی قسم مین ادنے سے اعلےٰ تک مسلسل مراتب ہین چنانچہ رتبہ خواجگان اسکو رتبۂ خامسہ کہتے ہین اسکے بعد رتبہ رابعہ پھر ثالثہ پھر ثانیہ ۔ رتبۂ ثانیہ کی دو قسم ہین ۔ صنف ثانی ۔ صنف اول ۔ صنف اول کو امتیازی رتبۂ ثانیہ کہتے ہین ۔ اسکے بعد ایک رتبہ اول ہی اسکی بھی دو قسمین ہین ۔ صنف ثانی اور صنف اول اسکے بعد رتبۂ بالا ہے اور اسکے بعد صرف وزارت اور شیریت کا رتبہ ہی

ملکی عہدون کی دو قسم ہین - ان مین بہی ادنی اور اعلی مسلسل مراتب ہین - پہلا رتبہ قپوجی باشی یعنے صدر عرض بیگی ہے - دوسرا اصطبل خاص کا رتبہ ہی جسے امیر آخور لکھتے ہین تیسرا رتبہ امیر الامرائی - چوتھا میر میران - پانچوان رومِلی بکلر بک - چھٹا وزارت ہے - ان عہدون مین عہدہ قپوجی باشی صنف ثانی کے رتبہ ثالثہ کے برابر ہے - اور اصطبل خاص و امیر الامرای کا عہدہ صنف ثانی کے رتبہ ثانیہ کے مساوی ہے اور رتبہ میر میران صنف ثانی کے پہلے رتبہ کے مقابل ہی اور رتبۂ رومِلی بکلر بک صنف اول کے اعلی رتبہ کا ہمچشم ہے - ان عہدون کے سوا اور عہدہ دارونکے لئے سرکار سے اونکی حسن کارگذاری کے نظر کرتے مجیدی نشان عنایت ہوتا ہی - اس نشان کے پانچ مرتبے ہین - پانچوان رتبہ بہت نیچا ہی - پہر رابعہ - پہر ثالثہ پہر ثانیہ - اور رتبہ اول اسمین اعلی ہے - ان نشانون یعنے تمغون کے سوا اور کئی تمغے بہی سرکار سے عنایت ہوتے ہین - یہ الماس سے مرصع ہوتے ہین - اور یہ خاص خاص اعیان دولت کو دئے جاتے ہین - چونکہ اکثر تحریرین تعظیمی القاب بکثرت لکہے جاتے ہین اسلئے سرکار نے اس عادت کو باطل کرکے چند القاب ہر ایک عہدہ دار کے لئے اوسکی خدمت و مقام کے نظر کرنے مقرر کردئے ہین جنکی یہ فہرست ہی

اسمای مراتب	ان مراتب والونکے لکہنے کا القاب	اسمای مراتب	ان مراتب والونکے لکہنے کا القاب
مشیر و وزیر	دولتلو افندم حضرتلری	قاضی عسکر	سماحتلو افندم حضرتلری

اسمائی مراتب	ان مراتب والونکی لکھنے کے القاب	اسمائے مراتب	ان مراتب والونکی لکھنے کے القاب
عہدہ دار رتبہ بالا قاضی عسکر	عطوفتلو افندم حضرتلری	قاضی اسلامبول	فضیلتلو افندم حضرتلری
عہدہ دار فریق عساکر	سعادتلو افندم حضرتلری		
رتبہ اعلی صنف اول	؍؍		
رومیلی بگلربگ	؍؍		
عہدہ دار رتبہ حرمین	فضیلتلو افندم	میر میران	سعادتلو افندم
عہدہ دار رتبہ اعلی صنف ثانی میر میران	سعادتلو افندم	مولوی بلاد خمسہ مذکور	فضیلتلو افندی
امیر لوا	عزتلو افندم	رتبہ ثانیہ صنف اول میر میران	عزتلو افندم
ملا مخرج	فضیلتلو افندم	رتبہ ثانیہ صنف ثانی ملا مخرج	عزتلو افندی یا بک
امیر الامرا	عزتلو پاشا	امیر الامرای عسکری	عزتلو بک
ناظر اصطبل خاص	عزتلو آغا یا بک	مدرسین اعلے	مکرمتلو افندی
قائم مقام لشکری	رفعتلو بک	رتبہ ثالثہ لشکری	رفعتلو افندی
قپوجی باشی	رفعتلو افندی یا بک یا آغا	بکباشی فوجی	فتوتلو افندی یا آغا
رتبہ رابعہ بکباشی فوجی	فتوتلو افندی یا آغا	رتبہ خواجگان جو نہیں مرتبہ ہا	فتوتلو بک یا افندی یا آغا
خواجگان سے جس کو کوئی رتبہ ہو	حمیتلو افندی	+	+

اس دولت کی قوانین وآئین بالکل دادگستری ومہر پروری کے لحاظ سے اجرا ہوتے ہین
اور عرف وشرع کے نظر کرتے جہانبانی کے جتنے مہمات ہین اون سب مہمات کے پوری سرانجام
پروہ احکام شامل ہین یہان کوئی شرعی حکم بغیر منظوری شیخ الاسلام کے اور کوئی ملکی
وانتظامی حکم بغیر صوابدید وزیراعظم اور مجلس کے ہونے ہی نہین پاتا جب مقدمہ سنگین مین
فیصلہ کا خلاصہ کیاجاتا ہی توحضور حضرت سلطان کی پیشی مین پیش کیاجاتا ہی اور آپ کی مرضی
کے موافق اوسکی تعمیل ہوتی ہے - مثلاً اگر کوئی خونی کے قصاص کیلئے فیصلہ دیاجاوے
تو یہ فیصلہ قبل از تعمیل حضور سلطانی مین پیش ہوتا ہی - اگروہ چاہین اوسے بخشدین یا قصاص
یا کسی دوسری سزا سے بدلدینے کا حکم فرمادین - مجلسون کے نام یہ ہین - مجلس خاص
(اس مجلس مین صرف وکلار سلطنت جمع ہوتے ہین) مجلس تنظیمات - مجلس احکام العدلیہ
مجلس المعارف العمومیہ مجلس عسکریہ مجلس توپخانۃ العامرہ - مجلس لاعمال الحرسیہ مجلس الحر
مجلس المالیہ - مجلس عموم نافعہ - مجلس الضبطیہ - مجلس انتخاب حکام شرع - سوائے
انکے اور مجلسین ہین - ان تمام مجلسون مین لایق لایق لوگ شامل ہین -
اس دولت علیہ کے بلاد تین قسمون مین منقسم ہین انمین سے ایک قسم کی پرانی دنیا کہتے ہین
جو براعظم یورپ مین واقع ہے اور دوسری قسم براعظم ایشیا مین اور تیسری قسم براعظم
افریقہ مین اور ان مین سے ہر ایک قسم مین زمین سرسبز اور میدان کشادہ اور دریاؤ بحیرہ

و نہرین بکثرت اور پہاڑ بلند اور عمارات عالیشان ہین اور اکثر اقلیم مین ہوا معتدل
اور نباتات کی روئیدگی بافراط اور حیوانات و معدنیات بکثرت ہوتے ہین اور ان مین
بے شمار لوگ مختلف مذاہب کے آباد ہین جسکی وجہ سے وہ بے نظیر سمجھے جاتے ہین
اور جغرافیہ دانون نے اسکی پیمایش اسطرحسے کی ہو کہ ۱۲۶۶۵۴۲ میل مربع ہے
اور چونکہ فرانس ۲۰۴۷۹ میل مربع ہو اسلئے یہ بہ نسبت اسکے ۱۴۰ درجہ زیادہ ہو اور بہ نسبت
نما کے ۱۰۰ درجہ وسیع ہو کیونکہ وہ (۱۲۱۲۱) میل مربع ہے اور اکثر کی یہ رائی ہے
کہ اسمین ۱۶۳۲۶۸۴۳۶۱ باشندے آباد ہین اور یہ حساب بہی وہین تک ہو جہانتک
جغرافیہ دانون کی رسائی ہو سکی۔ رہے جنگل بیابان اور خشک براعظم وادیان اور ان میں جو بادیہ نشین
سو بیابانکے باشندون کی تحقیق جغرافیہ دانون سے نہ ہو سکی اسلئے ان کا عدد اونہون نے
اوس جدول مین نہین ملایا۔ یہ لوگ اون صحرانشینون کے عدد کا پتا کیونکر لگا سکین گے
جب انکو خود شہر کے باشندون کا ٹھیک حساب ملنا دشوار ہو فقط

راقم
حسن

ہندوؤن کی اصل اور تہذیب

ہندوستان بہت قدیم زمانہ سے ایک کرشمہ اور طلسم کا ملک سمجھا جاتا ہے اور مثل اور ممالک کے آباد ہونیکے علاوہ دولت اور عجیب وغریب دانائی اور علوم وفنون سے معمور خیال کیا جاتا تھا - اس مشہور ومعروف ملک پر بہت سی جلیل القدر اور عالمگیر بادشاہون نے یکے بعد دیگرے حملہ کئے منجملہ انکے دارا - اور گشتاسپ اور - سکندر ذوالقرنین - سلطان محمود غزنوی - چنگیز خان - تیمور لینگ نادرشاہ - لارڈ کلائیو اور سر آرتھر ویلسلی کے لشکرون نے اوسکو مفتوح اور مغلوب کیا گو شاہ ایران سی لیکر برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی تک ہندوستان پر حملے اور لوٹ کھسوٹ برابر ہوتی رہی تاہم ہندوستان کی اصلی حالت مین کوئی تغیر صریح واقع نہین ہوا اور آج بھی وہ ایسا ہی ملک ہی جیسا کہ سکندر کے ہمراہیون نے اوسکو بیان کیا تھا یعنی اسوقت بھی یہان وہی پہاڑ موجود ہین جنکو بطور غار دنکے کہود کر بڑے بڑے عالیشان بت خانہ بنائی گئے ہین - اور ہنوز یہان نہایت قدیم بت پرستون کا مذہبون سے علیٰ ہذا ہی

قومی امتیاز باقی ہے جو سکندر کے وقت مین تہا۔ غرض یہ کہ دریای گنگا کی قدسیت۔ جگنا تہ کے بت اور اونکی پرجوش پرستش۔ شیرون اور ہاتہیون کے جنگل۔ چاولون کے کہیت اور سیندی کے درخت۔ سونے کے خزانے اور موتیون کے ڈہیر۔ ہیرون کی افراط۔ اور خوشبودار چیزون کی کثرت سے ہنوز ہندوستان مشہور ہے۔

ہندوون کی مقدس کتابین بہت قدیم ہین اور اونکا علم تمثل اور علوم کے دو تین ہزار برس پہلے ہی کامل اور بے نظیر تہا مگر افسوس ہے کہ باوجود ان تمام لیاقتون کے ہندوون نے کسی زمانہ کی تاریخ نہین لکہی اور نہ ہندوون مین سالیانہ یا موجودہ زمانہ کی تاریخ کا علم رہا۔ قدیم زمانہ مین مصر کے باشندی واقعات کو اسقدر ضروری سمجہتے تہے کہ وہ پتہرون پر۔ قبرون پر۔ مینارون پر اور پائدار چیزون پر اپنے روزمرہ واقعات تک کندہ کر لیتے تہے۔ مگر ہندوون نے اس زندگی کے بعد آنیوالی اور اوس نامحدود زمانہ کے واسطے انسان کے کارنامون کو اسقدر لاحاصل اور غیر مفید سمجہا کہ انہون نے بہت ضروری واقعات بہی قلمبند نہ کئے۔ اسلئے دنیا مین یہ قوم سب سی زیادہ بے تاریخ رہ گئے انہون نے صرف ونحو کے باریک مسائل اور علم الٰہیات کی چہوٹی چہوٹی باتون پر زیادہ خیال رکہا مگر تاریخ کے سے ضروری علم کو

خیال نہین کیا اسوقت جوکچھ ہے وہ صرف ایک ہی تاریخی واقعہ راجہ چندر گپت
کا ہے جو سکندر ذوالقرنین کے ہمزمانہ تھا اور جسکو یونانی مورخ سنڈراکوٹس
کہتے ہین باقی ہے اسواقعہ سے ہندؤن کے سنہ کے بارے مین پتا ملتا ہو اور اس رو
حساب سے معلوم ہوتا ہو کہ راجہ چندر گپت قبل از مسیح ۳۱۵ء مین تخت نشین ہوا تھا
علاوہ ہندؤن کے اس بیان کے بموجب جو وہ لکھتے ہین کہ بدھا کی وفات کو
اس راجہ کی تخت نشینی کے وقت ۱۶۰ برس کا زمانہ ہوا تھا تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ بدھا نے ۴۷۵ء قبل از مسیح رحلت کی ہوگی۔ صرف یہی ایک سنہ ہو جو
قدیم زمانہ کے ہندؤن کی کتابون سے معلوم ہو سکتا ہو۔ غرض جبکہ ہم دیکھتے
ہین کہ ہندوستان کی تاریخ نہ ہندؤنکے علوم سے مل سکتی ہے اور نہ کسی نقش سے
یا کتبون سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو کچھ اسوقت ہمکو معلوم ہو سکتا ہو وہ صرف علم زبان
سے معلوم ہوتا ہو۔ لفظون کی سب سے ثبات آواز جو زبان سے نکلتی ہے باوجود
اسقدر تغیر و تبدل کے اور اصل مخارج سے بہت دور چلے جانے کے بھی پتھر اور کانسی
اور تانبے کے کتبون اور کندہ ون سے زیادہ پایدار کتبہ ہے۔ سنسکرت کی مقدس
اور قدیم زبان غور کرنے سے ہمکو ہندؤن کی اصل اور نسل اور ہندؤن کا اپنے
قدیمی وطن سے نکلکر دریاے سندھ اور گنگا کے اطراف سکونت اختیار کرنے وغیرہ کا

بتا مل سکتا ہی - سنسکرت زبان ہمین یہ بی خبر دیتی ہے کہ آرین اور ہندو اور یورپین کا خاندان مندرجہ ذیل سات قوموں پر مبنی ہے -
ہندو - میڈو - پرشین - گریک - اور رومن - ان خاندانوں کے لوگون نے اپنے آبائی ملک وسط ہندوستان سے کوچ کر کے یورپ اور ایشیا کے جنوب مین سکونت اختیار کی اور کیلٹ ٹیوٹن اور سلاو قومین جو یورپ مین داخل ہوکر کوہ کالیشش اور بحر کاسپین کے اطراف پہلگئین مندرجہ بالا سات قومون کی زبانون کا مقابلہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب قومین اصل مین ایک تھین - انہون نے بحر کاسپین کے مشرقی اور ہندوستان کے شمالی و غربی ملک سے نقل کی - پہلے وہ گڈریہ تہین مگر جب موجودہ ترکستان سے کوچ کر کے دریاے سندھ اور گنگا کے وادی مین آئین اوسوقت آہستہ آہستہ زراعت کیطرف راغب ہوئین - اور پھر ایران کا جنگل گویا ادہر انکے واسطے بچھا ہوا تھا ان سات زبانون کے خاندان کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زبانون مین بہت سوا علم الفاظ کی اصل ایک ہی ہے اور صرف ونحو کی ترتیب بہی قریب قریب ایک ہی ہے - غرضکہ اس بات کی تصدیق بڑے علما کر چکے ہین کہ یہ سات زبانین ایک منبع سے نکلی ہوئی ہین

زبانون کے اثبات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہندو اور یورپین قومون کا وسط ہندوستان سے اخراج کرنیکے پیشتر انکے اصلی خاندان کو آرین کہتے تھے اس نام کی تصدیق منو کی تحریرون سے بھی مل سکتی ہے وہ کہتا ہے کہ " شرقی اور غربی بحیرون کی وسعت کے برابر پہاڑون کے درمیان میں زمین کا ایک قطعہ ہے جسکو داناؤن نے آری ورت کے نام سے ملقب کیا ہے جسکے معنی بزرگون سے آباد کے ہیں" کتاب ژند وستا میں ایران کے باشندون کو بھی اوس لفظ کے ساتھ موسوم کیا ہے جسکے معنی معزز کے ہین ہرودیس (Herodotus) کہتا ہے کہ " میڈ لوگون کو اصل مین آرین کہتے تھے" ۔ سٹرابو کا قول ہے کہ سکندر ذوالقرنین کے وقت مین دریاے سندھ کے اطراف تمام ممالک کو آرین کہتے تھے" زمانہ حال مین ایران اور ایرن (آئرلینڈ) بھی شاید اوس اصل خاندان کی زبان کے الفاظ ہین ۔

وید اور ژند وستا (epoch) کے زمانہ سے پیشتر آرین لوگ موجودہ ترکستان مین بحیرہ کیسپین کے شرقی میدانون مین چرواہانہ زندگی بسر کرتے تھے ۔ وسط ایشیا مین اون بکھری ہوی آرین قوم کا کسی زمانہ مین متفق ہو کر رہنا اس دلیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز کا نام ان سات زبانون مین

کوئی بھی دو یا زیادہ زبانوں میں ایک ہی پایا جاتا ہے چنانچہ جیسے ژند اور پُرانی فارسی زبان میں بھی ویسا ہی پایا ہے - ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ لفظ باپ اور گھر اور کشتی کے واسطے ان سات زبانوں میں قریب قریب ایک ہی لفظ مستعمل ہے جبکہ گھر اور کشتی کا لفظ ساتوں زبانوں میں بطور واحد کے مستعمل ہے تو اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ تاریخی زمانہ کے پیشتر آریہ قوم کے لوگ گھروں میں رہتے تھے اور جہازرانی بھی کرتے تھے اور کشتیوں میں بیٹھکر دریاے آکسس اور جکسرٹس میں پھرتی تھی -

آریہ قوم پہلے گڈریہ تھی وہ خود لفظ "پا" سے "ٹو" دل جسکی اصل سنسکرت میں لفظ "پا" بمعنی چوکی بھرنا اور محافظت کرنا (جیسا کہ انسان چوپایوں کی محافظت کرتا ہے) کرسے شہادت دیتا ہے -

پکٹیٹ کہتا ہے کہ تاریخی زمانہ سے پہلے آریہ لوگ جو ہفت اقوام مذکورہ بالا کے آبا و اجداد ہیں حضرت مسیح سے تخمیناً تین ہزار برس پیشتر وسط ایشیا کے ملک باکٹریا میں رہتے تھے - کیونکہ وہاں کی زبان گویا تمام ہندو اور یورپین زبانوں کی مصدر ہے - وہ چرواہے تھے مگر آوارہ نہ تھے - کیونکہ اونکی سکونت ایک جگہ پر مقرر تھی - اونکے پاس - بیل - گھوڑے - مینڈھے - بکرے - سور

اور پلے ہوئے حیوانات تھے۔ گایون کی ٹولی جنگلون مین چرتی تہی ۔ ہر ایک ٹولی
کی خاص قوم مختار تہی ۔ اور ہر ایک چراگاہ کے وسط مین ایک گاؤخانہ رہتا تہا ۔ گھر
مین لڑکیان ۔ مسکہ ۔ دہی ۔ وغیرہ بناتی تہین ۔ چوپایون کا گوشت اور دودہ
دہی اونکی خوراک تہی ۔ گائے بہت مقدس سمجہی جاتی تہی ۔ یہ لوگ کاشتکاری
بہی کرتے تھے اور انکے کھیتون مین علاوہ دوسرے غلہ کے جو بہی پیدا ہوتے تھے
اونکے پاس ہل تہا ۔ چکی تہی ۔ کلہاڑی تہی ۔ ہتوڑے تھے ۔ اور جانورون کی
آواز پر سے آنے والے حادثے اور واقعات کہنے کا علم بہی تہا ۔ وہ سونا ۔ چاندی
اور قلعی سے واقف تھے ۔ اونکو کاتنے اور بننے کا ہنر یاد تہا اور گل کی ظروف سازی
بہی کر سکتے تھے ۔ اونکے گہرونکے دروازے تھے ۔ دریچے تھے ۔ اور دودہ دانیان
تہین ۔ وہ چوغے اور جبے پہنتے تھے ۔ ابالا ہوا اور تلا ہوا گوشت کہاتے تھے
اور شوربا بہی پیتے تھے ۔ اونکے پاس بہالے تھے ۔ تلوارین تہین ۔ تیر تھے ۔ کمانین
تہین اور ڈہالین بہی رکھتے تہے ۔ اونمین انتظام خانہ داری تہا ۔ چند آسان قوانین
تھے ۔ کہیل تھے ۔ ناچ تھے ۔ اور ہوائی باجے تھے ۔ وہ حساب جانتے تھے اور اونکا
سال ۳۶۰ دن کا تہا ۔ وہ آسمان زمین ۔ آفتاب ۔ چاند ۔ ستارے ۔ آگ
پانی اور ہوا اور بتونکی پرستش کرتے تھے ۔ رفتہ رفتہ زمانہ کے انقلاب سے

یہ آریا قوم تین حصوں پر منقسم ہوگئی ان میں سے ایک نے ہندوستان میں دوسری نے میڈیا اور ایران میں تیسری نے یورپ میں سکونت اختیار کی۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح سے تین ہزار برس پیشتر آریہ لوگوں کے ایک گروہ نے دریائے سندھ سے گذر کر ہندوستان کے قدیمی سیاہ فام باشندوں کو شکست دی۔ پھر اونکے ساتھہ مل گئی اور آہستہ آہستہ تمام ملک میں آباد ہونے لگی۔ آریہ قوموں نے پنجاب اور دریائے گنگا کے درمیانی ممالک میں سکونت اختیار کرنیکے بعد اپنی جنگلی گڈریانہ لائف کو عمارتوں کی تعمیر اور کاشتکاری میں تبدیل کیا۔ ہندوستان اب قدیمی تہذیب یافتہ شہروں کے زمرہ میں شمار کیا گیا۔ ہندوؤں نے فلسفی اور علوم وفنون میں اعلے لیاقت حاصل کی۔ مگر اونکی تہذیب بے تحریک اور محدود ہوگئی اور زیادہ ترقی نہ کرسکی زمانۂ قدیم میں ہندوؤں کا علم نامحدود تھا اونکی تمام کتابیں مقدس سنسکرت زبان میں لکھی گئی تہیں۔ اور اون میں سے اکثر کتابیں چار ہزار برس کی پرانی ہیں۔ ہندوؤں کے لٹریچر میں سب سے زیادہ پرانی کتابیں وید ہیں جو قدیمی اور مقدس تصنیفات ہیں۔

ایم سنٹ مارٹن کہتا ہے کہ جب ہندو دریائے سندھ سے گنگا کو آئے اور جس مقام پر دریائے جمنا گنگا سے ملتی ہے اور ہر اپنا نہایت قدیمی شہر آباد کر رہے تہے۔ اس عرصے میں وید کا پچھلا بہاگ لکھا گیا تہا اوسوقت اونکے چہروں کا رنگ صاف تہا اسلئے اپنی مفتوح قوم کو کالے لوگ کہا کرتے تہے آخر کار یہ کالے لوگ سدرا کے نام سے موسوم ہوگئے اور انکا شمار ہندوستان کی رذیل قوم

قوم ہیں ہونے لگا ۔ ہندوستان کے سیاہ فام باشندون کو مغلوب کرنیکے بعد آریہ قوم نے
ذات پات کے نہایت سخت رسومات جاری کئے ۔ لوگونکو چار ذاتون پر منقسم کیا ۔ اور یہ قانون
نکالا کہ ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ شادی نکرے اور کسیطرحکا باہمی میل جول بھی نہ رکھے ۔ اس ضابطہ
کی تعمیل ابتک بھی ہندو برابر کر رہے ہیں ۔ پہلے ذات دھرم گرو یعنے برہمنون کی تھی جو تمدنی امور
مذہبی اور رفاہ پرست سمجھی جاتی تھی اور ملکی اور دینی امورات مین کلی مختار تھی ۔ اونکی تعظیم و تکریم ہندوونکے
راجہ سے بھی زیادہ ہوتی تھی ۔ وہ مقدس اور بے گناہ سمجھے جاتی تھی کسی جرم کے سبب سزا کے
مستوجب نہ ہوتے ۔ ٹیکس سے آزاد تھے ۔ بادشاہونکے خاص مصاحب اور صلاح کار تھے بلکہ تمام
حکمرانین وہی وہ تھے ۔ دوسری ذات چھتری یعنے سپاہیونکی تھی جو ملک کی محافظت کرتے
تھے اور جسکے معاوضے مین اونکو چند حقوق ملے ہوئے تھے ۔ مگر لوگ مطمئن تھے ۔ اور طاقتور حملہ آورون
سے ہندوستان دور تھا اسلئے اونکے جنگی فرائض کی ادائی بہت کم ہوتی تھی اور یہ ہی سبب تھا
کہ سپاہی بہت سست اور کاہل ہوگئے اسلئے برہمنونکو پولیٹیکل معاملات مین ترقی کرنا بہت آسان
ہوگیا ۔ تیسری ذات ویش یعنے بیپاریون ۔ کاشتکارون اور اہل ہنر کی تھی جنسے ٹکس لیا جاتا تھا
اور جو زمین کہ وہ استعمال مین لاتے تھے صرف کام کرنے تک اونکو سرکار سے دیجاتی تھی پر کبھی
اوسکے مالک اور خود مختار نہ کئے جاتے تھے ۔ چوتھی ذات شودر یعنے ملازمون اور مزدورون
کی تھی جو ان سیاہ فام قومون سے تھی جنکو آریہ لوگون نے شکست دی تھی ۔ ہر شخص اپنا

آبائی پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا جاتا تہا اور جو لوگ اس پابندی کو توڑتے خونیون سے بہی زیادہ مجرم قرار دیکر جماعت سے خارج کردیے جاتے اور ہندو اونکو انسان کا فضلہ سمجھکر نہایت حقارت اور طعن کے ساتھہ دیکھتے - وہ نہ شہرون مین رہ سکتے ہین نہ دیہاتون مین - کیونکہ وہ جس چیز کو چہوتے ہین ناپاک ہو جاتی ہے بلکہ خود ان لوگون کو دیکہنے سے بہی جنابت آجاتی ہے -

ہندوؤن نے خدا کا حکم سمجھکر ذات پات مین سخت انتیاز ڈالدیا تہا - اس امتیاز نے تہذیب کی ترقی کو جو ایک درجہ تک بلند ہوئی تہی بند کردیا اور آرام اور عدم حرکتی مین ڈالدیا - ہندوؤنکی عالی دماغی اور افسانے گھڑنے کی قدرت اونکے وسیع لٹریچر مین پائی جاتی ہے اور یہ افسانے اونکے مذہب اور الوہیت کے ساتھہ کتا تیا تعلق رکھتے ہین - اونکے علوم مین وید کی چار کتابین نہایت نادر اور مفید ہین - ان کتابونکو تمام ہندو اپنے مذہب کا دار و مدار سمجھکر نہایت عزت کے ساتھہ رکھتے ہین - مذہبی گیت اور دعائین - قربانیونکے طریقے - اخلاقی ضرب الامثال اور منقولے کتابون مین مندرج ہین - وید کے بعد مگر کسیقدر کم منو کے قوانین کی تعلیم و تکریم ہوتی ہے - ہندوؤن مین بہت سی شعر و سخن کی بہی کتابین ہین جو اپنے بے انتہا استعارات اور کنایات - اسی کثرت اور مذہبی اثر کے سبب مشہور ہین - انگریز ہندوستان فتح کرنیکے بعد ان کتابون مین سے اکثر کتابین ولایت لے گئے - اور موجودہ یورپین زبانون مین اونکے ترجمے کئے

حضرت مسیح کی پہلی صدی مین آریہ بہٹ نے جو ایک ہندو تہا یہ تعلیم دی کہ زمین ایک کرہ ہے

جو اپنے محور پر پھرتی ہے۔

سر ولیم جونس نے جو انگریزی میں بڑے عالم اور ایشیائی زبانون مین ماہر تھے ایک صدی پیشتر سنسکرت کے وسیع علوم کو یورپ مین داخل کیا اس سے پہلے یورپ کے باشندے اس لٹریچر سے بالکل نابلد تھے۔ سر ولیم جونس نے ہندو۔ پارسی۔ اور چینیون کی دانائی کو یورپ مین تازہ کیا۔ اوسوقت وہان کے باشندون کو مشرقی علوم و فنون ایسے اور اجنبی معلوم ہوے جیسا کو لمبس نے امریکہ منکشف کیا اور نیا معلوم ہوا۔ وہ ہزارہا برس سے دولت جمع کر رہی تھی اور اسی انتظاری مین تھے کہ کب صاحب قسمت آئین اور ہمارے نامہذب متوفیون اور سب سے انتہا مشرقی سونے کو یعنی حقیقی دولت کو زمانہ مین تازہ کرین۔ سر ولیم جونس نے وید اور اور سنسکرت کتابون سے منو کے قوانین کا انتخاب کر کے اونکا انگریزی مین ترجمہ کیا اوسوقت سے اور خصوصا گذشتہ آدہی صدی سے جبکہ شلیگل کے باشندون نے اس علم کیطرف توجہ کی سنسکرت کے مطالعہ مین عمدہ اور حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے اب تو سنسکرت کے پروفیسر بڑی بڑی یونیورسٹیون مین پائے جاتے ہین اور یورپ نے بہی سنسکرت کا ایک بڑا عالم پیدا کیا ہے جسکا نام پروفیسر ولیم ڈی وٹنی ہے اور جو ییل کالج کے طالبعلم تھے۔ سنسکرت کے یورپین عالمون مین بہت بڑے عالم پروفیسر میکس مولر ہین جو جرمنی کے باشندے ہین اور جنہون نے اکسفورڈ کی یونیورسٹی مین تعلیم پائی تھی۔ برہمنون کا مذہب جو مشرق کے باشندون کو تہوڑے زمانہ سے معلوم ہوا ہے صرف کولبروک۔ ولکنس۔ ولسن اور چند مصنفون کے

کتابوں کے ذریعہ سے تھا مگر اب تو میکس مولر۔ لاسن [illegible] بیلو۔ ونڈسلٹ مین۔ براوف
میور۔ وی وین ڈی سینٹ مارٹن۔ اور [illegible] فرانس۔ اور انگلینڈ کے بہت سے مشہور لوگوں کی
کتابوں نے اوسکو بہت کچھ [illegible] اور ظاہر کر دیا [illegible] کے علوم و فنون مذہب کے ساتھہ زیادہ متعلق
ہیں۔ قابل دید وہ [illegible] جو زمین میں جو متصل [illegible] بنے ہوئے ہیں۔ ان دیولوں میں زیادہ
مشہور لورا (ایلورا) یا [illegible] میں الورا۔ اور [illegible] سالسٹ اور خلیج بمبئی میں بجزیرہ الفنٹا
پر ہیں۔ ان مقامات میں اہم [illegible] اور [illegible] دیکھتے ہیں جو غفلت اور کوسوں تک
دور چلے گئے [illegible] میں اسی طرح [illegible] معمور ہیں۔ ان عمارتوں پر اس نفاست
اور عمدگی سے کام کیا ہوا ہے [illegible] کیلئے ہزار ہا لوگ [illegible] نہایت ہوشیاری اور استقلال کے ساتھہ صدہا
برس تک محنت کی ہوگی [illegible] جواہرات قیمتی پتھر [illegible] دانت۔ گرم مصالح۔ عود اور ریشم وغیرہ قدرتی
اور مصنوعی چیزیں جنکے [illegible] کے سبب زمانہ قدیم سے مشہور [illegible] ہے غرض یہ کہ ہندوستان دریائی اور
کاروانی تجارت کا [illegible] اور اسی وجہ سے دشمنوں کے [illegible] کا مدفن شکار رہا ہے۔ آپس کی نااتفاقی۔
ذات کی پابندی [illegible] اور اور وجوہات کے سبب ہند و غیر ممالک کے یلغار حملوں سے
بہت جلد مطیع ہو جاتا رہا ہے فقط

راقم

حسن

زر چندہ رسالہ حسن

سالانہ — صہ/

ماہوار — عہ/

کم آمدنی والون سے سالانہ — للعہ/

ماہوار — ۱۲/

اشتہار عطریات

عطر حنا فی تولہ صمہ/ للعہ/ سے ر/ عہ/ ۱۲/	عطر موتیا فی تولہ سے ر/ عصہ ۱۲/	عطر کیوڑہ فی تولہ سے ر/ عصہ/ ۱۲/	عطر گلاب فی تولہ صمہ ر/ عصہ/ ۱۲/	عطر اگر فی تولہ سے/
عطر مٹی فی تولہ عہ/ ۱۲/	عطر بدن مال موگرا فی تولہ سے/	عطر جوہی فی تولہ ر/ عہ/ ۱۲/	عطر چنبیلی فی تولہ سے ر/ عصہ/ ۱۲/	عطر سوہاگ فی تولہ ر/ عہ/ ۱۲/
عطر چنبیلی سرخ فی تولہ للعہ/	عطر مجموعہ فی تولہ ر/ عہ/ ۱۲/	عطر شمامہ فی تولہ ر/ عہ/ ۱۲/	عطر بیروس فی تولہ ر/ عہ/	عطر شہناز فی تولہ ر/ عہ/
عطر چمپا فی تولہ ر/ عہ/	عطر مولسری فی تولہ ر/ عہ/	عطر موتیا اکبرآبادی فی تولہ للعہ/	عطر فتنہ فی تولہ للعہ/ سے ر/ ۱۲/	عطر روح خس اصلی صاف سے تولہ

المشتہر

الٰہی بخش و امام الدین ۔ لکھنؤ رستم نگر

دکن کا نامی دواخانہ

آج بازار مین عیسے کے دوا ملتی ہے — صاف وہ صاف کہ آئینہ نما ملتی ہے

دل چہپاتا ہے دواؤں کی لطافت کا اثر — دیکھنے ہی سے مریضوں کو شفا ملتی ہے

حمد و ثنا اوس شافی مطلق کو سزاوار ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انسان ضعیف البنیان کو سچائی عطا کی اور درود و سلام اوسکے حبیب کو زیبا ہے جسنے مریضان ضلالت کو شربت اسلام پلا کر صحت بخشی ۔ امابعد ہر خاص و عام پر روشن ہو کہ ہمارا یہ دواخانہ جو زمانہ سعد و مخزن ادویہ مفردہ و مرکبہ ہے عرصہ گیارہ سال ۱۲۹۲ھ سے اس شہر مین جاری ہے دنیا کی ہر قسم کی ادویات تیار موجود ہے مہارت و تجربہ کامل ملک پر ظاہر ہے کفایت و احتیاط و صفائی مین لاثانی چنانچہ ہمارے دواخانہ پر سندہا و سارٹیفکٹ متعدد قدردانونکی دلیل ہے اگرچہ اب یہ دواخانہ ایسا مشہور ہے کہ اشتہار کی کچھ حاجت نہین مگر بغرض اسکے مسافر نو وارد و باقی بشر اندرون و بیرون بلدہ بروقت ضرورت تکلیف نہ ہون مشتہر کیا گیا اگر کسی صاحب کو کسی قسم کی ادویہ مرکبہ کی تیاری اس دواخانہ سے منظور ہو تو بشرط رسید قیمت بنگی بخوبی دہمدگی سے تیار ہو کر ملسکتی ہے اگر صاحبان بیرونجات کو کوئی اشیاء اس دواخانہ سے مطلوب ہو تو مہتمم دواخانہ کے نام بذریعہ خط و کتابت طلب فرماوین اور ریسبل ڈاک بہیجی جاسکتی ہے لیکن نام و مقام سکونت ضلع واضح لکہنا چاہئے **اطلاع ضروری** ہے ہمارے بہت سے خریدارونکو دواخانہ کی علامت بغور ملاحظہ معائنہ کرلینا چاہیے کہ دہوکا نہو براہ کرم بعد صرف ادویہ علامت دواخانہ توڑ دیا ہی محو کردیا جاتا ہے ایسا سے ضروری ۔ اس دواخانہ سے ہر قسم کا علاج معالجہ بخوبی ہوسکتا ہے اگر کوئی صاحبان اندرون و بیرون کو ضرورت ہو تو حکیم مرزا آغا صاحب دہلوی سے خود رجوع ہوئین یا مکان پر طلب فرماوین لیکن موافق دستور حسب حیثیت فیس دینی ہوگی **المشتہر** محمد میرزا خان دہلوی مہتمم دواخانہ ولد حکیم میرزا آغا صاحب حیدرآباد دکن بازار عیسی میان متصل کوٹھی رزیڈنسی —

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائین

امراض ذیل کی ادویہ شفاخانہ زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور مین جو سنہ ۱۸۹۲ء سے جاری ہے ملتی ہین مفصل فہرست ٹکٹ آدہ آنہ سے ملسکتی ہے ۔ **طلاء** ۔ امور استعمال بچپن کے نقص رگونکی رطوبت و بگاڑکو دور کرتا ہے دافع نامردی و رقت منی جریان سرعت انزال و احتلام ۔ (ایکتولہ للعہ) **مسرب** دائمی قبض ضعف اعضاے رئیسہ معدہ تاریکی چشم و درد سر وغیرہ جو کثرت سکرات و اقسام خواہش سے کمی اشتہا ضعف جگر و سستی لاحق ہو دور کرتا ہے ۔ (تولہ للعہ) **سفوف ذکر حدت** نیا ہو یا پرانا علی العموم ہفتہ مین ایسا اثر سرایم کو زائل کرتا ہے (تولہ صعہ) **عبیر ابن نیل خوشبودار** ۔ بالونکو سیاہ رکہتا ہے نزلہ زکام ریزش و درد سر ضعف دماغ و ضعف بصر کو مٹاتا ہے شیشی سے [illegible] **حب آتشک** بلا منہ آئے دفع وقت کے مرض دور ہو اور پیر نہو [illegible] للعہ **کحل الجواہر** سرمہ مقوی بصر حافظ بینائی دافع نزول دہند جالا غبار پانی جانا ۲ ماشہ سے **عجیب الاثر مسوڑہ** دانت کا ہلنا کیڑا لگنا بدبو خون مسوڑونکا خارش (للعہ تولہ صعہ) **حب لو** [illegible]

عرق ماءاللحم مفرح و مولدخون مصفی دماغ ضعف جگر و دل و دماغ و معدہ و درد سر تاب تلی وجع مفاصل لاغری میں نفس بسر و کہنہ بیماعدگی ایام حیض لقوہ فالج رعشہ (فی بوتل عہ تین بوتل سے کم نہین) روغن اعجاز - ناسور بھگندر بالوں کا سوراخ خنازیر بگڑے زخمون کے کانی کہانسی فی ایام حمل غیرہ چیچک کو جلد دفع کرتا ہے - (۲ تولہ عہ)

رسالہ واقع آتشک سوزاک - رسالہ ہیضہ - رسالہ بواسیر - مفرات و مسکرات رسالہ حافظ - صحت سالانہ

عالہ ۱۲ ار ۹ ۹ ار ۱۰ ار ۱۰ ار

المشتہر

زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

اشتہار

اردو انشا پردازی کی تحصیل

ممالک مغربی و پنجاب و اودہ مین روز بروز انگریزی علم ادب کی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آیندہ اور زیادہ ہوگا مینے اسکے واسطے استعداد کے موافق اسباب و مصالح تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اسطرح ہے کہ علم انشا پردازی کے قواعد بالترتیب بلحاظ آسان و مشکل بکار آمدہ و سودمند ہونیکے چار حصو مین لکھے ہین جنمین سے دو چھپ گئے اسکا نام مبادی الانشا حصہ اوّل و دوم ہے انکی کیفیت اشتہار ذیل سے معلوم ہوگی - اور آرباب ہنود اہل اسلام اہل فرنگ کی سیکڑون کتابونکا مطالعہ کرکے انمین سے نو دس قسم کے مضامین ڈہائی تین ہزار کے قریب انتخاب کئے انمین سے مضامین اخلاق اوّل اسلئے چھاپے ہین کہ آجکل مدرسون مین علم اخلاق کی تعلیم کا بڑا چرچا ہورہا ہے انمین سے دو حصے چھپ گئے اور تیسرا حصہ چھپ رہا ہے - باقی اور قسم کے مضامین بھی اسی ترتیب سے چھاپے جائینگے اب جو کتابین چھپکر تیار ہوگئی ہین انکا اشتہار جدا جدا چھاپا جاتا ہے - محمد ذکاء اللہ

قیمت ۱۲ ار مکارم الاخلاق محصول ۱۰ ر

نہایت مستند و معتبر اعلےٰ درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابونسے انتخاب کرکے ۲۳۶ مضامین اخلاق گیارہ دیبانون مین لکھے ہین اور ایک باب مین دس مضامین متفرق لکھے ہین - باب اوّل سے خدا تعالےٰ کی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ اور اوسکا فضل و کرم جو انسان پر ہے معلوم ہوتا ہے - باب دوم سے تہذیب اخلاق کے اصول [illegible]

[illegible]

گناہ و توبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات باب ہشتم سے معاملات دنیا کے حالات باب نہم سے [illegible]

و فضائل اخلاق - باب دہم سے وقت - عمر - موت کا حال - باب دہم سے حکایات - کل [illegible]

صفحہ ہین قیمت ۱۲ / محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ ۔

قیمت ۶/ تہذیب الاخلاق محصول [illegible]

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت مین لاما گرو کے مندر [illegible] ایک [illegible]

جسمین نہایت مقدس قدیمی کتابین سنسکرت کی موجود ہین - اسکو ان کتابون کا اشتیاق [illegible]

راما گرو کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مین حکیم کے فو کو بہیجتا ہون آپ عنایت [illegible] ترتیب [illegible]

اجازت دینگے فو کی عمر پچاس سال کی تہی - وہ نہایت وجیہ اور فصیح اور صاحب علم تہا [illegible] نہایت [illegible]

و احتشام سے آیا اور مندر مین بہت کچہہ پڑہا یا - اور کتب خانہ کی کتابون کو چہہ مہینہ تک مطالعہ کیا اس مطالعہ [illegible]

اسکی بڑی امداد ایک فاضل نے بہی لاما گرو کی طرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کر کے نقل کئے اور پہر [illegible]

لیجا کر اپنی زبان مین ترجمہ کئے - اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑہتے تہے - انکا ترجمہ انگریزی

زبان مین ہوا ہے - مینے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکھے ہین - پہر مینے راماین کو پڑہا اور جو

حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تہا اسکو انتخاب کیا - جناب سرجان میور صاحب نے کتاب مہابھارت

اور اور مستند کتابون سے اخلاق کے مضامین انتخاب کر کے انگریزی زبان مین نظم [illegible] ترجمہ کئے ہین [illegible]

ان مین سے بہی بہت سے مضامین انتخاب کئے - راجہ بہرتری کے شلوکے کے مضامین بہی انگریزی [illegible]

کئے ہین غرض اسطرح سے یہ مجموعہ ۱۱۷ مضامین اخلاق اور ۱۴ - اور مضامین متفرق [illegible] مینے لکھا ہے -

قیمت ۵/ مبادی الانشا حصہ اوّل محصول [illegible]

(۱) کا غذات امتحان لکھنے کے قواعد جنکے پابند نہونے سے سالانہ طالبعلمونکی نمبر کم ہوتے ہین یا فیل ہو [illegible]

کی تعریف و موضوع - انشا پرداز کیلئے کونسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور انمین سے ان مدارس کے [illegible]

متعلمونکے لئے کہان تک موجود ہین اور کہانتک وہ انکے لئے مہیا ہونے چاہین کن کن باتونکو ملحوظ خاطر رکہا [illegible]

کہ جس سے انکی استعداد اور لیاقت کا اظہار اچہی طرح ہو اور انکا وقت ضایع نہو جاوے (۲) جب صرف و نحو کی [illegible]

آغاز ہوا انکے قواعد کی مشق کی طرز کیا اختیار کیا [illegible] انکو الفاظ کے اشتقاق کے طریقے اور عبارتونکی

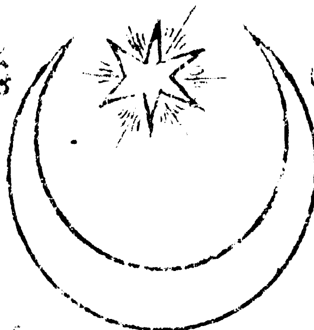
کیمین معلوم ہوجاوین اور غیرونکی عبارت مین عیب وصواب جانچنے کی لیاقت پیدا ہوجائے ۔ علم بیان مین عبارات تشبیہات وغیرہ کا بیان لکھا گیا ہے کہ جس سے طالبعلمونکو معلوم ہو کہ انکو کیونکر استعمال کرتے ہین (۴) پیرا فریز (جسکا ترجمہ کرنا کہتے ہین) قواعد جنسے کہ طالب علمونکو اور ونکی نظم ونثر کا بیان کرنا اپنی عبارت مین اسطرح آجائے کہ عبارت بدلجائے اور مضمون مین فرق نہ آئے (۵) خطوط اور ایسے کے آئین و قوانین وطرز و روش عبارت (۶) مضامین ... کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو ایسے مضامین لکھنے آئین کہ جنمین کسی شئے کے حالات بیان ہون (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلمونکو تاریخی واقعات اور اونکے اسباب و نتایج کا بیان کرنا آئے (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ مضامین لکھنے آئین کہ جنمین دلائل منطقی اور براہین حکمیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلائل موافق و مخالف کو یکجا کرکے نتایج نکالیجاتے ہین

مبادی الانشا حصہ دوم

(۱) تمہید مین انشا پردازی کی تعریف وطرز ادائے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر اردو زبان سے متعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع وبدایع کو کیونکر کام مین لانا چاہیے ۔ صنایع جو مشہور ہین وہ کیونکر اور کہان استعمال کرنے چاہئین ۔ اور بعض صنایع جدید لکھے ہین ۔ (۴) قوت بیانیہ وقوت فہم سخن کیونکر بڑہتی ہے (۵) مذاق سخن واحتراز سخن کا بیان اور کتابونکے پڑہنے کیلئے ہدایتین کہ کیونکر پڑہنا چاہئے اور انکے برے بھلے پر کھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ وبیانیہ واستدلالیہ کی مثالین لکھی ہین (۶) اوضاع واطوار لکھنے کے مظاہر قدرت ونیچر کے عمل وآثار وپیداوار کے بیان کرنے کے فضائل واخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہین اور اونکی توضیح مضامین لکھکر کی ہے (۷) آدمیونکی یادگار لکھنے کے اپنے حال لکھنے کے دوست واعظ مقرر اور کسی پیشہ ور کے حال لکھنے کے قواعد (۸) ہجو وظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک قاعدے کے ساتھہ کئی کئی مثالین لکھی ہین غرض ان دونون حصونکے پڑہنے سے اصول انشا پردازی سے بدل اسقدر واقف ہونگے طالب علمونکو ایسی توفیق حاصل ہوسکتی ہے کہ وہ ہر جواب مضمون آسان آسان جیسے انکے امتحانون مین آتے ہین باقاعدہ لکھہ سکین گے ۔

محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ

جلد چہارم — حسن — نمبر ۱۰



بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۰ء

مضامین

بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

مطبع حسن مین چھپا

ہندوستان مین قیصری انتظام

ہندوستانمین قیصری انتظام ۱۸۵۸ء کا ایکٹ جسنے ہندوستان کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی ماتحتی سے منتقل کرکے پادشاہِ انگلستان کے زیرِ حکومت کیا اسی نے سلطنت کی مستحکم بنیاد بھی ہندوستان مین قایم کی۔

ماتحتِ کمپنی کمپنی کے عہد مین گورنر جنرل مطلق العنان تھے اور اگر ذمہ دار اور جوابدہ تھے تو صرف انگلنڈ مین کورٹ آف ڈائرکٹرز کے تھے۔ کورٹ آف ڈائرکٹرز ایک طرف شراکت داریا کورٹ آف پروپرائیٹرز کے جوابدہ تھی اور دوسری طرف بورڈ آف کنٹرول کی ذریعہ پادشاہ اور پارلیمنٹ کی۔

ماتحتِ پادشاہ ۱۸۵۸ء کے ایکٹ نے گورنر جنرل اور برٹش منسٹری کے درمیان ان مجالس متوسطہ کو منسوخ کیا۔ اور کورٹ آف ڈائرکٹرز کورٹ آف پروپرائیٹرز اور بورڈ آف کنٹرول کی بجای سکرٹری آف اسٹیٹ (وزیر اعظم) کو مقرر کیا۔ وزیر اعظم اوس کونسل (مجلس) کی مدد سے کام کرتے تھے جسکو پادشاہ نے

وزیر کے مشورت دینے کے لئے قایم کیا تہا -

سکرٹری ہند یہ اصل ایک کیبنیٹ منسٹر (وزیر معہ مجلس) ہے جو مع دیگر ممبران مجلس کے مقرر یا خارج کیا جاتا ہے - یعنے وزیر ہند جب موقوف ہوتا ہے تو اونکی مجلس کے کل ممبر بہی اُنہی کے سات برخواست ہو جاتے ہین -

انگلنڈ مین اسکی کونسل اُکی کونسل کے ممبر ابتدا مین اس شرط سے مقرر کئے گئے تھے کہ اگر کچھہ خارجی اسباب نہون تو یہ لوگ تا زیست اسی مجلس مین رہین - مگر رفتہ رفتہ اسمین یہ ترمیم ہوی کہ اب دس برس تک مجلس مین رہتے ہین اور بعد دس برس کے با تقرر ور برخواست کر دئے جاتے ہین مگر خاص وجوہات کے باعث اور پانچ برس تک بھی کسی ممبر کو اس مجلس مین رہنے کی اجازت مل سکتی ہے - سکرٹری آف اسٹیٹ معمولی کام تو اپنی کونسل کی کثرت رای پر کرتا ہے - مگر مہمات ضروری اور امور صیغۂ راز (بشمول پولیٹیکل معاملات) بدون شرکت رایِ کونسل کے وہ خود اپنی ذمہ داریسی کرتا ہے -

وائسراے یا گورنر جنرل وائسراے یا گورنر جنرل ہند کا تقرر خود بادشاہِ انگلستان کے حکم سے ہوتا ہے اس اعلی حاکم کا دار الحکومت ہندوستان مین شہر کلکتہ ہے مگر اسکی میعاد ملازمت صرف پانچ سال کی ہوتی ہے - اس حاکم کی صلاح ومشورت کی غرض سے ایک کونسل بہی مقرر ہے جسکا ہر ایک ممبر رموز سلطنت سے خوب واقفیت رکھتا ہے

ہندوستان مین انتظام سلطنت ہند حل وعقد مہام ہندوستان کا کل اختیار گورنر جنرل مع کونسل کو حاصل ہے گورنر جنرل اسکرٹری ہند کے

ماتحت ہوتا ہے اور پارلیمنٹ کے ایکٹ کے مطابق ہندوستان مین حکومت کرتا ہے۔

گورنر جنرل مع کونسل افسر اعلیٰ ہندوستان مین کل احکامات اور قوانین گورنر جنرل مع کونسل کے نام سے نفاذ پاتے ہین مگر خاص خاص حالتون مین وائسرائے کو بدون شرکت رای کونسل کے آزادانہ کام کرنیکا بھی اختیار دیا گیا ہے۔

گورنر جنرل کی کونسل دو علیحدہ اقسام پر تقسیم کی گئی ہے۔

ایگزیکیوٹو کونسل (مجلس تعمیل) پہلی۔ آرڈینری (معمولی) یا ایگزیکیوٹو کونسل (مجلس تعمیل) مین علاوہ وائسرای کے عموماً چھ آفیشیل (ملازم سرکاری) ممبر ہوتے ہین۔ اس کونسل کو مجلس کانسٹیٹیوشنل کنٹری (مجلس سلطنت نوعی) کا نمونہ کہین تو بجا ہے۔

یہ مجلس عموماً ہفتہ مین ایکدفعہ منعقد ہوتی ہے۔ اس مجلس مین انتظام داخلی و خارجی کے متعلق مباحثہ اور فیصلہ ہوتا ہے۔ اور نیز لیجسلیٹو کونسل (مجلس واضع قانون) کے لئے بل (مسودۂ قانون) تیار کئے جاتے ہین علاوہ اسکے اس مجلس کے ہر ایک ممبر کو اسکے ذاتی تجربہ اور معلومات کے لحاظ سے سلطنت کے خاص صیغہ جات کا کام بھی تفویض کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک ممبر کے حوالہ معاملات خارجیہ۔ دوسرے کے حوالہ انتظام صیغۂ مالگذاری۔ تیسرے کے حوالہ صیغۂ جنگ چوتھے کے تعمیرات وغیرہ۔

وائسرائے بطورِ نیابت بادشاہ اور وزیر اعظم دونون کے فرائض ادا کرتا ہے۔ اور صیغہ خارجیہ کا بذات خود ذمہ دار ہی رہتا ہی یعنے سلطنت ہائے خارجیہ و سلطنت ہائے تحتانیہ کے معاملات ماتحت کے مقدمات کی ابتدا یا انکی وائسرائے کے متعلق ہوتی ہے اور ان ابواب کا کونسل مین پیش کرنا وائسرائے کی رائے مین مناسب معلوم ہو وہ انکو اپنی کونسل مین صلاح اور مشورت کی غرض سے پیش کرتا ہے

لیجس لیٹو کونسل ان ممبرونکے علاوہ جنکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہر صوبہ کا گورنر (جس صوبہ کا گورنر ہو ادہرہی میٹنگ عموماً منعقد ہوتی ہے) اور بنگالہ مدراس، بمبئی و دیگر صوبہ جات سے بلائے ہوئے چند ملازم سرکاری جو گورنر جنرل نے انتخاب کئے ہون۔ اور غیر ملازم جو دیسی اور یوروپین قومون کی طرف سے نایب کئے گئے ہون یہ سب ممبر جس کونسل مین جمع ہون اُسے لیجس لیٹو کونسل کہتے ہین۔ لیجس لیٹو کونسل مین ملازم ممبرونکی تعداد غیر ملازم ممبرونسے زاید نہین ہوتی۔ لیجس لیٹو کونسل کا انعقاد عموماً ہفتہ مین ایک مرتبہ ہوتا ہے جہان خاص و عام بلا مزاحمت کے جاسکتے ہین اس مجلس مین جو کچھہ کارروائی ہوتی ہے اسکو مشتہر کرنے کے لئے اخبار اور گزٹ سرکاری موجود ہین مقررہ تعداد تک ڈرافٹ بل (مسودہ قانون) گورنمنٹ گزٹ اور اخبارات مین طبع ہوتا ہے۔ اور نیز یہ مسودات قانون پہلے صوبہ جات کے حاکمون

کے پاس پیش کیے جاتے ہین جو انکو سفاقی اغراض کے لحاظ سے دیکھ بھال کر اپنی قیمتی رائے اور ذاتی تجربہ ظاہر کرتے ہین۔ سوای گورنر جنرل کے لیجس لیٹیو کونسل کے گورنر صوبجات مدراس اور بمبئی اور نیز لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے لئے بھی لیجس لیٹو کونسل مقرر ہے۔ مدراس اور بمبئی کے لوکل (مقامی) لیجس لیٹو ممبروں کا تقرر انہی علاقون (یعنے مدراس اور بمبئی) کے گورنرون کے حکم سے ہوتا ہے بنگالہ مین لفٹنٹ گورنر کی راے اور گورنر جنرل کی منظوری سے ممبر مقرر ہوتے ہین۔ یہ لیجس لیٹو کونسل متعلق صوبہ جات کے ایکٹ (جو صرف انہی صوبہ جات کے متعلق کام دیسکتے ہین) کی منظوری صرف گورنر جنرل کے پاس سے دیجاتی ہے۔

ہای کورٹ مجلس عالیہ

صوبہ جات مدراس اور بمبئی مین اور لفٹنٹ گورنری بنگالہ اور صوبہ جات شمال و غربی مین ایک ایک ہای کورٹ ہے جو دیوانی اور فوجداری مقدمات کے حد تک محکمہ صدر سمجھے جاتے ہین مگر ان محکمون کی فیصلون کی آخری اپیل جوڈیشیل کمیٹی پرائوی کونسل انگلستان مین ہوتی ہے۔

چھوٹے صوبجات مین صرف ایک صدر عدالت معہ تین ججون کے ہے۔ ممالک متوسط اور اودہ مین ایک ایک جوڈیشیل کمشنر ہے جو بالانفراد مرافعون کا فیصلہ کرتا ہے مگر اب صوبہ اودہ ممالک مغربی و شمالی مین شریک ہوگیا ہے۔

ممالک برہما مضافات ہند مین ایک جوڈیشیل کمشنر اور ایک ریکارڈر ہے۔

اس صوبہ مین جوڈیشیل کمشنر علاقہ جات بیرون رنگون میں بھی اقتدار رکھتا ہے

اور […] مقدمات […] مین برٹش علاقے کے کل مقدمون کے انفصال مین رکارڈر
[…] کورٹ کا اختیار رکھتا ہے) رکارڈر کے حدود و اختیارات شہر رنگون اور
[…] کے سرحدہ […] جہان […] برٹش رعایا پر فوجداری مقدمات عاید ہوسکتے ہین
[…] ہوسکتے ہین - رنگون کا رکارڈر اور […] ڈپٹی کمشنر خاص موقعون پر ساتھ
[…] اسپیشل کورٹ کا کام کرتے ہین - رنگون کا رکارڈر (۳۰۰۰) سے
(۱۰۰۰۰) روپیون تک کے مقدمات کی دیوانی اپیل ہای کورٹ کلکتہ کو کرتا ہے
رنگون کی اسپیشل کورٹ کے مقدمات بر حسب طرفین کی رائین برابر وزن رکھتی ہین
اوسوقت ان مقدمات کا تصفیہ کلکتہ ہای کورٹ ہی کرتی ہے - تین پہاڑی اضلاع
یعنی […] کھاسی اور جنتیا اور ناگا کے علاوہ تمام ملک آسام کے انفصال
مقدمات کے لئے کلکتہ ہای کورٹ کو اختیار حاصل ہے -
ان اضلاع مین بلا اپیل فوجداری و دیوانی مقدمات کے چیف کمشنر آسام جج کے عہدہ
پر […] ہے اور دوار واقع سرحد بھوٹان کے لئے خاص قوانین ہین -

قوانین انگریزی ہندوستان

جن قوانین پر ہندوستانی عدالتون مین عملدرآمد ہے وہ خصوصاً ذیل کے حصون پر منقسم ہین -
(۱) انڈین لیجسلیٹو کونسل (جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا) اور اون ممبرون کی […] جو اونکے پہلے گذرے -
(۲) قوانین برٹش پارلیمنٹ جو ہندوستان کے متعلق ہین -

(۳) ہندو اور مسلمانون کے لئے قوانین بابتہ ورثہ رسومات اور معاشرت وغیرہ جو ہندو اور مسلمانون کے لئے مخصوص ہون

(۴) خاص قومون و خاص فرقون وغیرہ کے لئے رواجی قانون

ہندوستان کے قوانین کو خاص ابواب مین جمع کرنے کے لیے بہت کچہہ کوششین کی گئی ہین۔ اور ہندوستان کا دیوانی و فوجداری قاعدہ اور کریمنل پروسیجر ( ) ہین اس الحاق کی یادگار مثالین ہین

صوبہ واری انتظام گو کہ گورنر جنرل مع کونسل تمام ہندوستان کے اصول اصدر ہین لیکن تاہم انکی عملی حکومت تمام ہندوستان مین براہ راست نہین ہے ہر صوبہ مین ایک گورنر رہتا ہے اور چند دیسی ریاستین بہی ان صوبہ جات کے ساتہہ متعلق رہتے ہین جو جغرافیہ کے لحاظ سے صوبہ کے قریب واقع ہین۔ علاوہ برین یہ صوبہ جات کئی باتو نمین آزادی کے حقوق کا فائدہ بہی اوٹہاتے ہین

مدراس بمبئے احاطہ مدراس اور بمبئی بشمول سندہ اب بہی چند ایسے علامات رکہتے ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ کلکتہ کے ہمسر تہے۔ ان دونون صوبون کے پاس علیحدہ لشکر اور سول عہدہ ہے اور ان دونون صوبون پر انگلستان کا مستند گورنر حکمرانی کرتا ہے۔ ان دونون صوبون مین ایکزیکیوٹو اور لیجس لیٹو کونسلین بہی ہین اگرچہ کہ وہ گورنر جنرلون کی کانسلون کے ماتحت ہین تاہم انکا کام گورنر جنرل کے برابر ہین اسطرح گویا انکے پاس مقامی گورنمنٹ ہے ان صوبون کے امورات انتظامی مین تابعی گورنر جنرل

سے کونسل بہت کم مداخلت کرتے ہین۔

بنگالہ دوسرے صوبہ جات مین بنگالہ یا زیادہ تصحیح کے سات کہین تو تشبیہی بنگالہ ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔ اگرچہ ممالک شمالی و مغربی اور پنجاب مین ایک ایک لفٹنٹ گورنر مقرر ہے مگر بنگالہ مین لفٹنٹ گورنر کے سات ایک لیجسلیٹو کونسل بھی شامل ہے جو اپنی قدیمی حکومت کے علامات بتاتی ہے۔

چھوٹے صوبہ جات دیگر شمالی صوبہ جات آسام برہما اور وسط ہندوستان کی حکومت ایک ایک چیف کمشنر کے تفویض ہے مگر تاریخی نظر سے درحقیقت یہ تمام صوبہ جات صوبۂ بنگال کے حصہ مین چیف کمشنر کو بنگال کے لفٹنٹ گورنر سے کچھہ تعلق نہین ہے بلکہ یہ حاکم گورنر جنرل کے ماتحت ہے۔ غرض یہ ہے کہ صوبۂ بنگال بشمول صوبہ جات متذکرۂ بالا اور صوبۂ مدراس و صوبۂ بمبئی برٹش انڈیا سمجھا جاتا ہے جو گورنمنٹ قیصری کے زیر حکومت ہے یا یون سمجھنا چاہئے کہ ہندوستان انھی تین احاطون پر شامل ہے۔

اگرچہ مدراس اور بمبئی کی متعینہ فوج قدیمی بنگالہ کے حدود مین تعینات ہو سکتی ہے مگر ان ہمون کے سول افسر (اہل قلم) بنگالہ مین نہین رہ سکتے۔ تمام ہندوستان مین لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر متعہد افسران سول سروس سے انتخاب کئے جاتے ہین۔

یہ تمام اعلیٰ افسر امورات انتظام کی حد تک پوری حکومت کر سکتے ہین۔ لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے کسی دوسرے لفٹنٹ گورنر یا چیف کمشنر کو قانون بنانے کا اختیار نہین ہے لیکن حال مین ممالک شمالی و مغرب کے لفٹنٹ گورنر کے واسطے بھی لیجسلیٹو کونسل مقرر ہوا ہے

* قدیمی بنگالہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ ملک جو حسب ملت لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے ماتحت ہو

چھوٹے انتظامات انتظام انگریزی کے ماتحت ہندوستان کے کل ٹکڑوں کا نظم کرنے کے لئے بنگالہ ممالک شمالی و مغربی و اودھ پنجاب اور برہما اور آسام کے علاوہ اون علاقہ جات کا بیان کرنا بہت ضروری ہے جو مثل چھوٹے صوبہ جات کے ہیں اور جو تھوڑے سے عرصہ سے والسراے کے ماتحت ہیں انکے نام یہ ہیں۔ ممالک متوسطہ یعنی ناگپور جو سنہ ۱۸۵۳ع میں اور اجمیر جو راجپوتانہ سے منتقل ہوا۔ برار یا وہ اضلاع جنکو نظام حیدرآباد نے فوج کی تنخواہ کے معاوضہ میں بطور امانت سرکار کے سپرد کیا اور ملک مقبوضہ اور دکن میں میسور کے قریب ایک چھوٹا سا کُرگ کا ضلع میسور کا ملک سنہ ۱۸۳۱ع سے سنہ ۱۸۸۱ع تک انگریزی سلطنت کے ماتحت رہا مگر اوسکے راجہ کو بالغ ہونیکے بعد واپس حوالہ کیا گیا۔

ممالک غیر منتظمہ ممالک غیر منتظمہ میں سرکاری عہدہ داروں کو محصول کے وصول کرنے اور دیوانی اور فوجداری کے مقدمات کے فیصلہ کرنے میں بہت کچھ اختیار دیا جاتا ہے قواعد کے پابندی بہت کچھ رسم و رواج کے لحاظ سے ہوتی ہے جو ابتدا میں بسبب نئی چیز ہونے کے سختی پر معمول کی جاتی ہے۔

قوت انتظامیہ کے لئے ممبروں کو انتخاب کرنے میں بھی بہت کچھ اختیار دیا گیا ہے اور اس قسم کے اقتدارات نہ صرف متعہد سول سروس عاملوں میں ہی محدود ہے بلکہ اسٹاف کے فوجی افسر اور غیر متعہد سویلین بھی اس میں شامل ہیں

ڈپٹی کمشنر صوبہ جات منتظمہ میں ضلع کے منتظم اعلی کو کلکٹر مجسٹریٹ کہتے ہیں اور صوبہ جات غیر منتظمہ میں اسی درجہ کے حاکم کو ڈپٹی کمشنر کہتے ہیں اور بجز پنجاب کے

جہان لفٹنٹ گورنر ہے ممالک غیر منتظمہ مین حاکم صوبہ کو چیف کمشنر لکھتے ہین

اضلاع ممالک منتظمہ اور غیر منتظمہ مین ہر ایک ضلع انتظام کا مرکز ہے ۔ ضلع کا حاکم (خواہ کلکٹر مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کے نام سے مشہور ہو) بڑے ذمہ داری کے اقتدارات رکھتا ہے ۔ سلطنت ہندوستان کی اچھائی برائی حاکم ضلع کی لیاقت اور کوششون پر منحصر ہے اُسکے فرائض مخصوصہ اسقدر متعدد ہین کہ اگر اُنپر غور کیا جای تو ایک اجنبی آدمی کو حیرت مین ڈالتے ہین ۔ اوسکے ماتحت یورپین اور دیسی اہلکار ہوتے ہین جن کے کامون کا دارومدار بہت کچھ حاکم ضلع کی مرضی پر منحصر ہے

کلکٹر مجسٹریٹ کے فرائض کلکٹر مجسٹریٹ کے متعلق دو بڑے کام ہین ۔ پہلے تو وہ محصول وصول کرنیکا افسر ہے اس لحاظ سے زمین اور اور صیغہ جات کی زر تحصیل کے جمع کرنیکا مہتمم ہے دوسرا مقدمات متعلق بہ محصول اور نیز جرائم فوجداری کے دایر عدالت ہونے کے وقت سے اپیل تک کا جج ہے ۔ پولس ۔ محبس ۔ صیغہ تعلیم ۔ محکمہ صفائی ۔ راستے ۔ حفظ صحت ۔ شفاخانے ۔ مقامی محصول اور ضلع کا شاہی محصول (تحصیل اراضی) وغیرہ اوسکے روزمرہ اور معمولی کام ہین ۔ کلکٹر مجسٹریٹ کو دیسی لوگونکے سوشیل (تمدنی) حالات اور زمین کے زرخیز یا شور قطعات سے واقف ہونا چاہیے ۔ وکیل ۔ محاسب ۔ مساح ۔ اور سرکاری کاغذات مین زود نویس ہونا اوسکا فرض ہے اور علم زراعت علم انتظام مدن اور علم تعمیرات سے بخوبی واقف ہونا اوسکے لئے ضروری ہے

انگریزی ہندوستان مین اضلاع کی تعداد

قیصری ہندوستان مین اضلاع کی تعداد تخمیناً (۲۲۵) ہے مگر اونکی وسعت اور اونکے باشندونکی تعداد مین بہت کچھ فرق رہتا ہے ہر ایک ضلع کا اوسط (۳۸۴۰) مربع میل ہے سب سے بڑا اضلاع کا رقبہ سندھ (کراچی) ہے جو (۱۲۱۱۵) مربع میل ہے۔ اوسکے بعد بنگالہ (الدیانہ) جو (۱۲۰۳۵) مربع میل ہے۔ اوسکے بعد ممالک متوسطہ جو (۱۱۸۸۵) مربع میل ہین اور چھوٹے رقبات مین ممالک شمالی و غربی (ترائی) ۹۳۷ مربع میل۔ مدراس (نیلگیری) ۹۵۷ مربع میل اور اودہ (لکھنو) ۹۸۹ مربع میل ہے لوگونکی اوسط تعداد فی ضلع ۸۰۰۷۲۷ ہے اور وہی مثل بالائے اضلاع کے بنگالہ (میمن سنگھ) مین ۳۰۵۱۹۱۶۔ ممالک شمالی و غربی (گورکھپور) مین ۲۶۱۷۱۲۰۔ اور مدراس (ملبار) مین ۲۳۶۵۰۳۴ ہے

اونکی مختلف وسعت

چھوٹے اضلاع کی نسبت کہا جاے تو مدراس (نیلگیری) مین ۹۱۰۳۴ ممالک شمال و غربی (دہرہ) مین ۱۴۴۰۷۰ اور ممالک متوسطہ (نمر) مین ۲۳۱۳۴۱ ہے۔ شملہ کا چھوٹا پہاڑی ضلع شمالی آراکان کے پشت کا بہت تھوڑا آباد ضلع۔ اور ہورہ کے اضلاع نو بیج کلکتہ وغیرہ بالکل چھوٹی ہونے اور اور وجوہات کے سبب بالائی اضلاع مین داخل نہین کئے گئے۔ اضلاع مدراس کی اوسط وسعت مین بہت وسیع اور آبادی مین بہت آباد ہے علاوہ مدراس کے اضلاع بڑے بڑے

رقبات مین شامل کر دئے گئے ہین جنکو قسمت کہتے ہین اور جو کمشنر کے ماتحت ہین

شکمی اضلاع اضلاع کی پھر ذیلی تقسیم کی گئی ہے بنگالہ مین انکو شکمی اضلاع
کہتے ہین - مدراس اور بمبئی مین تعلقات اور شمالی ہندوستان مین تحصیلات
کہتے ہین - مالی انتظام کا دار و مدار در اصل شکمی اضلاع پر ہے اور تمام قیصر
ہندوستان مین انتظام کا مرکز یہی ہے -

عہدہ سکرٹری انگریزی انتظام سلطنت کے نسبت جو کچھہ مختصراً لکھا ہے
اوس مین اگر عہدہ سکرٹری کا حال نہ لکھا جائے تو یہہ بیان بالکل نامکمل رہتا ہے
انتظام سلطنت کے لئے گورنر اور چیف کمشنرون کے سب احکام سکرٹری کے
ذریعہ سے اجرا ہوتے ہین اور مقامی حکام متفرقہ قسم کے رپورٹین سکرٹری ہی
کے ذریعہ سے حکام اعلی کے پاس پیش کرتے ہین - سلطنت ہندوستان کا عہدہ
سکرٹری بہ ماتحتی نواب گورنر جنرل کشور ہند کے ساتھہ شاخون پر مشتمل ہے اور ہر شاخ
کے سکرٹری کو انتظام سلطنت کے لئے خاص کام تفویض کیا گیا ہے -

ہندوستان کے گورنمنٹ اور وہ حسب ذیل ہے - فارین سکرٹری -
ہوم سکرٹری - سکرٹری محصول اراضی - فنانشیل سکرٹری - سکرٹری جنگ
سکرٹری تعمیرات اور سکرٹری لیجس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ (مجلس واضع قانون)
دوسرے گورنرون خصوصاً لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر کے سکرٹریون کے بہی

لوکل گورنمنٹ یہی کام ہوتے ہین -

مر سکرٹریون کی تعداد تین یا چار تک رہتی ہے - اور بوجہ اسکے کہ صوبون کا کام ہے اس لئے ہر ایک سکرٹری کے ماتحت دو دو تین تین سیغے ہوا کرتے ہین -

راقم

حسن

ریلوے کی دخانی گاڑیان

سب سے پہلے سنہ ۱۷۶۹ عیسوی مین مسمی لگ نو باشندہ فرانس نے دخانی گاڑی بنائی جسمین چار اشخاص کی نشست تھی اور جسکی رفتار فی گھنٹہ دو تین میل تھی اوسنے دوسرے دفعہ سعی کی مگر گاڑی کی رفتار فی گھنٹہ تین میل ہونے سے وہ گرگئی اسلئے وہ خوفناک سمجھی جاتی تھی -

اس قسم کی گاڑیون کی نسبت بہت کچھہ کوششین کی گئین اونمین سے ایک فتحمند کوشش وہ تھی جو سے گرنی نے سنہ ۱۸۲۵-۳۱ مین کی تھی گرنی کے نقشہ کے بموجب بنائی ہوئی گاڑیان لندن کے اطراف چلتی تھین - سے بل کی گاڑی جو سنہ ۱۸۳۲ مین بنائی گئی معمولی گاڑیون کی رفتار سے دوچند زیادہ تھی -

ٹراموے گاڑی ایک زمانہ سے اضلاع معدنیات مین موجود تھی - اور اگرچہ پانی اوٹھانی کی کل مین دخان کا استعمال کیا گیا تھا تاہم حیرت کی بات ہے کہ گاڑیون مین اس قوت کو کوئی استعمال نہ کرسکا -

ٹراموے یا لکڑی کی ریل سے بومنٹ نے سب سے پہلے شہر نیوکیسل کے
قریب جو کوئلہ کا مخزن ہے چلائی اور سنہ ۱۶۵۰ تک اونکی تعداد بہت
بڑہگئی سنہ ۱۷۱۶ مین لکڑی کے ڈنڈون پر لوہا چڑہایا گیا اور سنہ ۱۷۶۷ مین ڈنڈے
ڈہالے ہوئے لوہے کے بنائے گئے اور سنہ ۱۷۷۶ عیسوی مین انگریزی حروف
تہجی کے ایل (ما) کی شکل کے ڈہالے ہوے لوہے کی ریل کو مسٹر
کارنے انگلنڈ مین مستند کیا۔
مسٹر اوٹ رام نے سنہ ۱۷۹۳ سے سنہ ۱۸۰۰ تک اونمین ترقی کی اور
اونکی حفاظت پتھرونسے کی جسکو ہم حال مین سلیپر کہتے ہین۔
اخبار لندن پیری ڈیکل بابتہ یکم ماہ اگست مین اسطرح لکہا ہے کہ ضلع
سرے بین لوہے کی ریلوے شہر وندسس ورتھ مین ہوکر اب پوری
ہوگئی ہے۔ ۸ جون چہارشنبہ کو چند گاڑیان اوس ریل کی سڑک
پر چلائی گئین۔ اور کسی طرح کی مزاحمت درپیش نہ آئی"۔
ان گاڑیون مین شہر پورٹس متھ کی گاڑی جو آٹھہ گہوڑون سے چلائے
گئی تہی اور جسمین آٹھہ سے دس ٹن تک وزن تہا ریل کی سڑک پر
ایسی چلی کہ سڑک کو اوس سے کچہہ نقصان نہ پہنچا
سنہ ۱۸۲۰ عیسوی مین مسٹر برکن شا مقیم بلینگٹن واقع انگلنڈ نے آہنی سڑک
پر چلانے کی گاڑی کو مستند کیا۔ مسٹر ناٹ اپنی کتاب "کلونکی لغات"

مین لکھتا ہے کہ تخمینا ۱۸۰۲ء مین مسٹر فریڈرانک نے مقام مانوورمین چاندیکی کانون کے لئے گاڑی بنائی اس گاڑی مین اصول کیا تھے وہ ہمین معلوم نہین ہین ۱۸۰۴ء مین مسمیان ٹری وے تھک اور ڈوین نے بھی ایک قسم کی گاڑی بنائی جو لوہے کی سڑکون پر چلتی تھی -

مسٹر ٹری وے تھک نے دخان کا ذخیرہ چمنی مین لیجانے کے لئے ایک بمبا بنایا - اس تدبیر سے گاڑی کی رفتار مین تیزی ہوئی - یہ گاڑی مسٹر میتھن کی ٹرمیوے کی سڑک پر چلائی گئی جہان وہ علاوہ اپنے وزن کے دس ٹن بوجھہ اوٹھاکر فی گھنٹہ پانچ میل چلی -

۱۸۱۱ء مین مسٹر بلینکن ساپ نے زیادہ مکمل کل ایجاد کرکے مقام مڈلٹن کے کویلون کی کان کے لئے استعمال کی - اور عموماً یہہ خیال کیا گیا کہ انجن دار گاڑیون کے لئے بلینکن ساپ کی کل عملی طور سے بہت مفید پڑیگی - کیونکہ اس کل نے اڑتیس ٹن وزن کی گاڑیونکو فی گھنٹہ تین یا پونے تین میل تک کھینچا - باین ہمہ ۱۸۱۲ء عیسوی مین مسٹر بلیکٹ نے یہہ ثابت کردیا کہ دندانہ دار پہیہ اور رینک جو ریل پر رکھے جاتے ہین بیفائدہ ہین - اور یہ بھی ثابت کردیا کہ کسیقدر نشیب دار سڑک کے ہموار ڈنڈون پر پہیون دار انجن بھاری بوجھہ کے ساتھہ بھی آسانی سے چل سکتے ہین - اس ایجاد مین اگر رفتار کی تیزی بڑہائی جاے تو پورا پورا

ریلوے انجن بن جاتا ہے۔ سے بنگت کی ناز نسات میں مسمیان چری گنا
برمنن گوردان گرلی ہنیڈلی اور اور سوجدون نے زیادہ سے ہیمتا
جو انجن کہ مسمیان لوشن اور اسٹیفنس نے بنائے تھے وہ سنہ ۱۸۱۵ء
مین مقام کلنگ ورتھ ریلوے پر استعمل کئے گئے سنہ ۱۸۲۱ء مین برٹش
پارلیمینٹ نے اسٹاکٹن اور ڈارلنگٹن ریلوے کو مستند کیا اور اس آہنی
سڑک پر سنہ ۱۸۲۷ء مین لوگونکے بیٹھنے کی گاڑیان دوخانی انجن کے ساتھ
لگاکر چلائی گئین تھ اس کام کے لئے سے اسٹیفنس کی صنعت استعمال
مین لائی گئی۔ اس کل مین دو سینڈر بیلن اور متحرک ڈنڈے اور نوے
نوے ڈگری کے فاصلہ پر کرینک (یعنی دوہرے کی کجی جس سے حرکت عمودیہ
سے حرکت افقی پیدا ہو یا خلاف اسکے) تھے اور پہیوں مین دہریان جوڑنے
کے لئے بہت سی زنجیرین لگائی گئی تھین سنہ ۱۸۲۰ء اور سنہ ۱۸۲۴ء کے درمیان
انگلنڈ مین لوگونکو اس بات کا جوش ہوا کہ مال اور مسافرون کی
آمد و رفت کے لئے یہہ گاڑیان عام طور سے استعمال مین لائی جائین۔
یہہ خیال آہستہ آہستہ جڑ پکڑتا چلا کیونکہ جو لوگ نہرونمین کشتیان چلانیکے کام
کرتے تھے وہ یہہ خیال کرتے تھے کہ اگر ریل جاری ہوگئی تو ہمارا کام بالکل
بند ہو جائیگا۔ سے ٹامس گرے ساکن ناٹنگ ہام پہلا ہی شخص تھا جسنے
ریل کے عام طریقہ کی نسبت نہایت غور و تامل کے بعد ایک کتاب لکھی اور

۱۸۲ [illegible]

[illegible] سٹیفنسن صاحب نے لورپول و [illegible]

[illegible] کو بابت [illegible] کے اجلاس پارلیمنٹ [illegible]

[illegible] سٹیفنسن انجنیر [illegible] آگیا۔

[illegible] اور [illegible] ذیل کے شرایط کے ساتھ

[illegible] دخان کا خرچ خود کے ذمہ تھا

[illegible] (۵۰۰) روپیون سے زاید نہو نا چاہیے۔ اور

[illegible] زیادہ نہو نا چاہئے اور ریل کے

[illegible] فی گھنٹہ مین کم سے کم دس میل تک

[illegible] نے یہ خیال کیا کہ ان کل شرایط

[illegible] سٹیفنسن سے فی گھنٹہ ریل کو بارہ میل تک

[illegible] رسالہ کوارٹرلی ریویو نے یہہ راے دی تھی

[illegible] کے ساتھ چلاکر خاکستر ہو جانا چاہیے وہ

[illegible] مگر چونکہ یہہ آگ گاڑی ہمیشہ کے لئے قایم

[illegible] کی آمد و رفت مین سہولت کرنے کے لئے اور

[illegible]

[illegible] بھک کی آگ گاڑی کو دیکھا تھا اور جو

انجن نیوکمن نے ایجاد کیا تھا اوسکے اصولوں سے بھی شاید وہ واقف
ہوگا جبکہ سب سے پہلے سے ٹری وے تھک نے دخانی انجن کو استعمال کیا تھا
اسی بنا پر سے اسٹیفنسن نے سنہ ۱۸۱۵ء میں اسے کارآمد کیا۔

کمپنی کی انجمن نے میں نلی دار جوشدان سنہ ۱۸۲۹ عیسوی میں بھی
استعمال نے کرنے لیورپول اور مانچسٹر میں بنے ہوئے انجنوں کے ساتھ
مقابلہ کرکے انعام حاصل کرنے کے لئے سے اسٹیفنسن نے اپنے انجن
میں نئی قسم کا جوشدان (بائلر) بنایا سے ہنری بوتھ سکریٹری کو
کمپنی کی تجویز سے یہ انجن جسمیں تانبہ کی پچیس دودکش نلیاں تھیں
ہر نلی کا قطر تین انچ تھا اور ہر نلی ایک طرف جھنے کے لئے اور دوسرے طرف
آتشکدہ کے لئے کھلی ہوئی تھی۔ ذیل کے چار انجنوں کے مقابلہ میں رکھا گیا۔
سے اسٹیفنسن کا بنا ہوا راکٹ نام کا انجن۔ سے ٹیمتھی کا ہیک ورتھ
انجن سانسپیریل۔ برتھویٹ اور ایرکسن کا ناولٹی انجن۔ اور سے
برسٹال کا پرسیویرنس انجن۔ ان انجنوں میں صرف ناولٹی انجن
میں خوراک کوئلہ اور پانی تھا مگر اتفاق سے کلوں میں نقصان آجانے کے
سبب ناکامیاب ہوا۔ پرسیورنس انجن بھی ناکامیاب

ان انجنوں کے امتحان میں اسٹیفنسن کا انجن جسمیں جوشدان کی بڑی
دھنی اور دہان کا موثر استعمال دونوں عملی طور سے موجود تھے پورا پورا

فتحمند ہوا - یہہ انجن ۹½ ٹن وزن کے ساتہہ ایک گھنٹہ مین چوبیس میل چلا - جس روز سے اسٹیفنسن کی آگ گاڑی چلائی گئی وہ ۱۴ ستمبر کا روز تہا - مسٹر ہسکیسن ہوم سکرٹری برٹش کیمپ ریلوے کی سڑک پر کہڑا تہا کہ انجن آن پہنچا اور وہ اوسکے نیچے پس کر مر گیا - دوسری آگ گاڑی جسپر اوسکی لاش رکہی گئی تہی پچیس منٹ مین پندرہ میل چلی یا یون کہیے کہ فی گہنٹہ مین چھتیس میل کے حساب سے چلی -

اسطرح آگ گاڑی کے انجن نکلے - اونمین صرف اونکے تکمیل کرنے اور خشکی پر چلانے کے لئے موجودہ حالت مین لانیکی کسر باقی تہی مسٹر میکنزی اپنی تاریخ " اونیسوین " صدی مین لکہتا ہے کہ جو انجن مسٹر اسٹیفنسن نے لورپول اور مانچسٹر کے مقابلہ مین بنایا تہا اوسنے تمام شک دور کئے - تمام اخراجات بند کردئے اور تجارت مین بڑی ترقی کا ذریعہ بنا - اوسوقت کی گاڑیون کے چار پہئے تہے مگر اونمین کمان اور چہت نہین تہی - مسٹر جوزاف نائٹ مقیم انگلنڈ نے سنہ ۱۸۳۱ مین گاڑیون کی زیادتی کرنے کی تجویز بتلائی

انگلنڈ کے باہر ریل کی سڑکون پر جو انجن استعمال مین لیا جاتا تہا مسٹر اسٹیفنسن نے بنایا تہا اور سنہ ۱۸۲۹ عیسوی اگست مین مقام ڈلاور اور ہڈسن کی نہر اور ریلوے کمپنی کے لئے امریکہ بہیجا گیا -

امریکہ مین ریل کی سواری کی پہلی گاڑی مقام اوپیور اور یالٹی مور مین ۴ جولای ۱۸۲۸ء عیسوی مین شروع ہوئی اور ۱۸۳۰ء عیسوی مین پندرہ میل تک چلی اسکے پہلے تین چار میل تک آگ گاڑی کی کچی سڑک ۱۸۲۶ء عیسوی مین کنکرے جانے کے لئے مقام کوسی اور ماس مین بنائی گئی تھی شہر یالٹی مور اور اوہیو مین ایک کھرا جو شد ان اور مقام یورک پا مین ایک بیلن تیار کیا گیا۔ اور ۱۸۲۱ء عیسوی مین مستعمل کیا گیا اوسوقت تک ان دونون سڑکون پر گہوڑون کی طاقت سے کام لیا جاتا تھا۔

امریکہ مین ڈی وٹ کلنٹن نام کا ریلوے انجن جو شہر ہڈسن اور موہک کی سڑک کے لئے (جو مقام البنی سے شنکٹڈی تک بنایا گیا تھا) شہر وسٹ پائنٹ کے لوہارخانہ مین تیار کروایا۔ اِس سڑک پر پہلے گہوڑون کی طاقت سے کام لیا جاتا تھا۔

۱۸۳۹ء عیسوی مین پہلے درجہ کی گاڑیون مین گدی دار نشست تھی اور اُسوقت سے بہت کچھ ترمیم ہوتی چلی۔ پارلر (ملاقات کا کمرہ) ہوٹل۔ سونے کے لئے گاڑیان وغیرہ عمدہ عمدہ بننے لگین۔ یہہ پارلر جہان جہان ریلوے ہے وہان تمام دنیا مین پائے جاتے ہین۔

ریلوی اپنی ترقی مین دہیمی تھی۔ مانچسٹر اور لورپول مین ریل جاری ہونے

کے بعد پندرہ برس کے عرصہ مین ممالک متحدۂ امریکہ مین صرف
۴۰۰۲ میل تک ریل چلائی گئی مگر انگلنڈ مین ایک جوش
پیدا ہونے کے سبب ریلوے جلد جلد ترقی کرتی چلی۔ ریل کی تاریخ کے
شروع زمانہ مین چھوٹی چھوٹی بلندیون پر ریل کا چلانا ناممکن سمجھا جاتا تھا
جب بالٹی مور اور اوہیو کی سڑکین باندھی گئین اوسوقت ۱۱۶ فٹ
بلندی پر ریل کا چلانا ایک عجائبات سے دیکھا جاتا تھا باین ہمہ موجودہ
زمانہ مین بلند مقامات پر اور بالکل ناسطح راستون پر ریل گاڑی
کا چلانا زیادہ مشکل نہین سمجھا جاتا۔
جو چیزین ریل کی راہ مین حائل ہون انکا توڑنا یہہ بھی شاید ریلوے
کے متعلق سب سے زیادہ ضروری ایجاد ہے۔ قدیم زمانہ مین حائل
چیزون پر قوت بازو سے کامیاب ہوتے تھے۔ پہیون پر حائل اشیا
کی قوت کا اثر اتنا ہی پڑتا تھا جیسا معمولی گاڑیون پر پڑتا ہے صرف
فرق اتنا تھا کہ ریل گاڑی من پہیون سے کام لیا جاتا تھا اور معمولی
گاڑیون مین ڈنڈے سے جو قوت سے متحرک ہوتے تھے۔ زودرفتاری
اور زیادہ وزن کے سبب اعلے قسم کے حائل شکن کی ضرورت تھی
اب ان حائل چیزون کو توڑنے کے لئے انجن کی قوت دخان ہی کافی ہے
یہہ ایسا عمدہ ایجاد ہے کہ پہلے وہ خود محرک ہے اور متعدد قسم کے کام

ایک ہی وقت مین کرتا ہے - اس قسم کی سب عمدہ اور مکمل کل بمقام وسٹنگ ہوس کی ہواشکن ہے جو سنہ ۱۸۶۹ عیسوی سے ایجاد ہونے کے ساتھہ ہی عام مستعمل ہوگئی ہے - دبائی ہوئی ہوا جو آلہ ہوا بند سے انجن مین بند کیجاتی ہے اور عمدہ نلیونکی ذریعہ سے واپس نکالی جاتی ہے - اس قسم کی حائل چیزون کو ہٹانے یا توڑ دینے کے لیے عمدہ قوت ہے - یہ سب کام اور حائل شکن کلین انجنیر کے زیر اہتمام رہتی ہین حائل شکن کلین ساتھہ ہی یا یکے بعد دیگرے کام مین لا سکتے ہین سنہ ۱۸۷۱ء مین اسی ایجاد کے سبب دوہ انگن کل کے ذریعہ حائل شکن بیلن سے ہوا کو زور سے نکالنے کی تدبیر نکالی گئی اس تدبیر سے ریل گاڑی جو فی گھنٹہ ۴۵ میل چلتی ہو آلہ وسٹ ہوس سلنڈر کے ذریعہ ۲۵۰ فوٹ تک روک سکتے ہین - ہوا کی نلیان اور سوراخ ایسی تدبیر سے رکھے ہوے ہین کہ اگر راستہ مین خوف کے خیال سے بریک لگائی ہوئی ہو اور گاڑیونکی قطار مین سے ایک گاڑی علیحدہ ہو جاے تو اُس علیحدہ شدہ گاڑی کی بریکس کی رفتار از خود بند ہو جاتیگی - روانہ ہوتے یا ٹھہرتے وقت دھکا نہ لگنے کی تدبیرین بھی ایجاد کی گئی ہین - اس لحاظ سے تمام انگلستان کی گاڑیان ساتھہ جوڑ دی جاتی ہین کیونکہ گاڑی کے پیچھے ایک کمانداز کل ہونے سے چلتے یا ٹھہرجاتے وقت سب کچھہ صدمہ اُس کل کو پہنچتا ہے اور گاڑیون کو بہت کم بلکہ بالکل دھکا نہیں لگتا - وزنی گاڑیان جو امریکہ

مین چلائی جاتی تھین پہلے زنجیرین یا پن نام کے ڈنڈون سے جوڑ دی جاتی تھین اب عموماً بلر پلیٹ فارم اور بفر نام کے ڈنڈون سے مسلسل کی جاتی ہین یہہ عمدہ تدبیر ٹیلاس کوپنگ" کو روکتی ہے۔ اور گاڑیان مضبوطی کے ساتھہ جوڑ دی جاتی ہین۔ گاڑیونکا دہکا جو مثلک پلیٹ کے ذریعہ ایک دوسرے پر پہنچتا ہے اور گاڑی کے پیچھے کا لمکا ندار ڈنڈا اُسکو اسطرح الکاتا جاتا ہے۔ تمام گاڑیون مین اُسکا اثر پہنچتا ہی اور ساتھہ ہی ضروری لچک رکھی جاتی ہے پلیٹ فارم سے نکلا ہوا ڈنڈا گاڑیون کو از خود جوڑ دیتا ہے مگر اس تدبیر سے گاڑیون کے روانہ ہوتے یا ٹہرتے وقت دہکا لگتا ہے انگریزی تدبیر سے جوڑی ہوئی گاڑیون مین دہکا نہین لگتا۔

تار برقی اور سگنل کے ایجاد ہونے سے راستون کا نقصان یا درستگی یا شکستگی کا حال وغیرہ فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ ہر ایک قسم کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے سہولت ہوتی ہے ریلوے کے تمام راستون پر صدر آفس مین ایک ہی شخص تمام گاڑیونکا انتظام کر سکتا ہے کیونکہ اُسکے سامنے ٹائم ٹیبل رہتا ہے اسلئے گاڑیون کی قطار کی حالت سے واقف رہتا ہے اور ضرورت کے وقت جلد اطلاع کر دیتا ہے بجلی کی متحرک سگنل بھی کسیقدر استعمال مین لائی جاتی ہے بجلی کی تموج کھلنے اور بند ہونے سے ریل یا ڈبہ کا گر جانا یا پہلے سے گاڑیون کے چلنے کی

اطلاع دینا یا بیٹھے بدلتے وقت گھنٹہ بجانا وغیرہ اکثر کام تار برقی کے ذریعے سے معلوم کر سکتے ہین - اس قسم کی ایجادون مین سب سے پہلے مسٹر ٹامس ہال کا برقی سگنل ہے جو ۱۸۶۷ء مین ایجاد ہوا -

شہر کے اندر چلنے والی گاڑیان بطور ٹراموے کے سب سے پہلے ممالک متحدہ امریکہ مین ۱۸۵۰ء مین اور انگلنڈ مین ۱۸۶۰ء مین نکلین - اگرچہ کہ دخانی یا برقی قوت کے ذریعے شہر فرانسسکو - چکاگو - اور فلاڈلفیا مین کامیابی کے ساتھ نامحدود رسیون کے ذریعے سے گاڑیان چلائی جاتی ہین تاہم اکثر شہرون مین عموماً ٹراموے کو گھوڑے باندہتے ہین - اب رسیون کی مدد سے گاڑیون کے چلانے کی ایجاد دیگر بین شہرون مین قایم ہوتی جاتی ہے - اس طریقہ سے گاڑیان چلانے کی تدبیر بالکل سادہ ہے - ان رسیون کو راستون مین زمین کے اندر مقامی انجنون سے جو اسی سڑک پر خاص مقام پر ہوتے ہین ، چلاتے ہین یعنے ٹریک کے وسط مین ایک تنگ سوراخ رہتا ہے - اس سوراخ مین ہو کر گاڑی سے لگی ہوئی رسی نیچے اوترتی جاتی ہے اور ایک کل کو لپیٹتی جاتی ہے - گاڑی کے چلانے والے ڈنڈہ سے یہ کارروائی کی جاتی ہے - اسطرح جب وہ گاڑی چلانا چاہتا ہے رسیون کے بندسے بند کر دیتا ہے - رسیان متحرک ہین اسلئے اپنے ساتھہ ساتھہ گاڑیون کو بھی کھینچتی جاتی ہین اگر گاڑی ٹھہرانی ہو تو رسیون پر سے بند اوٹھا کر پہیون کے حایل ڈالدے جاتے ہین - ریلوے کے مانند راستے اسلئے بنائے جاتے ہین کہ لوگون کو چلنے

پھرنے میں تکلیف نہ ہو - یہ راستے معمولی راستوں سے بالکل علیحدہ اور نرالے رستے ہیں
ان اصولوں پر کاربند ہونے کے لئے سب سے پہلے شہر نیویارک
میں ۱۸۶۷ء میں سڑک بنائی گئی - چند مخالفتوں اور معمولی مشکلات کے بعد شہر نیویارک
میں بلند راستوں کا بنانا اب تمام ہوگیا - یہ سڑکیں ستونوں یا زمین پر گڑے ہوئے
لوہے کے ڈنڈوں پر رہتی ہیں اور حقیقت میں دیکھا جائے تو وہ لوہے کے لمبے
لمبے پل ہیں - اس طرح بلند کیا ہوا راستہ جو زیر تجربہ ہے شہر بوسٹن اور کیمبرج کے
درمیان اچھی طرح سے عمل درآمد کیا جائے گا - اس وقت اگر کامیابی حاصل ہوئی تو اور جیسے
بلند کئے ہوئے راستوں میں یہ راستہ سبقت لیجائے گا - اس راستے کو کرنل جو
[illegible] سنگل سسٹم [illegible] نے ایجاد کیا -

راقم
حسن

اخبار

(۱) اخبار جمع خبر کی ہے جسکے معنی عربی زبان میں آگاہی کے ہیں۔ ہماری زبان میں اسکے معنی اسبات کے ہیں جو کہیں کی یا کسی کی سننے میں آئے۔ مگر جب انگریزی لفظ کا ترجمہ خبر کیا جاتا ہے اسکے حقیقی معنی تر و تازہ کے ہیں مگر مجازی معنے اسکے آگاہی کے ہیں جو تازہ بتازہ و نو بنو ہو۔ جس کاغذ میں وہ لکھی جاتی ہے اوسکا ترجمہ ہم اخبار کرتے ہیں۔ وہ اہل فرانس کا ایجاد ہے۔ سنہ ۱۶۲۲ء میں اوّل پیرس گزٹ نکلا ہے۔ ہندوستان میں اوّل اخبار انگریزی سنہ ۱۷۸۰ء میں اور دیسی زبان میں سنہ ۱۸۲۲ء میں اول سیرام پور کی مشنریوں نے نکالا ہے۔

(۲) انسان کو بالطبع خبر پسند ہے۔ جب وہ دوستوں سے ملتا ہے تو مزاج پرسی کے بعد کوئی ضرور خبر پوچھتا ہے۔ مہمانوں کو بلاتا ہے تو اونسے بھی خبریں سنکر نہایت دل خوش ہوتا ہے۔ خود سارے دن میں جتنے جملہ خبریہ بولتا ہے اوتنے جملہ انشائیہ نہیں کہتا۔ گانا سننے سے تھک جائے۔ شعروں پر کان لگانے سے بیزار ہو جائے مگر خبر سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ بعض آدمی تو خبروں کے ایسے بھوکے ہوتے ہیں کہ رات دن اپنا پیٹ خبروں کے سننے اور سنانے سے بھرا کرتے ہیں۔ وہ خبروں کے سوداگر ہوتے ہیں جیسی سستی مول لیتے ہیں ویسی سستی بیچ ڈالتے ہیں۔ انکو کچھ طلب خبر کے جھوٹے سچے ہونے سے نہیں ہوتا بلکہ فقط انکے تازہ اور نئے ہونے سے غرض ہوتی ہے

پرانی سچی خبر کو وہ نئی جھوٹی خبر سے زیادہ بے لطف سمجھتے ہین - وہ جب تک جھوٹی خبرون کے اوڑانے مین غرے اوڑاتے ہین کہ سچی خبرین آئین - جہان انھون نے بازار مین خبر سُنی کہ کچھہ ہو رہا ہے وہین دوڑے جاتے ہین اور پھر حالات دریافت کرکے گھر گھر کہتے پھرتے ہین - غرض سارے شہر کی خبر رکھتے ہین اونکو مزہ آتا ہے اگر کوئی خبر ایسی سُنتے ہین کہ جس سے کوئی مُصیبت عوام پر آئے اور اوسمین وہ خود بھی شریک ہون تو اوسکو بڑے لطف سے سُنتے ہین - اور جہانتک ہوسکتا ہے اوسکو پھیلاتے ہین - یہ جانتے ہین کہ خبرون کا اسباب ہمارے پاس ایسا ہے کہ اگر تھوڑے دنون وہ ہمارے پاس پڑا رہا اور خریدارون کے پاس نہ گیا تو پھر اوس سے ہمین کوئی نفع نہ ہوگا اسلئے وہ خبر کو اپنے پاس پڑا نہین رہنے دیتے جلد جلد ان کو خریدارونکے پاس پہونچا دیتے ہین - اور اسکی تعریف کر دیتے ہین کہ وہ بڑی مُعتبر جگہ سے آئی ہے - غرض خبرونکے ایسے بھوکے ہوتے ہین کہ اسکے شوق مین اپنا کھانا پینا بھول جاتے ہین - ناچ دیکھنا گانا سننا چھوڑ دیتے ہین - گو ہندوستان مین بھی خبرون کا یہ شوق ہمیشہ سے چلا آتا ہے - آریا قومون کی سلطنت مین بھیدی اور جاسوس وغیرہ دور دور سے خبرین لاتے تھے - مسلمانون کے پاس بھی وقایع نگار - خفیہ نویس وغیرہ مقرر ہوتے تھے - مگر جو بالفعل تم اخبارون کی صورت دیکھتے ہو وہ انگریزی عملداری سے پہلے یہان نہ تھی - یہ فرنگستانی درخت اہل انگلستان نے یہان لگایا ہے - اور انہین کی آبیاری اور باغبانی سے سرسبز و شاداب ہو سکتا

وہ غیر زمین کا درخت یہاں کی سرزمین مین لگایا گیا ہے ا مین ملکون مین [illegible]
بہت سی محنت و تردد کے بعد ہو سکے پھلے گا ۔ اب اخبارون مین [illegible] اول
اخبارون کا ذکر ہوتا ہے جو ان زبانون مین نکلتے ہین جن مین یہ مضمون لکھتا ہون
اول مین بیان کرتا ہون کہ مہذب قومون مین اخبارون سے کیا کیا فائدے حاصل
ہوتے ہین اور وہ کس کس کام کے واسطے موضوع ہین ۔ پھر یہ بیان کرونگا کہ
ہندوستان مین ان سے کیا فائدے حاصل ہوئے اور آئندہ ان سے ملک کی اصلاح
و فلاح کی [illegible] کیا ہے ۔

(۳) مہذب قومون مین اخبار کا موضوع کیا ہے ۔

اخبار کی جان آزادی ہے ۔ بغیر اسکے وہ ڈبل قافیہ ہے ۔ پس مہذب قومون مین
گورنمنٹ اخبارون کو سچی اور مستحکم آزادی اسلیے دیتی ہے کہ رعایا کا مافی الضمیر اوسپر
روشن ہو ۔ اس آزادی نے اخبارون پر یہ کام فرض کیے ۔ اوّل بادشاہ جن
ارکین سلطنت و عہدہ داران و اہلکاران و کارکنون کو انتظام و کاروبار سلطنت عطا کرے
اونکے ارادون اور کامون کی تفتیش کرے ۔ دوّم جب اسکو اس تفتیش سے وہ
باتین تحقیق و صحیح معلوم ہو جائین تو اوسکو اختیار ہے کہ خواہ اونکی تعریف کرے یا
اعتراض جڑے ۔ اگر ضرورت ہو تو وہ خود پارلیمنٹ کے کامون پر معترض ہو اور
کارکنان سلطنت کے ارادون پر اعتراض کرے ۔ سوّم وہ مجاز ہے کہ جو ور آئام کو خوش کا باعث
ہون اونکا اعلان کرے ۔ چہارم ججون اور جیوری کے فیصلون پر صحیح صحیح [illegible]

کرے اور اونکے نقص بتلاے۔ پنجم گورنمنٹ کی غلطیون کی اصلاح بتاے۔
ششم۔ وہ مجاز ہی کہ ملکی فلاح اور صلاح کے لیے اپنی طرف سے تدابیر گورنمنٹ کی
آگاہی کے لئے پیش کرے۔ گورنمنٹ نے گو خود اپنی نسبت اخبارات کو اپنی فیاضی
سے یہ سارے اختیارات دئے ہین مگر ساتھ ہی اخبار پر یہ لازم کیا ہے کہ وہ اسی
فیاضی کے احسان مندی مین ہمیشہ اس طرز حکومت کا ادب و تعظیم کرے جس مین آ
سکتی ہے۔ وہ مجاز نہین ہے کہ صراحتاً یا کنایتاً ایسے مباحث سی اپنے اخبار کو
سیاہ کرے کہ جسمین گورنمنٹ کے دور کرنے کی کوشش کی جائے جس سے سارے ملک
مین رعایا کے دلون مین ناراضی گورنمنٹ کیطرف سی پیدا ہو۔ وہ کبھی مجاز نہین کہ کسی
قانونی انتظامی کی اہانت ایسی کرے کہ جس سے رعایا کے دلون مین ناراضی پیدا ہو
نہ وہ خود کوئی قاعدہ اور دستور بنانا چاہے کہ جس سے رعایا کا دل بادشاہ سے پھر جائے
سوائے ان باتون کے وہ زمانہ حال کی خبرون کو جمع کرکے شایع کرے جو آیندہ علم
تاریخ کا مصالح ہوجائے۔ مذہب۔ اخلاق۔ معاشرت۔ رسم و عادات مین جو
برائیان پھیل رہی ہون اونکو اسطرح بتلائے کہ وہ رک جائین اور انکے برے
اثر جاتے رہین۔ علوم و فنون۔ زراعت۔ تجارت وغیرہ مین جو ایجادات ہون
اونکو مشتہر کرے۔ اون مین جو خطائین ہون اونکو بتلائے۔ اشیار تجارت کے
اشتہارات شایع کرے۔ غرض مہذب قومون مین اخبارات ایک محکمہ ہے کہ جس سے
[illegible] ن کی اصلاح اور اہل ملک کی فلاح کے احکامات جاری ہونے

ہین اور لوگونپر اپنا عمل داتر کرتے ہین - اگر یہ محکمہ بند ہوجاے تو گورنمنٹ کے اور سارے محکمون پر صدمہ پہونچے - غرض وہ مہذب گورنمنٹونکے انتظام کا آلہ ہے وہی سب سے زیادہ روشن بیش بہا در اونکے تاج سلطنت کا ہے - سب قسم کی برائیون کی وہ اصلاح کرتا ہے - اخلاق - مذہب - معاشرت ملک داری مین کوئی ترقی ایسی نہین ہوئی کہ جسکے معاون اخبار نہ ہوے ہون - تدابیر ملکی مین وہ صلاحکار - عوام کی راے مستحکم کا ذمہ دار - اہلکاران گورنمنٹ کا جاسوس - شہر یدافعالون کا شحنہ - تجارت کے بازار گرم کرنے کا اوزار - تمام دنیا کی خبرون کے لانے کا ذمہ دار - صلاح ملک و فلاح قومی کا مدار - ارباب عقل و دانش کی آزاد رائے کے اظہار کا آلہ - رعایا کے حال دل کا وقتاً فوقتاً تبلانے والا - وہی حاکم و محکوم کے درمیان ترجمان - اسکے ذمہ یہ کام ہے کہ ایمانداری اور راستبازی سے ایک کا حال دوسرے کو تبلائے - چھوٹے اور بڑے زیر دست و زبردست کے درمیان صلح کرائے - پس جو اخبار ان فرائض کو ادا کرتے ہین وہ نہایت ادب و تعظیم کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - جو ایسے پاجی شریر اخبار ہوتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کے کامون اور انتظامون کو جھوٹے رنگون مین رعایا کو دکھاتے ہین اور رعایا کے حالات گورنمنٹ کو غلط تبلاتے ہین - ان کا حال ایسا ہوتا ہے جیسے کہ لشکر مین صد امیون اور کڑکیون کا کہ وہ انسے باہر نکال دئے جاتے ہین ایسے اخبار ون کو کوئی اشراف آدمی نہین لیتا - انہین شریر اور بدمعاش

ہی بڑہتے ہین - خلاصہ یہ کہ مہذب ملکون مین اخبار گورنمنٹ کی کل چلانے کا ایک انجن ہے - کبھی کبھی ایسے زور دن پر آتا ہے کہ سارے اور زور اسکے آگے پست ہو جاتے ہین اور خود گورنمنٹ اسکے زور تلے دب جاتی ہے -

(۴) اب یہ دیکہنا چاہیے کہ ہندوستان مین اخبارون کا اثر کیا ہوا جسکو آزادی اپنی بو رحمت و حکمت سے برٹش گورنمنٹ نے اس نظر سے دی کہ جیسے انگلستان مین اہل انگلستان فائدے حاصل کرتے ہین ایسے ہی ہندوستان مین اہل ہند ان سے فائدے اوٹہائین - اگر یہان کے کل اخبارون کی برائیون اور بھلائیون کو میزان عدالت مین تولین تو بھلائیون ہی کا پلہ بھاری رہیگا اور نقصانون سے زیادہ فائدے ہی اوس سے حاصل ہوئے ہونگے - ابتدا مین کوئی کام اچہا نہین ہوتا - ابہی ہندوستان مین اخبارون کا زمانہ طفلی ہے اسلیے بی خردی کی حرکتین بہت کرتے ہین اخبارون کے اڈیٹرون کی لیاقتون مین یہان زمین و آسمان کا فرق ہے - بعض اڈیٹر نہایت عمدہ تعلیم یافتہ مہذب اور اخبار نویسی کے تمام امور سے آگاہ ہین - مگر اکثر اڈیٹر جاہل کم علم ناتجربہ کار - کسی علم سے آگاہ نہین یہان تک کہ وہ آزادی کے معنے یہ نہین جانتے کہ امور نفس الامری و واقعی کو راستی اور سچائی سے بیان کرین اور پھر اسمین نیک نیتی سے اپنی رائے اور خیالات ظاہر کرین بلکہ وہ آزادی کو بے لوگ آدمی کی آزادی جانتے ہین کہ جو منہ مین آیا بک دیا جسکو جی مین آیا برا لکھ مارا - بعض ان مین خبیث کو رباطن ایسے ہی ہین کہ وہ گورنمنٹ

کے سارے کاموں پر نام رکھتے ہیں - انکے نزدیک اخبار نویسی اسی کا نام ہے
کہ گورنمنٹ کی خدمت عالی میں گستاخی بے ادبی شوخی کی جائے - ہر قانون
ہر حکم - ہر رزولیوشن پر پھٹکار کے دہانے اوڑائی جائیں اسکی عمدہ باتون میں
عیوب انکا نکالے جائیں - اور حق تلفیان اور ناانصافی - اور خودغرضی - حب وطن
و ازالہ انکا جو ہے - کوئی معاملہ ملکی ہو اسمیں وہ اپنی رائے خلاف ظاہر کرتے
ہیں - وہ اپنی ناتجربہ کاری و کم علمی ہی کے سبب ایسی تحریرین کرتے ہیں
جو مفسدہ انگیز معلوم ہوتی ہیں - مگر انکی نیت میں یہ نہیں ہوتا کہ رعایا کو
گورنمنٹ سے ناراض کرین - اور اسکی طرف سے برے خیالات عوام کے
دل میں جما دین - ایک فرقہ آزاد فقیرون کا ہے - ان کے منہ میں جو آتا ہے
وہ کہہ بیٹھتے ہیں اور بڑے بڑے افسرون پر آوازے کستے ہیں - مگر اس سے
ان امیرون کی ذلت انکو منظور نہیں ہوتی بلکہ اپنی آزادی اور بیباکی دکھانا
منظور ہوتی ہے - ایسے ہی ان اوباشون کا حال ہوتا ہے کہ جو گورنمنٹ
اور حکام اور معزز اہلکارون رئیسون و امیرون کو آڑے ہاتھون لیا
اور برے لفظ سناتے ہیں - تو ان سے انکا مطلب کچھ اہانت نہیں ہوتا
بلکہ فقط اپنی آزادی کا حال ایسا ہے کہ جیسے لڑکون کے ہاتھ میں تیز چھریان
کہ وہ ہلاتے ہیں اور ذرا خوف نہیں کہ ہم ان سے زخمی ہو جاوینگے - وہ
نشہ باز لڑکون کی طرح - بل پہ تیور رکھتے ہیں کہ لڑین اس سے اوٹ بنا سکے

گروہ یہ نہین جانتے کہ اسکی سزا ہمکو ملیگی - وہ خوب جانتے ہین کہ اخبارون کا کہنا سننا کچھہ چلتا نہین - کوئی ان کی ماننے کا نہین - مجلسون اور محفلون مین کوئی ان کی عزت اس خیال سے نہین کرتا کہ وہ اخبار کے اوڈیٹر ہین - مہذب شایستہ تعلیم یافتہ تو ان کی تحریرون سے نفرت کہاتے ہین کبھی اپنے پاس بہی نہین آنے دیتے - غرضکہ ان کا حال قابل رحم ہے - غصہ کے قابل نہین - جہل مرکب کے مرض مین وہ مبتلا ہین جسکا کچھہ علاج نہین -

(۵) غرض ان اوڈیٹرون کی لیاقت نے اخبارون کی تین حالتین کر رکھی ہین جنکا بیان نیچے کی سطرون مین ہوتا ہے -

اوّل - اعلے درجہ کے اخبار - ان اخبارون مین انگریزی اخبارون کے عمدہ عمدہ مضامین اور خبرین ترجمہ ہوتی ہین - جس تدابیر ملکی اور واقعات ملکی کا زمانہ حال مین چرچا ہوتا ہے اور جو مدبران ملکی اہل علم و فضل جو اپنے رائین ظاہر کرتے ہین اون کا ترجمہ لکہا جاتا ہے - یہ ترجمہ سستا کرایا جاتا ہے اسلئے از زبان بلیت عران حکمت اسپر صادق آتا ہے - مگر پھر بہی ان خبرون اور مضامین کے طفیل سے ہمارے دلون و دماغ مین وہ مخزن معلومات جمع ہو جاتا ہے کہ ہمکو بیدار مغز اور دانش منش وہ بناتا ہے اور جن حالات سے ہمکو چند ہزارون روپیہ خرچ کرنے سے نہ ہوتی وہ دس پندرہ روپے ماہوار ان اخبارون کی قیمت مین صرف کرنے سے ہوتی ہے - ان مین اوڈیٹر اپنی رائین بہی ظاہر کرتے ہین

مگر اکثر وہ وہی ہوتی ہین جو دو تین ہفتے پیشتر انگریزی اخبارون مین چھپ چکی ہین یا
یا کوئی عاقل مدبر ملکی لکھ چکا ہے - مگر بعض دفعہ ان کی اصلی رائین بھی ایسی ہوتی ہین کہ
وہ گورنمنٹ اور رعایا دونون کے حق مین مفید ہوتی ہین اور گورنمنٹ اون سے
استفادہ کرتی ہے اور اپنی غلطیون کی اصلاح کرتی ہے اور اونکے احسان کو مانتی ہے
ان کے بعد دوسرے درجہ کے اخبار وہ ہین کہ اعلے درجے کے اخبارون سے مضامین
اور نہایت سلیقہ سے انتخاب کرتے ہین اکثر وہ انگریزی زبان سے ناآشنا ہوتے
ہین مگر اپنی زبان کے نظم و نثر لکھنے مین قدرت رکھتے ہین - اسلئے ان انتخابون مین
زبان کی ثقالت جو ترجمون مین اکثر ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے - اور عبارت ایسی
شستہ و صاف ہوتی ہے کہ جسکے پڑھنے مین دل لگتا ہے اور بڑا لطف حاصل ہوتا ہے
زیادہ تر یہی اخبار ہین جنکو لوگ پسند کرتے ہین اور زیادہ تر پڑھتے ہین - ان
اڈیٹرون کا ملک پر بڑا احسان یہ ہے کہ اردو زبان کا ادب ان کے سبب سے
روز بروز ترقی کرتا چلا جاتا ہے - بعض مضامین اس لطافت سے لکھتے ہین کہ
ان مین وہی لطف آتا ہے جیسے کہ وہ اس زبان مین نقل کئے گئے ہین -
تیسرے درجے کے اخبار - ان کی کثرت ایسی ہے جیسی کہ ریلگاڑی مین تیسرے
درجہ کے مسافرون کی ان کے اڈیٹر بعض تو ایسے کم علم ہوتے ہین کہ وہ سوا
اسکے کہ اور اخبارون سے نقل کر دین کچھ اور نہین جانتے - نقل را چہ عقل -
بعض ان مین شریر پڑھے لکھے ہوتے ہین - ان کی زبان - ان کے بیان

انکے مضامین انکے خیالات مین ذرا اخبارین نہین پایا جاتا بلکہ شرارت اور شہدپن
جز ہے تو غلط - مضامین مین استدلال ہے تو بے سروپا - سارا اخبار تشنیع اور
نمود اور لو تعریف اور شخصی لڑائیون اور اعتراضات سے سیاہ ہوتا ہے - اور اخبارین
پرچوٹین ہوتی ہین - اڈیٹرون نے علم سیاست مدن کی اصلیت اپنے نظام ملکی پر
بیہودہ اور لغو الزام لگواتی ہے - ان کی شرارت نفس حکام پر افترا اور بہتان باندہوائی
ہے انکے طمع و حرص سے رئیسون اور امیرون کو بدنامی کی تخویف دلائی ہے - غرض
جو کام وہ کرتے ہین وہ شرارت اور خباثت سے خالی نہین ہوتا - اپنے خالی
ڈینگین مارنے کا نام خیرخواہی خلائق رکھا ہے - ملک کی خیرخواہی اور اہل
ملک کی خدمت گزاری اسی مین سمجھی ہین کہ حاکمون کے عیب چھانٹا کرین - اور
اون کی نسبت وہ جھوٹی اور بھونڈی تحریرین کیا کرین کہ اگر انکے دل مین ہمارا
ہماری رعایت اور شفقت بہی ہو تو جاتی رہے - ان کی تحریرون نے بہت سے
حکام کو جو ہندوستانیون کے ساتھ بڑی ہمدردی اور محبت ظاہر کرتے تھے بیگانہ
کردیا - ان کے ناحسانمندی نے ان کے دل سے ہم پر احسان کرنا فراموش
کروا دیا - غرض ان کی سرکشیون سے ملک اور اہل ملک کو ان کو خود اور سب کو
سوا سے رنج اور تکلیف کے کچھ ہاتھ نہین لگتا - وہ بڑے بدخواہ بدسگال ملک کے
بنتے ہین - اپنی بڑی اور بھونڈی تحریرون سے حکام سے ناجائز فائدہ لیتے ہین
انڈیا کے اخبارون مین یہ اکثر بحث رہتی ہے (۱) ہندوستانیون کو اعلیٰ عہدے

انگریزون ہمکے برابر کیون نہین سمجھتے (۲) ہندوستانیون اور انگریزون مین ارتباط اور اختلاط کیون نہین پیدا ہوتا (۳) انگریز بڑی بداخلاقی خشونت سے ہندوستانیون سے پیش آتے ہین انکا علاج کیون نہین کیاجاتا - (۴) ہندو مسلمانون کے باہم فساد مین تعصب بھری یک طرفہ رایونکی بھرمار ہوتی ہے - گورنمنٹ کے قانون پر جو نکتہ چینیان ہوتی ہے وہ ابھی حالت طفلی مین ہے -

اول نکتہ چینیون کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ جو امور واقعی ہم جمع کرکے عوام مین مشتہر کرتے ہین اونکی خوب چھان بین کرکے یہ تو دیکھ لین کہ وہ سچ بھی ہین یا نہین - رائین جو اعلان کرتے ہین متعصبانہ یک طرفہ تو نہین ہین - تحریر شریفانہ اختیار کرنی چاہئے کہ جبکا کچھ اثر ہو نہ یہ کہ شہد سے کالنا - حکام پر بدنیتی کے الزام لگانے سے احتراز چاہئے (۶) اخبارون کے خریدار اور پڑھنے والے - ان اخبارون کے اجراکو قیام نہین بعض کی عمر تو ایسی تھوڑی ہوتی ہے جیسے بچے ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی مرجاتے ہین ایسے ہی وہ پریس کے قالب سے نکلتے ہی ختم ہوجاتے ہین - ہرسال نئے اخبار جاری ہوتے ہین اور پرانے بند - بہت سے اشتہار دیکھنے مین آتے ہین کہ ایک نیا اخبار نکلتا ہے اور بہت سی باتین ایسی بیان ہوتی ہین کہ جنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیا اخبار درحقیقت ہوگا مگر جب یہ نکلتا ہے تو وہی پرانے اخبارون کی طرز کا - کوئی کام وہ نہین کرتا جو پہلے اخبارون نے نہ کیا ہو - اسلئے اسکو نیا کہنا تو غلط ہے مگر یہ کہنا سچ ہے کہ کوئی مردہ اخبار قبر مین سے کفن پھاڑ کے نکل آیا ہے - ہندوستان مین

تیس کرور آدمیون کی آبادی مین کل اخبارون کے پرچے لاکھہ ڈیڑہ لاکھہ سال بہر مین تقسیم ہوتے ہون گے۔ اوسط ہر اخبار کی قیمت وصول ہونے کا پچاس روپیے ماہوار سے زیادہ نہ ہوگا۔ مہذب قومون کے جتنے اغراض اخبارون سے متعلق ہوتے ہین وہ ہندوستان مین نہین ہین۔ نہ یہان کے لوگ انتظام ملکی مین شرکت رکھتے ہین کہ اسکے لئے اخبار پڑہین۔ نہ یہان کے لوگون کی تجارت وغیرہ کو ایسی وسعت ہو کہ اوسکے واسطے اخبارون کو دیکہین۔ ہندوستان کی تجارت جن لوگون کے ہاتہہ مین ہے وہ تو اخبار کا پڑہنا ہی نہین جانتے۔ اور اس قسم کی تجارت کرتے ہین کہ اُن اخبارون سے کوئی فائدہ نہین اوٹہا سکتے۔ ہندوستانیون کے دوست آشنا غیر ملکون مین پہیلے ہوئے ہین اور جہازون مین بیٹہے ہوئے سفر کر رہے ہین؛ اور ان ملکون کی خبر سننے کے شایق ہون۔ غرض جو کچہہ یہان کے حالات ہین اون مین اخبارون سے وہ فائدے حاصل نہین کر سکتے جو مہذب ملکون مین لوگ اوٹہاتے ہین۔ نہ یہان کے لوگون کو اخبار کا اعتبار رہے۔ اکثر آدمی ان کو جہوٹا جانتے ہین۔ یہ سبب ہی کہ مہذب ملکون کا سا شوق اس ملک مین ایسا نہین ہو سکتا کہ ہلواہا ایک ہاتہہ سے ہل چلاتا ہے دوسرے ہاتہہ مین اخبار رکھکر پڑہتا ہے۔ کوچبین اخبار خریدتا ہے اور گاڑی ہانکتا ہے۔ جب سواری کو اوتارتا ہے تو اخبار کو پڑہتا ہے۔ ایک مزدور اخبار لے لیتا ہے کہ اوس سے روح کو علمی غذا پہونچائے اور اپنے بیکار وقت کو اس شغل مین پورا کرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان مین

جتنے اخبار نکلتے ہین وہ ضرورت ملک سے زیادہ ہین اسلئے اونکی بڑی خوار ہے - ایسے خریدار اخبار کے کم ہونگے جو اشتہار کے موافق وقت پر قیمت بہیجدیتے ہونگے - بعض رحم دل فیاض پر ہیں اور اڈیٹر کو حاجت مند سمجھکر قیمت بہیجدیتے ہین - بعض قیمت وقت موعود پر تو نہین بہیجتے مگر تقاضے پر تقاضا کیئے تو وہ اپنے وعدے کے موافق قیمت ارسال کرتے ہین - بعض خریدار قیمت ایک سال کی پیشگی بہیجکر برسون ہفتہ وار اخبار مین اپنا ذکر چہپوانا چاہتے ہین - اور اپنے نام کے ساتہہ بڑے بڑے آداب القاب لکھوا تے ہین - بعض خریدارون سے اخبار کی قیمت جب طلب کیجئے تو اوسمین وہ چون و چرا بہت کرینگے مگر کچہہ نہین دینگے - بعض خریدار ایک پیسے کے کارڈ پر درخواست اخبار بہیجدینگے - پہر پہوٹی کوڑی نہین دینگے اور لوگون مین اپنی تعریف کرینگے کہ ہم ایک پیسے مین سال بہر تک اخبار پڑہتے ہین - غرض جتنے اخبار مفت ضایع جاتے ہین - اوتنے قیمت پر نہین بکتے - اور اکثر اخبار کی قدر نہین کرتے - جو کوئی ان کی ریاست مین اخبار بہیجدیتا ہے اوسکو یہ جانتے ہین کہ وہ ہم سے دس پندرہ روپے سالانہ بہت مانگتا ہے - اخبار کو اوس قیمت کا معاوضہ نہین سمجھتے - ان کے یہان تو اخبار پڑہنے چہٹ ہی کوئی نہین اور مارنا - ترتیب سے رکہنا تو وہ جانتے ہی نہین -

(۷) اخبارون کی کارسپانڈنسی اور اڈیٹرون کی مالی حالت

اخبار مین جب ساری خوبیان پیدا ہوتی ہین کہ اسکے مختلف لکھنے والے بڑے اہل علم و فضل و صاحب تحصیل ہون - ایک لایق آدمی سے ~~پیسے~~ مختلف مضامین کہ وہ مختلف طبایع کو

کو پسند ہوں نہیں لکھے جا سکتے۔ یہاں کے اخبار والوں میں اتنا تو مقدور نہیں کہ کارسپانڈنٹ کو روپیہ دیکر مضمون لکھائیں۔ مفت کام ملا جاتا ہے۔ ملنا سلئے ان کے کارسپانڈنٹ بھی ایسے ہی کم عقل اور کم علم ہوتے ہیں کہ بیٹھے بیٹھے ہاتھ میں قلم اوٹھایا۔ کاغذ کا روپشت سیاہ کیا۔ ڈاک حنا اوق میں بیرنگ روانہ کیا۔ اسکے عوض میں اخبار آگیا۔ ان خطوط کے مضامین اکثر یہ ہوتے ہیں کہ کچہہ معمولی خبریں۔ کچہہ اپنے ذاتی معاملات۔ کچہہ اپنے دوستوں کی تعریف دشمنوں کی مذلت۔ کچہہ بیجا اعتراضات۔ اڈیٹر اکثر مفلس ہوتے ہیں یا تو وہ خود ہی اخبار کے مالک ہوتے ہیں یا کسی مالک مطبع کے پندرہ بیس اور زیادہ تیس چالیس روپلے کے نوکر ہوتے ہیں۔ انگریزی پڑہے ہوئے تو ترجمہ کرنے لگے۔ فارسی پڑہے ہوئے تو کچہہ نظم و نثر کے مضامین لکھنے لگے۔ جو اڈیٹر خود مالک مطبع ہوتے ہیں اون کا حال یہ ہے کہ بہت سے رئیسوں کے پاس اخبار بے طلب بھیجتے ہیں۔ کوئی رئیس آنکھوں کا اندہا گانٹھہ کا پورا مل گیا اور اوسکو یہ شوق ہوا کہ میں اپنی ستایش و مدح کو اخبار کے ذریعے سے تمام ملک میں پہیلاؤں اور اپنے کاموں کی تعریف کراؤں تو وہ ان سے سال بھر میں ایسا سلوک کر دیتا ہے کہ ان کے کتنے کی روٹیاں چل جاتی ہیں۔ اگر کوئی نہ ملا خوشامد و آمد سے اتنے اخباروں کی قیمت وصول ہو جاتی ہے کہ کام چلا جاتا ہے روٹی کا کام ملا جاتا ہے۔ اکثر رئیسوں کے یہاں شادی بیاہ سے منذ نشینی اور اور رسوم میں بھی اڈیٹر میں بھکر اڈیٹر صاحب جا موجود

ہوتے ہین - اگر طبیعت موزون ہے تو قصیدۂ تہنیت یا تاریخ یا کوئی قطع کہکر لیجاتے ہین - جہان بہاٹون مراثیون اور اسی قسم کے اور آدمیونکو کچھہ ملتا ہے اوسی بد سے انکو بہی ملجاتا ہے بعض اڈیٹر و تنگ ہوئے تو شہدون کی طرح انہون نے کچھہ لے لیا - ان اڈیٹرون کا شیوہ اور رویہ بہی ہوتا ہی کہ وہ ضلع اور پولیس کے مرتشی اہلکارون سے اپنا سالجہا لڑا لیتے ہین - جس مقدمے مین ان کو معلوم ہوا کہ اسقدر روپیہ رشوت مین لیا گیا ہی اوسکو خود زبانی جاکر کہدیا یا بتحریری لکھہ بہیجا کر سالجہا عنایت ہو لیکن اب کی ہفتہ کے اندر اخبار مین یہ تحریر شامل ہوگی - کوئی ڈرپوک اہلکار ہوئے تو کچھہ اونہون نے دیدیا ورنہ پہر لڑائی شروع ہوئی - غرض اخبارون کی اڈیٹری کا پیشہ ایسی حالتون کے سبب سے معزز نہین سمجھا جاتا - بدمعاشی یا گدائی کا سمجھا جاتا ہے - بعض ضلع ایسے ہین کہ اون مین کوئی اڈیٹر اخبار ایسا نہین جسے اخبار نکالنے کے پہلے یا پیچھے جیلخانہ نہ دیکھا ہو - ہر سال سن لو دو چار اخبار کے اڈیٹر قید ہوئے یا اونپر جرمانہ ہوا - انکی آزادی بدنیتی کے ساتھہ اسقدر مین پھنساتی ہے - بدتہذیبی اونپر یہ آفت لاتی ہے - اکثر حکام ان کی اس غیر مہذب آزادی کے دشمن ہو جاتے ہین - اکثر اخبار تو ایسے ہی ہین جیسے کہ ہمنے بیان کئے کہ اون مین سوا بہتان اور افترا اور کذب صدق نما کے کچھہ اور نہین ہوتا - مگر بعض اخبار مستثنیٰ بہی ہین اون مین وہ سارہی خوبیان پائی جاتی ہین جو مہذب ملکون کے اونے درجہ کے اخبارون مین ہوتی ہین - اڈیٹری ان کے لایق ہوتے ہین اور وہ دل سے ملک کو فائدہ پہونچانا

چاہتے ہین - مگر حکم کثرت پر ہوتا ہی -

(۴) یہ مرض تو تھوڑا بہت تمام دنیا کے اخبارون کے اڈیٹرون سے چپکا ہوا ہی کہ جیسے شاعر کو ضرور ہے کہ روز شعر کہا کرے - ایسے ہی ان اڈیٹرون کو لازم ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے واقعات کو واقعات اور حادثات عظیم بنایا کرین اور اس طرح تحریر کیا کرین کہ پڑھنے والون کے دل مشتاق رہا کرین کہ کل اخبار مین دیکھین [illegible] کی نسبت کیا خبر ہوتی ہے - اسی پر اخبار کے چلنے کا زیادہ دار و مدار ہوتا ہے - لکھنے والے اڈیٹرون کو یہ ملکہ ہوجاتا ہے کہ ذرا ذرا سی باتون پر وہ تحریرون کے طومار باندھ دیتے ہین - ایک بادشاہ کی سپاہ سرحد کی چھاونی مین کچھہ زیادہ ہوئی بس انہون نے اور [illegible] لکھنے لگانے شروع کئے کہ اس افزائش سپاہ کے یہ اسباب ہین اور یہ ہونیوالا ہے - اڈیٹر جب کوئی واقعہ واقع ہوتا ہے تو اوسکے اسباب اور نتایج بتلانے مین [illegible] خامہ فرسائی اور پیشین گوئیان کرتے ہین اور اوسکے جتنے پہلو [illegible] ہین کوئی نہ کوئی اڈیٹر اوسکو اختیار کرتا ہی - اب ظاہر ہے کہ کسی نہ کسی پہلو سے واقعہ کا خاتمہ ہوگا بس جسکی رائی کے موافق وہ واقعہ ہوگا اوسکو اپنی رائے پر افتخار ہوگا اور لوگون کو اخبارون کی تحریرون پر اعتبار ہوگا - مثلاً ان دنون مین سنی پور کا واقعہ پیش ہے - ایک اخبار نویس کہتا ہی کہ سنی پور کو [illegible] کرنا چاہیے دوسرا کہتا ہے کہ نہین اس ریاست کو قائم رکھنا چاہیے اور فلان فلان کو رئیس بنانا چاہیے - غرض اپنی سمجھ مین اس انتظام کی ہو سکتی ہین

وہ سب بیان کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کوئی نہ کوئی صورت انتظام
اختیار کرے گی جو کسی ایک اہلِ نظر کی رائے کے موافق ہوگی۔ پس اس کو اپنی
رائے پر ناز ہوگا۔ اور لوگ یہ جانیں گے کہ ہم نے گورنمنٹ کو انتظام بتلایا
مہذب ملکوں میں بعض مدبران ملکی جو اسکے علاوہ کی عالی دماغ اور روشن ضمیر
ہوتے ہیں وہ اس کی عزت نہیں کرتے۔ فقط

راقم
ذکاء اللہ

زمین

شروع میں زمین کی کیفیت۔ پرانے لوگ کہا کرتے ہیں کہ زمین چکی کے پاٹ کی کیطرح چپٹی اور بیل کے سینگوں پر قایم ہے۔ یہ خیال جاہلوں ہی کا نہیں ہے بلکہ پڑہے لکہوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ گو اس وہم کی اصل کسی قوم میں ہو لیکن مسلمان تو گول مثل گیند کے مانتے آئے ہیں چنانچہ نظامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۔

ہمان گوئے رامرد اختر شناس ـ به تشکل زمین مے نہد در قیاس

چو گوئے زمین شاہ مارا سپرد

بدین گوئے خواہیم از و گوئے برد

زمین کی اصل بیان کرنے میں یورپین محققین خیال کرتے ہیں کہ یہ ایک کرہ بے شمار چھوٹے چھوٹے ذروں کا ہے جو کہ سورج سے علیحدہ ہو کر تبدیل حالت گداختگی سے انجماد پذیر ہوئی ۔ یعنے اگلے زمانے میں زمین کی حالت عرق اور جسم کے بین بین یا غیر منجمدہ تہی اور یہی بیان جبکہ آیندہ وضاحت سے ذکر کیا جاوے گا زمین کی تشکل معہودہ کو ثابت کرے گا ۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ زمین بالکل گول نہیں بلکہ نارنگی نما یا بیضاوی تشکل کی ہے ۔

جبکہ ایک بیضاوی کرہ بڑے محور پر گھومتا ہے تو اوسکو انگریزی میں پرولیٹ (prolate) اور جب وہ کرہ چھوٹے محور پر گھومتا ہے تو اوسکو اوبلیٹ (oblate) کہتے ہیں اور چونکہ زمین چھوٹے محور پر پھرتی ہے لہذا اسکو بھی اوبلیٹ کہتے ہیں۔ کرہ زمین خط استوا پر ابھرا ہوا اور قطبین پر چپٹا ہے۔

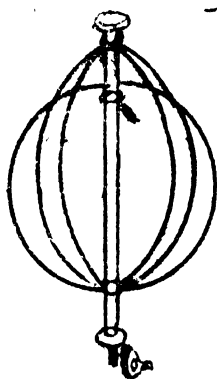
زمین کے قطروں کا طول اور نسبتیں ذیل میں درج ہیں۔

خط استوا کا قطر	۷۹۲۵،۶ میل
قطبی قطر	۷۸۹۹،۲ 〃
فرق	۲۶،۲ 〃
نسبت قطروں میں	۳۰۰ : ۲۹۹

تمثیل ذیل سے اگر زمین کی حالت گداختہ پائی جاوے تو بیضاوی ہونے کا ثبوت آسانی سے ہو سکتا ہے اور نیز نتیجہ ان مثالوں کا حرکت روزانہ کی سمجھنے میں مدد دے گا۔

(۱) اگر ایک قطرہ تیل کا پانی کے گلاس میں ڈالا جاوے تو وہ قطرہ پانی میں بالکل کرہ زمین سے عالم کائنات میں مشابہ ہے اگر اس قطرے کو آہستہ آہستہ جلدی جلدی گھماویں تو اوس قطرے کی شکل بیضاوی ہو جائے گی

(۲) ایک، لوہے کی شلاخ مرکز پر پھرنے والی میز مین قایم کرو اور اوس شلاخ کے سرہ زیرین مین تین چار تار لوہے کے لگاؤ اور اوسکے سرے کی طرف ایک چھلے مین جوکہ اوپر نیچے ہوسکتا ہے لگاؤ جبکہ یہ آلہ گھومایا جاوے تو اوپر کا چھلا نیچے کو اوترنے لگے گا اور بیضوی سے ہوتا جاوے گا اور جسقدر جلدی پھرےگا ایک چیز کا بنا ہوا معلوم ہوگا۔



انجاد یا سنگینی زمین۔ منجمون نے اندازہ کیا ہے کہ کرہ زمین ہم قامت کرہ پانی سے ۵ ½ گونہ بھاری ہے لیکن اوسط وزن اون اجزا کا جنسے زمین کے اوپر کے بالائی حصے یا ٹیلے مرکب ہین قریب تین کے ہے اسلیئے زمین کی اندرونی تہ تین زیادہ بھاری ہین۔ یا اندرونی اجزا بہ مقابلہ بیرونی اجزا کے زیادہ بھاری ہین اور اسکا سبب یہی ہے کہ پہاڑون اور ٹیلون کا جنسے سطح زمین مرکب ہے بڑا بوجھ اوٹھانا بوجھ پڑتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ زمین کی اندرونی چٹانین اوندہین دبانے سے جو سطح زمین پر پائی جاتی ہین مرکب ہین لیکن کثرت وزن سے وہ بوجھل

ہوگئیں - اور کچھ محققوں کا خیال ہے کہ زمین کی اندرونی دہاتین نی نفسہ بھاری ہیں - اور وہ دہاتیں جو کہ زمین سے بذریعہ آتش فشاں پہاڑوں کے نکلتی ہیں اون دہاتوں سے جنسے شہاب ثاقب مرکب ہوتے ہیں مشابہ ہیں -

زمین کے اندر کی گرمی - اگرچہ اندر نیچے زمین میں تھرمامیٹر دفن کر دیا جاوے تو اوسمیں ایسا ہی تبدیلی رفت اور موسم سے ہوتی رہے گی جیسا کہ سطح زمین پر ہوا کرتی ہے لیکن زیادہ نیچے ایک خاص قسم کی تبدیلی سے وہ ہو جاتی ہے - انگلستان میں پچاس فیٹ نیچے ہمیشہ گرمی اور سردی کی حالت یکساں رہتی ہے اور یہ تقریباً مساوی اوسط ٹیمپریچر سطح زمین کے ہے - زمین کے نیچے ہر ایک ۶۰ فیٹ گہرایے میں ایک ڈگری فارن ہیٹ تھرمامیٹر کا پارہ اوپر کو چڑھتا ہے یا ہر ایک میل زمین میں نیچے اوترنے پر ۸۸ درجہ پارہ اوسی تھرمامیٹر میں چڑھتا ہے - اس امر کا بارہا تجربہ زمین کے برمانے اور مصنوعی کنوین سے ہوتا ہے - پیرس میں ایک مصنوعی کنواں جو کہ ۱۸۰۰ فیٹ گہرا ہے اوسمیں پانی ۸۲ درجہ پر ہے اور اون گرم چشموں میں جو انگلستان میں قریب باتھ کے نکلتے ہیں پانی ۱۲۰ درجہ تک پایا گیا ہے -

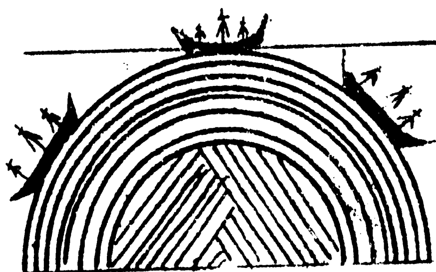
اگرچہ بیانات مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ زمین کے نیچے تدریجی

گرمی بڑہتی جاتی ہے لیکن اندر سے زمین بالکل گداختہ نہین۔ کیونکہ اگر ہر ایک ۶۰ فیٹ پر ایک درجہ گرمی بڑہے تو لازم آتا ہے کہ چالیس یا پچاس میل نیچے جاکر پر اسقدر گرمی ہوجاوے کہ سخت سے سخت دہات کے گلانے کو کافی ہو۔ مگر اسقدر گہرائی پر بے انداز بوجہہ زمین کا ہوتا ہے اور دہاتون کو حالت گداختگی مین نہین آنے دیتا۔ کیونکہ گلی ہوئی چیز زیادہ جگہ چاہتی ہے اور بوجہہ اوسکو دباتا ہے اسلیئے وہ دہاتین اپنی اصلی صورت مین رہتی ہین اور جہان کہ زمین کے نیچے کہو ہے اور غار ہین دہان بالکل گلی ہوئی ہین جیسا کہ وقتاً فوقتاً آتشی پہاڑون کے ذریعے سے باہر نکلتی ہین۔

اگرچہ اصلی شکل زمین کی بیضاوی ہے لیکن روزمرہ کی بول چال اور لکہنے پڑہنے مین کرۂ زمین یا زمین کی صورت گول کہلاتی ہے لہذا ہم بہی زمین کو آیندہ گول ہی کہین گے۔

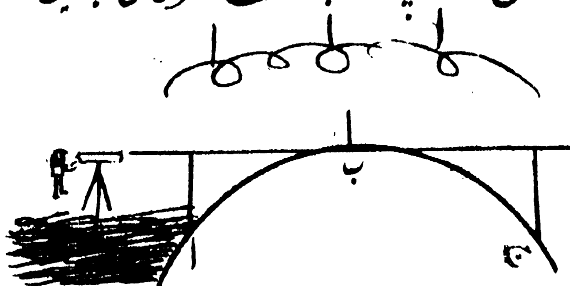
گولائی زمین کی دلائل جبکہ منجم بذریعہ دوربین کے۔ سورج چاند عطارد زہرہ مریخ مشتری وغیرہ کو دیکہتے ہین تو اونکو کرہ یا گرہ نما پاتے ہین اسلیئے ضرور ہے کہ زمین بہی اون کے ہم شکل ہو۔ لیکن مشابہت کو چہوڑ کر اور دلائل بہی زمین کے گول ہونے کے واسطے موجود ہین۔

اوّل فرض کرو کہ کوئی شخص سمندر کے کنارے پر رہتا ہے جبکہ سمندر مین جہاز روانہ ہوتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ نظرون سے غائب ہوجاتا ہے



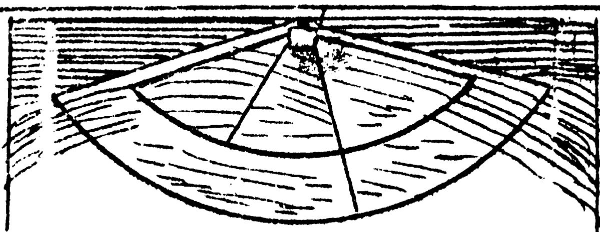
پہلے جہاز کے چمنی پھر اوپر کے حصے آخر کار سب سے بڑا مستول نظروں سے چھپ جاتا ہے۔ اور جب کبھی جہاز کنارے کی طرف آتا ہے تو سب سے پہلے اونچا حصہ اور پھر اوس سے نیچا اور علے ہذا القیاس بعد کو تمام جہاز معلوم ہونے لگتا ہے۔

دوم اگر لکڑیاں سطح سمندر پر ا ـ ب ـ ج کھڑی کی جاویں اور پھر



دوربین سے دیکھیں تو ا ج کے سرے غائب ہوں گے اور ب کا سرہ اوپر نظر آئے گا۔

سوم بقدر کہ آدمی اپنی گھڑی یا قایم ہونے کی جگہ کو بدلتا رہے گا اوتنا ہی



افقی دائرہ کی لمبائی چہوٹائی بلندی پر منحصر ہے

دائرہ افقی بدلتا رہتا ہے۔ اگر آدمی کی آنکھہ زمین سے ۶ فیٹ بلند ہوگی تو وہ اپنے چاروں طرف ۳ میل دیکھہ سکتا ہے یعنے ایک دائرہ افقی جسکا قطر ۶ میل ہے اوس دیکھنے والے کی زیر نظر ہے۔ اگر یہی شخص ایک منار پر چڑہ جاوے تو بہت بڑا دائرہ افقی بنے گا۔

چہارم۔ بہت سے جہازوں کے کپتان۔ میجی لارن۔ ڈریک۔ کوک وغیرہ وغیرہ زمین کے گرد ایک سمت کو جہاز لیکر روانہ ہوئے اور کچھہ عرصے کے بعد جہاں سے چلے تھے وہیں آگئے۔ کپتان کوک جبکہ جنوبی سمندر میں سفر کر رہا تھا جتنا کہ وہ جنوبی قطب کے نزدیک ہوتا گیا اوسیقدر چہوٹا دائرہ اوسکے سفر کا ہوا۔

دلایل جو کہ سماوی شکلوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱) اگر آسمان کے نصف کرۂ شمالی کو دیکھا جاوے تو ایک ستارہ نظر آوے گا یہ وہ ستارہ ہے جو کہ محور زمین کے مقابل ہونے کے سبب سے قطب شمالی کہلاتا ہے جتنا کہ ہم شمال کو بڑہتے ہیں تو وہ ستارے جو کہ ساکن ہوتے تھے متحرک معلوم ہوتے ہیں اور جتنا کہ جنوب کیطرف جاتے ہیں تو شمالی ستارے نظر نہ

غائب ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ خط استوا پر پہونچ جاوین - پھر خط استوا سے
جنوب کی طرف سفر کرین تو جنوبی ستارے جو دکھائی نہین دیتے تھے معلوم
ہونے لگتے ہین اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ شمال سے جنوب تک زمین گیند کی
طرح واقع ہے -

(۲) جتنا کہ کوئی شخص نصف النہار سے مغرب کو ہٹتا جاوے سورج اوتنا ہی دیر سے
طلوع کرے گا - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین مشرق کو چپٹی نہین اسلئے وہ
اوسطرف بھی گول شکل مین واقع ہے -

(۳) جبکہ کسوف یا خسوف ہوتا ہے تو زمین کا عکس ہمیشہ گول ہی ہوتا ہے اور یہ
خاصہ کسی شکل مین بجز کرہ کے نہین ہوسکتا ہے اسلئے زمین گول ہے -

زمین کی روزانہ حرکت - جبکہ ثابت ہوگیا کہ زمین ایک بڑا کرہ ہے
تو ہمارا موضع زمین سورج اور نیز دیگر ستارون کے تعلقات پر غور کرنے کا
مل جاتا ہے - جو جو سورج مین تغیرات ہوتے ہین وہ ایسے عام ہوگئے کہ صبح کو
مشرق کی سمت سے طلوع ہوکر بتدریج بلند ہونا اور پھر دوپہر کو چاند پر تیز
زمین پڑنا اور پھر مغرب کی طرف کو آہستہ آہستہ چلکر غروب ہونا کوئی تعجب
کی بات نہین سمجھی جاتی - عرف عام مین طلوع اور غروب سورج کے نکلنے اور
چھپنے کو کہتے ہین - لیکن فی الحقیقت یہ سب کچھ زمین کی گردش کی بدولت
ہے - جب زمین ۲۴ گھنٹے اور کچھ منٹ مین اپنے محور پر گھومتی ہے تو دن

اور رات پیدا ہوتے ہیں اسیطرح چاند اور ستارہ بھی شب کو طلوع اور غروب
ہوتے ہیں لیکن اس نکلنے اور چھپنے کی علت بھی سبب اول ہی ہے - تھوڑی
دیر کو یہ خیال کرو کہ ہم ریل گاڑی میں سفر کر رہے ہیں یا دخانی جہاز میں
بیٹھے ہیں اور وہ پانی میں چل رہا ہے - ذرا موری سے سر نکال کر دیکھو
تو درخت - تار کی بلیاں اور تمام بیرونی اجسام جو کہ اپنی اپنی جگہ پر قایم
ہیں بوجہ تیز رفتاری الٹے چلتے معلوم ہوتے ہیں - مگر یہ نظر کی غلطی ہے - اور
جہاز میں بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ جہاز میں ریل گاڑی کی سی نہ حرکت ہوتی
ہے نہ دھکے لگتے ہیں اسطرح ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم جس زمین پر آدمی
رہتے ہیں ساکن ہے - اور بیرونی اجسام (چاند سورج وغیرہ) متحرک ہیں
لیکن کامل فکر کے بعد دریافت ہوتا ہے کہ معاملہ برعکس ہے اور بیرونی اجسام
ساکن اور ہم سمت مخالف میں متحرک ہیں - بالفرض اگر یہ کہا جاوے کہ چاند سورج
اور سیارے ستارے روزانہ حرکت کرتے ہیں تو یہ ماننا پڑے گا کہ زمین مرکز
عالم ہے اور سب اجرام فلکی برابر رفتار رکھتے ہیں - لیکن یہ معلوم ہے
کہ سورج مریخ ارانس نیپچون اور چاند وغیرہ زمین سے نہایت ہی
مختلف فاصلوں پر واقع ہیں اور اس سے یہ قیاس ہی ہو سکتا ہے کہ یہ
اجسام زمین کے گرد مختلف اور متناسب رفتاروں سے گردش کریں - ایسے
قدرتی طور سے ہی خیال کرنا نہیں بلکہ یقین کر لینا صحیح ہے کہ زمین ر...

گردش کرتی ہی اور تمام اجرام فلکی یکے بعد دیگرے طلوع و غروب کریں اور چونکہ زمین مشرق سے مغرب کو نہایت صفائی سے چلتی ہے لہذا ہم کو محسوس نہیں ہوتی۔ چند وجوہ جو روزانہ حرکت زمین کی تائید کرتے ہیں ذیل میں مندرج ہیں۔

(۱) تمام اجرام فلکی جنہیں سوائے چند کے اتنے فاصلے پر ہیں کہ جسکا اندازہ سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہیں تو اون اجرام کے لئے اگر وے زمین کے گرد گھومیں ضرور ہے کہ خیال میں نہ آنے والی تیزی سے گردش کریں حالانکہ یہ قیاس کرنا کہ زمین اپنے محور پر گھومتی ہے بہت قرین قیاس اور امر ممکن ہی اور ۲۴ گھنٹے میں پوری حرکت کرلیتی ہے لہذا یہ امر تسلیم کرلینا دشوار نہیں ہے کہ اجرام سماوی نہیں بلکہ زمین روزانہ گردش کرتی ہے۔

(۲) تمام اجرام فلکی بظاہر وقت معینہ (۲۴ گھنٹے) میں ہمارے گرد پھرتی ہیں اگر یہ خیال کیا جاوے کہ وہ فضائے کائینات میں کسقدر منتشر ہیں اور ہر ایک دوسرے سے اور نیز زمین سے مختلف فاصلو نپر واقع ہیں کبھی خیال میں نہیں آسکتا کہ ایک ہی وقت میں سب اپنی گردشیں پوری کریں مگر یہ ایسی حالت میں ہو سکتا ہے جبکہ سورج قمر سیارے اور ثوابت ایک ہی کیلی سے جوڑے گئے ہوں لیکن اس جوڑ کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ زمین اپنے محور پر گھومتی ہے تو دفعتاً یہ مشکل حل ہو جاتی ہی

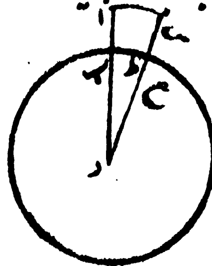
تو تمام اجسام فلکی ساکن اور زمین سمت مختلف مین چلتی نظر آتی ہے اور وہ یکے بعد دیگرے طلوع و غروب کرتے ایک ہی متناسب رفتارون سے معلوم ہوتے ہین (ایک دن رات مین)

(۳) بڑی تحقیقات اور پیمایش سے ثابت ہوچکا ہے کہ زمین خط استوا پر ابھری ہوئی اور قطبین پر چپٹی ہوئی ہے اور دونون قطرون مین ۲۶ میل کا تفاوت ہے - اور عالمان ترکیب دنیا نے بیان کیا ہے کہ ایسی شکل گداختہ کرہون کے گہومنے سے ہوتی ہے (جیساکہ اوپر بیان ہوا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اپنے محور پر حرکت کرتی ہے -

(۴) جبکہ اجرام فلکی کو جو سیارے کہلاتے ہین بڑی بڑی دوربینون سے مشاہدہ کرتے ہین تو وہ اپنے محور پر گہومتی نظر آتی ہین اسلئے یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ زمین مثل کرہائے دیگر کے اپنے محور پر گہومتی ہے -

زمین کی روزانہ گردش کے وجوہ تو بیان ہوچکے ذیل مین ثبوت جو تجربون سے معلوم ہوئے ہین درج ہین -

(۱) چونکہ منار کی چوٹی بہ نسبت بنیاد کے مرکز زمین سے زیادہ دور ہے

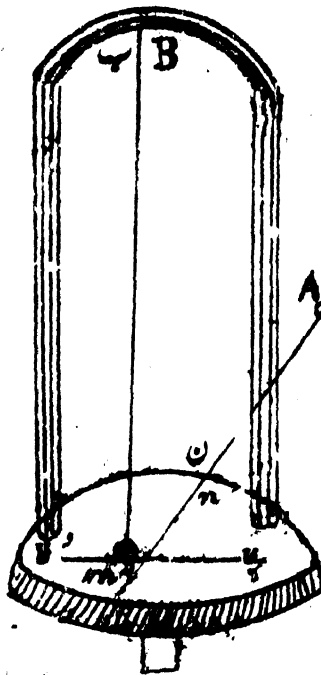


لہذا چوٹی بنیاد سے زیادہ فاصلہ ایک گردش مین طے کرتی ہے فرض کرو کہ ا - ب - منار ہی ا چوٹی - اور ب بنیاد ہے - وہ دائرہ جوکہ نصف قطر ا - د بناوے گا بڑا ہوگا - اوس دائرے سے جوکہ نصف قطر د - ب سے بنے گا - اسلئے ا بہ نسبت ب کے زیادہ گردش کرے گا چونکہ چوٹی اور بنیاد ایک وقت مین گردش کرتے ہین تو چوٹی کی رفتار زیادہ ہے - چونکہ زمین مشرق سے مغرب کو چلتی ہے تو منار کی چوٹی بہ نسبت بنیاد کے مغرب کو تیز چلتی ہے - اگر ڈھیلا منار کی چوٹی پر سے چھوڑا جاوے گا تو وہ منار کی بنیاد سے مغرب مشرق کو کچھ فاصلے پر گرے گا - جب چوٹی ط پر اور بنیاد ط پر ہنگی تو ڈھیلا ع پر گرے گا - یہ تجربہ ہمبرگ مین ۲۵۰ فیٹ کی بلندی پر کیا گیا اور ڈھیلا اپنی اصلی جگہ سے ۳۵ ر انچہ مشرق کو گرا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ گردش زمین کا نتیجہ ہے -

(۲) ایک لمبا تار یا دھاگہ لیکر کسی مکان کی چھت یا اور جگہ مین باندھ کر کچھ وزن نیچے لٹکاؤ اور پنڈلم بناؤ او سکے نیچے میز رکھکر پنڈلم کو پیچھے اور آگے ہلاؤ - اس امر کی احتیاط رکھنی چاہئے کہ پنڈلم داہنے یا بائین کو نہ سرکے - میز پر پنڈلم کی ہر حرکت کے انتہائی لگاتے جاؤ کچھ گھنٹون کے بعد یہ نشان نصف قوس کی شکل مین جس طرف کو گھڑی کی سوئیان چلتی ہین بنتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ میز گھومتی ہے یہ میز

بکے گھومنے کی علت غائی اور اس جگہ کا گھومنا اور اسکا سبب اول زمین کی گردش ہے۔

شکل ہذا کو دیکھو



میز پر جس میں و ہ اور م ا دو خط آپس میں تقاطع کرتے کھینچے گئے ہیں ایک پنڈلم ب سے لٹکایا ہے پنڈلم کو خط م ن میں ا تک لیجا کر چھوڑ دو اور اسکو پیچھے سکے خط م ن میں ہلنے دو کچھ عرصہ کے بعد پنڈلم کی حرکت ...

جگہ کو چھوڑکر د کا کی سمت ہوجاوے گی اور اسی طرح رفتہ رفتہ
اگر تمام رات دن لٹکا رہے تو پورا دائرہ بنجاوے گا - پنڈلم کی حرکت
کرہ شمالی مین گھڑی کی سوئیون کی سمت اور کرہ جنوبی مین اسکے
مخالف طرف کو حرکت کرے گا اس نتیجہ سے صاف ظاہر ہے کہ میز
پر دائرے کا بننا حرکت زمین کی وجہ سے ہوا -

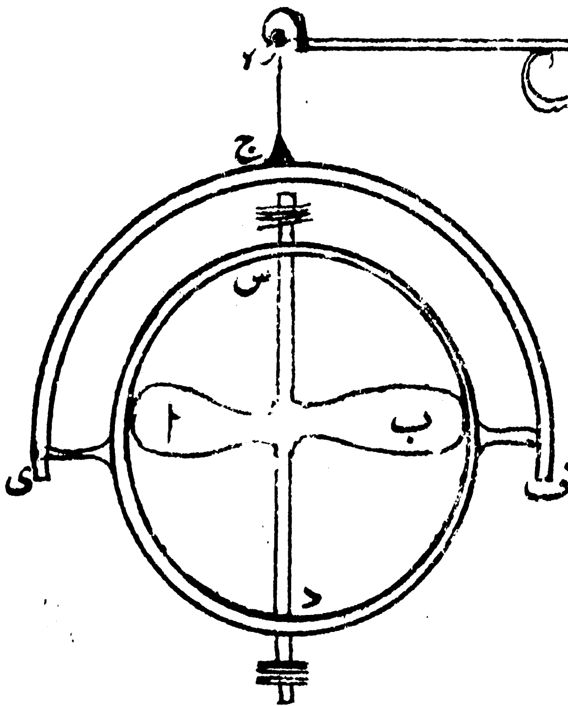
(۲) سب سے پہلے **فوکالٹ** فرانسیسی فلاسفر نے ۱۸۵۱ء
مین ایک پنڈلم ۲۱۰ فیٹ لمبا بناکر پیرس کی ایک قبہ مین لٹکایا اسکے
نیچے میز رکھکر اوسپر ریت پھیلا دیا اور پنڈلم وزن کے سرے مین ایک باریک
نوک لگائی - اسطرح ہر ایک حرکت کا نشان ریت پر منقش ہوتا گیا اور
تجربہ ہوا -

(۳) اوسی عقیل فرانسیسی فلاسفر نے ایک آلہ سے جسکو جاے رس کوپ کہتے
ہین تجربہ کے بعد زمین کی
روزانہ حرکت کو بدیہی طور
سے ثابت کردیا علامت کا
وزنی قرص د جہازی قطب نما
کے موافق اسطرح قایم کرو



اول قسم کا جای رس کوپ

کہ وہ تینوں سطحوں میں ہر ایک کے ساتھ زاویہ قایمہ میں صفائی سے
چل پھر سکے قرص محور کے قطبین س سَ چولوں میں جو کہ
س میں بنے ہیں کام کرتے ہیں اور یہ گردہ دوسرے محور پر جو کہ نصف
دایرہ ب ا بَ ... میں کام کرتا ہے لگا ہے جسمیں سمت الراس
کے نصف قطر کی پیدایش ہے دوسرا محور قایمہ ا کے سوراخ میں کام
کرتا ہے وہ قرص س سَ پر ایسے قرینے سے ترتیب دیا جاتا ہے
کہ وہ ... کا محور قایم ہوتا ہے اسلیئے س سَ ایک ہی سمت میں
رہیگا (مثل ہلتے ہوے پنڈلم کے) جبکہ قرص د گھومتا ہے بشرطیکہ
اوسپر کوئی طاقت سواے کشش زمین کے اثر نکرے اور کشش زمین کی
دور کرنے کے لیئے اونکے بناوٹ کی ترکیب کافی ہے قرص کو نہایت
تیزی سے گھمانے کے بعد س سَ کو کسی ستارہ کی طرف کردیا جاے
تو یہ س سَ اوسی سمت میں رہیگا جب تک کہ قرص گردش میں
رہیگا حالانکہ جو چیزیں کہ اوسکے قریب ہیں غیر سمت میں ہوجاوینگی
لیکن جبکہ وہ ایک مقررہ ستارہ کیطرف رہتا ہے تو محور س سَ
کی جگہ کی تبدیلی قریب کے چیزوں کی اصلی تبدیلی کی وجہ سے
ہوتی ہے اور یہ گردش زمین کا نتیجہ ہے۔



دوسری قسم کا جای رس کوپ

جای رس کوپ مین ایک قرص ہوتا ہے اور محور اوسکے ساتھ زاویہ قایمہ بناتا ہوا قرص کے مرکز مین گذرتا ہے اور محور آسانی سے ہر ایک سمت مین چل سکتا ہے وزنی قرص ا ب محور س د پر گردش کرتا ہے جو کہ ایک دہاتی گردہ پر قایم ہے اور یہ گردہ محور ی ف پر گھومتا ہے اور یہ محور دوسرے

دوسرے دنیا کی گردہ پر قایم ہوتا ہے اور وہ جس صورت مین تارہ ج
مین لٹکتا ہے گردش کرتا ہے اسطرح محور زمین د ہر سمت مین حرکت
کر سکتا ہے ۔ اور باقی عمل بیچ جانے زمین کوب کی مانند کرتا ہے
بیانات مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ زمین کے رات دن مین یا
۲۴ گھنٹے کے عرصے مین اپنے محور پر گردش پوری کر لینے کی وجہ سے
روزانہ طلوع و غروب چاند سورج اور دیگر ستارون کا ہوتا ہے ۔ فی الحقیقت
اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان خیالی محور پر جو کہ زمین کے بڑہے ہوئے
محور پر گردش کرتا ہے ۔ بادی النظر مین جو کہ آسمان زمین کی چار ون طرف
واقع ہے اور گھومتا ہے کبھی کبھی کرہ آسمانی کہلاتا ہے ۔

سالیانہ تغیرات جو صورت شمس مین واقع ہوتے ہین ۔

زمین کی حرکت سالانہ فرض کرلو کہ سورج زمین کے گرد حرکت کرتا ہے
اگر بہت راتون تک ستارون کو جو کہ غروب شمس کے وقت مغرب کی سمت
افق مین معلوم ہوتے ہین شاہد کیا جاوے جگہ بدلتے ہوے معلوم ہوتے
ہین ۔ جو ستارے کہ افق مین غروب شمس کے بعد نکلتے تھے سورج کے
چھپنے سے پہلے غروب ہوجاتے ہین اور دیگر ستارے جو افق سے کچھ
بلندی پر نکلتے تھے اب ٹھیک افق مین نکلنے لگتے ہین ۔ اگر مشرق کی
سمت کو دیکھا جاوے تو وہ ستارے جو کہ افق مین بعد غروب ہونے

سورج کے نکلنے تھے اب افق سے اوپر آسمان میں نظر آنے لگتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ ستارے بلند ہوتے ہوئے مغرب کی طرف کو غروب ہوتے ہیں اور اسیطرح وہ ستارے جو کہ پچھلے نظروں سے چھپ چکے تھے مشرق میں پھر نمودار ہوتے ہیں - یہ نتائج جب ہی حل ہو سکتے ہیں اگر خیال کیا جاوے کہ سورج مغرب سے مشرق کو آسمان کے گرد ستاروں میں ہوتا ہوا گذرتا ہے اور اس حرکت کو روزانہ حرکت سے کچھ تعلق نہیں یہ بہت آہستہ حرکت ہے جو کہ پورے سال میں تمام ہوتی ہے - اور یہ شمس کی بدیہی حرکت ہے جو کہ آسمان کے گرد ایک برس میں ہوتی ہے - تاہم خیال کرنا چاہیے کہ سورج کی ایک اور بدیہی حرکت زمین کے گرد مشرق سے مغرب کو ہے جو درحقیقت وہ زمین کی گردش مغرب سے مشرق کو تھی - اور جس سے یہ ظاہری سورج کی حرکت سمت مخالف کو یعنے مشرق سے مغرب کو بادی النظر میں معلوم ہوتی ہے - کیا سورج کی گردش اصلی ہے یا زمین کے گھومنے سے سورج کی حرکت کا خیال پیدا ہوتا ہے ؟ اس سوال کے جواب کے لئے ہمکو سوچنا چاہیے کہ کوئی ممکن حرکت زمین کی ہو سکتی ہے

نوٹ) جہاں کہیں اس بیان میں سال یا برس کا ذکر ہو رہا ہے وہاں سال شمسی سے مطلب ہے -

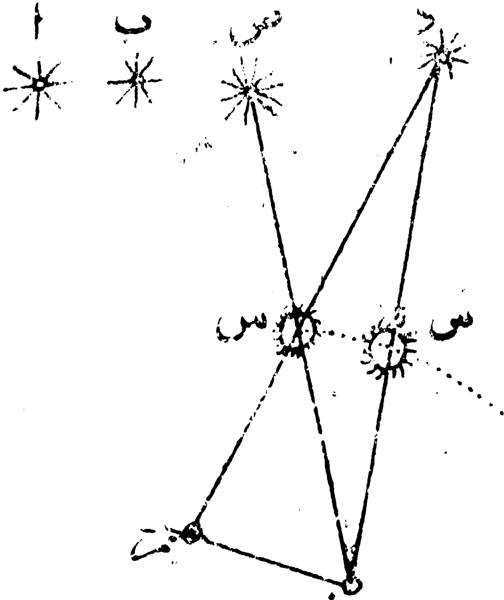
یا نہیں جس سے کہ سورج کی گردش کا تصور ہوتا ہے۔[1] زمین اپنے محور پر روزانہ حرکت کرتی ہے جسکے باعث سے سورج گھومتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن غور کرنا چاہیے کہ زمین کی یہ حرکت اپنے محور پر نہیں بلکہ سورج کے گرد ایک سال میں گردش کرتی ہے۔ اب زمین کی روزانہ حرکت کا ذکر چھوڑ کر سالانہ حرکت کا بیان کرینگے۔ پہلے خیال کرنا چاہیے کہ سورج آسمان میں زمین کے گرد ستاروں میں ہوکر چلتا ہے۔

فرض کرو کہ س سورج کی جگہ ز زمین کی جگہ اور ا۔ب۔ص۔ د۔ اون ستاروں کی جگہ ہیں جو کہ سورج[2] کے اوس طرف واقع ہیں (یہ ستارے سورج کی روشنی میں نظر نہ آوینگے لیکن وے اوس مقام پر ہیں جبکہ سورج آسمان کے اوس حصہ میں نہیں ہوتا معلوم ہوتے ہیں)

جبکہ آفتاب س پر ہوتا ہے تو وہ ص ستارے کے مقابل ہوگا اور کچھ دنوں کے بعد مشرق کی طرف حرکت کرکے س پر پہونچ جاتا ہے اور

[1] زمین اپنے محور پر ۲۴ گھنٹہ میں ایک مرتبہ گھومتی ہے اسکو روزانہ یا دولابی حرکت کہتے ہیں اور دائرہ پر آفتاب کے گرد ایک سال شمسی یعنی ۳۶۵ دن قریب ۶ گھنٹہ میں ایک مرتبہ گردش کرتی ہے اس حرکت کو سالانہ یا دوری حرکت کہتے ہیں پہلی حرکت سے دن اور رات اور حرکت ثانی سے تبدیلی موسم اور سال شمسی پیدا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ اسکی حرکت سے آفتاب کی گردش کی شکل بیضوی پیدا ہوتی ہے اسلئے کبھی کبھی اس حرکت کو حرکت بیضوی بھی کہتے ہیں [2] چونکہ علم ہیئت کی ترجمہ میں عام لوگ آفتاب بمقابلہ اقمار اور سیاروں کے استعمال کرتے اور روزمرہ کی زبان میں سورج کہتے ہیں لہذا دونوں لفظ اس مضمون میں بطور مرادف واقع ہوئے ہیں +

کے ستارے کے مقابل ہوتا ہے اور اسی طرح مشرق کو حرکت کرتا رہتا ہے یہاں تک



کہ سال بھر میں گرد گھوم کر پھر مقام س پر آجاتا ہے۔ لیکن سورج کی بڑی حرکت مساوی طور پر بیان ہوسکتی ہے۔ اگر آفتاب کو مقام ص پر قایم اور بجا سمجھے زمین کو سمت مخالف میں (مغرب کو) متحرک مانا جاوے جبکہ زمین مقام شا پر ہے سورج مقام س پر رہتا ہے ص کے مقابل میں اور جبکہ زمین شا اور سورج س پر ہے تو د کے مقابل دیکھا ہوتا ہے جبکہ زمین مغرب کی طرف کو شا سے شا کو حرکت کرتی ہے تو سورج مشرق کی سمت کو چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ستارہ ض کے مقابل رہے ستارہ

د کے مقابل میں ظہور ہوتا ہے اسطرح زمین کی اصلی حرکت مغرب کی سمت سورج کی حرکت مشرق کی جانب کو پیدا کرتی ہے اگر زمین اپنی حرکت ایک سال میں ختم کرے تو سورج آسمان کے گرد ایک سال میں گردش کرتا معلوم ہوتا ہے یہی کافی ہے اور اون نتائج سے جو کہ زمین کی روزانہ حرکت کے متعلق ہمین بیان کئے گئے بخوبی واضح ہے کہ زمین معہ اون تمام چیزون کے جو اوسپر واقع ہین حرکت کرتی ہے اور ہم اوسکو دریافت نہین کرسکتے - ایسا ہی زمین سالانہ سورج کے گرد پھر کر ختم کرتی ہے اور ہم محسوس نہین کرسکتے - اس حرکت کے واسطے بھی مثل سابق کے وجوہات اور ثبوت ذیل مین بیان کرینگے -

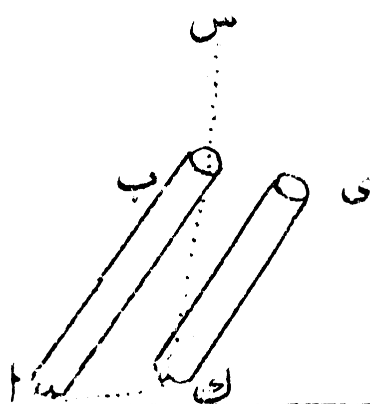
وجوہات جنسے سالانہ گردش زمین کا یقین ہوتا ہے

(۱) چونکہ آفتاب دس لاکھ گونہ سے زیادہ بہ نسبت زمین کے بڑا ہے تو یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ چھوٹی زمین بہت بڑے سورج کے گرد گھومی بہ نسبت اسکے کہ زمین کے گرد آفتاب گردش کرے -

(۲) پہلے سیارات کا ذکر کیا گیا ہے - یہ اجسام مثل ستارون کے نظر آتے ہین لیکن عرصے تک بغور دیکھنے کے بعد دریافت ہوا کہ یہ تمام ستارون کے درمیان خاص سمتون مین بے قاعدہ پھرتے ہین یعنے کبھی آگے بڑہجاتے ہین کبھی پیچھے ہٹتے ہین اور کبھی کسی خاص جگہ قایم ہوجاتے ہین اس قسم کے پانچ سیاری آنکھون سے بلا امداد دوربین کے نظر آتے ہین اور بہت سے دوربین

کی مدد سے دکھلائی دیتے ہین - منجملہ اون پانچ کے دو بذریعہ دوربین کے خاصکر دیکھنے کے قابل ہین کیونکہ اونکی ہیئت چاند کے مشابہ ہے اور کچھ عرصے کے بعد مثل کالے داغون کے سورج کے سامنے ہوکر گذرتے ہین - یہ تمام مخصوصیات گردش اور ہیئت کی آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہین - اگر مان لیا جاوے کہ یہ سیارے سورج کے گرد پھرتے ہین - چونکہ زمین بھی ایک سیارہ ہے یہ بھی مثل دیگر سیارون کے اپنے خاص فاصلے پر اور خاص وقت مین سفر کرتی ہے کسی اور قیاس سے سیارون کی صورتین بیان نہین کیجا سکتین لہذا درست معلوم ہوا ہے کہ زمین آفتاب کے گرد حرکت کرے اور یہی قیاس صحیح ہے -

کرہ زمین کی سالانہ حرکت کے لئے مثل روزانہ گردش کے کوئی ثبوت نہین ہوسکتا لہذا بیرونی اجسام پر نظر کرنی چاہئے ذیل کے ایک ثبوت ہین نور کی رفتار کی بابت سوال ہوسکتا ہے لیکن یہ رفتار آلات کی ذریعہ سے دریافت ہوجاتی ہے اور ایک سکنڈ مین ۱۸۶۰۰۰ میل نور کی رفتار ہے -



(۱) ثبوت اوّل[۱] روشنی کا عام راستے سے علیحدہ ہوجانا فرض کرو کہ ایک قطرہ پانی کا نلی یا نل کے درمیان سے اسطرح نیچے گرانا چاہتے ہین کہ وہ نلی اندر سے تر نہ ہو۔ اگر وہ نلی بلا حرکت ہی تو اوسکو ل م کی طرح قایم کرو اگر متحرک ہو تو ترچھی۔ اسطرح پر کہ قطرہ اوسکے اوپر کے سرے مین گرتا ہی جبکہ وہ مقام ا ب پر ہے اور نیچے کے سرہ ا پر قطرہ جب پہونچتا ہے جبکہ نلی مقام ل م پر پہونچ چکی ہی جسقدر نلی جلدی چلتی ہے اوسیقدر اوسکو ترچھی یا ٹیڑھی کرنا چاہتے تاکہ قطرے کے نیچے گرنے مین نلی تر نہ ہو اور یہی حالت ستارون کی روشنی کے بارے مین ہی اگر زمین ساکن ہوتی تو دوربین سیدھی قایم کیجاتین۔ لیکن چونکہ زمین متحرک ہی اسواسطے اونکو ٹیڑھا ستارونکے دیکھنے کے لیے کرتے ہین۔ تجربے سے معلوم ہوا ہی کہ سال بہر کے مختلف اوقات مین دوربینون کا ٹیڑھاپن بھی کم یا زیادہ ہوتا ہے اور وہ ستارے اپنے خاص دائرے مین گھومتے ہوے معلوم ہوتے ہین اور ان مشاہدات کی بدیہی حرکت زمین کی سالانہ گردش سے ظہور پذیر ہوتی ہے دوربین کے ٹیڑھے پن سے نور کی رفتار کو زمین کی رفتار سے مقابلہ کرتے ہین

[۱] اجرام سماوی کا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہوجانا جو اذیکی نور اسکی رفتار بحدود کی وجہ مشاہدہ کرنیوالون (چونکہ خود حرکت میں ہین) کو معلوم ہوتا ہی۔ روشنی کا عام راستہ سے علیحدہ ہوجانا کہلاتا ہی۔ اور انگریزی زبان مین اسکو Aberration of light کہتے ہین۔

چونکہ ہمکو نور کی رفتار معلوم ہے تو اوس سے زمین کی بھی رفتار اخذ کر لیتے ہین۔

(۲) ثبوت دوم۔ سالانہ گردش زمین کی مسئلہ کشش سے جسکو نیوٹن نے دریافت کیا ثابت ہوتی ہے اور وہ اسطرح پر ہے۔

"کہ ہر ایک ذرہ مادی اجسام کا ہر ایک دوسرے ذرہ"
"کو خاص طاقت سے کھینچتا ہے اور جسم کے ذرون کے"
"حاصل ضرب کے موافق طاقت مین تبادل مستقیم ہوتا ہے"
"اور تبادل معکوس اونکے بیچ کے فصل کے مربع کے"
"موافق ہوتا ہے"

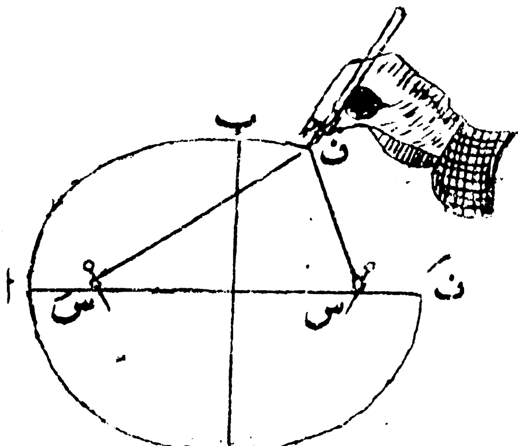
اس مسئلہ کی مدد سے یہی ثابت نہین ہوا کہ زمین سورج کے گرد پھرتی ہے بلکہ بے انتہا فائدہ اور امداد نظام شمسی کے مسائل حل کرنے مین ملی ہے زمین کا فاصلہ آفتاب سے آگے بیان کرینگے۔ مگر نور کی رفتار ثبوت اول مین ذکر ہوئی۔ ایک سال شمسی کے عرصے مین زمین آفتاب کے گرد دورہ ختم کر لیتی ہے۔ تب اسکو ایک اور ثبوت سمجھنا چاہئے جبکہ قیاس مشاہدے کے ساتھ پورے طور سے مطابق ہو

مدار زمین یا کسی سیارہ کا وہ دائرہ ہے جسمین کہ وہ اپنی گردش گرد اپنے آفتاب کے خاص وقت مین پوری کرے اور انگریزی مین اوسکو

آربٹ (Orbit) کہتے ہیں -

مدار زمین یہ ایک راستہ ہے جس میں زمین سالانہ گردش کرتی ہے اور ایک سطح میں واقع ہے اور تقریباً بہ شکل بیضوی ہے۔

بیضوی شکل بنانے کی تدبیر - کاغذ کے ٹکڑے میں دو پنیں لگاؤ اور ان میں ایک ڈورا باندھ کر اوس میں ایک پنسل باندھو اور پھر پنسل کو گھماؤ تو اوس سے شکل بیضوی ا - ب ف فَ پر بنے گی س سَ مرکز شکل بیضوی کے ہیں - اگر اس شکل کو زمین کا مدار مانا جاوے تو س سَ میں سے کسی ایک جگہ سورج کا مقام ہوگا - اس سے ظاہر ہے



کہ ہمیشہ زمین سورج سے برابر فصل پر نہیں رہتی جبکہ زمین سورج کے قریب ہوتی ہے تو اوسکو انگریزی میں پری ہلین (Perehelion)

اور جب زمین سورج سے دور ہوتی ہے تو اوسکو انگریزی میں اپہلین (aphelion) کہتے ہیں اور یہ صورتیں آفتاب اور زمین کی یکم جنوری اور یکم جولائی کو ہوتی ہے۔

مدار زمین کی بابت تین چیزوں کا خیال کرنا چاہیئے۔

(۱) وہ ایک سطح میں واقع ہے۔

(۲) وہ شکل بیضوی ہے اور سورج اوسکے کسی ایک مرکز کی جگہ میں ہوتا ہے۔

(۳) زمین رفتار اوسکے مدار پر ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی۔

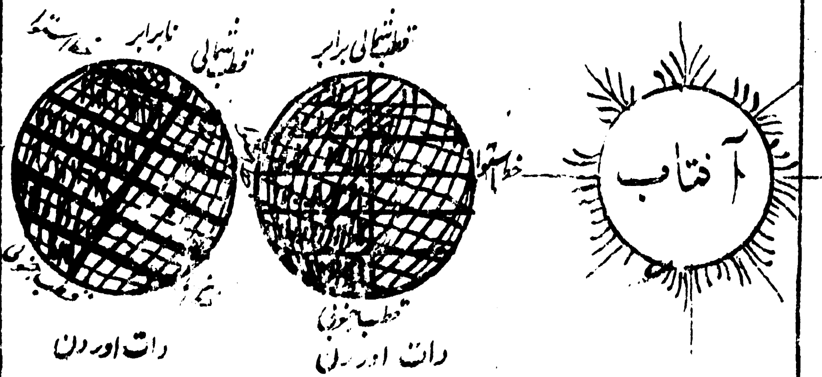
جبکہ زمین سورج سے دور ہوتی ہے تو اوسکا فصل ۹۴۶۰۰۰۰۰ میل ہوتا ہے اور جب آفتاب کے قریب ہوتی ہے تو اوسکی دوری ۹۱۱۰۰۰۰۰ میل ہوتی ہے اور اوسط فصل ۹۲۵۰۰۰۰۰ میل ہے۔

زمین کے روزانہ اور سالانہ حرکت کے نتائج

ان حرکات سے سیاروں اور ستاروں کے طلوع اور غروب پر بڑا اثر ہوتا ہے چونکہ یہ بیان نظام شمسی سے زیادہ متعلق ہے اور ہمکو صرف زمین کی بابت ذکر کرنا ہے لہذا طول عمل سے درگذر کرکے اصلی مطلب کیطرف رجوع کرکر مختصر ذکر رات دن اور تبدیلی موسم کا بیان کرتے ہیں۔

رات دن چونکہ زمین اپنے محور پر ۲۴ گھنٹے میں ایک مرتبہ گھومتی ہے اوسکو روزانہ اور دولابی حرکت کہتے ہین - اسی سے رات اور دن پیدا ہوتے ہین - جو حصہ زمین کا سورج کے سامنے ہوتا ہے وہ روشن اور جو دوسری طرف ہوتا ہے وہ حصہ تاریک ہوتا ہے - اسکے مثال یہ ہے کہ ایک گیند چراغ کے سامنے لٹکا کر پھرانے سے ظاہر ہوتی ہے اور ذیل کی ایک شکل مین کرہ کا نصف حصہ تاریک اور دوسرا نصف روشن ہے جو حصہ زمین کا آفتاب کے سامنے سے ہٹتا جاوے گا تاریک ہوتا جاوے گا اور جو آفتاب کے روبرو آتا ہے روشن ہوتا جاتا ہے اور یہی باعث ہے کہ کہین صبح ہے اور کہین شام کہین دوپہر ہے اور کہین آدھی رات -

یہ ظاہر ہے کہ اگر زمین ایسی جگہ مین ہو جہانکہ محور زمین کا شمالی کرہ سورج کی سمت مین جھکا ہو تو شمالی نصف کرہ مین دن بہ نسبت رات کے



بڑے ہوں گے جبکہ راتین جنوبی نصف کرہ مین بہ نسبت دنون کے بڑی ہونگی جبکہ زمین کا جنوبی قطب سورج کیطرف جھکتا ہے تو نتیجہ برعکس ہوتا ہے -

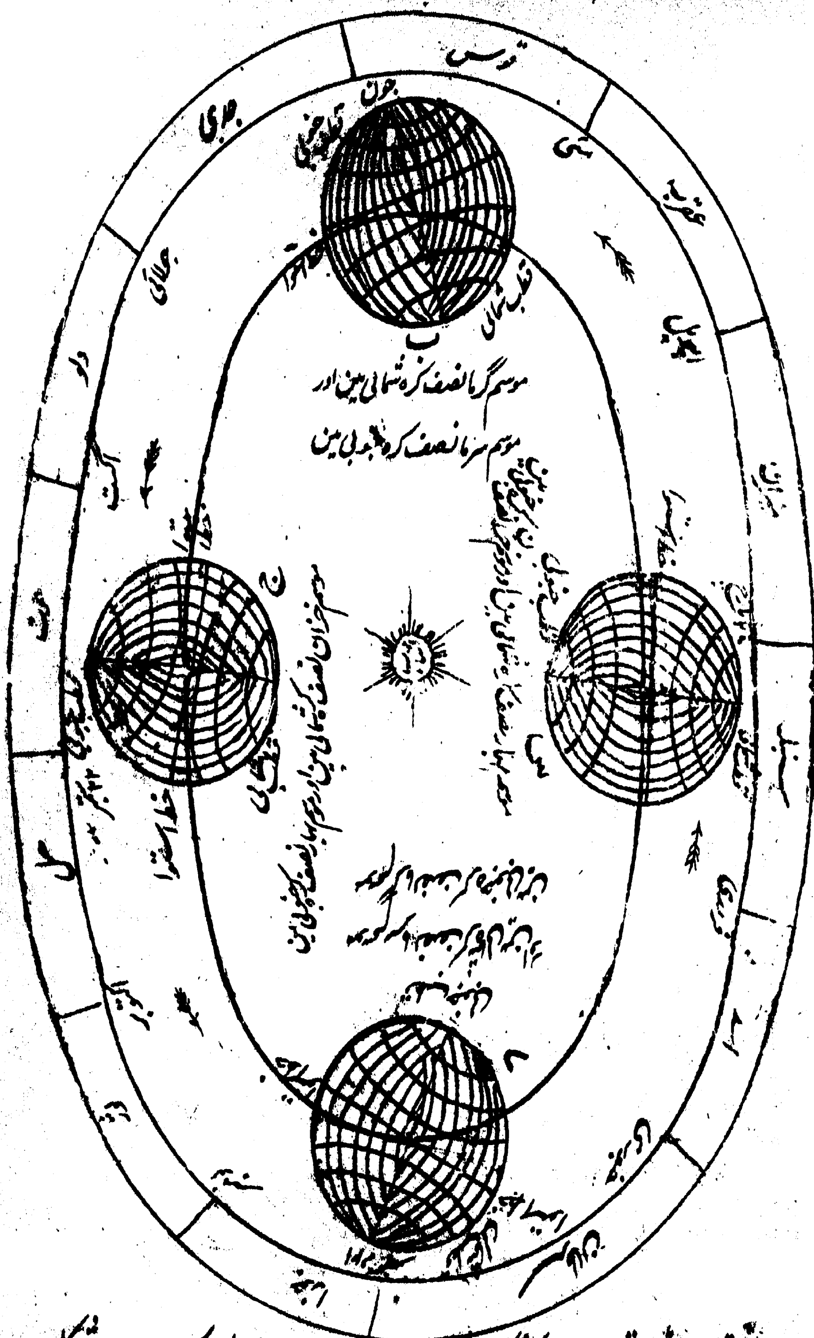
موسم موسمون کی تبدیلی اور کمی بیشی ساعات اوزون کا سبب و ہند

محور زمین بصورت عمود نہین بلکہ آفتاب کی طرف ۲۳ ½ درجہ جھکا رہتا ہے - ۲۱ رجون کو جسوقت کا نام علم ہیئت مین حد الشمس ہے قطب شمالی آفتاب کے محاذی ہوتا ہے لہذا نصف کرہ شمالی مین روشنی آفتاب کی پہونچتی ہے اور تمام منطقہ[۱] مبرودہ شمالی روشن ہوجاتا ہے اور باوجود زمین کی حرکت روزانہ کے اس تمام حصہ مین روشنی ہروقت موجود رہتی ہے تا وقتیکہ یہ شکل بدل نہ جائے اور واضح رہے کہ جب منطقہ مبرودہ شمالی مین یہ کیفیت ہوتی ہے تو منطقہ مبرودہ جنوبی بالکل تاریک اور سیاہ ہوجاتا ہے اسلئے کہ وہ آفتاب سے مطلق آڑمین ہوجاتا ہے۔ یہ

---

[۱] زمین باعتبار گرمی اور سردی کے پانچ منطقون مین منقسم کی گئی ہے - اول منطقہ حارہ یا نہ جو کہ خطوط جدی اور سرطان کے درمیان واقع ہے - دوم وسوم منطقہ معتدلہ جو خط جدی یا سرطان اور دوایر قطبی کے درمیان واقع ہے - اور شمالی منطقہ کو منطقہ معتدلہ شمالی اور جنوبی کو جنوبی کہتے ہین - چہارم اور پنجم جو دوائر قطبی اور قطبون کے درمیان واقع ہین مثلاً وہ منطقہ جو شمالی دائرہ کے اندر ہے منطقہ مبرودہ شمالی کہلاتا ہے اور جو منطقہ جنوبی دائرہ کے اندر ہے منطقہ مبرودہ جنوبی کہلاتا ہے -

... ہے ... اس کرہ میں ان دنوں اور



راتیں چھوٹی ہوتی ہیں جیسا کہ شکل ب سے ظاہر ہے۔ اب فرض کرو کہ زمین اس شکل

انتہائی گرمی میں ہوتی ہے جب کہ وہاں سے حرکت کرکے گرد آفتاب کے چلکر (باد رکہا جاتا ہے
اور ہمیشہ ایک جانب مایل رہنے کا اپنے مدار کے مربع کو طے کر چکی ہے اور ۲۲ ستمبر کو نقطہ
اعتدال ربیعی پر پہونچتی ہے۔ تب آفتاب ایک قطب سے دوسرے قطب تک برابر چمکتا ہے
اس وقت میں رات اور دن برابر ہوتے ہیں۔ یہ نصف کرہ شمالی کا موسم خزان ہے جیسا کہ شکل
ج سے ظاہر ہے۔ لیکن جب زمین اس مقام سے آگے بڑھتی ہے تب قطب شمالی پر اندھیرا
شروع ہوتا ہے اور قطب جنوبی پر روشنی اور یہ تبدیلی آہستہ آہستہ زمین کی حرکت
بموجب ہوتی رہتی ہے اور قطب شمالی کے ملکوں میں جہاں دن ہی دن تھا چھوٹی راتیں ہونا شروع
ہو جاتی ہیں اور قطب جنوبی روشنی آفتاب سے جسقدر کامیابی حاصل کرنے لگتا ہے جسقدر زمین اپنے
مدار پر راہ طے کرتی ہوئی آگے جاتی ہے اور جسقدر تمام نصف کرہ شمالی میں دن چھوٹے اور راتیں بڑی
ہو جاتی ہیں یہانتک کہ ۲۱ دسمبر کو راس الجدی پر پہونچتی ہے اور اسوقت تمام منطقہ سرد شمالی ۲۳½
درجہ تک تاریک ہو جاتا ہے اور منطقہ سرد جنوبی ۲۳½ درجہ تک روشن ہو جاتا ہے اور یہاں اب
رات ہونا موقوف ہو جاتی ہے اور اسوقتمین نصف کرہ شمالی میں راتیں چھوٹی اور دن بڑے
ہونے لگتے ہیں یہ نصف کرہ شمالی کا موسم سرما ہوتا ہے جیسا کہ شکل د سے ظاہر ہے زمین کی کیفیت
اپنے دوسرے مدار طے کرنیکے وقت نصف کرہ جنوبی میں ویسی ہی ہوتی ہے جیسے ہم ابھی
نصف کرہ شمالی کی نسبت بیان کر چکے ہیں جب زمین ۲ تاریخ کو اپنا ایک اور چوتھائی حصہ طے
کر چکی ہے تو یہاں پھر دن اور رات تمام کرہ میں برابر ہوتے ہیں اور یہ نصف کرہ شمالی
کے بہار ہے جیسا کہ شکل ب میں پایا جاتا ہے علاوہ اسکے آفتاب کی زمین پر کم اور زیادہ رہنے
پر بھی زیادتی اور کمی گرمی اور جاڑے کی منحصر ہے۔ نقشہ حرکت زمین اور فصلوں کا شکل ہاے مین
ملاحظہ کرو فقط

راقم سید آقا حیدر موسوی

اشتہارات

دکن کا نامی دواخانہ

آج بازار میں جیسے کچھ دوا ملتی ہے وہ صاف و صاف کہ آئینہ نما ملتی ہے + دل پہ چھپاتا ہے دوا کی لطافت کا اثر دیکھتے ہی سینے پر ہونکو شفا ملتی ہے -: حمد و ثنا و ستائش مطلق کو سزاوار ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو ودیعت [illegible] عطا کی اور درود و سلام اوسکے حبیب کو زیبا ہے جسنے مریضان ضلالت کو شربت اسلام پلا کر صحت بخشی - اما بعد بر خاص و عام پر روشن ہو کہ ہمارا یہ دواخانہ فی زمانا معدن و مخزن ادویہ مفردہ و مرکبہ ہے جو عرصہ [illegible] سال سے ۱۲۹۲ھ سے اس شہر میں جاری ہے - دنیا کی ہر قسم کی ادویات تیار موجود ہیں مہارت و تجربہ کامل بلکہ [illegible] کفایت و احتیاط و صفائی میں لاثانی چنانچہ ہمارے دعوے پر سندہائے و سارٹیفکیٹ متعدد قدردانوں کی دلیل ہیں اگرچہ اب یہ دواخانہ ایسا مشہور ہے کہ اشتہار کی کچھ حاجت نہیں مگر بغرض اسکے کہ سیاح و نووارد و یا فرودگاہ اندرون و بیرون بلدہ بر وقت ضرورت متمسک ہوں مشتہر کیا گیا - اگر کسی صاحب کو کسی قسم کی ادویہ مرکب کی تیاری اس دواخانہ سے مد نظر ہو تو نسخہ [illegible] قیمت بخوبی و عمدگی سے تیار ہو کر مل سکتی ہے - اگر صاحبان بیرونجات کو کوئی اشیا اس دواخانہ سے مطلوب ہو تو مہتمم دواخانہ کے نام بذریعہ خط و کتابت طلب فرماویں او ویلیو پے ایبل ڈاک بھیجی جا سکتی ہیں لیکن نام مقام و سکونت ضلع واضح لکھنا چاہئے - **اطلاع ضروری** ہماری ہیا [illegible] خریداروں کو دواخانہ کی علامت [illegible] ملاحظہ کر لینا چاہئے کہ دھوکا نہو براہ کرم بعد صرف ادویہ علامت دواخانہ بوتل سے محو کر دیجاتی ہے ایسا ضروری اس دواخانہ سے ہر قسم کا علاج بخوبی ہو سکتا ہے - اگر کوئی صاحب اندرون و بیرون کو ضرورت ہو تو حکیم میرزا خانصاحب دہلوی سے خود رجوع ہوں یا مکان پر طلب فرمائیں لیکن [illegible] حسب حیثیت [illegible] المشتہر محمد میرزا خان دہلوی مہتمم دواخانہ [illegible] میرزا خانصاحب حیدرآباد دکن بازار [illegible] متصل کوٹھی رزیڈنسی

اردو انشا پردازی کی تکمیل

ممالک شمالی و پنجاب و اودھ میں روز بروز انگریزی علم اور اسکی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آئندہ اور زیادہ ہوگا نیز اسکی درستی استعداد کے سوائی اسباب و مصالح تیار کرنیکا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اسطرح ہے کہ علم انشا پردازی کے قواعد بالترتیب بلحاظ آسانی و مشکل بکار آمد درسی و سند ہونیکے چار حصوں میں لکھے ہیں جنمیں سے دو چھپ چکے ہیں انکا نام مبادی الانشا حصہ اول و دوم ہے انکی کیفیت اشتہار ذیل سے معلوم ہوگی - اور گذشتہ سال ہندوستان کے اہل قلم اور فضلا کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کر کے انمیں سے ہر قسم کے مضامین دو تین ہزار کے قریب انتخاب کیے ان میں سے مضامین متفرق اول سلسلے چھاپے ہیں کہ آجکل مدرسوں میں مضامین نویسی کی تعلیم کا بڑا چرچا ہو رہا ہے اسیں دو حصے چھپ چکے ہیں باقی اور قسم کے مضامین بھی اسی ترتیب سے چھاپے جائینگے - اسیطرح کتابیں

چہپکر تیار ہوگئی ہین اونکا اشتہار جدا جدا چہاپا جاتا ہی — محمد ذکاء اللہ

قیمت ۱۲ مکارم الاخلاق محصول ۱/۱۰

نہایت مستند و معتبر اعلی درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابون سے انتخاب کرکے ۳۴۶ مضامین اخلاق گیارہ زبانون مین لکہی ہین — اور ایک باب مین ۱۰ مضامین متفرق لکہے ہین — باب اول مین خداتعالی کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ اور اوسکا فضل و کرم جو انسان پر ہی معلوم ہوتا ہی — باب دوم تہذیب اخلاق کے اصول باب سوم سے علم و عمل و عقل کی کیفیت — باب چہارم سیکہنے سکہانے کا حال — باب پنجم سے عشق و محبت — باب ششم سے گناہ و توبہ کا حال باب ہفتم سعادت دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات — باب ہشتم سے بادشاہ دنیا کے حالات — باب نہم سے رذائل و فضائل اخلاق — باب دہم سے — زندگی عمر موت کا حال — باب یازدہم سے حکایات کل اس کتاب کے ۳۶۲ صفحہ مین قیمت ۱۲ محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ

قیمت ۶ تہذیب الاخلاق محصول ۰/

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت مین لاما گرو کے مندر مین ایک کتب خانہ ہی جسمین نہایت مقدس قدیمی کتابین سنسکرت کی موجود ہین — اسکو ان کتابون کا اشتیاق پیدا ہوا اسلیے راما گرو کو ایک خط اس مضمون کا لکہا کہ مین حکیم کے فو کو بہیجتا ہون آپ عنایت فرماکر اوسکو کتب خانہ کی اجازت دیجیے فو کی عمر پچاس سال کی تہی — وہ نہایت وسیع النظر اور صاحب علم تہا وہ وہان نہایت تزک و احتشام سے آیا اور مندر مین بہت کچہہ پڑہایا — اور کتب خانہ کی کتابون کو چہہ مہینے تک مطالعہ کیا اس مطالعہ مین سکی بڑی امداد ایک فاضل نے جو لاما گرو کی طرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کرکے نقل کیے اور پہر چین مین پہنچکر اپنی زبان مین ترجمہ کیے — اس ترجمہ کا اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑہتے تہے — اوسکا ترجمہ انگریزی زبان مین ہوا ہی — مینے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکہی ہین — پہر مینے راماین کو پڑہا اور جو حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تہا اوسکا انتخاب کیا — جناب سرجان میور صاحب نے کمال مہارت اعلی اور مستند کتابون سے اخلاق کے مضامین انتخاب کرکے انگریزی زبان مین نظم و نثر مین ترجمہ کیے ہین مینے اون میں سے بہی بہت سے مضامین انتخاب کیے — راجہ بہرتری کے کلام سے بہی انگریزی ترجمہ سے ہینے غرض اسطرح سے یہ مجموعہ ۱۷ مضامین اخلاق اور ۱۲ — اور مضامین متفرق کا لکہا ہی

قیمت ۸ مبادی الانشاء حصہ اول محصول ۱/

— فواعد اشتقاق کی تکمیل کے قواعد جملہ یا بند جنسے طالب العلم کے نہ کم ہوتے ہین — علم ادب کی تعریف و موضوع — انشاپردازی کے لیے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور ذیل مین —

ان مدارس کے معلموں اور متعلموں کے لیے کہاں تک موجود ہیں اور کہاں تک وہ اُنکے لیے مہیا ہونے چاہئیں کن کن باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے جن سے ان کی استعداد اور لیاقت کا اظہار بھی طرح ہو اور ان کا وقت ضائع نہ ہو جائے [illegible] صرف و نحو کی تعلیم کا آغاز ہوا انکے قواعد کی مشق کی طرح کیا اختیار کی جائے کہ [illegible] اشتقاق کے طریقے اور عبارتوں کے ترکیب [illegible] ہو جائیں [illegible] جانچنے کی لیاقت پیدا ہو جائے علم بیان [illegible] تشبیہات [illegible] کا بیان لکھا گیا ہے کہ جس سے طالبعلموں کو معلوم ہو کہ [illegible] (۴) پیرا فریز (جسکا ترجمہ کرنا لکھتے ہیں) قواعد جنسے کہ طالبعلم اردو کی [illegible] اپنی عبارت میں اس طرح آجائے کہ عبارت بدل جائے اور مضمون میں فرق نہ آئے (۵) [illegible] آئین قوانین و طرز روش عبارت (۶) مضامین بیانیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلموں کو ایسے مضامین لکھنے آئیں کہ جن میں کسی شے کے حالات بیان ہوں (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلموں کو تاریخی واقعات اور اونکے اسباب و نتایج کا بیان کرنا آسکے (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ مضامین لکھنے آئیں کہ جن میں دلائل منطقی اور براہین عقلیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کا ثبوت دلائل موافق و مخالف کو یکجا کر کے نتیجے نکالے جاتے ہیں ۔

قیمت　　مبادی الانشا حصہ دوم　　محصول ا

(۱) تمہید میں انشا پردازی کی تعریف و طرز ادائے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جس قدر اردو زبان سے متعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع بدایع کو کیونکر کام میں لانا چاہیے جو صنایع مشہور ہیں وہ کیونکر اور کہاں استعمال کرنے چاہئیں اور بعض صنایع جدید لکھے ہیں (۴) قوت بیانیہ و قوت فہم سخن کیونکر بڑھتی ہے (۵) مذاق سخن و انداز سخن کا بیان اور کتابوں کے پڑھنے کے لیے ہدایتیں کہ کیونکر پڑھنا چاہیے اور انکے پڑھنے سے پہلے پیر لکھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ و بیانیہ و استدلالیہ کے نمونے میں لکھی ہیں۔ (۶) اوضاع و اطوار لکھنے کے نظام قدرت و نیچر کے عمل و آثار و پیداوار کو بیان کرنے کے فضائل و اخلاق بیان کرنے کے قواعد لکھے ہیں اور انکی توضیح مضامین لکھکر کی ہے ۔ (۷) آدمیوں کی یادگار لکھنے کے اپنے حال لکھنے کے وقت و اغراض مقرر [illegible] کے سوانح حال لکھنے کے قواعد (۸) ہجو و ظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک [illegible]

سنگ کے ساتھ کئی مثالیں لکھی ہیں۔ غرض ان دونوں حصوں کے پڑھنے سے اصول انشا پردازی سے واقف ہوکر لڑکوں طالب علموں کو ایسی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ جواب مضمون جان آسان جیسے انکے استعمال میں آتے ہیں باقاعدہ لکھ سکیں فقط

محمد عطار اللہ دہلی چابل کا کوچہ

اشتہار عطریات

عطر حنا فی تولہ عہ للعہ سے رپ کا ر عہ ۱۲	عطر موتیا فی تولہ سے رپ کا ر عہ ۱۲	عطر کیوڑہ فی تولہ ٹکا عہ ۱۲	عطر گلاب فی تولہ عطر سہاگ ٹکا عہ ۱۲	عطر گر سستے فی تولہ سستے
عطر ہنا فی تولہ عہ ۱۲	عطر بیلا یا موگرا فی تولہ سستے	عطر حنا بی فی تولہ ٹکا عہ ۱۲	عطر خس پا تی فی تولہ ٹکا عہ ۱۲	عطر سہاگ فی تولہ ما عہ ۱۲
عطر صندل ... خ فی تولہ للعہ	عطر مجموعہ فی تولہ ٹکا ر عہ ۱۲	عطر عروس فی تولہ ٹکا عہ	عطر شمامۃ فی تولہ ٹکا عہ	عطر چنبیلی فی تولہ ٹکا عہ
عطر ... فی تولہ ٹکا عہ	عطر موتیا اکبر آبادی تولہ للعہ	عطر بنفشہ فی تولہ عطر شہ ٹکا عہ ۱۲	عطر روح مشک سیاہ و حنا سستے تولہ	

المشتہر

الٰہی بخش و امام الدین۔ لکھنؤ منصور نگر